گلزارِ شریعت

حضرت علامہ ابو الفیض
عبد الرحمٰن ہزاروی
رحمۃ اللہ علیہ

ممتاز اکیڈمی لاہور

Marfat.com

گلزارِ شریعت

—— مُصنّف ——

حضرت علّامہ ابوالفیض عبدالرحمٰن ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

—— ناشر ——

ممتاز اکیڈمی

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

Marfat.com

111747

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ——— گلزارِ شریعت

مصنف ——— علامہ ابوالفیض عبدالرحمٰن ہزاروی

نظرثانی ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

تصحیح ——— محمد صلاح الدین سعیدی

صفحات ——— ۴۳۲

سال اشاعت ——— ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء

تعداد ——— ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

کمپوزنگ ——— عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور

ناشر ——— شکیل ممتاز 7230718 7223506

ہدیہ ——— روپے

نوٹ

ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔

شکریہ

(ادارہ)

Marfat.com

فہرست

نمبرشار	عنوان	صفحہ نمبر
1	سبب تالیف	17
2	اعتذار	19
3	مقدمہ بیان عبادت میں	20
4	نماز کا فلسفہ	31
5	فصل دوم شروط نماز کے بیان میں	37
6	فصل سوم صفت نماز میں	50
7	فصل چہارم متفرقات	62
8	خلاف شرع کام کرنا گمراہی ہے۔	71
9	باب الترغیب	87
10	نماز ہر عبادت کی جڑ ہے	92
11	مسکین کون لوگ ہیں؟	94
12	عبادت بدنی و روحانی	94
13	صدقات مصائب دفع کرتے ہیں	95
14	مصائب ٹالنے کا طریقہ	99
15	سوئم، چہلم، ختم قرآن، قرآن سے ثابت ہیں	102

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
106	متعہ کی حرمت	16
114	ریاکاری اور تکبر سے بچیں	17
117	خود پسندی سے اجتناب کریں	18
118	انا اعطینک الکوثر	19
118	فصل لربک وانحر	20
119	احادیث میں نماز کے فضائل	21
122	باب الترغیب	22
128	تارکین نماز کے متعلق چند احادیث	23
130	بے نمازوں کے غلط دعوے	24
132	کتاب الصلوٰۃ	25
132	نماز کا بیان	26
133	مسائل فقہ	27
134	نماز کے وقتوں کا بیان	28
135	اوقات خمسہ کے متعلق ضروری مسائل	29
137	وقت ظہر و جمعہ	30
138	وقت عصر	31
139	وقت مغرب	32
139	وقت عشاء وتر	33
139	اوقات مستحب	34
140	چند مسائل	35
141	اوقات مکروہ	36

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
142	اوقات ممنوعہ	37
144	اذان کا بیان	38
144	مسائل اذان	39
149	اقامت کے مسائل	40
150	اذان کا جواب	41
151	مسئلہ تثویب	42
152	اذان کے متفرق مسائل	43
152	باب: نمازوں کی شرطوں کا بیان	44
153	بدن کے ستر کا مسئلہ	45
157	استقبال قبلہ	46
159	تحری کے مسائل	47
160	نماز کیلئے نیت ضروری ہے۔	48
166	نماز پڑھنے کا طریقہ	49
169	فرائض نماز	50
169	تکبیر تحریمہ	51
170	دوم۔قیام	52
172	سوم۔قرأت	53
173	چہارم۔رکوع	54
173	پنجم۔سجود	55
174	ششم۔قعدہ اخیرہ	56
175	ہفتم خروج	57

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
176	۴۹ انچاس واجبات نماز	58
178	سجدہ سہو کے مقامات	59
179	نماز کی ۷۹ اناسی سنتیں	60
180	ثنا، تعوذ، تسمیہ، آمین	61
184	درود شریف کے فضائل و مسائل	62
192	نماز کے مستحبات	63
192	امامت کا بیان	64
194	اقتدا کی تیرہ شرطیں	65
202	جماعت کا بیان	66
203	صف اول کے فضائل	67
204	جماعت کے مسائل	68
205	جماعت کے ترک کرنے والوں کے عذر	69
205	مقتدی کہاں کھڑا ہو؟	70
207	عورت کے برابری سے مرد کی نماز فاسد	71
208	مقتدی کے احکام و اقسام	72
212	پانچ چیزیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے	73
212	ان چیزوں میں مقتدی امام کا ساتھ نہ دے	74
213	نماز میں بے وضو ہو جانے کا بیان	75
214	شرائط مذکورہ کی تفریعات	76
216	امامت کیلئے خلیفہ مقرر کرنے کا بیان	77
219	نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان	78

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
79	لقمہ دینے کے مسائل	222
80	سُترہ کے مسائل	228
81	نماز کے ۴۳ مکروہات تحریمہ کا بیان	230
82	مکروہات تحریمہ	231
83	تصویر کے احکام	233
84	نماز کے مکروہات تنزیہی	236
85	نماز توڑنے کے اعذار	240
86	وتر کا بیان	241
87	سنن ونوافل کا بیان	244
88	سنن موکدہ کا بیان	244
89	سنت فجر کے فضائل	244
90	سنت ظہر کے فضائل	245
91	سنت عصر کے فضائل	245
92	سنت مغرب کے فضائل	245
93	صلوٰۃ اوابین	246
94	سنت عشاء کے فضائل	246
95	سنن ونوافل کے مسائل	246
96	سنن زوائد کا بیان	250
97	مسئلہ ثمانیہ کا بیان	253
98	کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر نفل پڑھنے کے مسائل	254
99	گاڑی اور سواری پر نفل پڑھنے کا بیان	255

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
100	منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل	257
101	تحیۃ المسجد کا بیان	258
102	تحیۃ الوضو کا بیان	258
103	نماز اشراق	259
104	نماز چاشت	259
105	نماز سفر	260
106	نماز واپسی سفر	261
107	صلوٰۃ اللیل۔نماز تہجد	261
108	رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں	263
109	نماز استخارہ	265
110	استخارہ غوثیہ	267
111	صلوٰۃ التسبیح	268
112	نماز حفظ الایمان	270
113	صلوٰۃ العاشقین	270
114	صلوٰۃ الحاجات	271
115	دیگر طریقہ نماز حاجت کا	271
116	صلوٰۃ الخضر	272
117	دیگر نماز حاجت	272
118	دیگر نماز حاجت	274
119	نماز غوثیہ	274
220	صلوٰۃ الاولیاء	274

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
275	دیگر صلوٰۃ الابرار	221
275	دیگر صلوٰۃ الاسرار	222
276	نماز فاطمہ	223
276	صلوٰۃ کن فیکون	224
277	نماز توبہ کا بیان	225
277	نماز لیلۃ الرغائب	226
278	صلوٰۃ القلب	227
278	نماز شب استفتاح	228
278	دوسری نماز اور استفتاح	229
279	نماز رضائے والدین	230
279	نماز قضائے عمری	231
280	نماز شکریہ	232
280	نماز استفادہ	233
281	صلوٰۃ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	234
281	نماز عروس کا بیان	235
281	نماز شفائے مریض	236
282	نماز انوار القمر	237
282	نماز دفع بواسیر	238
282	صلوٰۃ الفردوس	239
282	تمام سال کے مہینوں کی نمازوں کا بیان	240
282	محرم کی نماز و دعا	241

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
242	دیگر نماز	283
243	اس رات کی دیگر نماز	283
244	محرم کے دن کی نماز	284
245	نوافل شب عاشورہ	284
246	دیگر نماز	284
247	عاشورہ کے دن کے نفل	285
248	عاشورہ کی دیگر نماز	285
249	اس دن کی دیگر نماز	286
250	نماز شبلی	286
251	سال کا دوسرا ماہ صفر	287
252	دیگر نماز	287
253	نماز آخری چہار شنبہ ماہ صفر	288
254	فواید حروف مقطعات	288
255	ماہ ربیع الاول کی نماز	288
256	دیگر نماز	290
257	نماز ماہ ربیع الثانی	290
258	دیگر نماز	290
259	دیگر نماز	290
260	نماز جمادی الاول	290
261	دیگر نماز	291
262	نماز و دعائے ماہ جمادی الثانی	291

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
263	دیگر نماز صدیق	291
264	نماز و عبادت ماہ رجب	292
265	ایضاً فائدہ	292
266	دیگر نماز	293
267	نماز و دعائے معراج شریف	294
268	۲۷ تاریخ کی دیگر نماز	294
269	**گلزار شریعت** حصہ دوم	295
270	تقریظ علامہ سید ابوالحسنات محمد احمد قادری مدظلہٗ	296
271	تقریظ علامہ سید محمد عبدالحق مدظلہ ضلع ریاست انب	296
272	تقریظ علامہ سید محمد مہر الدین مدظلہ مدرس حزب الاحناف	297
273	قطعہ تاریخ	298
274	سال کا آٹھواں ماہ	298
275	نماز ماہ شعبان شریف	298
276	اس ماہ کی نماز کا بیان	299
277	دیگر نماز	301
278	دیگر نماز فاطمہ	301
279	آخری جمعہ شعبان	301
280	سال کا نواں مہینہ	302
281	اعمال و نماز رمضان المبارک کا بیان	302
282	شب قدر کی نماز	305
283	دیگر نماز	305

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
284	دیگر نماز۔ فائدہ	305
285	دیگر نماز ۲۷ ویں شب کی	306
286	دیگر نماز ۲۷ ویں شب کی	307
287	نماز آخر ماہ رمضان	307
288	سال کا دسواں ماہ	307
289	نماز شوال	307
290	نماز کا بیان	308
291	دیگر نماز	308
292	دیگر نماز	308
293	سال کا گیارہواں ماہ	309
294	نماز ذیقعدہ	309
295	نماز کا بیان	309
296	دیگر نماز	309
297	سال کا گیارہواں ماہ	310
298	نماز ذی الحجہ	310
299	نماز ترویہ	313
300	نماز شب عرفہ	313
301	دیگر نماز شب عرفہ	313
302	دیگر نماز شب عرفہ	313
304	نماز روز عرفہ	313
305	نماز شب عیدالضحیٰ	314

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
306	دیگر نماز شب نحر	314
307	دیگر نماز شب عرفہ	314
308	نفل نماز عید الضحیٰ	314
309	دیگر نماز روز نحر	314
310	دیگر نماز روز نحر	315
311	فائدہ۔ نوافل ہفتہ کا بیان	315
312	ہفتہ کے نوافل	315
313	نوافل روز ہفتہ	316
314	نوافل شب اتوار	316
315	نوافل شب اتوار	316
316	دیگر نماز بروز اتوار کی	317
317	دیگر نماز بروز اتوار کی	317
318	نوافل شب پیر	317
319	دیگر نماز شب پیر	317
320	نوافل روز پیر	318
321	دیگر نماز بروز پیر	318
322	نوافل شب منگل	318
323	دیگر نماز شب منگل	318
324	دیگر نماز شب منگل	318
325	دیگر نماز شب بدھ	319
326	نوافل روز بدھ	319

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
327	نوافل شب جمعرات	319
328	نوافل روز جمعرات	320
329	نوافل شب جمعہ	320
330	دیگر نماز	320
331	دیگر نماز شب جمعہ	320
332	دیگر نماز شب جمعہ	320
333	نوافل روز جمعہ	321
334	دیگر نماز روز جمعہ	321
335	دیگر نماز روز جمعہ	321
336	دیگر نماز روز جمعہ	321
337	دیگر نماز روز جمعہ	322
338	دیگر نماز روز جمعہ	322
339	دیگر نماز روز جمعہ	322
340	نماز حافظہ کا بیان	323
341	نماز ضغطۂ قبر	324
342	نماز سراج القبر	325
343	دیگر برائے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	325
344	طریقہ دیگر برائے رویت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	327
345	اوراد ہفت روزہ	328
346	اوراد پنج وقتی	329
347	نماز تراویح	330

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
330	منفرد فرضوں کی جماعت پانا	348
340	اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کے مسائل	349
340	امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل	350
342	قضا نماز کا بیان	351
343	قضا اور اعادہ	352
345	قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے	353
347	قضائے عمری کے مسائل	354
348	قضا کے متفرق مسائل	355
348	فدیۂ نماز کے مسائل	356
349	سجدہ سہو کا بیان	357
358	نماز مریض	358
363	سجدہ تلاوت کا بیان	359
366	سجدہ تلاوت کی دعائیں	360
367	نماز میں آیت سجدہ	361
369	ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھنے سننے کے مسائل	362
369	مجلس بدلنے کی صورتیں	363
371	نماز مسافر	364
374	مسافر کے احکام	365
375	نیت اقامت کے شرائط	366
378	مسافر نے مقیم کی اقتداء کی یا مقیم نے مسافر کی انکے متعلقہ مسائل	367
379	وطن اصلی اور وطن اقامت	368

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
369	جمعہ کا بیان۔ فضائل جمعہ	381
370	جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	385
371	جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان	386
372	گردن پھلانگنے کی ممانعت	387
373	مسائل فقہیہ	398
374	جمعہ ہونے کی شرطیں	397
375	شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل	398
376	خطبہ کے بعض دیگر مسائل	399
377	جمعہ کے روز و شب کے بعض اعمال	401
378	عیدین کا بیان	402
379	نماز عید کی ترکیب	404
380	گہن کی نماز	407
381	نماز استسقا	411
382	نزول مصائب کا سبب	413
383	آمدم برسر مطلب	416
384	نماز خوف	420
385	کتاب الجنائز	424
386	بیمار پرسی کے فضائل	430
387	ایمان کا گلزار ہے گلزار شریعت	432

Marfat.com

سبب تالیف کتاب

حقیر سراپا تقصیر فقیر الی اللہ القدیر خاکپائے فقراء و العلماء ابوالفیض محمد عبدالرحمان القرشی نسباً السنی مسلکاً الحنفی مذہباً القادری الاشرفی مشرباً الھراروی وطناً اصلیاً الہندی قاطناً لاہوری سفراً النکودری الامام فوری حضر ، بداہ اللہ سواء الطریق واذاقہ اللہ حلاوۃ التحقیق واشربہ اللہ خمر الرحیق۔ برادران دینی و حنفیان یقینی کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ گو آج وہ وقت ہے۔ کہ جس میں سلسلۂ تصنیف و تالیف اور اشاعت و تبلیغ اپنی نوعیت میں اس حدِ کمال کو پہنچ گیا ہے کہ وہ جس کے بعد بمصداق ہر" کمال راز وال الاکمال لایزال" کے اور کوئی درجہ نہیں۔ اول کوئی ایسا مسئلہ کتمِ عدم میں باقی نہ رہا۔ جو کہ زبانِ درفشان سے صادر ہوا۔ اور کتابی شکل اختیار کر کے منصۂ شہود پر جلوا گر نہ ہوا ہو۔ دوم۔ اگر وہ کتاب حلیہ عربی میں محلی تھی۔ تو وہ بخیال سہولت فارسی لباس میں ملبوس کر دی گئی اور پھر فارسی کو بھی پہلوی نہ رہنے دیا۔ بلکہ خلعت اردو سے محلل کی گئی۔ پھر اس پر بھی اکتفا نہ ہوئی۔ بلکہ مصداق اَلنَّاسُ اَشْبَهُهُمْ بِزَمَانِهِمْ بِاٰبَائِهِمْ مطلول کو مختصر اور مختصر کو موجز خلاصہ کر کے دنیا کے پیش نظر کر دیا گیا ہے۔ تا کہ خلق اللہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم و بے بہرہ نہ رہ جائے۔ فی الجملہ علم کی کوئی قلت باقی نہیں رہی۔ ہاں اگر کمی ہے تو صرف عمل کی ہے۔ اور یہ شکایت بمجوائے قولہ تعالیٰ اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْراً وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ہمیشہ سے رہی اور ہے۔ اور رہے گی۔ حَتّٰی لَا تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی اَشْرَارِ النَّاسِ اور یہ مولیٰ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وَاللّٰہُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اب ایک کم مایہ شخص کو تو کیا بلکہ بڑے بڑے اذہان صافیہ و عقول زاکیہ بھی قلم فرسائی کرنے سے بمصداق۔

چو کارے بے فضولی من برآید
مرا دروے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ نابینا و چاہ ست
وگر خاموش بنشینم گناہ ست

باز آگئے ہیں۔ جب ضرورت ہی نہیں تو پھر کیا؟ اگر کوئی شخص بازار نمائش میں اپنی مصنوعات کو نمایاں کرتا ہے۔ تو اس کی غرض و غایت صرف یہی نہیں ہوتی کہ اس کو انعامی

Marfat.com

تمغہ (ایوارڈ) ملے۔ بلکہ یہ بھی ضرور خیال ہوتا ہے کہ اس کی ساختہ پرداختہ چیز کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے ورنہ اگر انعام میں جوتے ہی کھانے مقصود ہوں تو چنداں محنت کی کیا ضرورت؟ کوئی شریفانہ فعل کر کے کیوں یہ صلہ حاصل نہ کر لیتا؟ ہاں بحوائے کُلُّ حِزْبٍ بِمَالَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است۔ ہر ایک فرد بشر اپنے ہی فعل کو پسند کرتا ہے۔ عام ازیں کہ کسی شرف دنیاوی سے یہ خیال ہو۔ یا یہ کہ اصل نہیں تو نقل ہی سہی یا یہ کہ بازار یوسفی میں اٹی سوت کی لے کر اس لئے حاضر ہوا ہو کہ خریداروں کے دفتر میں نام ہی درج ہو جائے تاکہ طعن بے رغبتی کے تازیانہ سے محفوظ و مامون رہ سکے۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ اگر اسی ہزار دینار کی توفیق نہیں۔ تو نیم سیر کھجوریں ہی سہی۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَهَا ابتلاء بمقدار طاقت ہوتی ہے مگر ایک ایسی زبردست کمی وقت الحال کے لحاظ سے باقی تھی۔ جس کو آج دن تک کسی نے بھی پورا نہیں کیا جس کو کامل اور پورا کرنا درحقیقت اسی ہیچمدان کے حصہ مقدر تھا۔ اور بمصداق اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَمْراً هَيَّأَ لَهٗ اَسْبَاباً اکثر احباب مواقع ضرورت میں متدعی ہوئے کہ کوئی ایسی کتاب تصنیف کی جائے۔ جو کہ علاوہ مسائل و فضائل ضروریہ نماز کے جامع جمیع الصلوٰت نوافل بھی ہو جس سے کہ ہر خاص و عام کو فائدہ پہنچے اور متعدد کتابوں کے مطالعہ سے بھی مستغنی کر دے اور اس سراپا تقصیر بے بضاعت کے لئے ذریعہ نجات اور وسیلہ فلاح بھی ہو اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز ہے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس کتاب کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔ اور مؤلف کے انفاس باطنی پر رحم کرے۔ اور توجہ فرمائے یا بعد موت مصنف کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ ع وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ، مگر نوادرات و عجائبات زمانہ جن کو عام لوگ نوائب و مصائب سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ کچھ ایسے فریفتہ اور مجنون صفت ہو گئے۔ کہ والئی انیس جلیس بن گئے۔ بھلا تیر ہائے تقدیر بھی کبھی شست سے خطا ہوا کرتے ہیں؟ جن کے عدم فراق پر تقریباً مایوسی ہو گئی تھی۔ مگر بمصداق

اِذَا شَتَدَّتْ بِکَ الْبَلْوٰیٰ فَفَکِّرْ اَلَمْ نَشْرَحْ

فَعُسْرٌ بَیْنَ یُسْرَیْنِ اِذَا فَکَّرْتَهٗ فَافْرَحْ

اس بات کی انتظار تھی کہ وہ یسر کب آئے۔ غفور الرحیم کی رحمت زحمت پر سبقت کر گئی۔ اور ایام فراق نے وصال سے تبادلہ کیا۔ اور ہموم و غموم فرح و سرور سے بدل گئے۔

Marfat.com

بفضلہ تعالیٰ مدہوش الم کو قدرے ہوش آ گئی الحمد للہ علیٰ ذلک۔ مگر قریحہ میں جمود اور فطنت میں خمود ضرور نمودار ہو گیا اور ہمت بلند پستی کے زیر بار ہو گئی۔ اور قلم اٹھانا دشوار ہو گیا۔ اسی خیال میں عرصہ طویل گذر گیا۔ آخر کار فضل ایزدی شامل حال ہوا۔ اور ہاتف غیب نے یہ ندا دی کہ۔

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد   اگر خارے بود گلدستہ گردد

وہ نوادرات زمانہ جن کو اوپر مجازی معنی میں نوادرات و عجائبات سے تعبیر کیا گیا ہے حقیقی معنی ہیں نوادرات سے تبدیل ہو گئے۔

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست   آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اور بقول حضرت بلبل شیراز رحمۃ اللہ علیہ۔

غرض نقشے ست کز ما یاد ماند   کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت   کند در حق ایں مسکین دعائے
نیا یدکس اندر جہاں کو بماند   مگر آنکہ زو نام نیکو بماند
ہر آن کو نماند پش یاد گار   درخت وجودش نیاور بار
وگر رفت وایثار اخیرش نماند   نشاید پس از مرگش الحمد خواند

آنکھوں میں سمایا اور تمام ترددات کو پس پشت ڈال کر قلم اٹھایا۔ اور بطور یادگار جس قدر بھی فہم نارسا نے رسائی کی قلم بند کر کے "گلزار شریعت" سے نامزد کیا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس کو قبول فرمائے اور ہر خاص و عام کو اس سے فائدہ مند کرے۔ اور خاکسار کے لئے ذریعہ ثواب آخرت کا ٹھیرائے۔ آمین ثم آمین۔

اعتذار

جملہ قارئین کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر کہیں اس میں خطاءً سہواً کوئی غلطی پائیں تو اس کی اصلاح فرما کر خاکسار کو مطلع کریں تاکہ دوسرے اڈیشن میں اس کی اصلاح کی جائے۔ ورنہ بمصداق

قبا گر حریراست وگر پرنیاں   بنا چار حشوش بود درمیاں
تو گر پر نیانی بایذ مکوش   کرم کار فرماؤ حشوم بپوش

Marfat.com

نازم بسرمایۂ فضل خویش بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
شنیدم کہ در روز امید و بیم بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم
تو نیز اربدی بنی اندر سخن بخلق جہاں آفرین کارکن
چو لفظے پسند آیدت از ہزار بمروی کہ دست از تعنت بدار

اور بمقتضائے اَلاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الخَطَاءِ وَالنِّسیان کے پردہ پوشی کریں۔ اور اس فقیرالی اللہ الغنی کو دعا خیر سے یاد فرمادیں

وَمَا عَلَیْنَا اِلاَّ البَلاغ

مقدمہ بیان عبادت میں

عبادت حاصل زندگی ہے اور سرمایۂ نجات ثمرۂ علم و فائدہ حیات ہے۔ اور ذریعۂ جنت و کیمیائے سعادت طریق اولیاء بضاعت اتقیاء مقصد سالکان وحرفت مردان نتیجہ نظام عالم اور بمصداق وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (میں نے جن و انس کو محض عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) غایت آفرینش جن و انس مقبول ابرار ومقربین محبوب انبیاء و مرسلین بزرگان دین شب و روز عبادت و طاعت و ریاضت میں مشغول رہتے ہیں۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے زندگی تین چیز کے لئے عزیز ہے۔ سجدہ دراز میں اور شدت تشنگی روزوں میں اور محبت ان لوگوں سے جن کی باتیں پسندیدہ ہوں۔ شعر

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سال طاعت بے ریا
گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

خواجہ جنید احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سری سقطی کی عمر اٹھانوے برس کی ہوئی۔ کسی نے بجز وقت مرگ لیٹے نہ دیکھا۔ محمد جریری ایک سال مکہ میں رہے نہ سوئے نہ پیٹھ سیدھی کی۔ نہ پاؤں پھیلائے۔ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات رکوع اور دوسری سجدہ میں تمام کرتے تھے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے انہیں نماز فجر میں پایا۔ جب فارغ ہوئے دل میں کہا وظیفہ پڑھ لیں تو باتیں کروں۔ ظہر تک اسی حال میں بیٹھے رہے پھر ظہر پڑھی اور عصر تک۔ اور عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء اور عشاء سے صبح تک نماز وظیفہ میں مشغول رہے۔ ایک ساعت آنکھ لگی۔ چونک اٹھے اور کہا۔ الٰہی میں جسم بسیار خواب اور شکم بسیار خوار

Marfat.com

سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوبکر بن عیاش رضی اللہ عنہ چالیس برس نہ لیٹے۔ آنکھ میں پانی آ گیا۔ تین سال اہل و عیال سے چھپایا۔ ہر روز تیس ہزار بار سورۂ اخلاص اور پانسو رکعت نوافل پڑھتے اور دن میں کئی ختم کرتے اور فرماتے جو تمام عمر آخرت کے لئے عبادت کرے تھوڑی ہے۔ کہ آخرت کی کوئی انتہا نہیں۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک رات میں رابعہ بصری کے پاس گیا۔ اور ہم دونوں رات بھر نماز میں مشغول رہے۔ صبح کو ان سے کہا۔ شکر اس توفیق کا کیا ادا کیا جائے کہا شکر اس کا یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھا جائے۔ بعض تابعین عصر کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال عصر کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ ہر رات رکعت میں قرآن کریم ختم کرتے۔ رات دن کسی وقت نہ سوتے۔ صرف عصر و مغرب کے درمیان دیوار مسجد سے تکیہ لا کر آرام کر لیتے۔ خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو روزہ رکھتے۔ اور رات قیام میں بسر فرماتے۔ یہاں تک کہ پاؤں مبارک پر ورم آ گیا۔ سلطان الاصفیا حضرت نظام الدین محبوب الٰہی فرماتے ہیں۔ شوخ چشم مشائخ عظام کہلاتے ہیں۔ اور مشائخ میں سوا ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں رہتا۔ اے عزیز ہر چند کار مقدر و مقسوم ہے۔ مگر جسے نوازا چاہتے ہیں۔ اسے محنت و ریاضت میں مصروف اور جسے رد کرتے ہیں عیش و عشرت میں مشغول رکھتے ہیں۔

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود   مزدا وگرفت جان برآورکہ کارکرد

شیطان نے ایک عابد کو بہکایا۔ تو رات دن اللہ اللہ کرتا ہے۔ کبھی اس طرف سے بھی جواب آتا ہے۔ غیب سے ندا آئی تیرا اللہ اللہ کہنا ہی ہمارا جواب ہے۔ اور تیرا سوز دل ہمارا ایلچی۔ اے عزیز اگرچہ ازل میں فرما دیا فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں) اور سعادت و شقاوت (نیک بختی و بدبختی) پہلے پیدائش سے لکھ دی۔ اَلسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ (نیک بخت و بدبخت ہونے کا فیصلہ بطن مادر میں ہی ہو جاتا ہے) مگر علامت سعادت و شقاوت کی اس وقت ظاہر ہے جسے ہلاک کیا چاہتے ہیں اس کے دل میں یہ بات ڈالتے ہیں۔ جو لکھا ہے ہوگا جہد و مشقت و عبادت و ریاضت سے کیا حاصل جس کی موت بحکم ازل آ جاتی ہے۔ اسی کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس وقت مرنا مقدر ہے کبھی نہ بچونگا۔ پھر کھانے پینے سے کیا فائدہ۔ اور جس کی زندگی منظور ہوتی ہے۔ اسے کھانے اور

Marfat.com

پینے اور تجارت و زراعت کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر تجھے عبادت و ریاضت کی توفیق دیں۔ علامت تیری نجات و سعادت کی ہے۔ اور جو بطالت و غفلت میں مبتلا کریں۔ یقین جان کہ تیری تقدیر میں خرابی لکھی ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ ایک بار جناب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ اور دست اقدس میں ایک چھڑی تھی کہ اس سے زمین کریدتے۔ یعنی ایک تفکر قلب انور پر طاری تھا کہ سر مبارک اٹھایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کوئی جان ایسی نہیں۔ جس کا گھر پہلے سے نہ معلوم ہو چکا ہو کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ صحابہ کرام نے عرض کی فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّکِلُ پھر ہم عمل کیوں کریں۔ کیا تکیہ نہ کر بیٹھیں۔ یعنی جو مقدر میں ہے وہ ہوگا۔ ہمارے عمل سے کیا ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا۔ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ "مُیَسَّرٌ" لِمَا خُلِقَ لَهٗ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک کو وہی سامان مہیا کر دیا جاتا ہے جس کیلئے پیدا ہوا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی o فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی o اے عزیز؛ اِنَّ الدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسا عمل کرے گا پھل پائے گا۔

گندم از گندم بروید جو زجو   از مکافاتِ عمل غافل مشو

لہو ولعب کھیل وکود میں عمر عزیز برباد کرنا اور عیش آخرت کی امید یا گناہ کرنا اور نجات کا متوقع اور امیدوار ہونا حماقت نہیں تو کیا ہے رباعی

اے دل بہوس بسر کارے نرسی   تاغم نخوری بہ غمگسارے نرسی
تاسودہ نگر دی چوحنا درتہ سنگ   ہرگز بکف ہائے نگارے نرسی

جس نے بویا کچھ نہیں وہ کاٹے کیا۔ اگرچہ کوئی عمل بے عنایت و رحمت الٰہی کام نہیں آتا۔ مگر عنایت و رحمت اسی پر ہوتی ہے۔ جو نیک عمل کرتا ہے۔ وہ مولیٰ کریم خود ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ "مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ" خدا کی رحمت نیکوں کے شامل حال ہے۔ جو آج دوزخ کی طرف چلتا ہے دوزخ سے قریب اور بہشت سے دور ہوتا جاتا ہے۔ کل اگر بہشت کی طرف چلنا چاہے گا جانے نہ دیں گے۔ اس وقت اپنی نادانی کا بمصداق فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ط معترف ہوگا۔ اور قدر اس دارالعمل کی

---

۱ اَلدُّنْیَا سَاعَةٌ" فَاجْعَلُوْهَا طَاعَةً ۱۲ منہ

111747

Marfat.com

سمجھے گا۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

(صبح کے وقت تیرے رات کے عمل کی حقیقت تیرے سامنے آجائے گی۔ اور تجھے معلوم ہوجائے گا۔ کہ میں نے رات کو کیا کام کیا ہے) مگر اس وقت جاننا محض بیکار ہے۔ ہر چند عرض کرے گا۔ رَبِّ ارْجِعُنِیْ اَعْمَلُ صَالِحًا (اے رب مجھے دوبارہ دنیا کی طرف پھیر تا کہ میں اچھا کام کروں) قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوماً ضَالِّیْنَ o قَالُوْا لَوْکُنَّا نَسْمَعُ اَوْنَعْقِلُ وَمَا کُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ قَالَ اخْسَئُوا فِیْهَا وَلاَ تُکَلِّمُوْنَ ملامت کے سوا جواب نہ پائے گا۔

نامۂ کان بحشر خواہی خواند از ہمیں جا سواد باید کرد

ایک روز قہار مطلق کے حضور کھڑا ہونا اور ایک ایک نعمت کا حساب دینا ہے۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ جب فرمائے گا۔ ہم نے تجھے ہاتھ پاؤں زبان کان ناک آنکھیں اور طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ تو نے انہیں کس کام میں رکھا۔ اسوقت کیا جواب دے گا۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً قطع نظر ان نعمتوں اور عنایتوں کے صرف ربوبیت والوہیت مقتضی اس کی ہے۔ کہ اس کی بندگی و عبادت کی جاوے۔ قال اللہ تعالیٰ اَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنَ دیکھو یہ تفریع اس مدعا میں صریح ہے۔ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل التحیہ وافضل السلام من الملک العلام فرماتے ہیں۔ اَفَلاَ اَکُوْنَ عَبْداً شَکُوْراً یہ عبادت و ریاضت تحصیل نجات و مغفرت کی غرض سے نہیں بلکہ باقتضائے بندگی ہے۔ خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لونڈی خریدی اسے بچھونا بچھانے کا حکم دیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا شیخ تمہارا کوئی مولیٰ بھی ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ تم سوؤ اور وہ جاگتا رہے۔ بالجملہ غلام پر فرمانبرداری وخدمت آقا کی واجب ہے۔ اور جو نسبت کہ مولیٰ اور بندہ میں ہے۔ عبادت و بندگی کے لئے کافی وافی ہے۔ مگر ناقص اس نسبت پر نظر نہیں کرتے۔ اور جب تک اپنے حظ ونصیب کو دخل نہ ہو۔ کسی کام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے لئے چند فوائد اس عمدہ کام کے ذکر ہوتے ہیں۔

• فائدہ اول: جو عبادت کرتا ہے۔ مدوحین خدا میں داخل ہوتا ہے کہ خداوند کریم اپنے نیک بندوں کی مدح وتعریف کرتا ہے۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ دوم۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت

Marfat.com

رکھتا ہے اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ سوم۔ اسے قبول عالم عطا فرماتا ہے۔ کہ سوا بدبختان ازلی کے سب اسے دوست رکھتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب خدا بندہ کو دوست رکھتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے۔ اے جبرئیل میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت کر۔ جبرئیل امین علیہ السلام تمام زمین میں ندا کرتے ہیں۔ اے اہل زمین خدا کو فلاں شخص سے محبت ہے تم اسے دوست رکھو۔ فَیُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْض ط۔ چہارم۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے سب کام درست کرتا ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ، پنجم۔ اس کے رزق کا کفیل و ضامن ہوتا ہے۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً ششم۔ اسکی مدد کرتا ہے۔ اور دشمنوں اور حاسدوں کے شر و حسد سے محفوظ رکھتا ہے۔ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا ہفتم۔ خدا کے نزدیک موقر و معظم و مکرم (عزت والا) ہو جاتا ہے۔ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہشتم۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں وہ عزت بخشتا ہے کہ ملوک اور بادشاہ سلاطین و جباران و متکبران زمین اس کی خدمت و فرمانبرداری کرتے ہیں بعض مشائخ عظام فرماتے ہیں۔ کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے۔ تمام عالم میں اس کا حکم جاری ہوتا ہے۔

تو یک عملدگر خود بجا آوری ۔۔۔ سر نہ فلک زیر پا آوری
کسب رضاء نماؤ فلک زیر پا ببیں ۔۔۔ کس بے رضا بذروۂ علیا نمیر سد[1]

مولیٰ تعالیٰ کی رضا کے سوا انسان مرتبۂ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو اپنی طرف نسبت کیا۔ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَسُقْیٰھَا۔ سب جانور اہلی و جنگلی اس سے ڈرتے۔ کعبۂ معظمہ کو اپنا گھر فرمایا۔ فطھرھم بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ وَالْعَاکِفِیْنَ وَرُکَّعِ السُّجُوْدِ آدمی اس کی زمین میں شکار نہیں کھیلتے۔ پرند اس پر ہو کر نہیں اڑتے۔ اصحاب فیل کو اسکی بے ادبی نے ہلاک کیا۔ اور ان کے ہاتھی محمود نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا ہر چند مرکر اٹھا گر مسمے مطابق اسم ہوا

کرا دماغ کہ از کوئے یار برخیزد ۔۔۔ نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد

نہم۔ اسے ہمت بلند اور عالی عطا فرماتا ہے۔ کہ طمع و حرص اسکے نزدیک نہیں آتا۔ اور صبح و شام غیر خدا سے کچھ کام نہیں رہتا۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ

---

[1] مولیٰ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں تمام چیزیں فرمانبردار ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

وَجْھَہٗ دہم۔دل تو اسکا نگر ہو جاتا ہے۔کہ دولت ہفت اقلیم اسکی نظر میں حقیر و بے قدر ہو جاتی ہے۔وَاِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

تو نگری بدل ست نہ بمال تو نگری دل ہی کی ہوتی ہے

یاز دہم۔اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کی روشنی میں ملکوت آسمان و زمین اس پر منکشف ہوتے ہیں۔وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ دوازدہم۔وحشت اسکے قریب نہیں آتی۔اور خود مالک حقیقی اس کا مونس ہوتا ہے۔اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (خدا کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے) سیزدہم اس کا دل اس قدر فراخ و منشرح اور کشادہ فرماتے ہیں۔کہ علوم و معارف بے تکلف حاصل اور نظریات بدیہی ہو جاتے ہیں۔اور انتہا اس کی یہ ہے کہ تعلیم الٰہی بے واسطہ توجہ فرماتی اور مشق لوح و قلم بے کار رہ جاتی ہے۔مرتبہ امیت کہ خاصۂ جناب سرور کائنات ہے اسی سے عبارت اور عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور حدیث میں عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اسی طرف اشارت ہے۔چہاردہم۔اس کا رعب خلق کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ زبردستان عالم اس کے نام سے کانپتے ہیں۔اور کج کلاہان جہان اس کے سامنے بات نہیں کرسکتے۔اور نہایت اس کی یہ ہے کہ شیطان اس کے سایہ سے بھاگتا ہے۔اور جس راہ وہ چلے۔اس راہ سے نہیں گذرتا۔اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ وَمَا نَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَسْطُ اَلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ بیشک شیطان لعین فاروق اعظم کے سایہ سے بھاگتا ہے۔اور تجھے راستہ میں شیطان کبھی نہیں ملا مگر اس نے راہ دیگر اختیار کی۔پانزدہم۔خلق کو اس سے محبت ہو جاتی ہے یہاں تک کہ آسمان و زمین اس کی موت پر روتے ہیں جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے حَتّٰی الْحُوْتُ فِی الْمَاءِ یہاں تک کہ مچھلی پانی میں شانزدہم۔اس کے ہر کام اور ہر چیز میں برکت ہوتی ہے۔حتی کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔جہاں جاتا ہے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔اور رضائے ربانی حاصل ہوتی ہے لِلّٰهِ قَوْمٌ" اِذَا حَلُّوْا بِمَنْزِلَةٍ حَلَّ الرِّضٰی وَیَسِیْرُ الْجُوْدُ اِنْ سَارُوْا (اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے کہ جب وہ کسی منزل پر اترتے ہیں۔تو خداوند کریم کی رضا بھی وہاں اترتی ہے۔اور اگر سیر کریں تو سخاوت بھی انکے ساتھ سیر کرتی ہے)ہفدہم۔بارگاہ الٰہی میں ایسا قبول و وجاہت پاتا ہے۔

Marfat.com

کہ اسکے پاس هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ) بیٹھنے والے بھی بدبخت اور رحمت الٰہی سے محروم نہیں رہتے۔ ہژدہم۔ اور بمصداق مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ وبمصداق

یکے دیدم از عرصۂ رودبار — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چنان ہول ز آنحال برمن نشست — کہ ترسیدنم پائے رفتن بہ بست
تبسم کناں دست برلب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچدز حکم تو ہیچ
رہ این است رواز طریقت متاب — بنہ گام و کامے کہ خواہی بیاب

زمین اور پانی اور ہوا اور وحوش و طیور و سباع اس کے مسخر و تابعدار۔ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ کہ پانی پر چل سکتا ہے۔

بگسترد سجادہ بر روئے آب — خیال ست پندا شتم یا بخواب
زمدہوشی دیدہ آنشب نخفت — نگہ، بامداداں بمن کرد وگفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رائے — تراکشتی آورد مارا خدائے
چرا اہل صورت بدیں ننگرند — کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر — نگہداراداش مادر مہرور
پس آنانکہ دروجد مستغرق اند — چناں دان کہ منظور عین الحق اند
نگہدارد از تاب آتش خلیل — چو تابوت موسیٰ ز غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور درست — نترسد۔ گر دجلہ پہنا دراست
و برروئے دریا قدم چون زنی — چو مرداں کہ برخشک تر دامنی

نوزدہم۔ دعا اس کی قبول ہوتی ہے اور سفارش منظور جو چاہتا ہے۔ خدا اپنے فضل و کرم سے کر دیتا ہے۔ اور بمصداق حدیث شریف رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ جس بات پر قسم کھاتا ہے۔ وہی ہو جاتی ہے بستم عبادت سے بدن کمزور ہوتا ہے اور اس کا ضعف و کمزور ہونا روح کو قوت بخشتا ہے۔

مردن تن درریاضت بندگی است — رنج ایں تن روح راپائیدگی است
تن ریاضت گرچہ لاغر میکند — صدر راچوں بدر انور میکند

بستم و یکم۔ اس کے ذریعہ و وسیلہ سے خلق خدا رزق پاتی ہے۔ اور نصرت الٰہی نازل

Marfat.com

ہوتی ہے بست و دوم۔ رفتہ رفتہ یاد خدا اس کی خمیر ہو جاتی ہے۔ اور بمصداق رِجَالٌ لَّاتُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَابَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ دل ہروقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے کہ کوئی کام اس سے مانع نہیں ہوتا۔ بست و سوم۔ بارگاہ الٰہی میں اسے ایسا مرتبۂ جلیلہ عطا فرماتے ہیں کہ بمصداق وَابۡتَغُوۡا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ لوگ ان کی جاہ و برکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اسکے توسل و شفاعت سے مرادیں پا لیتے ہیں۔ بست و چہارم۔ انجام کار جب عبادت نہایت کو پہنچتی ہے تو عابد و معبود میں ایک ایسی نسبت مجہول الکیفیت حاصل ہوتی ہے کہ زبان جس کے بیان سے قاصر اور دست عقل دامن ادراک سے کوتاہ جناب باری حلول سے پاک ہے اور واجب و ممکن کا اتحاد محال۔ مگر

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

جو بات کہتا ہے خدا کا کلام ہے۔ اور جو فعل کرتا ہے اللہ کا کام ہے۔

شرح ایں معنی بروں از آگہی ست پا نہادن اندریں رہ بے رہی است

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار اکرم سے ناقل ہیں۔

مَا يَزَالُ عَبۡدِیۡ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحۡبَبۡتُهٗ كُنۡتُ سَمۡعَهُ الَّذِیۡ يَسۡمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیۡ يُبۡصِرُبِهٖ وَيَدَهُ الَّذِیۡ يَبۡطِشُ بِهٖ وَرِجۡلَهُ الَّذِیۡ يَمۡشِیۡ بِهٖ وَفُؤَادَهُ الَّذِیۡ يَعۡقِلُ بِهٖ وَلِسَانَهٗ الَّذِیۡ يَتَكَلَّمُ بِهٖ ہمیشہ بندہ میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے نوافل سے یہاں تک کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہو جاتا ہوں اس کا وہ کان جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا وہ ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اس کا وہ دل جس سے وہ سمجھتا ہے۔ اور اس کی وہ زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ بست و پنجم۔ وقت مرگ ایمان ثابت اور بحوائے اِنَّ عِبَادِیۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ مِنۡ سُلۡطَانٍ مکر و دسارس و فریب شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ بست و ششم۔ بحوائے يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً (اے نفس مطمئن پھر چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہے۔ اور وہ تجھ سے) فرشتے اسے خدا کی رضا مندی کیساتھ بشارت دیتے ہیں۔ اس وقت وہ جان بہزار شوق و رغبت دار آخرت کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور ثمرہ اس رغبت کا یہ ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ بھی اس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔ اور پسند فرماتا ہے مَنۡ اَحَبَّ لِقَاءَ

Marfat.com

اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ (جو کہ مولیٰ کریم کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ بست و ہفتم۔ جب وہ جان اپنے مالک کے حضور پہنچتی ہے۔ محبوب حقیقی اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ بست و ہشتم۔ اسے ملکوت آسمان میں جلوہ دیتے اور ملاء اعلیٰ پر عرض کرتے۔ ایک ایک خوشبو اس روح پاک سے نکلتی ہے۔ کہ دماغ قدسیاں معطر کر دیتی ہے۔ ملائکہ اسی کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اسی کے حق میں دعائے خیر دیتے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ۔

بست و نہم۔ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتی ہے۔ اور سوال نکیرین کا جواب غیب سے اسے تعلیم ہوتا ہے۔ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ سیم۔ پروردگار عالم اس کی قبر کو روشن و فراخ کرتا ہے۔ اور ایک کھڑکی بہشت کی طرف اس کی قبر میں کھول دیتا ہے۔ کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الصِّحَاحُ۔ سی و یکم۔ اس کی روح تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ تَشَاءُ) بہشت اور متبرک مکانات کی سیر کرتی ہے۔ سی و دوم۔ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حشر کے دن اسے خلعت و تاج کرامت عنایت ہوگا۔ اور میدان قیامت میں نور کے اونٹوں پر سوار ہو کر جاوے گا۔ سی وسوم۔ اُولٰئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ قیامت کے ہول سے مامون رہے گا۔ سی و چہارم۔ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّہٗ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَّسْکُوْبٍ وَّفَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ اسے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے کہ تیزی آفتاب حشر کی نہ ستائیگی۔ سی و پنجم۔ اسکے چہرے کو وہ نور عطا فرمائیں گے۔ کہ آفتاب و مہتاب میں نہیں۔ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِکَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ سی و ششم۔ نامۂ اعمال اسکے دہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ۔ سی و ہفتم۔ پلہ اسکے نیک اعمال کا گراں ہوگا۔ یا اعمال اس کے وزن نہ کئے جائیں گے۔ وَمَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ سی و ہشتم۔ حساب اس کا آسانی ہوگا۔ یا بلاحساب بہشت ہیں داخل کریں گے۔ یَامُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَّاحِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ۔ سی و نہم۔ پانی حوض کوثر کا پلا دیں گے کہ پھر کبھی پیاس میں مبتلا نہ ہوگا۔ لَا ظَمَاءَ بَعْدَہٗ اَبَدًا چہلم۔ پل صراط سے بہت جلد اور بآسانی گزرے گا۔ کَطَرْفَةِ الْعَیْنِ

Marfat.com

وَکَا الْبُرقِ وَکَا الرِّیحِ وَکَا الطَّیرِ ط چہل ویکم۔ میدان حشر میں اپنے متعلقوں کی شفاعت کرے گا۔ فَوَالَّذِیْ نفسی بِیَدِہٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْکُمْ بِاَشَدَّ مِنَا شِدَّۃً فِی الْحَقِ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ لِلّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاِ خْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ۔ چہل و دو ملک ابدی یعنی بہشت بریں اسے عنایت کریں گے کہ پھر کبھی کوئی رنج و تکلیف اسکے پاس نہ آوے گی۔ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ چہل وسوم روز قیامت اسے نور کے تودے پر بٹھا دیں گے۔ یا عرش یالوائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًاo چہل و چہارم اللہ جل شانہٗ اس سے ایسا خوشنود ہوگا۔ کہ پھر کبھی ناراض نہ ہوگا۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ اَیْ رِضْوَانِ اللّٰہِ چہل پنجم۔ جناب باری اس کی سب مرادیں برلاوے گا۔ اور جو مانگے گا حضرت کریم عطا فرماوے گا۔ لَھُمْ مَا تَشْتَھِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ط چہل وششم۔ عبادات باعث معرفت ہے۔ اور معرفت اقصیٰ مراد ہے۔

چون نشق برسرِ کوئے کسے عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

چہل وہفتم۔ دیدار محبوب سے مشرف ہوگا۔ اور اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے کوئی نعمت دنیا و عقبیٰ کی کچھ نسبت نہیں رکھتی۔ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ چہل و ہشتم۔ رفاقت و معیت انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین سے مشرف ہوتا ہے۔ اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ والصالحین وَحَسُنَا اُولٰئِکَ رَفِیْقًا ط چہل ونہم۔ ہفتہ میں دوبار عبادتیں اس کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی جاتی ہیں۔ حضور اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اس کے حق میں یہ دعا خیر فرماتے ہیں۔ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ط پنجاہم۔ ہر عمل کا اجر معین ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرتا۔ بخلاف عبادت کے کہ وہ گونہ سے سات گونہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اور ارشاد ہوتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِاءَ ۃُ حَبَّۃٍ۔ ان کی مثل جو راہ خدا میں اپنے محبوب مال کو خرچ کرتے ہیں۔ دانے کی مانند ہے جس نے اگائیں سات بالیاں۔ ہر بالی میں سو دانے۔

مال را کز بہر دین باشی حمول نِعْمَ مَالٌ صَالِحٌ خواندش رسول

Marfat.com

اور فضیلت والے اوقات مانند ماہ رمضان خصوصاً عشرہ اخیر (اخیر کے دس روز) اور شعبان و ماہ ہا حرام و شب قدر اور شب برات اور پہلی اور دسویں رات محرم اور پہلی اور پندرہویں اور ستائیسویں رجب اور شب عید و شب عرفہ اور ستائیسویں رمضان کی اور اماکن متبرکہ (بزرگ جگہیں) مانند کعبہ معظمہ و مسجد نبوی علی صاحبہا افضل التحیات وافضل السلام من الملک من الملک العلام و بیت المقدس و مشاہد طیبہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مساجد اور مجالس و مقابر علماء و اولیاء میں اس سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ مثلاً کعبہ شریفہ میں ہر عبادت کا ثواب لاکھ گناہ ہوتا ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک لاکھ اور مسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پانچ ہزار وَوَرَدَ غَیرُ ذٰلِکَ اور ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر عُمْرَۃٌ" فِی رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً مَّعِیْ اور فرض کا کم از کم ستر گونہ عنایت فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

Marfat.com

بَابُ اِسْرَارُ الصَّلٰوۃ

نماز کا فلسفہ

اس میں چار فصلیں ہیں۔فصل اول فضائل و فوائد نماز میں۔ نماز حضوری۔ بارگاہ بے نیاز ہے۔اور مقام مناجات دراز۔اگر نمازی جانے کس کے حضور بلایا جاتا ہوں۔ دنیا و مافیہا ترک کر کے سر کے بل مسجد کی طرف دوڑے مقصود و غایت ہر عبادت سے ثواب و جنت ہے۔اور نماز خود مقصود و غایت عارفین کہتے ہیں۔ اگر بندے کو نماز و بہشت میں مخیّر کریں نماز اختیار کرے۔ یہ دولت بے نہایت قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُھَا لِیْ وَنِصْفُھَا لِعَبْدِیْ بہشت میں کہاں جو مسجد میں جاتا ہے گویا خدا کی زیارت کرنے والا ہے اسکے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ دوسرے پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ جو بندہ خلصاً لوجہ اللہ نماز پڑھتا ہے۔گناہ اس کے برگ ہائے درخت کی طرح جھڑتے ہیں اور فرشتے خدا کے حضور اس کی مدح و ثناء تعریف کرتے ہیں۔اور اس کے حق میں دعا اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پروردگار عالم اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔اور اس کے ساتھ اپنے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتا ہے۔اور ایک منادی پکارتا ہے اگر یہ مناجات کرنے والا جانتا کس سے مناجات کرتا ہے۔ دوسرے کی طرف التفات نہ کرتا۔ اور جو رات کو نماز کیلئے لحاف سے جدا ہوتا ہے خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے اس بندہ کو دیکھو میرے واسطے اپنا لحاف چھوڑ کر نماز میں مشغول ہے۔ ارباب طریقت فرماتے ہیں جب بندہ برعایت ارکان و شرائط و جمع ظاہر و باطن نماز پڑھتا ہے۔اس کے دل پر ایک نور چمکتا ہے جس سے عجائب ملک و غرائب ملکوت بقدر صفائی قلب و ہمت مصلی (نمازی) پر منکشف ہوتے ہیں بعض پر حقائق اشیاء اور بعض پر ان کی مثالیں اور کسی پر صفات الٰہیہ کے انوار اور دوسروں پر اسرار افعال ظاہر کرتا ہے۔ جو ترقی مسلمان کو (بمصداق اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ) نماز میں حاصل ہوتی ہے۔ کسی کام میں نہیں۔ اور جو راز اس سے کھلتے ہیں کسی عمل سے ظاہر نہیں ہوتے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت و دوزخ نماز میں ملاحظہ فرمائے۔ اور حاجیوں کے کپڑے چرانے والے اور

Marfat.com

اس عورت کو جس نے بلی باندھ کر بھوک پیاس سے ہلاک کی دوزخ میں دیکھا۔ حقیقت اس کی اذھان سافلہ کے ادراک سے وار ہے۔ شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نے ان کے حجرے میں ایک نور دیکھا۔ بے اختیار چلایا اِنِّیْ رَاَیْتُ رَبِّیْ۔ بیشک ضرور میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ شیخ نے فرمایا اے نادان تو کہاں اور وہ ذات پاک کہاں۔ یہ نور تیرے وضو کا ہے۔ جب نور وضو کا یہ حال ہے تو نماز کی حقیقت ہر کس و ناکس کب سمجھے۔ مگر قیامت کو یہ نور مصلی (نمازی) کی پیشانی پر ظاہر ہوگا۔ کہ نشان سجدے کا چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکے گا۔ اگر شامت اعمال سے دوزخ میں جاوے گا۔ آتش جہنم مواضع سجود کو نہ جلا سکے گی۔ خدا تعالیٰ کو کوئی عمل نماز سے زیادہ محبوب نہیں ورنہ فرشتوں کو اس میں مشغول کرتا۔ وہ ارکان نماز میں مصروف ہیں بعض رکوع بعض سجود۔ بعض قیام بعض قعود۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خوشی و راحت نماز میں حاصل ہوتی ہے۔ (قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ) کسی عبادت میں نہ ملی اکثر فرماتے ہیں۔ اَرِحْنَا يَا بِلَالُ بِا الصَّلٰوةِ۔ آرام پہنچا ہمیں اے بلال نماز سے۔

جان کمال ست و ندائے او کمال مصطفٰے گویان اَرِحْنَا یَا بَلَالْ

حدیث شریف میں ہے۔ اَلصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ نماز جنت کی کنجی ہے۔ ابوداؤد وغیرہ میں آیا۔ پانچ نمازیں خدا نے فرض کیں۔ (من احسن وضو ھن وصلی ھن لوقتھن الخ) جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں وقت پر پڑھے۔ اور ان کا رکوع و سجود خضوع و خشوع سے پورا کرے۔ اس کیلئے خدا پر عہد ہے کہ بخشدے

اور جو ایسا نہ کرے اس کیلئے خدا پر عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔ امام مالک و ابن حبان و نسائی کی روایت میں قریب اس کے وارد ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ صبر سے نماز سے مدد چاہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کچھ رنج و ملال ہوتا نماز پڑھتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیٹا مر گیا۔ نماز پڑھنے لگے اور ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ کسی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے۔ اور صبح ہوتے چوری کرتا ہے ارشاد ہوا اسے منع کردے گی۔ جو تو کہتا ہے یعنی اسکی چوری چھڑا دے گی۔ اور فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ

Marfat.com

هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ یہ آیت بآواز بلند پکارتی ہے
کہ نماز دخول فردوس میں دخل تام رکھتی ہے اور فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا
مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ (آپ نماز قائم
کریں دن کے دو طرفوں اور کچھ حصہ رات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔
اور نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے۔ فائدہ طرفی النہار اصل میں طرفین تھا۔ طرف کا
تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہوگیا۔ طرف بمعنی کنارہ ہے اور طرفین دو کنارے۔ دن کے اول
الطرف میں نماز صبح ہے۔ اور آخر الطرف میں نماز ظہر وعصر ہے۔ لہٰذا طرفی النہار کی نظم سے
تین نمازیں ثابت ہوئیں۔ اور زلفاً جمع ہے زلفة کا بمعنی طائفة من اللیل ایک حصہ رات
سے جو کہ صراحتاً نماز مغرب وعشاء پر دلالت کرتا ہے تین اور دو پانچ نمازیں اس آیہ شریفہ
سے ثابت ہوئیں) سیاق آیت سے ظاہر ہے کہ حسنات سے مراد نمازیں ہیں۔ اور ان کے
سبب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں بھی وارد ہوا۔ نماز پنجگانہ گناہوں کو اس طرح
دور کرتی ہے جیسے پانی میل کو۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پروردگار تقدس وتعالیٰ نمازی
سے راضی ہوتا ہے۔ اور قیامت کو اسے اپنے دیدار سے مشرف کرے گا۔ اور یہ ایسی دولت
ہے کہ نہایت نہیں رکھتی۔ اور دنیا و مافیہا بلکہ ہشت جنت اس کی قیمت نہیں ہوسکتی۔ سخت بے
ہمت ہے وہ جو اس عمدہ کام میں جس کی بدولت یہ دولت اور بے نہایت نعمت حاصل ہو کاہلی
کرے اور اپنی جان مصیبت میں ڈالے عذاب آخرت کی صعوبت اور تکلیف اور سختی جو بے
نماز پر ہوگی۔ بیان سے باہر ہے۔ دنیا میں بھی ہزار طرح کی بلا و آفت اس پر نازل ہوتی
ہے۔ لکھا ہے بغداد شریف میں ایک امیر زادی مرگئی۔ جب غسل کیلئے چادر اتاری۔ ایک
اژدہا بدن سے لپٹا نظر آیا۔ لوگوں نے مارنا چاہا۔ امیر زادی کے باپ نے کہا یہ سانپ خدا
کے غضب کا ہے مارا نہ جاوے گا۔ پھر سانپ سے کہا۔ میں جانتا ہوں تو خدا کے حکم سے آیا
ہے۔ مگر ہمیں بھی حکم ہے کہ سنت کے مطابق تجہیز و تکفین (کفن دفن) کریں۔ اس کام کی
مہلت دے۔ سانپ فوراً جدا ہوگیا اور ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جب اسے غسل و کفن دے
کر پلنگ پر ڈالا جھپٹ کر بدستور لپٹ گیا۔ آخر ساتھ ہی دفن ہوا۔ لوگوں نے اس امیر سے
پوچھا۔ یہ لڑکی کیا گناہ کرتی تھی۔ کہا کبھی کبھی نماز قضا کرتی۔ اس سے زیادہ سخت مصیبت کیا
ہوگی۔ کہ تارک جمعہ کے حق میں وارد ہوا۔ اگر باز نہ آوے گا۔ حق تعالیٰ اس کے دل پر مہر

Marfat.com

کر دے گا۔ پس تارک نماز پنجگانہ کا کیا حال ہوگا۔ اور ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس آیت سے ظاہر ہے کہ بے نماز قیامت آنے کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ اور جو اس کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ خدا کی بات جھٹلانے والا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا۔ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ o وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ اور جب کہا جاتا ان سے رکوع کرو نہیں کرتے۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کیلئے یاد رہے کہ دوزخ میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اس کا نام ویل ہے۔ (قصداً نماز قضا کرنیوالے اس کے مستحق ہیں) دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ نماز برپا رکھو اور مشرکین سے مت ہو جاؤ۔ اور حدیث میں بھی وارد ہے۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جس نے دیدہ دانستہ جان بوجھ کر نماز ترک کی پس بیشک کافر ہوا۔ اسی طرح بہت آیات و احادیث کہ بے نمازی کے کفر پر دلالت کرتی ہیں۔ اور امیرالمومنین عمر اور سیدنا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ و ابو درداء و احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و ابراہیم نخعی و حکم بن عنینہ (ابو ایوب سختیانی و ابوداؤد و طیالسی و زہیر بن حرب وغیرہم) صحابہؓ تابعین و ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اسے کافر کہتے اور امام مالک و امام شافعی قتل کا حکم دیتے ہیں۔ اکثر مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ گردن مارتے اور بعض شافعیہ و مالکیہ تیز ہتھیار سے بدن میں زخم لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مر جاوے۔ یا توبہ کرے! امام اعظم اور ابو یوسف اور زہری اور مزنی اور حافظ ابوالحسن علی مقدس فرماتے ہیں اگر توبہ نہ کرے دائم الحبس (ہمیشہ کیلئے قید) کیا جائے۔ اور بعض شافعیہ و مالکیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ بے نماز کو غسل نہ دیا جائے۔ اور نماز جنازہ اس کی نہ پڑی جاوے۔ قبر اس کی بلند نہ کریں بلکہ تذلیل کیلئے زمین کے برابر رکھیں کہ اس نے ایسے عمدہ فرض کو ذلیل سمجھا اور حق اس کا ادا نہ کیا باجملہ جو قدر و منزلت و مرتبت اس عبادت کی ہے کسی عمل کی نہیں۔ اور جس قدر اہتمام شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا منظور ہے دوسری عبادت کا نہیں۔ روزہ مریض و مسافر اور حج سفر سے عاجز اور زکوٰۃ بے مقدور پر فرض نہیں۔ مگر نماز سواء حائض اور نفسا کے سب مکلفوں پر فرض ہے۔ اسی لئے اس عبادت میں نیابت اصلاً مداخلت نہیں رکھتی۔ بخلاف حج کے کہ غیر کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ اور شیخ فانی (جس

Marfat.com

کو بوجہ بڑھاپے کے اس قدر کمزوری ہوگئی ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے اس کو شیخ فانی کہتے ہیں۔ اور جو شخص کو بوڑھا ہو۔ وہ شیخ فانی نہیں صحت و قدرت کے بعد خود روزہ رکھے گا۔ (اسکو یہاں فدیہ دینا جائز نہیں) روزہ کے عوض فدیہ ادا کرسکتا ہے۔ زکوۃ وغیرہا عبادات مالیہ میں نیابت جاری ہے۔ (ایک شخص کی جانب سے دوسرا کرسکتا ہے) تمام عبادات سے پہلا فرض اس امت پر نماز ہے۔ اور قیامت کے روز پہلے اسی کا حساب ہوگا۔

روزِ محشر کے جاں گداز بود اولیں پرسش نماز بود

اور اسی سے مواخذہ کیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نہ نکلی سب اعمال رد کردیئے جائیں گے۔ مسلمانوں کو چاہیے۔ اس عمدہ نفیس اور اعلیٰ و افضل عبادت کو کمال رغبت وشوق و ذوق سے بجالاویں۔ اور پورے طریق سے پنج وقتہ ادا کریں۔ اور عذر و بہانے پیش نہ کریں۔ یہ عذر و بہانے وحیلہ قیامت کے دن کام نہ آئیں گے۔ اس روز اگر دریا خون کا آنکھوں سے بہائیں گے۔ دو رکعت نماز کی اجازت نہ پاویں گے۔ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ۔ اور تحقیق یہ تھے دنیا میں بلائے جاتے خاص خدائے تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اور اس وقت میں یہ سالم تھے استعداد سے اور صحیح الفطرت تھے۔ مگر اس وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کے خوگر عادی ہوتے۔ تو ان کو اس طرح کا تغیر اور تبدل ظاہر نہ ہوتا آج اختیار باقی ہے۔ قضا نمازیں ادا کریں۔ اور پنجگانہ مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ احادیث صحیحہ میں جماعت کی تاکید اور تارک پر وعید شدید وارد ہے فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ اگر اہل شہر جماعت چھوڑ دیں۔ امام وقت ان پر جہاد کرے۔ بعض نمازی جماعت میں حاضر نہ ہوئے۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ اور جو لوگ نماز پڑھنے نہیں آتے ان کے گھر جلا دوں۔ ایک روز آپ نے نماز صبح پڑھائی۔ پس از فراغ ارشاد فرمایا۔ کیا فلاں فلاں شخص حاضر ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ دو نمازیں یعنی صبح وعشاء منافقین پر نہایت گراں ہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت سے واقف ہوتے تو افتاں وخیزاں آتے اور فرماتے ہیں۔ اگر کسی قریہ بادیہ میں تین آدمی بھی ہوں اور نماز جماعت سے نہ پڑھیں۔ شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ جماعت لازم پکڑو کہ بھیڑیا یعنی شیطان اسی بھیڑ کو کھاتا ہے۔ جو گلہ سے الگ ہوتی ہے۔ اور فرماتے ہیں جو اذان سن کر بلا عذر مسجد میں حاضر نہ ہو۔ گھر میں نماز پڑھ لے

Marfat.com

وہ نماز اسکی قبول نہ ہو صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کیا ہے۔ فرمایا۔ خوف یا مرض۔ اور فرماتے ہیں اگر عورتوں اور لڑکیوں کے جلنے کا خوف نہ ہوتا۔ اپنے غلاموں کو حکم دیتا کہ تارکین جماعت عشاء اور ان کے گھر و مال و متاع کو جلا دیں۔ اور فرماتے ہیں جو اذان سنکر مسجد میں حاضر نہ ہو ملعون ہو جاوے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جسے خوش آتا ہو۔ کہ روز قیامت خدا سے مسلمان ملے۔ نماز پنجگانہ مسجد میں پڑھے اگر گھر میں پڑھوگے۔ تو اپنے نبی کی سنت ترک کروگے۔ اور جب اپنے نبی کی سنت ترک کروگے۔ گمراہ ہو جاؤ گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی جماعت ترک نہ کرتا تھا۔ مگر منافق ظاہر النفاق اسکے سوا بہت احادیث ہیں۔ کہ ترک جماعت کے جرم عظیم وسخت گناہ ہونے پر شاہد ہیں۔ سلف صالح کی تکبیر اولیٰ فوت ہوتی۔ تو تین روز اور جماعت ہاتھ نہ آتی تو سات روز تک اپنا ماتم کرتے حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میری جماعت فوت ہوئی سوا ابواسحاق بخاری کے کوئی تعزیت و ماتم کو نہ آیا۔ اگر میرا بیٹا مر جاتا۔ تو دس ہزار آدمی سے زیادہ تعزیت کو آتے کہ مصیبت دین مصیبت دنیا سے لوگوں کی نگاہ میں سہل وآسان ہے۔ میمون بن مہران مسجد میں آئے۔ کسی نے کہا نماز ہوگئی۔ فرمایا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مجھے یہ نماز ولایت عراق سے زیادہ عزیز تھی۔

Marfat.com

فصل دوم

شروط نماز کے بیان میں

شرع میں شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہیں۔ اور وہ پانچ ہیں۔ اول طہارت اور وہ دو قسم ہے۔ طہارت ظاہر و طہارت باطن طہارت ظاہر کہ بدن و جامہ و مکان کی پاکی سے عبارت ہے اور طہارت باطن کہ حسب تصریح امام حجۃ الاسلام محمد بن غزالی کے تین قسم ہے۔ پاکی سر کی غیر حق و ماسوی اللہ سے اور یہ طہارت انبیاء اور صدیقین کی ہے۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ دوم پاکی دل کی اخلاق رذیلہ سے مانند کبر و حسد و عجب و کینہ و بغض و ریا کے یہ طہارت متقین کی ہے۔ اور اِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔ (خداوند کریم تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا۔ لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے) اسی کی طرف اشارہ ہے۔ سوم پاکی جوارح و اعضاء کی ذنوب و معاصی و گناہوں سے کہ طہارت پارساؤں کی ہے۔ جو لوگ طہارت کو طہارت ظاہر میں منحصر سمجھتے اور اس میں حد سے زاید تکلف اور مبالغہ کرتے ہیں۔ حقیقت طہارت سے غافل ہیں۔ صحابہ کرام اس میں اس درجہ تکلف و اہتمام نہ فرماتے۔ ہمہ تن تطہیر و تنظیف و پاکی باطن میں مصروف رہتے۔ آیا یہ فضائل بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى النَّظَافَةِ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ٥ ترجمہ دین کی بنیاد پاکی پر رکھی گئی ہے۔ پاکی نصف ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکی کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے) صرف طہارت ظاہر کے ہیں۔ حاشا و کلا بلکہ طہارت حقیقیہ و نظافت قصویٰ طہارت باطن ہے۔ خصوصاً قسم اول کہ افضل مراتب ہے۔ ہاں یہ طہارت کمال نماز کیلئے شرط ہے۔ اور اصل نماز کی صحت اس پر موقوف نہیں۔ لہٰذا فقہائے کرام اس سے بحث نہیں کرتے۔ دوم ستر عورت کہ فقہا کے نزدیک جزو خاص بدن چھپانا اور اہل طریقت کے طور پر اس کے ساتھ فضائح باطنیہ کا اخفا شرط ہے۔ لیکن چھپانا ان کا علام الغیوب سے ممکن نہیں۔ ناچار خوف و ندامت و خجلت کو قائم مقام اس کے کرتے ہیں۔ کہ جو غلام اپنے رحیم و کریم مولیٰ کی نافرمانی کر کے بھاگے۔ اور کہیں ٹھکانا نہ پا کر پھر اسی کے در پر آپڑے۔ خوف سے بدن کانپتا ہو۔ اور اپنی حرکتوں پر شرمندہ کہ ندامت و خجلت

Marfat.com

سے سر نہ اٹھا سکے۔ وہ مولیٰ ایسے غلام کی حرکتوں سے چشم پوشی و اغماض و درگزر کرتا ہے۔ اور اسکے قصور سے درگزر فرما کر اپنی مہربانیوں سے نوازتا ہے۔ سوم نیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُو اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کیلئے دین کو خاص رکھتے ہوئے)۔ فرماتے ہیں کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کیلئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔ اور وہ اس جگہ ارادہ خالصۃً للہ سے عبارت ہے۔ اور مراتب خلوص متفاوت ہیں۔ ایک یہ کہ امتثال اور بجا لانا امر الٰہی ملحوظ ہوا۔ اور غیر کی طرف نظر نہ کرے۔ جو شخص عبادت سے اپنی ناموری یا قدر و منزلت خلق کے دل میں چاہتا ہے عبادت اس کی ہرگز قبول نہیں۔ قیامت کو اس سے کہا جاوے گا۔ اے فاخر اے غادر اے کافر اے کاسر تیرا عمل گم اور اجر ضائع ہوا۔ اپنا اجر اس سے لے جس کیلئے عمل کرتا تھا۔ اور اعلیٰ مرتبہ اس کا یہ ہے کہ اپنے حظ و نصیب و خواہشات کو بھی دخل نہ دے جو عذاب آخر کے خوف سے نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے۔ اس غلام کے مثل ہے کہ مار کے ڈر سے چار و ناچار مولیٰ کی خدمت کرتا ہے۔ اور حور و قصور کیلئے بندگی و عبادت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت خادم ان چیزوں کا ہے۔ نہ خادم مولیٰ۔ یہ مرتبہ ہر چند عقل کا مقتضی ہے کہ عاقل جب دنیا کی عشرتوں اور نعمتوں کو فانی اور غم و نقصان اور دوسرے عیبوں سے مکدر دیکھتا ہے۔ اور جانتا ہے ایک عالم اور ہے اور اشرف و اکمل و دائم ہے۔ عیوب و نقصان سے پاک و مبرا ہے۔ اوقات عزیز اور اپنی عمر اس کی طلب میں مصروف کرتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کا آرام و راحت چھوڑ کر ثواب آخرت کی طرف کہ باقی و ثابت ہے۔ راغب ہوتا ہے۔ مگر کامل اس عبادت کو چار وجہ سے ناقص سمجھتے ہیں۔ وجہ اول جس بات پر نفس کو دخل ہے خالص نہیں۔ اور جو خالص نہیں ناقص ہے۔ بندہ مخلص اپنے نصیب سے مطلب نہیں رکھتا۔ اور اپنی خواہش و مراد محبوب پر قربان کرتا ہے۔ عارف حکم میت میں ہے۔ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور مردے کو خواہش و آرزو سے کام نہیں۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ مَنْ لَّہٗ شُغْلٌ فِیْ دُنْیَاہُ اَوْفِیْ قَلْبِہٖ حَدِیْثُ عُقْبَاہُ فَلَیْسَ لَہٗ نَصِیْبٌ مِنْ خِدْمَۃِ مَوْلَاہُ۔ وجہ دوم۔ امام شمس الدین سجاوندی کہتے ہیں۔ بندے کو مولیٰ کی خدمت میں اجرت پر نظر رکھنا بیجا ہے۔ مسئلہ شرع ہے کہ غلام اپنے مولیٰ کے کام میں اجرت کا مستحق نہیں۔ پروردگار نے اسے جو نعمتیں عنایت کیں کسی شے کے عوض نہ دیں۔ اسے بھی چاہیے کہ اس کی بندگی کو جنت کا وسیلہ اور

Marfat.com

دوزخ سے سپر نہ ٹھہراوے۔ سو اس کے عبادت اس کی توفیق سے ہوتی ہے۔ ملک شاہی سے کوئی چیز بادشاہ کے پیشکش کرنا اور اسے حسن خدمت و موجب استحقاق سمجھنا تیرا جنون اور دیوانگی ہے۔ اور خواہ مخواہ عوض ضرور ہے۔ تو کیا وہ نعمتیں جو خدمت سے پہلے عنایت ہوئیں تھوڑی ہیں۔ جو ابھی مطالبہ باقی ہے۔ طرہ یہ ہے۔ جو چیز عبادت کے بدلے طلب کرتا ہے۔ تیری ناقص عبادت اس کی قیمت نہیں۔ اور کیا عجب کہا

قدسی ندانم چون شود سودائے بازار جزا　　او نقد آمرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

جو نادان مٹھی بھر جو بادشاہ کے حضور لے جاوے اور سمجھے میں اس خدمت میں بڑے عہدے کا مستحق ہو گیا۔ دیوانہ ہے۔ اگر عقل رکھتا ہے نقصان خدمت پر شرمندہ ہوتا

چگونہ سرز خجالت برآورم ازپیش　　کہ خدمتے بسزا برنیامد از دستم

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش　　عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزا وار خداوندیش　　کس نتوا ند کہ بجا آورد

از دست و زبان کہ برآید　　کز عہدۂ شکرش بدر آید

اے عزیز تو اپنی ناچیز خدمت پر نظر کرتا ہے۔ اور اس شے کی قدر و منزلت جسے اس کے عوض چاہتا ہے۔ نہیں دیکھتا۔ پروردگار اسے عزیز و گرامی فرماتا ہے۔ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیش بہا فرماتے ہیں۔ اَلاَ اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلاَ اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ تو بھی عزیز و گرامی سمجھ اور بیش قیمت جان۔ اور اپنی ناقص عبادت اس کے مقابلہ میں شمار نہ کر۔ اگر تجھے ہزار برس کی عمر دیں اور تمام انفاس اپنے بندگی و عبادت میں صرف کرے۔ اس ملک عظیم و بے بہا نعیم کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ وجہ سوم۔ اپنے فعل پر نظر اور اس کیلئے قدر و قیمت ثابت کرنا کم ظرفی۔ اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ اَیُّھَا الْمَاءُ وَالْمَدَرُ۔ بڑے بڑے دلاور اس جگہ معترف بقصور ہیں۔ عاکفان کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترف اند۔ (اسی کے گوشہ کے بیٹھنے والے) کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ (نہیں عبادت کی ہم نے تیری جیسا کہ تیری عبادت کا حق تھا) و اصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب۔ (اسکے جمال کی تعریف کرنیوالے) کہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ (نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو جو حق تیرے پہچاننے کا ہے۔ یعنی باعتبار کنہ تیری ذات کے نہیں پہچانا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ

Marfat.com

كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ تیری کیا حقیقت جو اپنی عبادت پر ناز کرتا ہے۔ کیا تو نے نہ سنا ابلیس نے اسی ہزار برس عبادت کی۔ ایک ساعت اپنی طرف دیکھا سب ضبط ہوئی۔ اور ملعون ابدی ہوگیا مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ جو مجاہدہ کرتا ہے اپنی جان کیلئے کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہان سے بے پرواہ ہے۔ ایسے غنی کو جسے تمام جہان کی پرواہ نہیں حقیر خدمت اور ناقص عبادت دکھاتا ہے ہیہات ہیہات افسوس یہ خدمت اس درگاہ رب العلمین کے لائق نہیں ہاں وہ کریم ہے اور کریم ناقص ہدیہ کو رد نہیں کرتا۔ اور تھوڑی محنت پر بہت انعام دیتا ہے۔ اگر اپنے فضل و کرم سے قبول کرے اور انعام بے نہایت کہ لَا تَدْرِيْ نَفْسٌ" مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اور مَالَا عَيْنٌ" رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ" سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ جنت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کیلئے انواع و اقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں۔ جن تک آدمی کا وہم و خیال نہیں پہنچتا نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں۔ نہ کسی کان نے سنیں۔ نہ کسی دل میں ان کا خطرہ ہوا جس سے عبارت ہے عنایت فرمادے کچھ بعید نہیں۔

اے کہ در ساختہ قطرہ بارانی را ۔۔۔ بے توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول

بلکہ جس حالت میں براہ بندہ نوازی بلا استحقاق ہماری عبادت پر ثواب آخرت و نعیم جنت کا وعدہ کیا تو امید قوی ہے کہ اس انعام سے ہمیں نوازے گا۔ حقیقت رجا عبادت میں یہی ہے نہ یہ کہ اسے ثواب آخرت و نعیم جنت کی قیمت سمجھے اور استحقاق اپنا ثابت کرے۔

وجہ چہارم محب صادق سوا محبوب کے کسی طرف التفات نہیں کرتا۔

چو دل بادلبرے آرام گیرد ۔۔۔ زوصل دیگرے کے کام گیرد

نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل ۔۔۔ نخواہد خاطرش جز نکہت گل

اور عیش و عشرت سے کام نہیں رکھتا۔

هَنِيْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ

وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

اگر وعدہ دیدار بہشت میں نہ ہوتا۔ ذکر اس کا دوستان خدا کی زبان پر نہ آتا۔ اور کوئی خوشی کے ساتھ اس میں قدم نہ رکھتا۔ یہ لوگ اگر مطلوب حقیقی کو بہشت میں نہ پاویں۔ اسکی نعمتیں زحمت سمجھیں۔ اور بفرض محال دیدار دوزخ میں میسر ہو تو آتش جہنم کو توتیائے چشم

Marfat.com

بنائیں۔ اور طوق و سلاسل بہشت کے کنگنوں سے بہتر نظر آئیں۔ اور آیہ کریمہ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ اس مقام پر وارد نہیں کہ مشتاق کو اس مکان کی طرف جس میں وصل موعود ہو دوڑنا ضرور ہے۔

اَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلٰى اُقَبِّلُ ذَاالْجِدَارِ وَ ذَاالْجِدَارَا
وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِىْ وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَا

اے عزیز بہشت کو انواع نعمت و ہزاران زینت سے آراستہ کرنا اور اسی کو حصول دیدار کی جگہ ٹھہرانا پھر اس کی طرف بلانا امتحان کیلئے ہے۔ کہ کون مطلوب بالذات سمجھ کر اس کی طرف دوڑتا ہے۔ اور کون وصل یار اور لذت دیدار کیلئے طلب کرتا ہے۔ جب طلب آخرت کا یہ حال ہے۔ تو جو لوگ دنیا کیلئے عبادت کرتے ہیں۔ دین کو دنیا کے بدلے فروخت کرتے ہیں۔ کیا عجب یہود کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جاویں۔ اگر اعلیٰ مرتبہ اخلاص بخت کی نارسائی سے حاصل نہ ہو۔ تو ادنیٰ مرتبہ کہ ثواب خلق کی طرف نظر نہ کرے واجب ہے۔ لیکن صرف یہ امر عدمی کافی نہیں نیت وارادہ للہ یعنی کم از کم اس قدر سمجھنا کہ خدا کیلئے نماز پڑھتا ہوں۔ ضرور ہے۔ یہاں تک کہ نماز غفلت دل کے ساتھ صحیح نہیں۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ توجہ واجب ہے اصل امر میں وجوب ہے۔ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ غفلت نہ کر غفلت حرام ہے۔ اور ظاہر نہی سے تحریم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نماز میں دل حاضر نہیں عذاب کی طرف جلدی کرنے والی ہے۔ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ آیہ کریم اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کی تفسیر فرماتے ہیں یعنی وہ لوگ جو نماز میں بھولتے ہیں کہ رکعتوں کو شمار نہیں رکھتے۔ احیاء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے۔ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر علیہ السلام کو وحی ہوئی۔ اپنی قوم سے کہہ دے بدنوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو اور اپنی زبانیں مجھے دیتے ہو۔ اور دل مجھ سے غائب رکھتے ہو باطل ہے جس کی طرف جاتے ہو۔ اے عزیز جو حقیقت نماز سے واقف ہے۔ خوب جانتا ہے کہ غفلت اس کی ضد ہے۔ اور کوئی شے اپنی ضد و منافی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ اور حضور قلب روح نماز ہے۔ اور قالب بے روح مردہ ہے۔ اور عبدالواحدین رضی اللہ عنہ اس مضمون پر اجماع کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ امر اکثر اشخاص پر دشوار ہے۔ لہٰذا فقہا رحمۃ اللہ علیہم صرف وقت تکبیر کے حضور قلب صحت نماز کیلئے کافی کہتے ہیں۔ اور محققین فقہائے حنفیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

معتبر اس جگہ عمل قلب ہے مجرو الفاظ کفایت نہیں کرتے۔ کہ وہ کلام ہے زینت مگر اس کے حق میں کہ کثرت یا شدت ہموم وغموم سے دل حاصل نہ کرسکے۔ بالجملہ فقہا وقت تکبیر کے اس قدر سمجھنا کہ یہ تعمیل حکم الٰہی مثلاً نماز فجر پڑھتا ہوں۔ کافی جانتے ہیں۔ اور حدیث مذکور و اقوال سلف کو ترغیب احضار قلب و تشدد پر محمول کرتے ہیں۔ اور تحقیق یہ ہے کہ عوام مومنین کی نماز جس سے فقہا بحث کرتے ہیں۔ ضرور اس قدر اور اسی طرح طہارت ظاہر وغیرہما شرائط مصرحۂ فقہا سے تمام ہوجاتی ہے۔ گو اہل کمال اس کو صورت نماز سمجھیں اور ثواب کہ اس پر موعود ہے۔ حاصل ہوجاتا ہے اگرچہ یہ حضرات اسے صورت ثواب کہیں اور اقوال سلف جو اس کے خلاف حکم کرتے ہیں۔ نماز کاملین کے حق میں وارد کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ورنہ یہ حکم تکلیف بالمحال کے قریب ہے کہ نماز بمجرد بلوغ فرض ہوتی ہے۔ اور تطہیر (پاکی) باطنی اور اسی طرح حضور قلب ابتدائے کار میں اختیار سے خارج اور باہر ہے۔ پہلے قدم میں کوئی منزل طے نہیں ہوتی۔ اور قلم ہاتھ میں لیتے ہی یاقوت رقم خان نہیں ہوجاتا پس جو نادان عقل کے اندھے کہتے ہیں کہ جب دل حاضر نہیں۔ تو ہمیں نماز سے کیا حاصل۔ محض جاہل ہیں۔ ہمیں تعمیل حکم چاہیے کامل کرنا اور قبول فرمانا اس کا تعلق ہے۔ اور وہ جو بعض احمق شیطان کے مرید کہتے ہیں کہ ہم حقیقی نماز ادا کرتے ہیں صورت نہ ادا کرنا ہمیں کیا خطرہ جواب اس کا یہ ہے کہ صورت بے حقیقت اگرچہ ناقص ہے۔ مگر حقیقت بے صورت باطل ہے۔ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تمام اہل کمال جن کے کفش بردار ہیں۔ اسی صورت سے نماز پڑھتے تھے۔ ان مدعیان خام کو اس کے ترک کی کس نے اجازت دی اور اس کی طرف کس وجہ سے حاجت نہ رہی۔ لا حول ولا قوۃ الا با اللہ العظیمؕ

چہارم وقت۔ استیعاب اوقات میں حرج عظیم تھا۔ کہ بندے کھانا پینا سونا وغیرہ ضروریات نہ کرسکتے۔ اگر نماز غیر معین اوقات میں فرض ہوتی تو نفس تساہل کی گھاٹی میں ڈالتا کہ جلدی کیا ہے۔ پڑھ لیں گے۔ یہاں تک کہ اس دولت سے محروم رہتے۔ لہٰذا پروردگار عالم نے یہ عمدہ عبادت اوقات معینہ میں فرض کی اور آٹھ پہر میں تھوڑی دیر اس کام کیلئے مقرر فرمائی۔ تاتحصیل معاش اور کاروبار دنیاوی میں حرج نہ ہو۔ باوجود اس رعایت کے تعمیل میں قصور سراسر شرارت اور بغاوت اور موجب لعنت ہے۔ جب بادشاہ کوئی حکم

Marfat.com

برعایت مصالح رعیت نافذ اور جاری فرماتا ہے۔ سب لوگ برضا و رغبت قبول کرتے ہیں۔ سوا سرکش باغی کے جو اس کی سلطنت سے مقابلہ کو آمادہ ہے قریب ہے کہ سلطان اس کی سرکوبی کو فوج ظفر موج بھیجے کہ انواع و اقسام کے عذاب سے ہلاک کر کے کسی گڑھے میں ڈال دے۔ یہ سزا اس کی ہے جو بادشاہان دنیا سے بغاوت کرے۔ بخلاف بادشاہ حقیقی کے کہ جو اس سے بغاوت کرتا ہے۔ بعد ہلاک کرنے فوج کے کہ اس جگہ ملائکہ عذاب سے عبارت ہے۔ وہ گڑھا اسکے حق میں دوزخ ہو جاتا ہے۔ قیامت تک اس میں جلتا رہے گا۔ حشر کے روز اس سے زیادہ سختی اور مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوزخ میں جائے گا۔ وہاں آگ کا طوق گلے میں ڈالیں گے اور آگ کی زنجیریں پہنائیں گے۔ زقوم کھائے گا۔ اور پیپ لہو دوزخیوں کا پئے گا۔ بڑے بڑے سانپ بچھو جن کا ایک ڈنک دنیا کو ہلاک کر دے کاٹیں گے کیا طویل زمانہ یہ بلائیں اٹھانا سہل اور آسان ہے فَمَآ اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ (ان کو دوزخ کی آگ پر کیا عجیب صبر ہے) اور پانچ وقت نماز پڑھنا دشوار اور مشکل ہے۔ نَسۡئَلُ اللّٰهَ الۡعَوۡنَ وَالتَّوۡفِيۡقَ

پنجم استقبال قبلہ۔ نماز مقام مناجات دراز ہے۔ اور اس امر کیلئے استقبال ضرور ہے لیکن حقیقت توجہ اس جگہ متصور نہیں۔ کہ وہ ذات پاک جہت وطرف و مقابلہ سے منزہ ہے اور پاک ہے۔ بلکہ خاک افتادہ اپنے حیز و مکان سے عروج نہیں کرتی۔ اس درگاہ تک رسائی پھر کہاں۔ ناچار کعبے کی طرف جسے جناب باری نے تشریفاً و تعظیماً اپنا گھر فرمایا متوجہ ہوتی ہے۔ البتہ روح انسانی عالم امر سے ہے۔ وہ اس عالم کی طرف توجہ نہیں کر سکتی۔ پس قبلہ جسم خاکی کا کعبہ اور روح انسانی کا رب کعبہ ہے اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (تو خدا کی اس طرح عبادت کر۔ گویا تو اس ذات احد کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس اگر تو اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ تو بیشک وہ تجھے دیکھتا ہے) اسی توجہ کے دو مرتبوں کی طرف اشارہ ہے۔ پہلا مرتبہ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اہل محبت کا ہے۔ کہ دل ان کا مشاہدۂ محبوب میں مستغرق ہے۔ ماسوا خدا کے اصلا کام نہیں رکھتے۔ خصوصاً جس وقت محبوب اپنے حضور بلاوے۔ اور ملاقات و مناجات سے مشرف فرماوے۔ اس وقت دنیا و مافیہا کو گوشہ چشم سے نہیں دیکھتے بلکہ نعمت دو عالم کی طرف التفات نہیں کرتے۔

نقل ہے کہ ایک روز شیخ جنید بغدادیؒ اور شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ دونوں شہر سے باہر

Marfat.com

جنگل کی طرف جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں نماز کا وقت آ گیا۔ دونوں صاحبوں نے وضو کر کے نماز کا ارادہ کیا کہ اسی اثناء میں ایک مزدور آیا۔ اور اپنے سر سے لکڑیوں کا گٹھا اتار کر وضو کیا۔ اور ان کے پاس آ گیا۔ انہوں نے پہچان لیا کہ یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے۔ اور ان دونوں نے اس کو اپنا امام بنایا۔ اور خود مقتدی بنے۔ مگر اس بزرگ نے ہر رکوع وسجود میں بہت دیر لگائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیخ نے پوچھا کہ رکوع وسجود میں اس قدر دیر کیوں ہوئی۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ میں ہر رکوع وسجود میں تسبیح پڑھتا تھا۔ اور ہر تسبیح کا جواب جب تک لبیک عبدی نہ سن لیتا تھا۔ سر نہیں اٹھاتا تھا۔ اس وجہ سے رکوع و سجود میں دیر ہوئی تھی۔ پس جو نماز کہ باصواب نہیں ہوتی وہ نماز نماز نہیں۔ بلکہ وہ دل کی پریشانی ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ حیّ وقیوم ہے اور نعوذ باللہ وہ بت اور مردہ نہیں۔ اور اسکی عبادت بت پرستوں اور کفاروں کی عبادت نہیں۔ کہ انہیں بت کی طرح سے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔ کیونکہ بت مردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ حیّ وقیوم ہے۔ جب کوئی بندہ اسے پکارتا ہے تو وہ اسے جواب دیتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحَضُوْرِ الْقَلْبِ (نماز کامل طور سے ادا نہیں ہوتی۔ مگر حضور دل سے) اسی لئے نماز خدائے تعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور یک سوئی سے پوری ہوتی ہے ورنہ وہ ایک پریشانی اور جدائی ہوتی ہے۔

فقیر باہو کہتا ہے کہ اہل نماز کیلئے رکوع وسجود میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے لبیک عبدی جواب ملتا ہے۔ اور عارف باللہ کیلئے ہر دم اور ہر ساعت اور ہر لحظہ لبیک عبدی کا جواب موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اگر ایک بندہ کہے اللہ بیس مرتبہ بذریعہ الہام ندا دیتا ہے۔ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ مگر مراتب الہام آسان نہیں ہیں۔ نقل ہے کہ ایک روز شیخ جلال الدین تبریزی قاضی بدواں کے مکان پر آئے۔ جنہیں قاضی نجم الدین سنائی بھی کہتے ہیں۔ شیخ نے پوچھا کہ قاضی نجم الدین کیا کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نماز پڑھ رہے ہیں۔ شیخ نے کہا کیا قاضی نجم الدین نماز پڑھنا جانتے ہیں۔ قاضی نجم الدین یہ کلام سنتے ہی باہر آئے۔ اور شیخ سے کہا۔ یہ تم نے کیا کہا۔ شیخ نے کہا علماء کی نماز اور ہے۔ اور فقراء کی نماز اور ہے۔ علماء کی نماز یہ ہے کہ جب تک قبلہ برابر نہ کر لیں۔ نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر انہیں قبلہ معلوم نہ ہو سکے۔ تو[1] وہ تحری کرنے پر مجبور ہوتے ہے۔ اور فقراء کی نماز یہ ہے کہ جب تک عرش کو

---

[1] جن صورتوں میں کہ قبلہ معلوم نہ ہو سکے اس وقت جس طرف دل گواہی دے (بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

Marfat.com

برابر نہیں دیکھ لیتے۔ نماز نہیں پڑھتے۔ القصہ قاضی نجم الدین اس وقت گھر کے اندر واپس چلے گئے۔ شب کو انہوں نے خواب میں دیکھا۔ شیخ جلال الدین عرش پر مصلیٰ بچھائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ قاضی نجم الدین خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے۔ اور شیخ کے پاس آ کر معذرت کی۔ اور فرمایا۔ معاف کیجئے میں معذور ہوں۔ شیخ نے کہا۔ اے قاضی تم نے جو مجھے عرش پر مصلیٰ بچھائے نماز پڑھتے دیکھا۔ یہ درویشوں کے مراتب میں سے ایک کم ترین درجہ ہے۔ اور ان کے مقام اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اور اگر میں تم پر ان مراتب کو ظاہر کروں۔ تو تم اپنے حال پر نہ رہو گے۔ اور تجلی نور سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ فقیر اس مقام کے علاوہ ستر ہزار مقامات اور حاصل کرتا ہے۔ اور ہر روز پنج وقتہ نماز عرش پر پڑھتا ہے۔ تو اپنے آپ کو خانہ کعبہ پر دیکھتا ہے۔ اور جب وہاں سے لوٹتا ہے تو تمام عالم کو اپنی دس انگلیوں کے درمیان میں دیکھتا ہے۔ اے عزیز اگر مجنوں کو وصل لیلیٰ کی بشارت دیتے ملک اسکندر و حکومت دارا اس کے صلے میں دیتا۔ اور جو تمام دنیا اسکے قبضے میں ہوتی۔ نثار کرتا۔

حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باتیں کرتے جب نماز کا وقت آتا یہ حال ہو جاتا گویا آپ ہمیں اور ہم انہیں نہیں پہچانتے کسی نے ایک کامل مرد سے پوچھا۔ تمہیں نماز میں دنیا کی کوئی بات یاد آتی ہے۔ فرمایا نہ نماز میں اور نہ وقت میں۔ دوسرے بزرگ نے اس سوال کے جواب میں کہا کیا نماز سے زیادہ کوئی چیز پیاری ہے۔ جسے یاد کروں۔

مسلم بن یسار جب نماز کا ارادہ کرتے لوگوں سے کہتے اب تم باتیں کرو۔ کہ میں تمہاری بات نہ سنوں گا۔ ایک کامل جب تک نماز پڑھتے ان کے آنسو داڑھی پر بہتے تھے۔ عامر بن عبداللہ جب نماز پڑھتے۔ ان کی بیٹی دف بجاتی اور عورتیں جو چاہتیں کہتیں انہیں اصلا خبر نہ ہوتی۔ ایک دن مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ستون مسجد گر گیا لوگ دیکھنے کو جمع ہوئے مگر انہیں خبر نہ ہوئی۔ بعض اولیاء نے برسوں نماز پڑھی اور دائیں بائیں کے مقتدیوں کو نہ پہچانا۔ اے عزیز یہ لوگ جس وقت قاصدان مولیٰ کی ندا سنتے

اس طرف نماز پڑھ لینے کو تحری کہتے ہیں۔ اور اسکی ضرورت اجنبی مقامات میں ہوا کرتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص جنگل میں ہو اور آسمان پر بادل ہو اور قبلہ نما بھی نزدیک نہ ہو اور کوئی بتلانے والا بھی نہ ہو تو ایسی حالت میں تحری کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۱۲

Marfat.com

ہیں۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الفَلَاح یعنی اپنے محبوب کے دربار میں حاضر اور اس کے وصل سے مشرف ہو۔ دنیا و مافیہا سے ہاتھ دھو کر خانۂ دوست کی طرف چلتے ہیں۔ جب اسکے حضور پہنچتے ہیں جان وتن کو وداع کر کے لذت وصل میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سر کٹ جاوے یا بدن ٹکڑے ہو مطلق آگاہ نہ ہو۔ بعض اکابر اولیاء حکایت کرتے ہیں کسی لڑائی میں مولی علی کرم اللہ وجہہ کی ران مبارک میں تیر لگا۔ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے لوگوں نے نکال لیا۔ اور آپ کو خبر نہ ہوئی۔ کسی کامل کے بازوں میں زہریلا پھوڑا نکل آیا کسی طرح آرام نہ ہوا۔ قطع عضو کی ٹھہری۔ درد کے خوف سے نہ کاٹ سکے۔ ناچار لوگوں نے نماز میں اس عضو (اندام۔ جوڑ) کو کاٹا اور انہیں اصلا درد محسوس نہ ہوا۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ٥ اور تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ اور غلبۂ ذوق وشوق اس کے لوازم سے ہے کہ محبّ صادق محبوب سے جس قدر زیادہ قریب ہوتا ہے۔ آتش ذوق زیادہ بھڑکتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب نماز پڑھتے۔ جوش سینہ کی آواز دو میل جاتی۔ دوسرا مرتبہ کہ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ جس سے عبارت ہے چار امر کو مستلزم۔ اول حیا کہ جو دربار شاہی میں عین اس حالت میں کہ بادشاہ اسکی طرف متوجہ ہو اپنے کپڑے یا بدن میں نجاست (پلیدی) دیکھتا ہے یا بادشاہ کی عظمت و جلال اور اپنی خدمت کے نقصان پر نظر کرتا ہے بالضرور دل میں شرماتا ہے۔ اسی طرح جب بندہ نماز میں کہ بادشاہ حقیقی کا دربار ہے نفس کی برائی وخبث باطن کو خیال کرتا اور سمجھتا ہے کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ جو ظاہر و باطن سے خبردار ہے۔ میرے عیبوں کو دیکھ رہا ہے۔ یا حضرت احدیت جل جلالہٗ کی عظمت تصور کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اس دربار میں مقرب فرشتے اور اولعزم پیغمبر نہایت فروتنی اور عاجزی سے سر جھکاتے ہیں۔ اور اولیاء اصفیاء کس ادب و تعظیم سے بندگی بجالاتے ہیں۔ میری ناقص عبادت باایں عیب ونجاست باطن کس شمار میں ہے۔ اس کو اپنی حرکت سے شرم آتی ہے۔ اور ڈرتا ہے۔ مبادا بادشاہ اس ناقص خدمت کو رد کردے۔ یا اس حرکت پر کہ ایسے دربار میں نجاست کے ساتھ آیا بے ادب ٹھرا کر نکال دے۔ پس جو شخص نماز میں اپنے عیوب اور خدمت کے قصور پر نہیں شرماتا۔ یا اس کے دل میں رد کر دینے کا خوف نہیں آتا۔ اس مرتبہ سے بہرہ نہیں رکھتا۔

اے عزیز تیری کیا حقیقت! بڑے بڑے کامل افراد ہزار اہتمام سے نماز ادا کرتے

Marfat.com

ہیں۔ اسکے رد ہونے اور نہ قبول ہونے سے ڈرتے ہیں۔ حاتم اصم نے فرمایا ہے۔ جب نماز کا وقت آتا ہے۔ اچھی طرح وضو کر کے مصلّٰی پر بیٹھتا ہوں تا کہ اعضاء جمع ہو جاویں پھر نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا یہ حال ہوتا ہے کہ کعبے کو بھوؤں کے بیچ میں پل صراط کو پاؤں تلے اور بہشت کو دہنی طرف اور دوزخ کو بائیں جانب۔ اور ملک الموت کو اپنے پیچھے پاتا ہوں اور اس نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں پھر خوف و رجا میں کھڑا ہو کر تکبیر کہتا ہوں اور قرأت بترتیل و رکوع بتواضع و سجدہ و قعود بہ طریق مسنونہ اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ باوجود اسکے نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

دوم۔ جب آدمی اپنے کریم کے پاس جاتا ہے اور اسے اپنی طرف متوجہ پاتا ہے۔ سمجھتا ہے اب مراد حاصل ہوگی۔ اسی طرح جب نمازی پروردگار عالم جل ذکرہ کے کمال پر نظر کرتا ہے۔ اور اسے اپنی طرف متوجہ سمجھتا ہے امید اسکی قوی ہو جاتی ہے۔ فرحت و انبساط قلب اس امر کے ثمرات سے ہے۔

سوم خشوع و خضوع کہ جو بادشاہ کے حضور میں اس کی عظمت پر نظر کرتا ہے کمال تذلل اور وفروتنی و عاجزی بجا لاتا ہے۔ حجۃ الاسلام امام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی ہوئی۔ اے موسیٰ جب تو مجھے یاد کرے اس حال پر یاد کر کہ تو اپنے اعضاء توڑتا ہو اور میری یاد کے وقت خاشع و ساکن ہوجا۔ اور جب مجھے یاد کرے اپنی زبان کو دل کے پیچھے کر۔ اور جب میرے رو برو کھڑا ہو بندۂ ذلیل کی طرح کھڑا ہو۔ اور خوفناک دل اور راست گو زبان کے ساتھ مناجات کر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ الٰہی تیرے گھر میں کون رہتا ہے اور تو کس کی نماز قبول کرتا ہے۔ ارشاد ہوا میرے گھر میں وہ رہتا ہے۔ اور اسی کی میں نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے جھک جاتا ہے اور میری یاد میں دن کاٹتا ہے۔ اور میرے واسطے نفس کو خواہشوں سے روکتا ہے اور بھوکے کو کھلاتا ہے۔ اور مسافر کو ٹھہراتا ہے۔ اور مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے۔ اس شخص کا نور آسمانوں میں سورج کی طرح چمکتا ہے۔ اگر وہ مجھے پکارتا ہے میں لبیک کہتا ہوں اور جو مجھ سے مانگتا ہے میں دیتا ہوں۔ اس کیلئے جہل میں حکمت اور غفلت میں ذکر اور تاریکی میں روشنی کرتا ہوں۔ مثال اسکی آدمیوں میں فردوس کی مانند ہے۔ نہ اسکی نہریں خشک ہوں نہ پھل بگڑیں۔ امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نماز تمہارے دین کا منہ ہے

Marfat.com

اپنے دین کا منہ خشوع سے آراستہ کرو۔ بعض صحف میں ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں کرتا۔ میں تو اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کیلئے جھکتا ہے۔ اور میرے بندوں سے تکبر نہیں کرتا۔ اور میرے بھوکے فقیر کو کھانا کھلاتا ہے۔

چہارم ہیبت کہ جو بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ اور اسکی عظمت تصور کرتا ہے۔ ایک خوف اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی کو ہیبت کہتے ہیں۔ شیر بیشۂ شجاعت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ جب نماز کا ارادہ کرتے بدن میں لرزہ پڑتا۔ اور چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا۔ اور فرماتے اس امانت کے ادا کا وقت آیا۔ جس کا بوجھ آسمانوں اور زمین پہاڑوں سے نہ اٹھ سکا۔ اور ہم نے اٹھالیا۔ (اِنَّا عَرَضْنَا الْاَ مَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْماً جَهُوْلًا) (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب)

بارِ وجودِ خویش نتا بد دلم زضعف لیکن زبارِ عشق کشیدن ضعیف نیست
آسمان بارِ امانت نتوا نست کشید قرعۂ فال بنام منِ دیوانہ زوند

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو آپ کا رنگ زرد ہو جاتا۔ لوگ کہتے آپ کی یہ کیا عادت ہے۔ فرماتے کیا تم نہیں جانتے کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ ہے۔ اور کمال اس ہیبت کا یہ ہے کہ آدمی دنیا و امور دنیا سے غافل ہو جائے۔ جیسے بادشاہانِ دنیا کے دربار میں این و آن کا خیال نہیں آتا۔ اور نماز میں ادھر ادھر بھٹکتا ہے۔ اسکے دل میں ان کا وقار عظمت سے زیادہ ہے۔ ایسا شخص مردود بارگاہ اور سرزنش کے لائق ہے۔ کیا عجب ہے کہ بادشاہ اس نالائق کو اپنے دربار سے نکال دے اور یہ پانچواں امر ہے۔ کہ مرتبۂ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے۔ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِيْ مِنْ يُّنَاجِيْ مَا الْتَفَتَ اگر مناجات کرنیوالا جانے کہ کس ذات سے مناجات کرتا ہے۔ تو ہرگز ادھر توجہ نہ کرے۔ اس کی طرف اشارہ ہے مگر کیفیت اس کی مرتبہ اولیٰ سے مغائر ہے۔ کہ یہ اثر ہیبت ہے اور وہ ثمرۂ صحبت دوسرا اثر ہیبت کا سکون و وقار ہے۔ جو خدا کے حضور بے فائدہ حرکت کرے بے ادب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتا ہے۔ فرمایا اگر یہ جانتا کس سے مناجات کررہا ہے تو ایسا نہ کرتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے۔ معلوم ہوتا گویا ستون ہیں۔ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ لکڑی کی طرح ساکن ہو جاتے بعض اکابر دین جب رکوع کرتے چڑیاں انہیں جماد سمجھ کر ان پر

Marfat.com

بیٹھتیں۔ خلف ابن ایوب رضی اللہ عنہ نماز میں مکھی نہ اڑاتے۔ کسی نے کہا آپ مکھی کی ایذا پر صبر کرتے ہیں فرمایا میں نے سنا ہے۔ فساق و بدکار لوگ بادشاہوں کے کوڑوں پر صبر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ انہیں صابر کہیں۔ اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ کیا میں خدا کے حضور مکھی کی ایذا پر صبر نہ کروں۔ اور یہ چھٹا امر ہے کہ مرتبہ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اے عزیز خوف الٰہی اصل کار ہے۔ جسے خداوند کریم عقل سلیم عطا کرتا ہے ہر وقت اس سے ڈرتا ہے۔ بعض صالحین نے چالیس برس خوف الٰہی سے سر نہ اٹھایا۔ زرارہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھتے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ o فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ o عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ o (پس جب پھونکا جائے گا صور پس وہ اس دن بھاری ہے خصوصاً کافروں پر آسان نہ ہوگا) مرکر گر پڑے۔ ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کہ اکابر تابعین سے ہیں۔ ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے یہاں تک کہ لوگ انہیں اندھا سمجھتے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے ان کی لونڈی کہتی۔ صَدِیْقُکَ ذٰلِکَ الْاَعْمٰی قَدْ جَاءَ آپ کا وہ اندھا یار آیا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنستے اور ان سے فرماتے۔ خدا کی قسم اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں دیکھتے تو خوش ہوتے۔ ایک روز ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ لوہاروں کے کوچے میں سے گزرے۔ آگ کو شعلہ زن دیکھ کر گر پڑے۔ آٹھ پہر بیہوش رہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سرہانے بیٹھے فرماتے۔ خدا کی قسم یہ خوف ہے۔

دلا بہر خدا ترسی قیامت غفلتی داری
کمینہ خدمت وسلطان بہ چہ زیں بے نیازیہا

Marfat.com

فصل سوم

صفت نماز میں

جو مسلمان برعایت شرائط و ارکان و واجبات و سنن و مستحبات اس ترتیب و صفت کے ساتھ کہ مشہور کتب فقہ میں مسطور و مذکور ہیں بنظر تعمیل حکم الٰہی عزمجدہٗ نماز پڑھے۔ شرع شریف میں نماز اس کی صحیح ہے۔ مگر کمال اس کا یہ ہے کہ حقیقت ارکان و شرائط و واجبات و آداب کی بجا لاوے اور ادا کے وقت انکے اسرار پر نظر رکھتے۔ مثلاً روح کی حقیقت طہارت یہ ہے کہ جس طرح بندہ نجاست حقیقی و حکمی سے ظاہر کو پاک کرتا ہے۔ اسی طرح علائق دنیوی و خبائث مادی سے باطن کو صاف کرے کہ منظر بادشاہ حقیقی علام الغیوب کا باطن ہے۔ انّ اللّٰہ لَایَنظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ (مولی تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ صورتوں کو نہیں دیکھتا۔ مکان کہ طرف ابعد ہے اور لباس کہ بعید ہے۔ اور چمڑا کہ قریب ہے۔ پاک کرنا اور دل کو کہ مظروف اور جسم کی طہارت اصل مطلوب ہے۔ ملوث و آلودہ چھوڑنا ایسا ہے جیسے ایک بادشاہ عالی قدر و عالیجاہ اپنے غلام کو حکم دے۔ کہ آج ہمارے حضور حاضر ہو کر نذر گزارے۔ اور وہ نادان ایک خسیس چیز کہ ہرگز بارگاہ سلطان کے لائق نہیں۔ خوان طلائی میں رکھ کر اور خوان پوش زربفتی مرصع اس پر ڈال کر حضور میں لے جاوے۔ آیا بادشاہ اس کی اس حرکت پر ناخوش ہو کر کمال عتاب سے اسے نہ نکال دے گا۔ اور نذر منظور فرما کر اس کے منہ پر نہ مارے گا۔ بعض مشائخ کرام رضوان اللہ علیہم من الملک العلام آیہ کریمہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی مستی اور نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ) سکر سے محبت دنیا اور اس میں استغراق مراد لیتے ہیں یعنی جس کا دل دنیاوی الفت اور اسکی لذت میں مستغرق ہے۔ قابل حضوری نہیں۔ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (یہاں تک کہ جانو جو کہتے ہو) یعنی جب تک حال موافق قال اور باطن ہمزبان ظاہر نہ ہو عالم الغیب والشہادہ کے حضور جانا اور اس کی خدمت و بندگی کا دعویٰ کرنا محض بے معنی و نادانی ہے۔

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

Marfat.com

ہمارا مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ طالبان حقیقت مالک حقیقی کو ظاہر و باطن سے واقف سمجھ کر طہارت باطن و صلاح قلب کی تحصیل میں اہتمام بجالائیں۔ نہ یہ کہ لوث باطن وغفلت دل کو عذر قرار دے کر نمازیں بافراغت چٹ کریں اور کہیں جس وقت دل حاضر اور باطن ماسوا سے ظاہر و پاک ہوگا۔ نماز پڑھیں گے۔ بدون ان امور کے حرکات وسکنات ظاہری سے کیا حاصل مانند اس غلام سرکش باغی کے جسے مولیٰ کسی کام کا اس وقت حکم دے اور وہ صاف انکار کر دے کہ مجھ سے یہ کام تیری پسند کے لائق ہونا دشوار ہے اور بدوں اس کے بیکار ہے جب سلیقہ پیدا کرلوں گا۔ اس وقت تعمیل حکم کروں گا۔ اگر یہ غلام عقل رکھتا۔ احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ فوراً تعمیل کرتا۔ باوجود اس کے اگر قصور رہتا شرمندہ ہوتا اور آئندہ اس سے احتراز و اجتناب کرتا۔ اور اس کے ازالہ کی فکر کرتا۔ بندہ کو تعمیل حکم چاہیے۔ پسند کرنا اور نہ کرنا مولیٰ کریم کے اختیار میں ہے۔ تمرد و سرکشی سے کہ ترک تعمیل میں منسوب نہ ہوگا۔ اور اس طریق سے وہ قصور و نقصان بھی رفتہ رفتہ علاج و تدبیر سے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اطبائے باطنی رحمہم اللہ کی کتابوں میں تحریر ہے زائل ہوجائے گا اس وقت حقیقت توجہ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفاً[1] مُسْلِماً وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ کی حاصل اور ان کلمات طیبات کے کہنے قابل ہوگا۔ شرح اس کلام کی مشائخ کرام کے طور پر یہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مخلوقات اور ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں بمصداق كُلُّ شَيْئٍ هَالِكٌ وَكُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہالک ہیں دست بردار ہوکر مالک کائنات و خالق ارض وسموات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو لَا يَبْقٰى اِلَّا وَجْهُهٗ

اَلَا كُلُّ نَعِيْمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ　　اَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ

باقی و دائم ہے۔ اور بمصداق وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ سب اس کے محتاج ہیں۔ حَنِيْفاً سب باطل دینوں اور جھوٹے مذہبوں سے کنارہ کش ہوکر مُسْلِماً سچا دین کہ اسلام ہے اختیار کرتا ہوں۔ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور میں مشرکوں سے نہیں کہ کسی چیز کو اس وحدہ لاشریک کا ساجھی ٹھیراؤں۔ اصالت تاسیس اس مقام میں ارادہ شرک خفی کی مقتضی ہے۔ نمازی پر واجب ہے کہ شرک خفی سے احتراز اور حال مطابق قول کے کرے۔ اور اس

---

[1] آیہ کریمہ میں لفظ مسلماً نہیں۔ مگر ادعیہ نماز کے بعض احادیث صحاح میں اسی طرح مروی ہوا۔ (واللہ اعلم ۔۱۲منہ)

Marfat.com

امر سے شرماوے کہ ابتداء مناجات کی جھوٹ سے ہو۔ اور یہ بھی سمجھ لے کہ توجہ بوجہ ظاہر پروردگار تقدس و تعالیٰ عن الجہات کی طرف ممکن نہیں۔ پس صدق کلام توجہ باطن پر موقوف ہے۔ اور یہ توجہ اس امر کو مستلزم کہ عظمت و کبریائی بادشاہ حقیقی کی نمازی کے دل میں مرتکز ہو۔ اور جو بات دل میں ہوتی ہے۔ اثر اسکا اقوال و افعال میں ظاہر ہوتا ہے۔

كُلُّ اِنَاءٍ بِمَا فِيْهِ يَتَرَشَّحُ

می تراود ز زلبم آنچہ در آوند من ست

اثر قولی یہ ہے کہ زبان سے کہتا ہے تکبیر تحریمہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے۔ علماء فرماتے ہیں جو معنی تکبیر کے نہیں جانتا۔ سخت جاہل ہے۔ اور جو جان کر خدا کے حضور اپنے نفس یا دوسرے کی طرف مائل یا متوجہ ہے۔ وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے زیادہ بڑی ہے۔ اور اس نامراد کی مراد اصلی و معبود حقیقی ہے۔ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ اور اثر فعلی یہ ہے کہ اسکے حضور بکمال خشوع و خضوع و عاجزی و فروتنی و نیاز دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مقام میں تین ادب کی رعایت ضرور ہے۔ قیام اولؔ اس کھڑا ہونے کو خدا کا احسان سمجھ کر مجھ سے ناچیز کو اپنے دربار میں بلایا ہے۔ اور کھڑے ہونے کی اجازت دی۔ جان و دل اس عنایت پر قربان کرے تو بجا ہے۔ اور سلطنت ہفت کشور اس دولت کے مقابلہ میں خاک سمجھے۔ اور اس پر لات مارے۔ تو زیبا۔ نہ یہ کہ اپنا کمال سمجھے اور بادشاہ حقیقی اور مالک الملک والملوک پر ناز کرے۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم

منت شناس زو کہ بخدمت بداشتت

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ

(آپ پر ایمان لانے کا احسان ظاہر کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ یہ مولیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان سے بہرہ ور فرمایا) ۲ دوم بندہ گنہگار و ذلیل و خوار کی طرح جس کے قصور خدمت پر مولیٰ مطلع ہے۔ شرمندہ سرافگندہ رہے اور تصویر محشر پیش نظر رکھے۔ کہ ایک دن اسی طرح اس کے حضور کھڑا ہونا اور ان نافرمانیوں کا جو عمر بھر کرتا رہا حساب دینا ہے۔ ۳ سوم جس طرح نگاہ ظاہر قدم پر رکھتا ہے۔ روئے باطن جناب احدیت کی طرف رکھے۔ نہ کسی طرف منہ پھیرے۔ نہ دل غیر کی طرف متوجہ کرے گویا اسے بادشاہ جبار کے سامنے

Marfat.com

کھڑا کیا ہے۔ اور حکم ناطق دیا ہے۔ اگر گردن ہلائے گا مارا جائے گا۔ یا اس عاشق جان باختہ کی طرح کہ غیرت محبوب کا خیال اور مَنِ الْتَفَتَ اِلٰی غَیْرِنَا فَلَیْسَ مِنَّا (جو ادھر ادھر دیکھے وہ ہمارا نہیں) کا تازیانہ نفس سرکش کو توسنی سے روکے ہوئے ہے کہ خلاف مرضی محبوب نہ ہو۔ جب روئے ظاہر کا یہ حال ہے روئے باطن کا کیا حال ہوگا۔ بندہ وہ ہے کہ مراد و مقصود اس کا ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو۔ اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو پست سمجھے۔ سب خوبیاں اور کمالات کے ساتھ متصف اسی کو سمجھے۔ اور تمام عیوب سے پاکی اس کے لئے سمجھے۔ اور اس مضمون کو زبان سے بیان کرے۔ ثناء سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں تجھے اے خدا اور سب عیوب و نقائص سے تجھے پاک جانتا ہوں۔ وَبِحَمْدِکَ یعنی تیری خوبیاں بیان کرتا ہوں اور تیرا شکر بجالاتا ہوں۔ کہ تو نے بآن عظمت و بڑائی و جلال و کبریائی مجھ جیسے ناچیز بے کمال کو اپنے دربار میں بلایا۔ اور اس عمدہ خدمت اور جلیل منصب سے ممتاز فرمایا۔ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ بہت خوبیوں کا ہے تیرا نام۔ کوئی نام اس خوبی کو نہیں پہنچتا کہ پاک ذات اور برتر صفات پر دلالت کرتا ہے۔ وَتَعَالٰی جَدُّکَ اور تیری عظمت و سلطنت بلند ہے۔ وَلَآاِلٰهَ غَیْرُکَ اور تیرے سوا کوئی پوجا و بندگی کے لائق نہیں۔ تو ہی سچا معبود ہے۔ اور الوہیت اور جو صفات الوہیت سے ہے۔ تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔ فَاَنْتَ الْاِلٰهُ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا وَالْاَحَدُ الصَّمَدُ الْمَوْجُوْدُ اَزَلًا اَبَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ جب بندہ اپنے مالک کی تسبیح و تحمید سے فارغ ہوا اور اس کی یکتائی کا دل سے معترف ہوا۔ اس وقت ایک قوی دشمن کا دغدغہ کہ ہر وقت متاع و اسباب گراں بہائے ایمان کی گھات میں ہے دل میں پیدا ہوا۔ کہ مبادا اس دولت کو چھین لے جائے۔ اور قرب یار کو بعد سے مبدل کر دے۔ ناچار حافظ حقیقی کی طرف رجوع لاتا ہے۔ اور کہتا ہے تعوذ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ حقیقت استعاذہ کی یہ ہے کہ شیطانی کاموں سے احتراز و اجتناب کر کے ان باتوں میں جو خدا کو پسند ہیں مشغول ہو۔ جو درندوں سے بچنا چاہتا ہے۔ اور ان کے جنگل میں بھاگ کر محفوظ مکان میں پناہ نہیں لیتا۔ بلکہ وہیں کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اَعُوْذُ مِنْهُنَّ بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ (میں اس مضبوط و محکم قلعہ کے ساتھ درندوں سے پناہ چاہتا ہوں) بھلا درندے اسے کب چھوڑیں گے۔ اسی طرح جو آدمی ہوا و ہوس کے جال میں قید ہے۔ شیطان کی رسی میں جکڑا ہوا ہے۔ استعاذہ (پناہ

Marfat.com

مانگنا) اسے فائدہ نہ دے گا۔ پس بندہ کو لازم ہے کہ معاصی و گناہوں کی خطرناک و ہولناک وادی سے بھاگ کر خدا کی پناہ پکڑے اور حمد وثناء اسکی جو شیطان جیسے قوی دشمن سے بچانے والا ہے بجالاوے اور اس کا نام کہ ہر بلا سے امان ہے۔ ورد زبان کرکے حرز جان بناوے اور کہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ :

وجہ تخصیص اسماء متبرکہ ثلثہ کی یہ ہے۔ کہ آدمی تین سبب سے کسی کی مدح سرائی کرتا ہے۔ یا ممدوح حسن ذاتی رکھتا ہے۔ یا اس کا احسان اس پر ہوتا ہے۔ یا آئندہ اس سے احسان کی توقع اور امید ہوتی ہے۔ سو (اَللّٰهُ عَلَمٌ لِذَاتِ الْوَاجِبُ الْوُجُوْد المستجمع لجميع الصفات الكمالات المستحق لجميع المحامد) علم ہے ذات واجب الوجود جامع جمیع صفات کمال کا اور وہی مستحق ہے سب تعریفوں کا اور اسے باعتبار ان مہربانیوں کے جو دنیا میں بندوں پر کرتا ہے رحمٰن کہتے ہیں اور بنظر مہربانی ہائے آخرت کے رحیم کہتے ہیں۔ گویا بندہ عرض کرتا ہے کہ حسن ذاتی بھی تجھی کو ثابت ہے۔ اور دنیا میں بھی سب نعمتیں تو ہی عنایت کرتا ہے۔ اور آخرت میں بھی تو ہی کام آئے گا۔ اور طرح طرح کی رحمتیں فرمائے گا۔ پس تیری ہی حمد وثناء کرنا لائق ہے اور تجھی کو سراہنا چاہیے۔ فاتحہ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ تمام خوبیاں اور ستائشیں ازل سے ابد تک جس حامد سے جس محمود کیلئے جس خوبی پر صادر ہوں۔ وہ سب اس ذات پاک واجب الوجود مجمع تمام اوصاف علیہ کو ثابت ہیں۔ جو سارے جہان کا پالنے والا ہے کہ جب وہ تمام عالم کا خالق اور پرورش کرنیوالا اور حسن واحسان کائنات کا اس کے عطا اور قدرت بخشنے سے ہے۔ (وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ) پس جو کسی مخلوق کو سراہتا ہے اور تعریف کرتا ہے۔ درحقیقت اس کے مالک و خالق کی حمد بجالاتا ہے۔ ولنعم ما قیل۔

حمد را باتو نسبتے ست درست ۔۔۔ بردر ہر کہ رفت بردر تست

جب نمازی اس مضمون کو تصور کرتا ہے۔ ہیبت وعظمت اس ذوالجلال والکبریا کی جس کے بادشاہان مجاز محتاج و دست نگر ہیں۔ اس درجہ دل میں پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہیبت سلاطین دنیا کی جوان کے دربار میں بنظر انکی شوکت وقدرت و جاہ وعظمت کے عارض ہوتی ہے۔ اس سے کچھ نسبت نہیں رکھتی لہٰذا اس آیت کے بعد فرمایا۔ الرحمٰن الرحیم ؕ اگرچہ میں سب بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ اور تمام جہاں کا مالک و پروردگار ہوں۔ مگر میری سرکار کو

Marfat.com

بادشاہان مجازی کے دربار پر قیاس نہ کرو۔ وہاں قہر محض ہے۔ تھوڑی بات میں ناراض ہوتے ہیں۔ کہ پھر کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اور گناہگار کا عذر قبول نہیں کرتے اور ہر کس و ناکس کی بات نہیں سنتے۔ یہاں مہربانی و رحمت قہر و غضب سے زیادہ ہے۔ فَاِنَّمَا رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَعَفْوِیْ سَبَقَ عِقَابِیْ وَ اِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ۔ گر کافر و گبرو بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

جو عرض کرنا ہے۔ عرض کر کہ سنا جائے گا۔ اور مانگنا ہے۔ مانگ کہ دیا جائے گا یہاں تیرے گناہ و بے لیاقتی پر نظر نہیں۔ بلکہ اپنی رحمت کاملہ شاملہ پر نظر ہے۔ اور مزید اطمینان وتسلی کے واسطے ارشاد ہوتا ہے۔ مالک یوم الدّین ٥ مالک انصاف کے روز کا گویا اس طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ کہ آخر ایک روز ہمارے حضور کھڑا ہونا اور بے واسطہ کسی کے ہم سے سوال و جواب کرنا ہے۔ آج کون مانع ہے۔ اے عزیز جس طرح مضمون اس آیت کا کمال خوف و ہیبت بندے کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ کہ چور کے حق میں اس سے زیادہ کوئی مصیبت سخت تر نہیں کہ اسے حاکم جبار و قہار کے پاس جس کے خوف سے بڑے بڑے مقرب بید کی طرح لرزتے اور کانپتے ہیں۔ اور وہ اس کی چوری سے واقف وخبردار اور قصور کا خود گواہ ہے۔ لے جائیں اور یہ بھی جانتا ہو کہ اس نے حکم عام دیا ہے۔ کہ جو چوری کرے گا۔ سخت سزا پائے گا اسی طرح امید نجات کو قوت دیتا ہے کہ جب کوئی گنہگار کسی حاکم غفار کے پاس گرفتار آتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے رحم و کرم سے میرا گناہ معاف فرمائے گا۔ اور بمقتضائے ستاری رسوائی سے بھی نجات بخشے گا۔ اگر میری تفضیح و رسوائی منظور ہوتی حساب و کتاب دوسروں کے تعلق کرتا۔

ایک اعرابی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز بندوں کا حساب کون لے گا۔ فرمایا۔ اللہ جل جلالہ خود اپنے بندوں کا حساب لے گا۔ اعرابی یہ سن کر خوش ہوا۔ اور کہا خدائے تعالیٰ کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے۔ معاف فرما دیتا ہے۔ اور جب حساب لیتا ہے سختی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا اعرابی فقیہ ہے۔ سچ کہتا ہے۔ خدا سے زیادہ کوئی کریم نہیں کسی نے بعض اکابر دین سے عرض کیا قیامت کو جب آپ سے سوال ہوگا۔ یا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ

Marfat.com

الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ اے آدمی کس نے مغرور کیا تجھے اس کرم والے پروردگار کے ساتھ جس نے تجھے پیدا کیا۔ سو ٹھیک بنایا تو آپ کیا جواب دیں گے۔ فرمایا میں کہہ دوں گا۔ پروردگار تیرے کرم نے وَلِنِعْمَ مَا قِيْلَ۔

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم گنہ را مست شادی مرگ دیدم
شرمندہ ازانیم کہ در دار مکافات اندر خور عفو تو نکردیم گنا ہے

یعنی ہم اس سے شرمندہ ہیں۔ کہ دنیا میں تیری معافی کے لائق کوئی گناہ نہیں کیا۔

خلاصہ یہ کہ جب اپنے مالک کے کمال رحم و کرم پر نظر کر کے سمجھتا ہے کہ اس کے دربار میں عرض معروض کی گنجائش ہے۔ بیبا کانہ غیبت سے خطاب کی طرف التفات کرتا ہے۔ اور اپنے عرض حال پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ط ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے۔ مبادا غیب سے ندا ہو۔ اے کاذب خموش صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور ہماری عبادت کا دعویٰ کرتا ہے۔ بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے۔ کسی سے کام نہ رکھے۔ جو فرمائیں بجا لائے اور جس سے روکیں باز آ جائے۔ اپنی خواہش کو دخل نہ دے۔ ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے۔ اسی طرح استعانت ہم سے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے۔ اور جو مانگے ہم سے مانگے۔ جس طرح دودھ پیتا بچہ ماں کے سوا کسی سے التجا نہیں کرتا۔ اور دوسرے کے پاس آرام نہیں پاتا۔

ما عیال حضرتیم و شیر خوار گفت اَلْخَلْقُ عِيَالٌ لِّلْاِلٰهِ

نہ یہ کہ بادشاہوں کے دربار میں رزق کیلئے جاوے۔

از برائے رزق تو رنجیدہٗ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ نشنیدہٗ

اور حاکم کے پاس داد خواہی اور طبیب کے گھر علاج کے واسطے جائے اور ہر معاملے میں مالک حقیقی کو چھوڑ کر غیر سے التجا کرے۔ قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف اور غنی کو چھوڑ کر مفلس کی طرف رجوع کرنا خلاف عقل ہے جب کہ خدائے تعالیٰ قوی اور غنی ہے۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ط اور اس کے سوا سب ضعیف و مفلس ہیں۔ تو قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف دوڑنا اور غنی سے منہ موڑ کر مفلس سے مانگنا خلاف عقل ہے۔ اور شرمندگی کی بات ہے۔ بلکہ

Marfat.com

چاہیے۔ جو کچھ طلب کرے خدا سے کرے۔ اور اسی سے ڈرے اور ضعیف اور مفلسوں سے نہ ڈرے۔ اور لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ پر نظر رکھے۔ ولنعم ماقیل۔

گر بسوزد جان زمن اندر سقر جز خدا دیگر بنہ از من خبر
گر زند او گردنت تو دم مزن زحکمش ضرور سر بپوشند سر دھد عاشق حضور

جو مانگے خدا سے مانگے اور جو عبادت کرے خدا کی رضا کیلئے کرے نہ کہ خوف عذاب دوزخ وطلب بہشت کیلئے۔

خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار دانی مرا بصیر و خطائے تو برملا
گردانیم بصیر چرا می کنی گنہ درخوانیم خبیر چرا میکنی خطا
ماگر عطا کنیم چہ خدمت کنی بخلق خلق ارجرم کنند چہ منت بری زما
مایم خالق تو چو حاصل شود تعب خلقند خواجہ توچو واصل شود عطا
اجرائے[1] من خوری وکنی خدمت امیر روزی من بری وکشی منت کیا[2]
کہ چوں عسس[3] مدارت از خون بیکساں گہ چوں مگس قرارت برخوان اغنیا
گاہے چو کرم پیلہ کشی طیلسان بسر گاہے زروئے حیلہ کنی پیرہن قبا
تاکے شوی برحکذر جرم رہ پسر تاکے کنی بمعذرت جبر اکتفار
گوئی کہ جبر باشدو باکت نہ از گناہ دانی کہ جرم داری. و شرمت نہ از خدا
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

آمدم برسر مطلب ناچار اس قول کو خلاف فعل سمجھ کر خواہان حقیقت ہوتا ہے اور دعوی سے دعا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھا ہم کو سیدھی راہ کہ دہنے بائیں سے کام اور غیر سے علاقہ نہ رکھیں صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ ان کی جن پر تو نے احسان کیا کہ انہیں ہر طرف سے روک کر اپنا کرلیا۔ اور اپنے شوق ومحبت میں تمام عالم سے بیگانہ کر دیا۔ (مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ نہ راہ انکی جن پر غصہ ہوا۔ اور نہ راہ گمراہوں کی کہ تیرا دامن چھوڑ کر اوروں کی طرف جھکے اور بمصداق غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّلَهُمْ سَعِيْرًا مورد عذاب ولعنت ہوئے۔ آمین خدایا! اپنے بندے کی عرض

---

[1] وظیفہ [2] بادشاہ [3] کوتوال

Marfat.com

قبول فرما اور جو طلب کرتا ہوں اپنے فضل و کرم سے عطا کر۔

خداوندا بگر دانی بلا را ازیں آفت نگہداری تو مارا
بحق آں دو گیسوئے محمد ﷺ زبوں گرداں زبردستان مارا

ثم آمین

یا رب بمحمد ﷺ وعلی و زہرا یا رب بحسین وحسن آل عبا
از لطف برآر حاجتم در دوسرا بے منت خلق یا علی الاعلی

صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے نماز اپنے میں اور اپنے بندے میں نصفا نصف تقسیم کی ہے۔ اور میرے بندے کیلئے ہے وہ جو کچھ مانگے۔ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اللہ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی۔ اور جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ اور جب کہتا ہے مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی یعنی یہ تین آیتیں خاص میرے لئے ہیں اور ان میں میری حمد و ثناء تمجید ہے۔ اور جب بندہ عرض کرتا ہے۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ارشاد ہوتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے۔ (یعنی کہ عبادت خدا کیلئے ہے۔ اور استعانت بندہ کا مطلب) اور میرے بندے کیلئے ہے جو کچھ مانگے۔ اور جب دعا کرتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۝ فرماتا ہے یہ سب میرے بندہ کیلئے ہے۔ اور میرے بندہ کیلئے وہ جو کچھ مانگے۔

اے عزیز یہ عنایت مولیٰ کی بندے کے حق میں کافی و وافی ہے۔ مگر اس سورت کے پڑھنے سے محبوب کی باتوں کا شوق دل میں بڑھتا ہے۔ لہٰذا بقدر اقتضائے حال ایک وقت تک اس کلام پاک کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے۔ اور اس کی بلاغت و لطافت وحسن و خوبی پر نظر کر کے (رکوع) بکمال خشوع وخضوع عظمت جل مجدہٗ کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاکی بولتا ہوں اپنے بڑے رب کی۔ قولہٗ عنایت الٰہی و لطف ربانی وکرم یزدانی کہ بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ درماندگی اور بیچارگی کو لازم ہے۔ دستگیری فرما کر سر اس کا اٹھاتی ہے۔ اس وقت امید بندہ کی قوی ہوتی ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ رب العالمین نے میری تسبیح وتحمید قبول فرمائی۔ اور میرے عجز و نیاز پر نظر فرما کر

Marfat.com

یہ رفعت و بلندی بخشی۔ لہٰذا اس مضمون کی طرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ سے اشارہ کر کے اسکی عنایت بے غایت کا شکر بجالاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ خدایا تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں۔ کہ مجھ سے ناچیز کو اپنے حضور میں جو قدسیوں کا سجدہ گاہ ہے بلایا اور اپنے دربار میں جگہ دیکر طرح طرح کے لطف و عنایت سے سربلند فرمایا اس رحم و کرم کے مقابلہ میں بندہ ناچیز سے سوا اسکے اور کیا ہوسکتا ہے۔

(سجدہ اولیٰ) کہ سر عبودیت و بندگی زمین نیاز پر جھکائے اور عجز کو کہ موجب مزید عنایت ہو۔ زیادہ ظاہر کرے۔ لہٰذا سربسجدہ ہوکر عرض کرتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی میرا برتر پروردگار سب عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے جب بندہ یہ عبادت کہ کمال تواضع و عنایت تذلل ہے بجالاتا ہے رحمت الٰہی جوش فرماتی ہے۔ اور اجازت (جلسہ) بیٹھنے کی جس سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں حاصل ہوتی ہے۔ گویا ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ہم عوض اس تواضع و عجز و نیاز کے تجھے وہ مرتبہ جو تیرے حوصلہ سے باہر ہے۔ بخشتے ہیں اور اپنے حضور بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جس وقت بندہ اس تشریف سے سرفراز ہوتا ہے۔ بدیں خیال کہ مبادا نفس سرکش کمال قرب پر مغرور ہوکر کبر و عجب کی بلا میں مبتلا کرے۔ عظمت الٰہی بیان کرتا ہوا۔

(سجدہ ثانیہ) پھر سجدہ میں جھک جاتا ہے اور زبان حال سے کہتا ہے اے دون ہمت کہیں مغرور نہ ہو جانا۔ اور اصل و حقیقت اپنی کہ خاک ذلیل و نطفۂ ناپاک ہے بھول نہ جانا یہ قرب و منزلت اسکے فضل و کرم سے ہے نہ تیری استعداد و عمل سے کارخانہ الٰہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ خوار و ذلیل نہیں۔ رفعت و بلندی کا اقتضا اس میں کہاں مگر مالک اپنے ملک میں مختار ہے جس بندہ خوار و ذلیل و ذرہ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بلاوے اور بیٹھنے کی اجازت دے ایسے مہربان و رحیم مولیٰ کا شکر اور اس کے حضور دست بستہ کھڑے ہوکر خدمت بجالانا اور ان افعال کو جو موجب اس قرب و رفعت کے ہوئے مکرر ادا کرنا فرض ہے۔ ع اَلْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ (رکعت اُخریٰ)

لہٰذا پھر دست بستہ کھڑے ہوکر وہ افعال دوبارہ ادا کرتا ہے۔ اس بار جو یہ سجدہ میں گیا۔ اور جس قدر تعظیم و تذلل اس کے حیطہ قدرت میں تھی بجالایا۔ اب نظر عنایت اور زیادہ ہوئی گویا بندہ نوازی اسکے پردہ غیب سے آواز دیتی ہے اب سر نیاز خاک سے اٹھا اور تاج کرامت سر پر رکھ کر ہمارے حضور باطمینان تمام بیٹھ اور اپنا مطلب عرض کر۔ بندہ اس انعام

Marfat.com

کو دیکھ کر اپنا مقصد و مطلب گم کر کے مالک کی حمد و ثناء میں مشغول ہوتا ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب تعظیمیں اور نمازیں اور پاکیاں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ جس کا فضل و کرم ذرہ بے مقدار کو خورشید پر انوار بناتا ہے اور بلا استحقاق و سابقہ خدمت معتد بہا اپنے بندے کو ایسے عمدہ مقامات عطا فرماتا ہے۔ اب کہ یہ ثنا وتحیت خسروی ادا کر چکا۔ ناگاہ عرش سلطانی کی دہنی جانب نظر آیا کہ گویا وزیر اعظم و دستور محترم بہزاران جاہ و جلال کرسی عزو اقبال پر جلوہ افروز ہے۔ لہٰذا ادھر متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ سلام تم پر اے نبی اور خدا کی مہربانی اور اس کی افزونیاں یہ کلمہ ہر چند معنی انشا ہے مگر مثل کلمہ سابقہ کے اسے اخبار قرار دینا بھی ممکن ہے یعنی بادشاہان جلیل کے دربار میں جس قدر قرب زیادہ اسی قدر خوف عتاب و ترس زوال منصب بیشتر ہے۔ اور وہاں ہر ایک کیلئے ایک مرتبہ معین ہے جس سے آگے تجاوز نہیں کرسکتا۔ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ مگر تمہیں اس دربار میں وہ وجاہت وعلو مرتبت حاصل نہیں جسکے زوال کا کبھی اندیشہ ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ حضور اس خوف و ترس سے مامون ہیں۔ ورَحْمَةُ اللّٰهِ اور بادشاہ حقیقی آپ پر اس قدر مہربان ہے کہ کبھی عتاب نہ فرمائے گا۔ وَبَرَکَاتُهٗ اور اس بارگاہ میں حضور کا مرتبہ متناہی نہیں۔ بلکہ بعنایت خسروی یوماً فیوماً در تزاید و کمال ترقی پر ہے وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (ہر پچھلی ساعت آپ کیلئے پہلی سے بہتر ہے) بعدہٗ حاضرین دربار و مقربان بارگاہ کو سلام اور اور بنظر عموم رحمت سلطانی اپنے نفس کو بھی اس میں شریک کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر اب تو الطاف شاہنشاہی اس پر متواتر نازل ہوئے اور عنایات سلطانی سے بے نہایت شرف حاصل ہوئے کبھی اس دربار والا جاہ میں بیٹھنا پایا کبھی پایہ بوس عرش خسروی ہاتھ آیا کبھی بلا وساطت غیر وزیر اعظم سے دولت خطاب ملی کبھی مقربان حضرت کیساتھ نعمت سلام میں شرکت ہوئی۔ ان باتوں پر لحاظ کر کے کثرت سرور ونشاط سے بے اختیار ہو کر پکار اٹھتا ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ پرستش وعبادت کے قابل یہی بادشاہ عالم پناہ ہے جس کی رحمت عام شامل ہے اور بندہ نوازی اس کی نہایت نہیں رکھتی۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اسکے خاص بندے اور سچے رسول ہیں۔ جنہوں نے اس کے حکم سے مجھے اس عبادت کے طریقے بتائے۔ جو

Marfat.com

موجب ان توقیرات کے ہوئے اور اس کے وسیلہ سے وہ عزت پائی۔ جو میرے حوصلہ سے باہر تھی۔

اس مضمون کو خیال کر کے دل چاہتا ہے کہ ان کے احسانات کا کچھ شکر ادا کرے مگر اپنے میں اس قدر قدرت نہیں پاتا اور انکے انعام بے غایت و بے نہایت نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اسی بادشاہ کی طرف التجا لاتا ہے جس نے انہیں یہ فضائل و کمالات عنایت کیے۔ اور تمام جہان کیلئے رحمت اور قاسم خوان نعمت فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ گویا یہ مضمون ادا کرتا ہے۔ خدایا تیرے رسول کا احسان اس عاجز ناچیز بندے پر ایسا نہیں جس کا شکر وعوض و بدلہ ادا کر سکے۔ تو ہی اپنے فضل و کرم سے انہیں اسکی جزائے خیر عطا کر اور اپنی رحمت کا صلہ ان پر اور ان کی آل پر جو واسطہ وصول ہدایت ہوئے نازل فرما۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اے شہ ہر دوسرا برتو ہزاراں درود　　شافع روز جزا برتو ہزاراں درود
مظہر نور خدا برتو ہزاراں درود　　شمع ایوان رضا برتو ہزاراں درود

پھر اپنے اور اپنے والدین اور مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت اور حاضران دربار کو سلام کر کے رخصت ہوتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ. وَنَسْئَالُ تَوْفِیْقَ الْعَمَلِ مِنَ اللّٰهِ فائدہ۔ قولہٗ حاضران دربار کہ اہل جماعت اور ملائکہ سے جو کتابت اعمال و حفظ انسان پر مامور ہیں۔ عبارت ہے اور بعض کے نزدیک کل ملائکہ اور صالحین جن و انس حاضر ہوں۔ یا غائب زندہ ہوں یا مردہ ارادہ کرنا چاہیے۔ اس بات کو سب عالم نے ترک کر دیا ہے۔ شاید کوئی آدمی سلام کے وقت کچھ ارادہ کرتا ہو۔ مناجات۔

اے فضل تو دستگیر من دستم گیر　　سر آمدہ ام زخویشتن دستم گیر
تاچند کنم توبہ وتا کے شکنم　　اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

Marfat.com

فصل چہارم متفرقات

فرضیت صلوٰت خمسہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجماع امت مرحومہ اور قیاس سے ثابت ہے۔ نماز فرض عین ہے۔ منکر اس کا کافر ہے۔ اور تارک الصلوٰۃ فاسق مردود الشہادۃ اور سخت گنہگار اور منحوس اور مقطوع البرکت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کیساتھ نماز پڑھو۔ (یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ اقیموا صیغہ امر ہے جو کہ وجوب کا مقتضی ہے۔ اور مراد اقامت سے ادا کرنا نماز کا اسکے اوقات میں مع نگہبانی تمام ارکان کے) قولہ تعالیٰ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرتے ہیں۔ ای یَاْتُوْنَ بِھَا بِحُقُوْقِھَا (جلالین) اور بیضاوی میں ہے۔ ای یُعَدِّلُوْنَ ارکانھا ویحفظونھا من ان یقع زیغ فی افعالھا تفسیر خازن شریف میں ہے۔ ای یُداومُوْن علیھا فی مواقیتھا بحدودھا واتمام ارکانھا وحفظھا من ان یقع فیھا خلل" فی فرائضھا وسننھا واٰدابھا یقال قام بالا مرو اقام الامر اذا اتٰی بہ معطی حقوقھا اور مدارک میں ہے۔ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ای یتمون الصَّلٰوتَ الْخَمْسَ بُوضُوْئِھا وَرُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا وَمَا یَجِبُ فِیْھَا مِنْ مَوَاقِیْتِھَا مندرجہ بالا تمام عبارات کا خلاصہ مطلب مطابق ان آیتوں کے (اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَائِمُوْنَ ۲ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ) کے یہ ہے کہ یعنی سیدھا کھڑا کرنا یعنی تعدیل ارکان اور نہایت خضوع وخشوع اور حضور قلب سے نماز ادا کرنا ہر جگہ قرآن شریف میں نماز کو بلفظ اقامت (یقیمون الصلوۃ أقم الصلوۃ اقیمو الصلوۃ) طلب کیا ہے کسی جگہ قرآن شریف وحدیث شریف میں بلفظ فاقرو الصلوۃ یا ادو الصلوۃ نہیں فرمایا۔ تاکہ یہ راز معلوم ہو جائے کہ نماز پڑھنا اور چیز ہے اور اس کو قائم کرنا اور بات ہے۔ یہ ہیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ اور مولی تعالیٰ کے حضور میں کھڑے رہو۔ اس آیت سے نماز میں کھڑا ہونا ثابت ہے۔ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی تمام نمازوں خصوصاً نماز (عصر) کی نگہبانی رکھو۔ الصَّلَوٰات صیغہ جمع ہے۔ جو کہ مجملاً صلوٰت خمسہ پر دلالت کرتا ہے جس کی تفصیل بمصداق والقران یفسر بعضہٗ بہ بعضاً ذیل کی آیت کررہی ہے کہ اس سے مراد پانچ نمازیں ہیں وہ یہ ہے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہٗ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیاً وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ پس تسبیح پڑھو اللہ کی جب مغرب اور عشاء کرو۔ لفظ مساء وقت مغرب و عشا دونوں کو شامل ہے۔ اور صبح کے وقت اور واسطے اس کے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور وقت عصر کے اور وقت ظہر کے عشیا سے مراد بلحاظ لغت عصر ہے۔

رئیس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا آیا قرآن میں صلوٰت خمسہ کا ذکر ہے فرمایا۔ ہاں اور آیت مندرجہ بالا کو تلاوت فرمایا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ۔ نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے اس آیہ شریفہ میں صلوٰت خمسہ کا ذکر ہے۔ لفظ طرفی اصل میں طرفین تھا جو کہ طرف کا تثنیہ ہے۔ طرف ایک کنارہ اور طرفین دو کنارے نون تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہوگیا ہے۔ دن کے اول الطرف میں نماز صبح ہے۔ اور آخر الطرف میں نماز ظہر و عصر ہے۔ لہٰذا لفظ طَرَفَیِ النَّهَار سے تین نمازیں ثابت ہیں۔ اور زُلَفاً جمع زُلْفَةٌ کا بمعنی طائفة من اللّیل ایک حصہ رات سے مراد نماز مغرب وعشا ہے۔ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ای صلوة الصبح وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ای صلوة الظهر والعصر وَمِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحهُ ای صل العشاء والمغرب وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ای صل النوافل المسنونة عقب الفرائض۔ الحمد للہ اس آیت شریف سے بھی صلوٰت خمسہ کا مع نوافل مسنونہ صریح ثبوت ملا بعض علماء فرماتے ہیں۔ فرضیت نماز خمسہ منجملہ ضروریات دین ہے حاجت کسی خاص دلیل سے استدلال کی نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

لطیفہ۔ انسان کو پانچ حال عارض ہوتے ہیں۔ وقت ولادت سے شباب تک زمانہ نمو وترقی ہے۔ پھر زمانہ کہولت پھر زمانہ شیخوخت پھر موت اور بعد موت کے ایک عرصہ تک اس کا ذکر باقی اور آثار موجود رہتے ہیں۔ مناسب ان کے پانچ حال آفتاب عالمتاب پر کہ عمدہ آیات بینات الٰہی سے ہے۔ وارد ہوتے ہیں اول طلوع سے غایت ارتفاع و بلندی تک مناسب پہلے حال انسانی کے ہے۔ بل اس کے نماز فجر فرض ہوئی۔ اور دوم غرب کی طرف جھکنا۔ مشابہ کہولت کے ہے کہ وقت ظہر کا ہے۔ اور سوم قریب بغرب اس کا نور متغیر ہونا

Marfat.com

بڑھاپے سے مناسب اس وقت عصر اور چہارم غروب گویا موت ہے۔ اس وقت مغرب اور پنجم بعد غائب ہونے شفق کے کہ وقت فنائے کامل و زوال آثار سے مشابہ ہے۔ نماز عشا فرض ہوئی۔

طلوع فجر ایک عمدہ نعمت ہے کہ انسان اس وقت رات کی تاریکی اور نیند کی غفلت سے جو بمنزلۂ موت ہے نجات پاتا ہے اور دن کی روشنی اور بیداری کے فائدوں سے بہرہ مند اور اثر آفتاب کا عمدہ مظاہر قدرت باری سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت عبادت مولیٰ کریم بنظر اس نعمت اور اسکے فوائد اور بخیال اس امر کے بجالانا نہایت مناسب ہے کہ آفتاب بے توقع ثواب اپنے مالک کی خدمت میں سرگرم و مستعد ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکاند

وائے نادانی کہ میں باوجود امید ثواب و خوف عذاب اس کی عبادت میں قصور کروں اور وقت زوال ایک حالت مشابہ رکوع کے آفتاب کو عارض ہوتی ہے۔ جس کے دیکھنے سے خدا کی کمال قدرت و عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور بندہ بنظر اس کی قدرت اور تمام عظمت کے خدمت اس کی بجالاتا ہے۔ اور اس کے حضور سر جھکاتا ہے۔ یہ وقت ظہر کا ہے جب آفتاب بہت نیچا ہوتا ہے۔ اور ہیئت مناسب سجدہ کے اسے لاحق ہوتی ہے۔ انسان کے دل میں بھی رغبت سجدہ اور اپنے مالک کی بندگی کی پیدا ہوتی ہے اور نماز عصر ادا کرتا ہے۔ بعد غروب کے زمانہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور ایک نئی قدرت حضرت رب العزت جل جلالہٗ کی ظاہر ہوتی ہے۔ اس وقت نماز مغرب فرض ہوئی۔ اور جب رات کی تاریکی زیادہ ہوتی ہے اور ستارے آسمان پر اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ایک اور جلوہ اسکی قدرت کا نظر آتا ہے۔ اس وقت بندہ نماز عشاء ادا کرتا ہے۔ اور اس قادر مطلق کی کہ تمام آسمان و زمین جس کے قبضہ میں ہے بندگی بجالاتا ہے سُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ شانہ

کہتے ہیں جب آدم علیہ السلام بہشت سے دنیا میں آئے عالم ان پر تاریک ہوا اور رات کی ظلمت اس پر مزید تھی۔ ناگاہ صبح روشن ہوئی۔ آپ نے دو رکعت نماز اس نعمت کے شکر میں ادا کی وہی دو رکعت ہم پر فرض ہوئی۔ تا کہ گناہوں کی تاریکیاں زائل ہوں اور انوار طاعت حاصل ہوں۔ اور زوال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح سے نجات دی۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت چار رکعت نماز پڑھی کہ چار

Marfat.com

نعمتیں انہیں عطا ہوئیں۔ ۱ فرزند قتل سے رہا ہوئے ۲ خدا کے حکم پر راضی اور جان دینے پر ثابت قدم رہے۔ ۳ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوا ۴ اور فدیہ عنایت فرمایا ہمیں بھی بعد زوال چار رکعت نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ کہ ہم کو خدائے کریم نے اپنے فضل عمیم سے بطفیل رسول رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ سے کہ ہلاک حقیقی ہے آزاد کیا اور ہم سے بھی راضی ہوا۔ اور ایمان پر ثابت قدم رکھا۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتنَا عَلَى الْاِيْمَان اور قیامت کے روز انشاء اللہ یہود و نصاریٰ کو ہمارا فدیہ کرے گا۔ عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار تاریکیوں سے نجات پائی ظلمت ذلت ظلمت شب ظلمت آب ظلمت شکم ماہی اس کے شکر میں چار رکعت پڑھیں۔ وہ چار ہم پر بھی فرض ہوئیں کہ تاریکی معصیت تاریکی قبر تاریکی صراط تاریکی جہنم سے نجات پائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وقت مغرب تین رکعت ادا فرمائیں۔ دو اپنی اور اپنی ماں سے الوہیت کی نفی اور تیسری خدا کے ثابت کرنے کے شکر میں ہمیں بھی حکم ہوا کہ تین رکعت پڑھا کریں کہ حساب حشر سہل ہو اور آتش دوزخ سے نجات اور خوف قیامت سے امن حاصل ہو۔ نماز عشا چار رکعت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی کہ راہ گمشدہ ہاتھ آئی۔ عورت کے غم سے نجات ہوئی۔ رنج سے رہائی پائی۔ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مرتبہ وزارت ونبوت حاصل ہوا۔ اور بسبب وعدۂ نصرت الٰہی کے خوف فرعون زائل ہوا۔ ہم پر بھی چار رکعت مقرر ہوئیں کہ ہمیں خدائے تعالیٰ نے راہ حق دکھائی اور غم آخرت سے بامید رحمت و شفاعت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہائی ملی اور ہم میں اولیا و اقطاب کہ نائبان انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں پیدا کئے دشمنان دین پر بمصداق وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ غلبہ عطا فرمایا: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فائدہ۔ قاسم بن جعفر کی روایت میں ہے۔ آدم علیہ السلام نے نماز فجر اور اسحٰق علیہ السلام نے ظہر اور عزیز علیہ السلام نے عصر اور داؤد علیہ السلام نے نماز مغرب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا ادا کی۔ اس تقدیر پر عشا خصائص امت مرحومہ سے ہے۔ اور پر تقدیر اول اجتماع نماز پنجگانہ واللہ اعلم بالصواب

امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آٹھ پہر میں جاگنے کی سترہ ساعت ہیں۔ نہار معتدل بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ اور اکثر آدمی اول شب تین اور آخر شب دو ساعت بیدار رہتے ہیں۔ بعد آن سترہ ساعت کے سترہ رکعت فرض ہوئیں۔ تاکہ بندے

Marfat.com

ہر ساعت کے مقابل ایک رکعت کی قدر تو اپنے مولیٰ کی عبادت و بندگی میں صرف کریں۔
حکمت۔ بنا اس دین متین کی مستحسنات عقلیہ و مرضیات عرفیہ پر ہے۔ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا اور دستور ہے جب بادشاہوں کے دربار کا قصد کرتے ہیں۔ اطراف بدن دھوتے ہیں۔ لہٰذا نماز سے قبل وضو فرض ہوا۔ کہ نماز بادشاہ حقیقی کا دربار ہے۔ اور نیز وجہ تخصیص ان اعضا کی یہ ہے۔ کہ جب تمام بدن کا دھونا بوجہ حرج فرض نہ ہوا۔ تو یہ اعضاء کہ اطراف بدن میں قائم مقام اس کے ہوئے اور نیز احادیث میں وارد ہے۔ کہ وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور ان اعضاء کو اکتساب ذنوب اور گناہ کرنے میں بہ نسبت باقی بدن کے زیادہ مداخلت ہے اور بھی اس فعل کو تطہیر باطن سے وہ نسبت ہے۔ جو کلمات نیت نماز کو نیت سے اور اقرار لسانی کو تصدیق سے اسی لحاظ سے کہتے ہیں۔ وضو میں ہاتھ دھونا دنیا سے ہاتھ دھونے سے اور کلی لذت طعام و شراب سے اور ناک میں پانی ڈالنا لذت مشمومات سے دست برداری اور منہ دھونا توجہ الی الغیر ترک کرنا اور پاؤں دھونا غیر کی طرف جانے کو ترک کرنے اور مسح سرتزکیہ خیال کی طرف اشارہ ہے۔ اور دستور ہے کہ جب آدمی بادشاہ کے حضور جانا چاہتا ہے۔ منہ ہاتھ پاؤں دھوتا ہے۔ نہ مقعد (دبر و کون) اور تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ ان اعضاء کا دھونا دفع نیند اور تفریح قلب میں پورا اثر رکھتا ہے۔ موضع حدث (دبر) دھونے کو اس جگہ میں اصلا دخل نہیں پس ثابت ہوا کہ بعض نرے بیدینوں کا اعتراض کہ ایجاب وضو اور عدم ایجاب غسل مقعد کہ محل خروج ریح ہے۔ محض بے قیاس و بے بنیاد ہے۔ یعنی بعض لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہوا خارج ہونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اور ہوا نکلنے کی جگہ دھونے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ وہ ریح نکلنے کی جگہ ہے۔ چاہیے تھا کہ اول وہ جگہ دھوئی جاتی۔ یہ اعتراض باطل محض ہے۔ کیونکہ خروج ریح سے بدن پر ظاہری نجاست نہیں لگی۔ جس کا دھونا ضروری ہوتا۔ اور جو فائدہ اعضاء ثلثہ کے دھونے پر مرتب ہے۔ (دفع نوم و تفریح قلب ہے) وہ اس میں نہیں۔ لہٰذا کوئی دانا لایعنی کام میں تضیع اوقات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ مسح سر کی حکمت کماحقہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہماری عقل ناقص اسے ادراک نہیں کرسکتی۔ سوا اس کے کہ ایجاب امور تعبدیہ و غیر معقول المعنی کا واسطے امتحان بندگی کے ہے۔ کہ کون ہمارے حکم کو اس خیال و نظر سے کہ حکم مولیٰ کریم ہے بلا پس و پیش و تردد و انکار تعمیل کرتا ہے اور کون اپنی دانائی کو دخل دیکر قیل و قال و چون و چرا کرتا ہے۔ سوا

Marfat.com

اسکے پروردگار تعالیٰ حکیم اور بمصداق فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں کہ فضول و عبث اس کے سراپردۂ حکمت کے پاس نہیں آ سکتا۔ تعالیٰ اللہ علواً کبیراً یہ ضرور ہے کہ جس بات کا بھید ہماری سمجھ میں نہ آئے اس میں کوئی راز نہ ہو وہ فضول ہو۔ یا جس کی حکمت تک ہمارا ذہن نہ پہنچے اس میں کچھ حکمت نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو خدا کی ندا سے یقین جان کہ تجھے کسی بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور کسی برائی سے روکتا اور بچاتا ہے۔ انسان جس کی دانائی کا معتقد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے کاموں کی خوبی تجربہ سے سمجھ لیتا ہے۔ اس کے ہر کام کو اچھا جانتا ہے گو فائدہ اس کا سمجھ میں آوے یا نہ آوے اور بمصداق۔

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید   کہ سالک بے خبر نبود زراہ ورسم منزلہا

یقین کرتا ہے کہ اس نے ضرور کچھ فائدہ تجویز کیا ہوگا۔ گو میری عقل اسے دریافت نہیں کر سکتی۔ کیا خداوند کریم کی نسبت اس قدر اعتقاد بھی نہیں جو اس کا حکم بے چون و چرا قبول کرتا۔ حکمت۔ ارکان وضو پر مضمضہ واستنشاق مقدم ہوا کہ طہارت آب میں وصف معتبر ہے رنگ نظر سے معلوم ہو جاتا ہے اور مزہ ذائقہ سے اور سونگھنے سے دریافت ہوتی ہے۔ اور وجہ تقدیم مضمضہ استنشاق پر ظاہر ہے کہ منہ ناک سے شریف تر ہے۔ فائدہ۔ مشروعیت استقبال کعبہ میں چار نکتے ہیں۔ اول زمین مبداء انسان ہے۔ اور کعبہ شریف وسط و افضل بقاع ارض ہے۔ پس وہی اس کا قبلہ مقرر ہوا کہ اپنی حقیقت کو یاد رکھ کر تکبر و تعلّی سے باز رہے۔ اور تواضع و انکسار کہ مناسب جوہر خاک اور لب لباب نماز ہے پیش رکھے۔ دوم حکما کہتے ہیں۔ انسان کیلئے دو قوتیں ہیں۔ عقلیہ مخیلہ یہ قوت جب عقلیہ کی مدد کرتی ہے۔ فعل اسکا قوی ہو جاتا ہے اس لئے مہندس جب کوئی حکم احکام مقادیر سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ مطابق اسکے ایک صورت عالم اجسام میں وضع کرتا ہے۔ اور جو شخص دربار بادشاہی میں جاتا ہے۔ بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی خدمت بجا لاتا ہے لیکن اس دربار میں مقابلہ اور مواجہ کی گنجائش نہیں۔ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیراً لہٰذا استقبال کعبہ اس کے قائم مقام ہوا۔ جس طرح قرأت و ذکر و تسبیحات جاری مجریٰ ثنائے سلطان اور رکوع و سجود بمنزلہ خدمت شاہی ہے۔ سوم۔ روح عبادت کی خشوع ہے۔ اور ایک جہت کی طرف استقبال اس کی موید ہے کہ ہر طرف منہ کرنے اور ادھر ادھر دیکھنے سے خشوع خلل واقع ہوتا

Marfat.com

ہے اور وجہ تخصیص کعبہ کی ظاہر ہے۔ کہ اسے مالک حقیقی عزاسمہٗ نے اپنا گھر فرمایا ہے۔ چہارم۔ یہود اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جانب غربی سے ندا آئی۔ جانب غربی کو استقبال کرتے ہیں۔ اور نصاریٰ اس نظر سے کہ حضرت مریم پر تجلی روح القدس علیہما السلام کی مکان شرقی میں ہوئی۔ اس کی طرف استقبال کرتے ہیں۔ کعبہ کہ تعمیر کردہ حضرت خلیل و مولد حبیب جلیل ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اہل اسلام کا قبلہ مقرر ہوا۔ نکتہ رفع یدین نفی کبریائی غیر خدااور جمیع ماسوائے مولیٰ سے دست برداری کی طرف اشارہ ہے۔ اور تکبیر تحریمہ اثبات عظمت حضرت حدیت ہے۔ اثبات قولی ونفی فعلی کے ملانے سے یہ مضمون حاصل ہوتا ہے۔ کہ عظمت و کبریائی خاصہ جناب الٰہی ہے۔ لہٰذا تمام ماسوا سے انقطاع کرکے اسی کی طرف جھکتا ہے۔ اور اسکی صفت و ثنا بجالاتا ہے۔ حکمت۔ برخلاف اور ارکان کے دو سجدے ہر رکعت میں فرض ہوئے۔ (۱) کہ سجدہ بمنزلہ شاہد دعویٰ ایمان ہے۔ حدیث میں وارد ہے سجدہ کا نشان قیامت کے روز پیشانی پر چمکے گا۔ اور ثبوت دعویٰ کیلئے شرع شریف میں دو گواہ عادل مقرر ہیں۔۲) یا ایک سجدہ سے عبادت جسم اور دوسرے سجدہ سے عبادت روح کی طرف اشارہ ہے۔۳) یا پہلا بنظر عظمت و جلال مولیٰ اور دوسرا اظہار اپنے عجز و ذلت کا ہے۔۴) یا پہلا شکر معرفت اور دوسرا اظہار خدمت ۵) یا پہلے سے اس مضمون کی طرف کہ آدمی زمین سے پیدا ہوا اور دوسرے سے اس بات کی طرف بمصداق آیہ کریمہ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ کہ انجام کار زمین میں جائے گا۔ اشارہ ہے گویا نمازی دونوں سجدہ سے آیہ کریمہ کے مضمون کا اقرار کرتا ہے۔۶) یا پہلا امتثال امر ہے اور دوسرا ترغیم شیطان ہے کہ اس نے سجدہ سے تکبر کرکے تمام محنت و ریاضت اپنی برباد کی۔۷) مبسوط میں ہے۔ دونوں سجدے شیطان کی ترغیم اور اسکے جلانے اور خوار و ذلیل کرنے کے واسطے ہیں۔ کہ اسے سجدہ کرنے کا حکم ہوا تعمیل نہ کی۔ ہم اس فعل کو بار بار کرتے ہیں۔ اور اعتراض امام سروجی رضی اللہ عنہ کا ان دونوں وجہ پر کہ شیطان نے خدائے تعالیٰ کو لاکھوں کروڑوں سجدے کیے۔ انکار اس کا سجدۂ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخصوص ہے۔ ساقط ہے کہ اس نے اگرچہ لاکھوں بار سجدہ کیا۔ مگر سجدہ ہی کے انکار سے ملعون ہوا۔ جب ہم اس فعل کو بہ تکرار کریں گے۔ اور اس کی عوض ثواب عظیم پائیں گے۔ بالضرور اس کافر ملعون کو ندامت اور اپنے انکار پر حسرت ہوگی۔ چنانچہ یہ مضمون بعینہٖ حدیث شریف میں موجود ہے کہ جب بندہ سجدہ تلاوت کرتا ہے۔

Marfat.com

شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے خرابی اسے سجدہ کا حکم ہوا بجالایا۔ بہشت کا مستحق ہوا میں نے انکار کیا اور دوزخی ہوا۔ اور سجود سہو کی نسبت ارشاد ہوا هُمَا تَرْغِيْمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ ۸) اور شیخ الاسلام تکرار سجود میں یہ نکتہ لکھتے ہیں۔ کہ جناب باری نے جب بنی آدم سے میثاق لیا تو اس وقت سجدہ کا حکم فرمایا۔ تاکہ فعل مطابق قول کے ہو۔ مسلمان سجدہ میں گئے۔ کافر نہ کر سکے۔ جب مسلمانوں نے سجدہ سے سر اٹھایا۔ اور اپنے کو اس دولت عظمیٰ سے مخصوص پایا۔ توفیق الٰہی کا شکر سجدہ سے ادا کیا۔ وہی دو سجدے نماز میں مقرر ہوئے۔ حکمت۔ شرکت جماعت میں یہ راز ہے کہ کسی کی نماز میں مثلاً خشوع ہے۔ اور کسی کی نماز میں خضوع اور کسی کی نماز میں ذوق و شوق اور کسی کی رعایت امتثال و بندگی اور کسی کی ہیبت وقار زیادہ ہے۔ ان سب کیفیات کے ملنے سے ہیئت اجتماعی خم معجون مرکب کا پیدا کرتی ہے۔ اور یہ بات علیحدہ علیحدہ میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ علماء کرام فرماتے ہیں۔ نماز جماعت میں چار فائدے ہیں۔ اول نمازیوں میں باہم دوستی و محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوتا رہتا ہے۔ دوم نفس پر تنہا عبادت شاق ہے اوروں کو اس میں مصروف دیکھ کر یہ رغبت و نشاط و دل کی خوشی سے بجالاتا ہے۔ اور شیطان بھی بمصداق حدیث شریف فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ تنہا پر حملہ کرتا ہے۔ سوم برکت کامل کی ناقص اور حاضر القلب کی غافل کے دل پر اثر کرتی ہے۔ اور اسے کمال کی طرف کھینچتی ہے۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ وہ ایسی بابرکت جماعت ہے۔ جس کا ہم نشین بے بہرہ نہیں رہتا۔ می پذیر بداں را بطفیل نیکاں ؎ شعر

شنیدم کہ در روز امید و بیم بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

روایت ہے کہ حضرت وہب بن منبہ جماعت کے وقت پچھلی صف میں کھڑے ہوتے اور کہتے میں نے تورایت شریف میں دیکھا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض لوگ جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں جو آدمی ان کے پیچھے ہوتے ہیں۔ بخشے جاتے ہیں۔ چہارم۔ اجتماع مسلمین باعث برکات و موجب نزول رحمت يَدُاللهِ فَوْقَ الْجَمَاعَةِ اور بے شوقوں کو اہل محبت کا شوق دیکھ کر خدا کی بندگی کا شوق اور خائفی کے خضوع و خشوع دیکھنے سے اوروں کے دل میں بھی خوف پیدا ہوتا ہے۔ اور بیباک لوگ اہل احتیاط کی احتیاط دیکھ کر بے احتیاطی و بے باکی سے باز آتے ہیں۔ اور نماز جلد پڑھنے والے صابروں

Marfat.com

اور باوقار لوگوں کی نماز دیکھ کر اپنی ناشائستہ حرکات پر نادم ہوتے ہیں۔ اور نماز ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اے عزیز جماعت بڑی دولت ہے۔ ''احیاء العلوم'' میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ جس کی تکبیر تحریمہ چالیس روز فوت نہ ہو۔ نفاق اور دوزخ سے محفوظ رہے اور یہ بھی حدیث شریف میں ہے۔ ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تاروں کے مانند حشر میں ظاہر ہوگا۔ فرشتے کہیں گے۔ تم کیا عمل کرتے تھے۔ کہیں گے اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر طہارت میں مشغول ہو جاتے۔ دوسرے گروہ کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے ان کا عمل دریافت کریں گے۔ وہ خدا کے بندے جواب دیں گے۔ ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے۔ تیسرے کے منہ آفتاب کی طرح روشن ہوں گے۔ وہ کہیں گے۔ ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے۔ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ کا بھی یہی مطلب ہے۔ صحیح حدیث میں ہے۔ جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اسے عرش کے سایہ میں کھڑا کرے گا۔ جس دن سوا اس کے کہیں سایہ نہ ہوگا۔ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اور فرماتے ہیں ایک نماز جماعت سے ستائیس نماز تنہا کے برابر ہے۔ محیط رضی الدین میں ہے جماعت سنت موکدہ ہے۔ اگر تمام اہل شہر ترک جماعت کریں اور سمجھانے سے باز نہ آئیں۔ ان پر جہاد کرنا چاہیے۔ کہ جماعت شعار اسلام ہے۔ امام محمد رضی اللہ عنہ تارکین اذان پر جہاد جائز کہتے ہیں۔ جب ترک اذان پر کہ وسیلہ جماعت ہے۔ اور اس کی طرف ندا سے عبارت ہے۔ جہاد جائز ہوا تو ترک جماعت پر کس طرح جائز نہ ہوگا۔ غایۃ البیان و اجناس میں ہے۔ تارک جماعت کی گواہی مقبول نہیں۔

جب کہ تارک جماعت کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔ تو تارک الصلوٰۃ کے متعلق کیا فیصلہ ہوگا۔ پس بلحاظ حدیث شریف کے تارکین نماز کے گھر جلانے چاہئیں تاکہ بے نماز درمیان میں زندہ آگ میں جلیں۔ اور وَلَهُمْ خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کے ٹھیک مصداق ہوں۔ اور بعض کتب فقہ میں مذکور ہے کہ تارک جماعت پر تعزیر ضرور ہے۔ اور ہمسایوں پر اسے نصیحت کرنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر سکوت کریں گے۔ تو گنہگار ہوں گے اور بدائع میں اکثر مشائخ سے جماعت کا وجوب نقل کیا ہے۔ اور بعض فقہا نے اسے ارجح اور اصح لکھا۔ اور کرخی نے اسے سنت موکدہ سے تعبیر کرکے وجوب کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ ٥ نماز جامع جمیع عبادات ہے۔ تکبیر و تسبیح و تہلیل و تحمید و قرأت و درود شریف

Marfat.com

وتشہید و دعا وغیرہا عبادات قولی ہیں۔ اور طہارت و رفع یدین و استقبال قبلہ و قیام وقعود و رکوع و سجود و جلسہ و قومہ و تعدیل ارکان۔ عبادات فعلی۔ اور ستر عورت کپڑوں کی پاکیزگی عبادات مالی کھانا پینا جماع ترک کرنا بمنزلہ صوم ہے۔ اور تکبیر تحریمہ بجائے احرام ہے۔ اور استقبال قبلہ قائم مقام طواف ہے۔ اور قیام بمشابہ وقوف عرفہ ہے۔ اور تعوذ جاری مجری رمی جمار ہے اور مال خرچ کرنا ستر عورت و آلات طہارت میں مثل زکوۃ ہے۔ اور قعدہ شبیہہ اعتکاف ہے۔ اور رکوع و سجود تواضع و تذلل ہے کہ اصل عبادات و ملاک حسنات ہے۔ اور نیز قعدہ مثل عبادت جمادات اور رکوع بمنزلہ عبادت حشرات الارض اور قیام بجائے عبادت اشجار و نباتات اور ذکر تسبیح عبادت طیور و جن و ملائکہ ہے۔ اور دعا کہ اَلدُّعَاءُ مسح الْعِبَادَۃِ مفتاح ہر مدعا ہے۔ اس عبادت کا لب لباب و خلاصہ ہے۔ اور نیز وضو مانند زرہ کے ہے۔ اور امام مثل مبازر اور قوم لشکر صف آرا اور گروہ شیاطین غنیم لئیم اور محراب موضع حرب ہے۔ جہاد میں کافروں کو قتل کرتے ہیں۔ نماز میں ان کے رئیس و سردار کو ہزیمت دیتے ہیں۔ جہاد میں فتح کے بعد مال تقسیم کرتے ہیں۔ نماز میں بعد سلام فضل و رضا مندی ذوالجلال سے بہرہ وافی پاتے ہیں۔ لطیفہ: صلوۃ صلی بالضم والکسر کہ بمعنی سوختن ہے۔ ہم اشتقاق ہے۔ پس بندہ مصلی کو چاہیے کہ جب نماز میں داخل ہو پروانہ وارمن ایستادہ ام تا بسوزم تمام۔ شمع حقیقت پر اس طرح جل بھن جاوے کہ سوز و گداز ظاہر نہ ہونے پاوے۔

خلاف شرع کام کرنا گمراہی ہے

انسان اگرچہ توحید میں کتنا ہی غرق ہو جائے۔ ظاہری حالت خلاف شرع نہ ہونا چاہیے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عین الفقر میں لکھتے ہیں۔ فقر میراث محمدی ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس لئے کہ فقیر کی ابتداء شریعت ہے۔ اور اس کی انتہا بھی شریعت ہے۔ یہی فقیر کامل و مکمل ہے۔ سر د اسرار حال و احوال سکر و مستی قبض و بسط عشق و محبت کسی وقت میں شریعت سے قدم باہر نہیں رکھتا۔ اور اگر کسی وقت بھی شریعت غرا سے باہر ہو جائے۔ تو مراتب خاص اس سے سلب ہو جاتے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا رَأَیْتَ رُجُلاً یَطِیْرُ فِی الْھَوَاءِ اَوْیَمْشِیْ فِی الْمَاءِ وَتَرَکَ سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ فَاضْرِبُہٗ بِالنَّعْلَیْنِ۔ جب تو کسی شخص کو ہوا میں اڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا دیکھے اور

Marfat.com

تجھے معلوم ہو کہ میری سنت پر عمل نہیں کرتا۔ تو اسے جوتے مار یعنی اس کی خداوند کریم کے نزدیک کوئی عزت وقدر و منزلت و مرتبت نہیں۔

کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند برفتند بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے راہ .گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
محال ست سعدی کہ راہ صفا تواں رفت جز در پے مصطفےٰ

شیطان لعین لئیم کو خدائے تعالیٰ نے اس سے زیادہ قدرت دی ہے۔

نماز دائمی با وقت پندار کے وقتے نخواند پس گنہگار

نماز ہمیشہ اپنے وقت پر پڑھتا رہ۔ اور جو شخص ایک وقت بھی نہ پڑھے۔ تو وہ گنہگار بدکار ہے۔ تنبیہ اور یاد رکھنا چاہیے۔ کہ نماز سے وہی نماز مراد ہے۔ جس کی مولیٰ کریم نے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ سے حضرت نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی۔ اور پھر حضور نے یہی نماز پڑھی اور پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اور آپ کے مدرسہ کے درس حاصل کرنیوالوں نے بھی اس پر مداومت فرمائی۔ اور دوسروں کو ہمیشہ پڑھنے کا حکم سنایا اور وہ نماز کوئی ایسی نماز نہ تھی۔ جو کہ خلوت خانہ تنہائی میں پڑھی جاتی جس کی حقیقت عوام الناس پر عیاں نہ ہوتی اور پردۂ خفا میں رہ کر قیامت تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی چلی جاتی۔ جس طرح بعض ملاحدہ کا خیال ہے۔ یہ عقیدہ محض باطل اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ بلکہ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ اس کی شان ہے۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا مِنَ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ

طریقت۔ منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل صوفیاء جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ طریقت اور ہے اور شریعت اور محض گمراہی اور بددینی اور بے ایمانی ہے۔ اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد ہے۔ فَاۡتُوۡا بُرۡھَانَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ اپنے دعویٰ کی سچائی میں دلیل لاؤ مسلم کو مسلم بہ بے دلیل پیش کرنا ضروری ہے اور مومن کو مومن بہ سے مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ وَمَا نَھٰکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَھُوۡا کے مقابلے میں عقل بے عقل ہے۔ احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم اور بڑا ہو سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ بعض ”عوام اولئک کالانعام“ جو یہ بک دیتے ہیں۔ کہ شریعت

Marfat.com

راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ مولف کہتا ہے۔ واقعی یہ لوگ اُولٰئِکَ ھُمُ الْغَافِلُوْنَ کے درجہ تک پہنچ گئے۔ جہاں جا کر خدائے تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور برگزیدہ بندوں میں اس مرتبہ والے کو پہچان نہیں رہ جاتی۔ اور نہ ہی حلال وحرام کا سوال باقی رہ جاتا ہے۔ جو عین ابلیس اور اسکے عسکر ملعونہ کا مذہب ہے۔ سید الطائفہ صوفیہ صافیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان گمراہوں کو فرمایا۔ صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے مگر کہاں جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہوگئی ہو جیسے غشی والا اور مجنون دیوانہ تو اس سے علم شریعت بمصداق حدیث صحیح رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثٍ عَنِ النَّائِمِ حتی یَسْتَیْقِظَ وعَنِ الصَّبِیِّ حتی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْہِ حتی یَعْقِلَ اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا۔ اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہونگی۔ شریعت کا مقابلہ ہرگز نہ کرے گا۔ اور بفحوائے مَا تَخِذَ اللّٰہُ وَلِیًّا جَاھِلاً قَطُّ ولایت بے علم کو ہرگز نہیں ملتی۔ یہ حصہ صاحب علم کا ہے۔ خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ نے بمصداق وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً اس پر علوم منکشف کردیئے ہوں۔ تمام اولیاء اولین و آخرین سے اولیاء محمدی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ اور تمام اولیائے امت مرحومہ میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی میں خلفائے اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان میں ترتیب وہی افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہے۔ پھر فاروق پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضی کو رضی اللہ عنہم ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا۔ اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت ولایت پائی ہے۔ اور انہیں کے دست نگر تھے ہیں اور رہیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شریعت ہیں۔ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ طریقت ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حقیقت اور حضرت علی کرم اللہ وجہ معرفت ہیں۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر ہیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق صدق ہیں۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عدل ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیا اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جود و کرم اور جناب رسول کریم فقر ہیں۔

Marfat.com

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا کی طرح ساتھ ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آگ کی طرح تیز مزاج ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانی کی طرح رقیق القلب ہیں اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ خاک کی طرح منکسرالمزاج ہیں۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ اربعہ عناصر کے انسان کامل ہیں۔ اَلاِنسَانُ سِرّیِ وَاَنَا سِرُّہ' جناب رسول کریم انسان کامل ہیں۔ اور باقی لوگ علی حسب مراتب تقرب رکھتے ہیں۔

صدیق صدق و عمر عدل بحر حیا عثمان بود
گوئی فقرش زپیغمبر شاہ مرداں مئی بود

فقیر اس مقام پر پہنچ کر دونوں جہاں سے دست بردار ہو جاتا ہے اور اسی مرتبہ کے بیان میں فرمایا گیا ہے۔ اَمْشِیُ علی علیٰ الْعَرشِ بِدُونِ الْاَ قْدَامِ

بے سرش سیرے کند در لامکان — کے تواند کرد وصف عاشقان

انسان تین قسم کے ہیں۔ اول اہل حجاب حیوان ناطق ہیں۔ دوم اہل جذب احمق و مجنون ہیں۔ سوم اہل محبوب مقام محمدی کو طے کیے ہوتے ہیں۔ فقیر ہم نشین اہل اللہ ہے۔ اہل علم خوشبو کی مانند ہیں اور اہل دنیا مردار کی بدبو کی مانند ہیں۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

فقیر کی چار قسمیں ہیں۔ صاحب وطن۔ صاحب باطن (جس کا دل اول آخر ایک ہوتا ہے۔ صاحب معنی صاحب بطن اور چار قسمیں اور ہیں صاحب حیرت صاحب جرم دگریہ صاحب عشق صاحب شوق و قلب و ذکر و فکر و وحدت و وجد۔ فقیر صاحب بطن حیوانوں کی طرح شکم پری کرتا ہے اور باطن سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ آخر کو اپنا انجام خراب کرتا ہے۔ اور صاحب باطن بقدر ضرورت کھاتا ہے۔ اور اس سے دو چند اس کے وجود میں نور کا ظہور ہوتا ہے۔

این خورد گردد پلیدی زوجدا — وان خورد گردد ہمہ نور خدا
این خورد زاید ہمہ بخل وحسد — وان خورد زاید ہمہ نور احد
این زمین پاک و آں شورست وبد — این فرشتہ پاک و آں دیوست ودد

Marfat.com

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است   تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

شکم فقیر تنور ہے اور ان کا قلب بیت المعمور ہوتا ہے۔ اور ان کی خواب حضور اور بیداری ہوتی ہے۔ زاہد طالب جنت ان کے نزدیک مزدور ہے۔ مگر اس کی آخرت مغفور ہے۔ صاحب زردو صاحب نظر۔ مرشد کی دو قسمیں ہیں۔ مرشد صاحب زرو مرشد صاحب نظر۔ اور مرشد فصلی سالی اور مرشد وصالی لایزالی سے بھی یہی مراد ہے۔ مرشد کامل پھل دار اور سایہ دار دونوں درختوں کی خاصیت رکھتا ہے۔ اور جس طرح لوگ ثمر دار میوہ دار درخت سے پھل کھاتے ہیں۔ اور سایہ دار درخت سے آفتاب کی تپش سے آرام پاتے ہیں۔ اسی طرح مرشد کامل طالب کو ہر زمانہ میں فیض پہنچاتا ہے۔ اور جس طرح مرشد کو دشمن دنیا اور دوست دین ہونا چاہیے۔ اسی طرح طالب کو بھی صاحب یقین ہونا چاہیے کہ مرشد سے اپنے جان و مال میں کچھ دریغ نہ کرے۔ حدیث شریف میں وارد ہے تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ جس طرح ترک دنیا تمام عبادتوں کی جڑ ہے۔ اسی طرح حب دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اور مرشد طالب کیلئے وسیلہ ہوتا ہے۔ اور وسیلہ فضیلت سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ فضیلت گناہ سے خارج نہیں ہوتی۔ اور وسیلہ گناہ سے خارج ہوتا ہے۔ اور گناہ سے بچاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخا کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی نشانی دکھائی اور وہ اپنے قصد سے باز رہے۔ اور جیسا کہ وارد ہوا ہے اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَنَبِیٍّ فِیْ اُمَّتِہٖ (شیخ قوم میری امت میں بمنزلہ نبی کے ہوگا) اور مرشد کامل ایک نظر سے طالب کے ظاہری علوم بھلا دیتا ہے۔ اور طالب جاہل کو اس سے آگاہ کر دیتا ہے۔

گرترا علم است یا حلم است یا دانش عظیم
بے وسیلت مے رساند مرترا راہے رجیم

اگرچہ تجھے علم وحلم اور عقل ہو۔ تب بھی بے وسیلہ کے گمراہی میں پڑ جانے کا خوف ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلْوَسِیْلَۃُ دَرَجَۃٌ (وسیلہ ایک درجہ عظیم ہے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (تم اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو) اور مرشد صاحب زر خلق خدا کو گمراہ کرتا ہے اور اپنی دکانداری کو فروغ دیتا ہے۔ اور جس طرف دنیا کا رخ دیکھتا ہے اسی طرف اپنے طالبوں کو متوجہ کر کے اپنا الو تو سیدھا کرتا ہے۔ اور

Marfat.com

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہ ہر دست نباید داد ست

کا مصداق ہوتا ہے۔ ٥ اَلْحَذَر لطیفہ مرشد میں چار حرف ہیں۔ (م) مروت کی ہے اور (ر) ریاضت کی۔ اور (ش) شوق کی اور (د) ورد کی پس مرشد صاحب تجربہ اور صاحب مروت و صاحب ریاضت وشوق و ورد ہونا چاہیے اور یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا مصداق ہونا چاہیے۔ مرشد سے ایک نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ اور اخص اخص کا مقام ہے۔ جو مرتبہ عام و خاص اور خاص الخاص سے بڑھ کر ہے اور مقام اخص مقام سر ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں چار مرشدوں کا ہاتھ پکڑنا چاہیے۔ مرشد شریعت' مرشد طریقت' مرشد حقیقت' مرشد معرفت' مرشد شریعت بنائے اسلام کلمہ' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' پر قائم رہتا ہے۔ اور مرشد طریقت گردن میں بندگی کا طوق ڈال کر دونوں جہاں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اور مرشد حقیقت نفس کشی اور اس کی سرکوبی میں جانبازی کرتا ہے۔ اور مرشد معرفت سراسرار پر مطلع ہوکر صاحب راز ہوتا ہے۔ جو شخص کہ طالب اللہ کو ان مراتب تک نہ پہنچا سکے۔ وہ مکار و دغا بازی فریبی کاذب دکاندار ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ زہد و تقویٰ میں رہتا ہے۔ اور ریاضت و چلہ کشی بہت کچھ کرتا ہے مگر باطن سے بے خبر ہے وہ بھی گمراہی کے بیابان میں پڑا ہوا ہے اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ۔

اللہ کے نام پر الف ہے۔ اور انسان اور احد پر بھی الف ہے۔ پس انسان اہل سر کو کہتے ہیں۔ الانسان سری وانا سرہٗ (انسان کامل میرا ایک راز ہے اور میں اس کا راز ہوں) اور دیکھو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان ہیں۔ تو اب دوسرا شخص بھی انسان جب ہوسکتا ہے کہ آپ کا تابعدار اور پیرو بنے۔ ورنہ ظاہری صورت سے آدمی انسان کہلانے کا حق دار نہیں ہوتا۔ اور جو ظاہر انسان نظر آتا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار نہیں ہے۔ وہ درحقیقت خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ جیسا کہ بے نماز کے متعلق حضور نے فرمایا ہے کہ خنزیر سے بھی بدتر ہے اور جو ایمان سے خالی ہو اس کا کیا حال ہوگا۔

چند صورت آخر اے صورت پرست　　جان بے معنیٰ ست از صورت فراست
گر بصورت آدمی انسان بدے　　احمد و بوجہل خود یکساں بدے

(اگر آدمی (صرف) صورت کی بدولت انسان کہلانے کا مستحق ہوتا۔ اور باطن کا

Marfat.com

کچھ لحاظ نہ ہوتا۔ تو معاذ اللہ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل برابر ہوتے۔

احمد و بوجہل در بت خانہ رفت زین شدن تا آن شدن فرقیست زفت

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل دونوں بت خانے میں گئے مگر آپ کے جانے میں اور ابو جہل کے جانے میں بڑا فرق ہے۔

ایں در آید سرنہند آں رابتان واں درآید سرنہد چوں امتان

آپ آتے ہیں۔ تو بت آپ کے آگے منہ کے بل اوندھے گر جاتے ہیں۔ وہ لعین آتا ہے تو خود ان بتوں کے آگے پجاریوں کی طرح ماتھا ٹیکتا ہے۔

بہ لاقامت لات بشکست خورد با عزاز دین آب عزیٰ ببرد

نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد کہ توراۃ و انجیل منسوخ کرد

روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف تشریف لے گئے۔ جس کے اندر باہر بتوں کی دنیا آباد تھی۔ تو آپ ہر بت کی طرف چھڑی سے اشارہ فرماتے اور یہ آیت پڑھتے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹنے والا تھا) تو وہ بت منہ کے بل گر جاتا۔

نقش بر دیوار مثل آدم است بنگر از صورت چہ چیز اورا کم است

(دیوار پر کی تصویر بظاہر آدمی کی سی ہے۔ دیکھ کونسی چیز اس کی صورت میں کم ہے)

جان کم است آن صورت بے تاب را
رو بجوآں گوھر نایاب را

(اس بے طاقت تصویر میں جان کی کمی ہے۔ جاؤ اس گوہر نایاب یعنی جان کو تلاش کرو۔

شد سر شیران عالم جملہ پست
چوں سگ اصحاب را دادند دست

جب کارکناں قضاء قدر نے اصحاب کہف کے کتے کو غلبہ معنوی عطا فرمایا۔ تو تمام شیران عالم کا سر اس کے سامنے پست ہو گیا۔

سگ اصحاب کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت و مردم شد

یہ برتری باطن کی تیسری مثال ہے۔

چہ زیاںنقش ازان نقش نفور چوں کہ جانش غرق شد در بحر نور

Marfat.com

(بھلا اس اصحاب کہف کے کتے کو اس قابل نفرت صورت سے کیا نقصان ہے۔ جب کہ اس کی جان دریائے نور میں غرق ہو چکی۔

سگ از ہمراہی اصحاب کہف از شیر مردان شد
ندارم گرچہ حالے گرد اہل حال میگردم

اب چوتھی مثال کمالات باطنی کی بیان کرتے ہیں۔ کہ صرف باطن ہی قابل لحاظ ہے نہ کہ ظاہر۔

وصف صورت نیست اندر خامہا عالم و عادل بود در نامہا

یعنی خطوں میں جو لوگوں کو عالم و عادل لکھا جاتا ہے۔ تو قلم یہ ان کی صورت ظاہری کی تعریف نہیں لکھتا۔ بلکہ یہ ان کے روحانی اوصاف ہیں۔

عالم و عادل ہمہ معنیٰ است و بس کش نیابی درمکان و پیش و پس

اور عالم و عادل وغیرہ اوصاف جن کو قلم لکھتا ہے سب محض معانی ہیں جن کو کسی مکان میں متغیر اور آگے یا پیچھے کی سمت سے منسوب نہ پاؤ گے۔

مے زند برتن زسوئے لامکان مے نگنجد در فلک خورشید جان

یہ معانی لامکان سے بدن پر وارد ہوتے ہیں۔ اور وہ اس آفتاب روح کی صفات ہیں۔ جو آسمان میں نہیں سما سکتا۔ مطلب عالم و عادل وغیرہ روح کی صفات ہیں۔ اور روح لامکانی ہے۔ یعنی عالم امر سے تعلق رکھتی ہے اور مجردات میں سے ہے۔ اس لئے یہ صفات بھی لامکانی ہیں جسمانیات میں سے نہیں ہیں۔

گوش خر بفروش دیگر گوش خر کیں سخن را در نیا بد گوش خر

مگر ایک گدھے اور بیوقوف آدمی کے (غیر متوجہ) کان فروخت کر ڈالو اور دوسرے کان خرید لو۔ کیونکہ اس بات کو بیوقوفانہ کان نہیں سن سکتے۔

خاتم ملک سلیمان ست علم جملہ عالم صورت و جان ست علم

تمام جہان ایک مجسمہ ہے۔ اور علم اس کی جان ہے۔

آدمی رازین ہنر بیچارہ گشت خلق دریا باد خلق کوہ ودشت

تمام مخلوقات انسان کی بوجہ علم کے مسخر و تابعدار ہوگئی ہے۔

زوپلنگ و شیر ترساں ہمچو موش زوشدہ پنہاں بدشت دکہ و حوش

Marfat.com

تمام جہان کے خون خوار جانور بھی اس حضرت انسان سے ڈرتے ہے۔

زوہری ودیو ساحلہا گرفت ہر یکے در جائے پنہاں جا گرفت

(جن وہری نے اس سے ڈر کر شہر چھوڑ دیئے اور ساحل سمندر پر رہنا اختیار کیا۔ ہر ایک نے کسی پوشیدہ مقام میں گھر بنالیا۔

آدمی را دشمن پنہاں بسے ست آدمی باحذر عاقل کسے ست

گو تمام اشیاء اس حضرت انسان سے بوجہ اسکے علم کے ڈرتے ہیں۔ اور اسکے فرماں بردار ہیں لیکن تاہم انسان کو اپنے پوشیدہ دشمنوں سے محتاط رہنا چاہیے۔ بقول سعدی رحمۃ اللہ علیہ۔

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم وگربا چنو صدبر آئی بجنگ

یعنی جو تجھ دے ڈرے۔ تو بھی اس سے ڈر۔ گو تو ایسوں پر غالب رہے دشمن پنہاں سے مراد شیاطین اور ارواح خبیثہ ہیں۔

آمدم برسر مطلب خدائے تعالیٰ نے اس انسان کو بڑی فضیلت دی ہے۔ کہ اسے رسالت سے ممتاز کیا۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْٓ اٰدَمَ وَفَضَّلْنٰهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ اور اسی طرح آدم پر بھی الف ہے۔ تو آدمی وہی ہے جو آدمیت حاصل کرے ورنہ حیوان لایعقل ہے۔ اور جو شخص کہ خدا و رسول سے نزدیک ہوتا ہے۔ وہ لذت دنیاوی اور نفس و شیطان سے دور ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیائے دوں اور خواہش نفسانی اور حرکات شیطانی سے نزدیک ہوتا ہے۔ وہ خدا اور رسول سے دور ہوتا ہے۔ اے طالبان اخلاص و عبادت! پہلے تم پر علم فرض ہے کیونکہ اس پر دونوں جہاں کا دارو مدار ہے۔ اور جان لو کہ علم و عبادت دو جوہر ہیں کہ جن کے باعث اہل تصانیف اور معلموں کی تعلیم اور ناصحوں کی نصیحت سنتے اور دیکھتے ہو۔ بلکہ بمصداق بُعِثْتُ مُعَلِّماً اور اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا علم اور عبادت کیلئے کتابوں کو نازل فرمایا۔ اور رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان میں مخلوقات ہے۔ خدا نے پیدا کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی ان دو آیتوں میں اچھی طرح غور کرو۔ پہلی آیت اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا اللہ کی ذات پاک ہے۔ جس نے سات آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ اپنا حکم ان کے درمیان نازل فرماتا

Marfat.com

ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور یقیناً اللہ کا علم ہر ایک چیز کو احاطہ کرنے
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت ہی کیلئے

پیدا کیا ہے) یہ آیت پاک شرافت عبادت اور عبادت کرنے پر دلیل کافی ہے۔ لہٰذا علم اور عبادت کی نہایت ہی قدر کرو۔ کیونکہ دونوں جہاں کو پیدا کرنے کا یہی باعث ہے۔ بنا بریں بندے پر واجب ہے کہ ان ہی امور کو نظر میں رکھے۔ اور ان ہی میں مشغول رہے۔ اور جان تو کہ ان دو کے سوا باقی سب کام بے فائدہ اور لغو اور لاحاصل اور فضول اور لایعنی اور نکمے ہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ان دونوں آیتوں میں غور کرو۔ اور سمجھ لو کہ رزق دینا رازق مطلق نے اپنے ذمہ کرلیا ہے۔ اور صاف اور تاکیدی فیصلہ کردیا گیا ہے کہ رزق کسی کے اپنے اختیار میں ہرگز نہیں کیونکہ آیت اولیٰ میں مبتداء معرفہ ہے۔ اور خبر معرف باللام ہے الخ اور آیت ثانی اولی کی تفسیر کرتی ہے۔

كَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ اَعْيَتْ مَذَاهِبُهٗ
وَكَمْ جَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلْقَاهُ مَرْزُوْقاً
وَهٰذَا الَّذِیْ تَرَکَ الْاَ وْهَامَ حَائِرَةً
وَجَعَلَ عَالِمَ لِنِحْرِيْرَ يُرَ زِنْدِيْقاً

بہت دانا جو کہ اپنی زندگی سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور بہت سے جاہل جو کہ صاحب مال ہیں اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس نے عقلاء کی عقلوں کو متحیر کردیا ہے۔ اور متبحر عالموں کو زندیق کردیا ہے۔

اگر روزی بدانش برفزودے ز نادان تنگ تر روزی نبودے
بخت و تخت بکا روانی نیست جز بتائید آسمانی نیست

اگر رزق کسب اور دانائی پر موقوف ہوتا تو بے وقوف لوگ بھوک سے ہلاک ہوجاتے۔ دانائی پر رزق ہرگز موقوف نہیں۔ بلکہ بمجوائے مَا اَصَابَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ جو کچھ فیض ہوتا ہے۔ مولی حقیقی کی طرف سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

از برائے رزق تو رنجیدۂ
وَفِی السَّماءِ رِزْقُکُمْ نشنیدۂ

جب تم علم اور عبادت کی فضیلت جان چکے۔ تو اب یہ بات معلوم کرو کہ علم عمل سے شریف تر اور جوہر نفیس ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ والَّذِیْنَ اُوْتُو الْعِلْم درجات[۲] ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ والَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ[۳] وَمَنْ یُّؤتی الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ اور اسی واسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ کہ عالم کی فضیلت عابد پر اتنی ہے کہ جتنی میری فضیلت میری امت کے ادنیٰ آدمی پر اور نیز فرمایا۔ علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل۔

فضلے کہ دارد عالمے برعابداں ہم زاہداں
چوں فضل احمد مصطفیٰ برکم کمینہ از بشر

اور نیز فرمایا: فَقِیْہٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی زیادہ زبردست ہے۔

با عالمان نسبت مکن عابد کہ تنہا خویش را
خواہد خلاصی از خدا عالم خلاصی صد نفر
شو خاکپائے عالماں تاجائے یابی درجناں
شو دور تراز جاہلاں تاتو نسوزی در سقر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نظر عالم کی طرف کرنی خدائے تعالیٰ کے نزدیک ایک سو سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے اور نیز فرمایا۔ مَنْ نَظَرَ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ تِلْکَ النَّظْرِ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ جو عالم کی طرف ایک بار نظر کرے خدائے تعالیٰ اس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو قیامت تک اس کیلئے مغفرت مانگتا رہے گا۔ اور نیز فرمایا۔ میں تمہیں اہل بہشت میں سے شریف تریں لوگ بتاؤں۔ حضور کے اصحاب نے عرض کی۔ ہاں یارسول اللہ ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ میری امت کے عالم ربانی ہیں۔ اب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ عبادت کی نسبت علم نہایت شریف ہے۔ لیکن بندے کو بغیر عبادت کے چارہ نہیں ہے۔ ورنہ علم بغیر عمل بیکار محض ہے۔ کیونکہ علم بمنزلہ درخت ہے۔ اور عمل بمنزلہ پھل ہے اور شرافت درخت کیلئے ہے۔ جو اصل

Marfat.com

ہے۔ لیکن درخت کے وجود سے فائدہ اور نفع پھل سے ہے۔ جب ایسا ہے تو بندے کیلئے لازم ہے کہ علم اور عمل میں حصہ ہو۔ حضور نے فرمایا: اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ ضَلَالٌ" وَالْعَمَلُ بِدُوْنِ الْعِلْمِ وَبَالٌ" کہ علم بغیر عمل گمراہی ہے اور عمل بغیر علم و بال ہے۔ اور نیز فرمایا: اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ کَالْقَوْسِ بِلَاوَتَرٍ کہ علم سوائے عمل کے مثل قوس کے ہے بغیر وتر (چلہ) کے۔

مقصود از علم ست عمل درس و قضا مقصود نے
عالم کہ باشد بے عمل دانی کمانے بے وتر
علمے کہ حاصل شد ترا ترس از خدا تقویٰ بکن
ورنہ تو باشی دزد دین' ہم رہزن' وہم حیلہ گر

اور نیز فرمایا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعِلْمُ عُرْیَانٌ" وَلِبَاسُہُ' التَّقْوٰی وَزِیْنَتُہُ' الْحَیَاءُ وَثَمَرَتُہُ الْعَمَلُ کہ علم ننگا اور برہنہ ہے۔ اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کی زینت حیا ہے اور اس کا پھل عمل ہے۔ اس واسطے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ علم کو اس طرح طلب کرو کہ عبادت میں روکاوٹ نہ ہو۔ اور عبادت کو اس طرح کرو کہ تحصیل علم میں رکاوٹ نہ کرے۔ لہٰذا علم کو طلب کرو اور بے عبادت نہ رہو اور عبادت کرو۔ اس طرح کہ علم کے حصول میں خلل نہ ہو۔

جب معلوم ہوا کہ بندے کو علم اور عبادت کے بغیر چارہ نہیں۔ تو اب جان لو کہ علم کو عمل پر مقدم رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ علم اصل اور رہبر ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم عمل کا امام ہے۔ اور عمل علم کا تابعدار ہے۔ علم اصل اور امام ہے۔ اور عبادت ہر دو طرح سے مقدم ہے۔ اول یہ عبادت کرنے سے پہلے معبود کی شناخت واجب اور ضروری ہے۔ جس ذات کی شناخت نہیں اور اس کا نام اور صفت نہیں جانتے ہو۔ اس کی عبادت کس طرح کرسکتے ہو۔ اس کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھو گے؟ اور کس چیز پر اعتقاد رکھو گے؟ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم کسی چیز کا اعتقاد اس کی ذات اور صفت میں کرلو۔ حالانکہ وہ اعتقاد حق کے خلاف ہے۔ اس باعث سے تمام عبادت کی کرائی ضائع ہوگئی لہٰذا ضرور ہے کہ شرع شریف میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم ہے اور جس طرح سے بجالانے کا امر ہے۔ پہلے اس کو جان لوں۔ اور یہ بھی جان لو کہ کون سی چیز کا ترک واجب ہے۔ اور ممنوعات میں سے ہیں۔ تا کہ ان کی ترک کرو۔ اس بات کو بھی جان

Marfat.com

لو کہ عبادت کیلئے کس طرح فارغ ہو سکتے ہو تاوقتیکہ یہ نہ جانو کہ کیا ہے؟ اور کس طرح ہے؟ اور کس طرح بجالانا ہے اور گناہ سے کس طرح پرہیز کرو گے جب تک کہ نہ جان لو کہ یہ گناہ ہے۔ اور اس سے کس طرح پرہیز کرو گے۔ جب تک کہ نہ جان لو کہ یہ گناہ ہے۔ اور اس سے کس طرح بچنا ہے۔ لہٰذا عبادت شرعی جیسے طہارت اور نماز وغیرہ تمام شرائط اور احکام کے ساتھ سیکھو۔ تا کہ ان پر قائم رہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تم ایک چیز کے کرنے پر تیار ہو حالانکہ وہ عبادت کو فاسد کرنے والی ہے۔ یا سنت طریق کے مخالفت ہے۔ اور تم کو اس کی اطلاع نہیں۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ تم کو عبادت میں کوئی مشکل پیش آئے جس کو تم نہ خود جانتے ہو اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس سے دریافت کر سکو۔ پھر اس بات کو یاد رکھو کہ عبادت ظاہری کا دارو مدار عبادت باطنی پر ہے جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ اس کا سیکھنا بھی تم پر فرض عین ہے۔ جیسے توکل۔ رضا۔ صبر۔ توبہ۔ اخلاص وغیرہ۔ ان چیزوں کا تفصیلی بیان کتاب ''ریاض السالکین'' مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں مطالعہ کرو۔

سنو جسم کا پاک رکھنا اور جسم کی عبادت ایک حصہ عبادت کا ہے۔ اور دل کو پاک رکھنا۔ اور دل کی عبادت ۹۹ حصے عبادت کے ہیں۔ لہٰذا عبادت باطنی کے ارکان و احکام کی ضدوں کا بھی جاننا تم پر فرض ہے۔ جیسے عدم توکل درازی امید حسد بغض بخل ریا تکبر عجب کینہ وغیرہ۔ تا کہ تم ان چیزوں سے پرہیز کرو اور ان امور کا علم اور عمل از روئے حکم قرآن مجید فرض عین ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (اگر تم ایمان والے ہو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھو) وَاشْكُرُوْا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (اگر تم خاص اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر بھی کرو)۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ (آپ صبر کریں۔ اور آپ کا صبر نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کیساتھ) اور ارشاد فرماتا ہے۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (اے ایمان والو! خدا کی طرف خالص رجوع کرو) اور ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (انہیں تو صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اخلاص سے عبادت کریں)۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (سب سے قطع تعلق کر کے اللہ ہی کیساتھ ہو جاؤ) ان کے علاوہ اس بیان میں اور آیات قرآنی بھی ہیں۔ جیسے کہ نماز و روزہ کی فرضیت میں ہیں۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ نماز اور روزہ و زکوٰۃ کو فرض

Marfat.com

جانتے ہو اور ان باطنی فرائض کو ترک کرتے ہو؟ حالانکہ دونوں کا فرمانیوالا ایک ہے۔ اور دونوں حکم فرضیت میں برابر ہیں۔ اور قرآن مجید بھی ایک ہے۔ بلکہ تم ان فرائض سے بالکل غافل ہو۔ اور ان کے نام تک نہیں جانتے ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کس شخص کے فتویٰ پر اعتقاد کر رکھا ہو۔ مگر ایسے شخص کے فتوے پر کہ جس کی ہمت کا دارومدار محض دنیا ہی ہے۔ کہ نیک کو بد سمجھتا ہے اور بد کو نیک اور جن علوم کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نور و حکمت و ہدایت نام رکھا ہے۔ ان کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ کہ اس کا مفہوم یہ نہیں ہوسکتا کہ (اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْض) بعض قرآن کو مان لینا اور بعض سے انکار کرنا یہ کون سا ایمان ہے؟ تم نے مال حرام جمع کرنے کی طرف کامل توجہ کر رکھی ہے۔ خدا سے ذرو خوف کرو کہ ان فرائض کو ترک کر رہے ہو اور نماز روزہ نفلی میں لگے ہوئے ہو یہ تمہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیں گے۔ اور بسا اوقات گناہ پر اصرار کرتے ہو۔ جو دوزخ میں لے جانے کا باعث اور سبب ہیں اور مباح چیزوں کو کھانے اور پینے وغیرہ کو ترک کرتے ہو۔ اور تمہارا خیال ہے کہ اس طرح خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور خدا راضی ہوتا ہے حالانکہ تم غلط راستے پر چل رہے ہو۔ اوز اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ تم درازی امید میں مبتلا ہو۔ حالانکہ درازی امید محض گناہ اور مصیبت ہے اور اپنی جہالت کے باعث اس کو نیت خیر خیال کرتے ہو۔ باوجود کہ نیت خیر اور درازی امید میں بڑا فرق ہے۔ اسی طرح بھوک اور امن کے مارنے میں ہوتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ میں عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں۔ اور اسی طرح صرف ریاکاری میں ہوتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ میں خدائے تعالیٰ کی حمد و تعریف کر رہا ہوں۔ یا گمان کرتے ہو کہ میں لوگوں کو نیکی کی طرف بلا رہا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گناہوں کو عبادت اور دردناک عذاب کی جگہ بہت بڑے ثواب کی امید رکھتے ہو۔ بنابریں بہت بڑے غرور اور بھاری غفلت میں رہتے ہو۔ قسم بخدا۔ یہ فعل جاہل عابدوں کیلئے ایک بہت بڑی بھاری مصیبت ہے۔

اس کے بعد جان لو کہ اعمال ظاہری کو اعمال باطنی کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ کہ جس کے باعث درست ہو جائیں یا بگڑ جائیں۔ جیسے اخلاص اور ریا اترانا اور احسان کا ذکر کرنا وغیرہ۔ لہٰذا جو شخص اعمال باطن کو نہیں جانتا اور ان کی تاثیر اعمال ظاہری میں نہیں پہچانتا۔ اور بچنے کا طریقہ۔ اور اس سے اعمال کی حفاظت نہیں جانتا ہے۔ تو ایسے شخص کا کوئی

Marfat.com

عمل اعمال ظاہر میں سے سلامت نہیں رہ سکتا ہے اور اس کی ظاہری اور باطنی عبادت سب فوت ہو جاتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں سوائے رنج اور شقاوت اور بدبختی کے کوئی چیز نہیں رہتی وَذٰلِکَ خُسْرَانٌ مُّبِیْنٌ اور یہ ظاہر نقصان ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جاہل کے نماز پڑھنے سے عالم کا سونا بہتر و افضل ہے۔ اور عامل بے علم صلاحیت کی نسبت خرابی زیادہ کرتا ہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک بختوں کو علم الہام ہوتا ہے اور بدبخت علم سے محروم اور بے نصیب ہوتے ہیں۔ بدبختی اس سبب سے ہے کہ علم نہ سیکھا۔ اور بے علمی کی حالت میں عمل کیا۔ جو قیامت کو فائدہ نہ دے گا۔ اسی واسطے پہلے زمانے کے زاہداں رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے علم حاصل کرنے کے بارے میں سخت تاکید کی ہے۔ اور سب کاموں میں سے علم کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ عبودیت کا مدار علم پر ہے۔ جب تم نے یہ جان لیا کہ عبادت علم کے بغیر نہیں تو ثابت ہوا کہ علم عبادت پر مقدم ہے دوسری وجہ علم کے عمل پر مقدم ہونے کی یہ ہے کہ علم نافع وحشت اور خوف خدا کا سبب ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ (خدا کے بندوں میں سے صرف عالم ہی ڈرتے ہیں) یہ اس وجہ سے ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی شناخت نہیں کرتا ہے۔ وہ خدا سے نہیں ڈرتا ہے۔ جو ڈرنے کا حق ہے اور حرمت نہیں کرتا ہے۔ اور تعظیم نہیں کرتا ہے جو حق تعظیم کرنے کا ہے لہٰذا سب طرح کی عبادتوں کا ثمرہ ہیں۔ اور علم ہی بفضلہ تعالیٰ سب گناہوں سے بچانے والا ہے۔ ان دو کے سوا بندے کیلئے خدائے تعالیٰ کی عبادت میں اور کوئی چیز مقصود نہیں ہے۔ بنابریں راہ آخرت کے سفر کرنے کیلئے تم پر علم ہی فرض ہے۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر علم طلب کرنا فرض ہے) کونسا علم ہے کہ جس کا طلب کرنا لازم اور فرض ہے اس کی حد اور مقدار کیا ہے؟ کہ بندے کو عبادت کے کام میں اس کو حاصل کرنا چاہیے۔

جواب جن علموں کا طالب کرنا ضروری اور فرض عین ہے۔ تین ہیں۔ ۱۔ علم توحید ۲۔ علم سر یعنی جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ ۳۔ علم شریعت۔

۱۔ علم توحید کی مقدار اس قدر واجب ہے۔ کہ جس سے دین کے اصول کی واقفیت

Marfat.com

ہوجائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ۔ علیمؔ قدیرؔ حیؔ (زندہ کرنے والا) ارادہ کرنیوالا۔ متکلم کلام کرنیوالا۔ سمیعؔ سننے والا۔ بصیر دیکھنے والا۔ واحد لاشریک صفات کمال کیساتھ موصوف ہے۔ حدوث (نوپیدگی) سے پاک ہے تمام چیزوں پر تنہا قدیم ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تمام چیزیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امور آخرت کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ ان میں آپ صادق ہیں۔ اور وہ تمام چیزیں برحق ہیں۔

اور تم پر لازم ہے۔ کہ ایسی چیز پر اعتقاد نہ کرو۔ جب تک کہ اس کو قرآن مجید اور حدیث شریف سے معلوم نہ کرلو۔ حاصل یہ ہے کہ جس چیز کا نہ جاننا باعث ہلاکت ہے۔ اس کا سیکھنا فرض عین ہے۔ ۲۔ علم سر اس قدر سیکھنا فرض ہے۔ کہ جس سے واجبات اور ممنوعات جان سکو تاکہ حق تعالیٰ کی تعظیم اور اخلاص اور سلامتی عمل حاصل ہو۔

۳۔ علم شریعت پر جس قدر عمل کرنا فرض ہے اسی قدر اس کا سیکھنا بھی فرض ہے۔ تاکہ اسکے حق کے مطابق ادا کرو۔ جیسے طہارت ونماز وروزے کا علم۔ لیکن حج اور زکوٰۃ اور جہاد کا علم اگر یہ بھی تم پر فرض ہوں تو اسکا بھی سیکھنا فرض ہے۔ لیکن علم توحید کا اس قدر سیکھنا کہ جن سے اہل بدعت کو ملزم قرار دے سکو۔ فرض عین نہیں ہے۔ بلکہ فرض کفایہ ہے۔ فرض اسی قدر ہے کہ جس سے اپنا اعتقاد درست رکھ سکو۔

یہی حالت علم سر کی ہے۔ عجائبات قلب کی بہت بڑی شرح ہے اس کے سب کی معرفت تم پر واجب نہیں ہے۔ بلکہ اسی قدر جو عبادت میں فائدہ دے۔ جاننا فرض عین ہے۔ تاکہ نقصان دینے والی چیزوں سے پرہیز کرو۔ اور جنکی سخت ضرورت ہے۔ جیسے اخلاص، توکل حمد وشکران کو حاصل کرو۔ اسی طرح علم فقہ میں واجب نہیں کہ تم سب باب فقہ کے جیسے خرید وفروخت نکاح وطلاق وغیرہ سب کو یاد کرو کیونکہ سب کا جاننا فرض کفایہ ہے۔ فرض عین بقدر ضرورت ہے۔ حاصل کلام یہ کہ عبادت کی منزل کے سفر میں سات گھاٹیاں آتی ہیں۔ ۱۔ علم ۲۔ توبہ ۳۔ مانعات ۴۔ عوارضات ۵۔ باعثات ۶۔ قادحات ۷۔ حمد وشکر ان سب کا تفصیلی بیان کتاب ''ریاض السالکین'' مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں مطالعہ کرو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اللّٰھم اغفرلنا والحقنا با الصالحین وجعلنا فی زمرۃ العارفین حتیٰ یستھلک ذاتنا فی ذاتک وصفاتنا فی صفاتک آمین ثم آمین۔

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب الترغیب

۱وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ بعد ایمان بالغیب یعنی تصدیق کے دیگر تمام عبادات پر نماز کو مقدم فرمایا۔ اور اس کو متقین کی صفت اولیٰ گردانا۔ اس کی تقدیم اس کی فضیلت کی دلیل ہے ۲اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (میں ہی تو معبود ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو) اور میری ہی یاد کیلئے نماز پڑھا کرو۔ اس آیہ مبارکہ میں بعد ایمان کے فَاعْبُدْنِیْ سے عبادت کا ذکر فرمایا۔ اور عبادت عام ہے۔ ذکر ہو مراقبہ ہو دعا ہو حاجات میں پکار کر گریہ وزاری کرنا ہو زکوٰۃ و خیرات ہو۔ نماز ہو روزہ ہو۔ حج ہو غرضیکہ جملہ فَاعْبُدْنِیْ کا تمام عبادات کو شامل ہے۔ اس کے بعد تخصیص بعد تعمیم کے طور پر اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ بالخصوص موکد فرمانا دلیل ہے اس بات پر کہ جو فضل و بزرگی نماز کو حاصل ہے۔ دیگر کسی عبادت کو حاصل نہیں۔ ۳اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (اگر یہ جاہل و سرکش کافر نہ مانیں۔ تو آپ کتاب الٰہی کو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ یعنی قرآن مجید تلاوت کیجئے۔ کیونکہ اس میں نوح اور ابراہیم ولوط و موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امتوں کا پورا بیان ہے۔ آپ کے دل کو تسکین ہو جائے گی۔ کہ پہلے بھی کافر اور بت پرستوں نے اپنے انبیاء کیساتھ یہ کچھ کیا تھا جس کی وجہ سے برباد اور تباہ ہوئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اور اسی لئے اتل فرمایا: اُتْلُ عَلَیْهِمْ نہیں فرمایا۔ اور نیز قرآن مجید میں دنیا کی بے ثباتی اور دار آخرت کی ترغیب ہے۔ اس کے پڑھنے سے خواہ مخواہ دل کو تسلی اور روح کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ اور حقیقۃً دنیا کو بے بقا اور بے وفا اور بے ثبات سمجھنے لگتا ہے۔ پھر کوئی رنج رنج نہیں معلوم ہوتا ہے اور اب تک قرآن مجید کی تلاوت میں بھی برکت رکھی ہوئی ہے اور تلاوت کا پہلے اس لئے حکم دیا کہ اس کو سننے والا بھی مستفیض ہوتا ہے اور یہ ہی نہیں کہ صرف پڑھنے والے کو اسکا فائدہ پہنچے۔ اور اسی لئے بہ نسبت خفی پڑھنے کے اوسط درجہ کا جہر اولی قرار دیا گیا ہے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔ پس اگر اس سے بھی ان کو فیض نصیب نہ ہو۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ آپ نماز پڑھیں۔ کیونکہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ نماز برے اور

Marfat.com

بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے کیونکہ نماز جامع جمیع عبادات ہے (چنانچہ) اس کا تفصیلی بیان پیچھے گذرا ہے) تکبیر و تسبیح وتہلیل اور قیام و رکوع و سجود وقعود وغیرہ تمام اشیاء نماز میں موجود ہیں۔ اور شرعا نماز بھی اس عبادت کا نام ہے۔ جس میں تمام چیزیں پائی جاتی ہوں۔ اس کا خلاف شریعت غرا کا خلاف ہے۔ اور بعض جہال ملاحدہ کا جو یہ خیال ہے کہ نماز دل میں اللہ اللہ کرنے کا نام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَقِيمُوا الصَّلٰوۃَ فرمایا۔ کہ نماز قائم کرو نہ کہ فَاقْرَؤُا الصَّلٰوۃ کہ نماز پڑھو لہٰذا دل میں ہی اللہ اللہ کر لینا کافی ہے۔ یہ محض باطل ہے۔ یہ ''خوئے بدرا بہانہ بسیار'' کا مصداق ہے۔ ان کا جواب صرف یہ ہی کافی ہے۔

زاں کہ زد بقرآن و حدیث نہ رہی
جوابش آنکہ جوابش ندہی

(اور کیا ہی عجیب تعلیم ہے کہ اِذَا خَاطَبَ هُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا جواب جاہلاں باشد خموشی۔ ان کے جواب میں مشغول ہونا تضیع اوقات ہے) اور دوسری بات یہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ شریف پڑھی جاتی ہے۔ جس کا ہر ہر جملہ انسان کی روحانی قوتوں کو ابھارنے والا ہے۔ پھر اس کا کھڑا ہونا۔ حمد وثنا کرنا اسکے آگے سر رکھ کر اس کی حمد وثنا کرنا روح کو تازہ کرتا ہے۔ اور جب روح پر تازگی آتی ہے۔ تو نفسانی قوتیں گھٹ جاتی ہیں۔ جو بے حیائی اور برے کاموں کی محرک تھیں۔ اور ذکر الٰہی نماز کے باہر بھی کیا کریں۔ کیونکہ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ خواہ ذکر قلبی ہو خواہ لسانی۔ جہری ہو خواہ سری۔ یہ بڑی چیز ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے نزدیکی ہوتی ہے۔ اور بمصداق اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنَّ الْقُلُوْبُ کہ خدا کی یاد میں دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے یہ تین قسم کی عبادت ہے' تلاوت۔ نماز' ذکر۔ اگرچہ نماز میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر جداگانہ بھی ہر ایک جدا اثر رکھتی ہے۔ اسلئے ہر ایک کو جداگانہ ذکر فرمایا۔ اور اس ترتیب میں ایک نکتہ ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ میں اشارہ ہے کہ خلوص سے یہ کام کرو۔ ورنہ بمصداق۔

بر زبان تسبیح و در دل گاؤخر این چنیں تسبیح کے دارد اثر
دوشم ندا رسید ز درگاہ کبریا
کاے بندہ کبر بہتر ازیں عجز باریا

Marfat.com

خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار
دانی مرا بصیر و خطائے تو برملا

لا حاصل اور تضیع اوقات ہے۔ وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ یہ تعلیم باطنی تھی۔ کہ تم ایسے ہو جاؤ تمہارے نور باطن سے لوگ خود بخود ہدایت پر آ جائیں گے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعاً o اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعاً وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيرُ مَنُوْعاً o اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ o وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ o اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ لَحَافِظُوْنَ o اُولٰئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ o بیشک آدمی موافق اپنی جبلت کے پیدا کیا گیا ہے۔ بے صبر اور حریص گھبرو الا۔ هَلُوْع لغت عرب میں حریص اور بے صبر کو کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس لفظ کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کی تفسیر خود ہی فرما دی ہے۔ اور فرمایا: اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعاً جب پہنچے اس کو برائی جیسے مفلسی اور بیماری یا نقصان مال ہو یا اولاد یا کوئی دوسری مصیبت تو نہایت گھبراوے۔ اور مضطرب اور بے قرار ہووے۔ بخلاف دوسرے جانوروں کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کی سمجھ اور دانائی بہت قوی ہے۔ اور اس کی عقل اور فکر دور دور پہنچتی ہے۔ اس واسطے ہر مصیبت کے رنج و الم کی وجوہات کو خوب غور کر کے دریافت کرتا ہے۔ اور اس کے لوازمات کے انجام کے حال کو بہت دور سے دیکھتا ہے۔ پھر وہم کے غلبہ کے سبب سے ان سب کو واقع ہو جاتا ہے۔ اس بے قراری کے حال میں مغلوب ہو جاتا ہے اور اس مصیبت کے دفع کرنے کے واسطے طرح طرح کے حیلے اور تدبیریں بھی اس کے دل میں آتی ہیں۔ اور کسی سے مطلب براری نہیں ہوتی ہے۔ پھر ایک تدبیر کو چھوڑتا ہے۔ اور دوسری تدبیر میں پڑتا ہے۔ اور اس انتقال میں یعنی ایک تدبیر کو چھوڑنے اور دوسری کو پکڑنے میں اسکے قویٰ کو بہت بے قراری حاصل ہوتی ہے اور ایک تدبیر کو تمام نہ کر کے دوسری تدبیر کے سامان کی فکر میں جا پڑتا ہے۔ وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعاً۔ اور جب پہنچتی ہے اس کو کوئی بھلائی جیسے دولت اور حکومت یا دوسری طرح کی

Marfat.com

بھلائی تو نہایت بخیل ہو جاتا ہے۔ اور ہرگز نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کچھ فائدہ پہنچے اور جب خدا تعالیٰ اس پر ہر طرف سے خوشی اور ترقی کے دروازے کھولتا ہے تو اس کو ہر نعمت اور ہر مرتبے کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہے۔ تا کہ دوسرے کو نہ پہنچے۔ اور میری ہی نسل اور خاندان میں یہ حکومت اور ثروت ہمیشہ باقی رہے۔ پھر اس سبب سے اس کا بخل روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قارون کا چھوٹا بھائی بن جاتا ہے۔ اَعَاذنا اللّٰہ منہ اور بخل اور نگہبانی اور مال میں ایسے شخص کو اگر قارون کا بڑا بھائی کہا جائے تو بھی بجا ہے کیونکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بار بار کہنے پر قاروں نے ادائے زکوٰۃ کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن مال زکوٰۃ کو بہت دیکھ کر رک گیا تھا۔ اور یہ بخیل راہ خدا پر خرچ کرنے کا خیال تک بھی کبھی نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ ارادہ کرے سو یہ بھی اس کی دانائی اور بزرگی ہے۔ کہ ہر نعمت کے نفع کی وجہوں کو خوب غور کر لیتا ہے۔ اس کے لوازمات بعیدہ اور پوشیدہ خواصوں کو دور سے بوجھ سمجھ لیتا ہے۔ اور اس میں انتہا درجہ کی خواہش کرتا ہے۔ اور وہم کے غلبے کے سبب سے ہر ایک خواہش کو خوب بوجھتا سمجھتا ہے اور اسی نعمت کو تنہا اپنے ہی پاس رکھنے کے واسطے طرح طرح کی حیلے سازیاں اور تدبیریں کرتا ہے اور اس میں بہت فکر اور غور کرتا ہے۔ حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

گر بریزی بحر را در کوزۂ چند گنجد قسمت یک روزۂ
کوزۂ چشم حریصاں پُر نشد تا صدف قانع نشد پُر در نشد

(حریص لوگوں کی بھوکی آنکھوں کا کوزہ کبھی پر نہ ہوا۔ جب تک سیپ نے قناعت نہ کی۔ موتیوں سے مالا مال نہ ہوا۔ ع

اگر جمعیت دل ہے تجھے قانع ہو
کہ اہل حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں

ممکن نہیں بغیر قناعت فراغ دل ہر چند تودہ تودہ سیم وزر ملے
بند بگسل باش آزاد اے پسر چند باشی بند سیم و بند زر
بیٹا قید کو توڑ کر آزاد ہو جا۔ چاندی سونے کے خیال میں کہاں تک مقید رہے گا۔

ہر کرا جامہ زعشق چاک شد
او زحرص و عیب کلی پاک شد

Marfat.com

جس شخص کا جامہ عشق سے چاک ہوگیا۔ وہ حرص اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہوگیا۔

کیا کام مجھے خوف و رجا سے کہ میرے پاس
ہے جاں سو بے جان ہے دل ہے سو غنی ہے
نہا دہ ایم بار جہان بر دل ضعیف
ایں کاروبار بستہ بہ یک سو نہادہ ایم

عشق تمام روحانی امراض کا علاج ہے۔

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

(اے عشق جو ہمارا اچھا جنون ہے اے ہمارے تمام (اخلاقی و روحانی امراض کے طبیب تو خوش رہے) عشق غرور کی دوا ہے۔

اے دوائے نخوت و ناموس ما اے تو افلاطون و جالینوس ما

اے عشق جو ہمارے تکبر اور عزت طلبی کی دوا ہے۔ اے وہ کہ تو ہمارا افلاطون اور جالینوس ہے۔

بذل مال و جاہ و ترک نام و ننگ در طریق عشق اول منزل ست
مطلب نہ عشق بازی تحصیل خاکساری است افتادگی است حاصل از پختگی ثمر را

جسم خاک از عشق بر افلاک شد
کوہ در رقص آمد و چالاک شد

عشق گنجد در دل تنگ و نگنجد در جہاں ویں سخن در دل نگنجد عقل دور اندیش را

عشق جان طور آمد عاشقا
طور مست و خرموسی صاعقا

آمدم برسر مطلب غرض یہ ہے کہ یہ دونوں صفتیں یعنی بے صبری اور حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب اور انبیاء علیہم السلام اور قرآن سے پھرنے اور انکار کرنے کا سبب پڑتی ہیں۔ تو دوزخ کے بلانے کے قابل سب آدمی ہوئے۔ اس واسطے کہ اس کی اصل پیدائش میں دوزخ کے بلانے کی استعداد پائی جاتی ہے۔ مگر آٹھ گروہ ایسے ہیں کہ ان کو دوزخ نہ بلاوے گی۔ اس واسطے کہ ان کو اپنے آٹھوں دروازوں سے بہشت

Marfat.com

بلاوے گی۔ اگر ان کو دوزخ بھی بلاوے تو آپس میں دوزخ اور بہشت کے جھگڑا اور مناقشہ لازم آئے گا اور دوزخ اور بہشت آپس میں خواجہ تاش ہیں۔ یعنی ایک ہی ہستی کے تابعدار ہیں۔ اور آپس میں صلح اور ملاپ ہے۔ ان میں جھگڑا فساد آپس میں ہو نہیں سکتا۔ اور ان گروہوں کی تفصیل یہ ہے۔ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر ہیشگی کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ یہ زیادہ حریص اور بے صبرے نہیں پیدا کیے گئے ہیں۔ ورنہ پنجوقتہ نماز کا ادا کرنا ان سے نہ ہوسکتا اور جو یہ رات و دن میں پانچ وقت اپنے خدا کی حضوری میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو ان سے اپنے خدا اور مالک کے واسطے اپنے مال سے نذر و نیاز دینے میں انکار کب ہوسکتا ہے۔ یا جن کی تنخواہ حق تعالیٰ نے ان پر اتاری ہے۔ ان کو نہ دیں اور حرص کی زیادتی ان کو اس مرتبے کو پہنچا دے کہ اسکے حق کو منع کریں۔ یہ ان سے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اس جگہ پر جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے نماز پڑھنے والوں کو گویا ان آٹھویں گروہوں کا سردار کر کے اس آیت میں سب سے پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کلام کے آخر میں بھی اُس گروہ کا ذکر بنا کر کلام کو ختم کیا ہے۔

نماز ہر عبادت کی جڑ ہے

تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز ہی ہر عبادت کی جڑ ہے۔ اور نماز ہی ہر عبادت ہے۔ کوئی عبادت معتد بہ اور معتبر قرار نہیں دی جاسکتی۔ تاوقتیکہ نماز نہ پڑھی جاوے کیونکہ نماز اسلام کا رکن اعظم ہے۔ اور یہ ہی خصوصی عبادت ہے جو ہر فرد مسلم پر بلا امتیاز صغیر و کبیر امیر و غریب و مسافر و مقیم و مرد و عورت فرض ہے۔ اور جس سے کہ بمصداق مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا كَانُوْا سَبْعاً اور فَاضْرِبُوْهُمْ اِذَا كَانُوْا عشراً نابالغ بچے بھی مستثنا نہیں کیے گئے تا کہ بچپن ہی میں عادی ہوجائیں۔ اور بعد از بلوغ بلا تکلف اس فریضہ کو ادا کرسکیں۔ سو ظاہر میں تکرار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت تکرار نہیں۔ اس کے کئی وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی ہیں۔ اس آیت کے معنی دریافت کیے کہ نماز کی ہیشگی سے کیا مراد ہے اس واسطے کہ ہمیشہ نماز میں رہنا آدمی کی طاقت سے باہر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نماز کی ہیشگی سے یہ مراد ہے۔ کہ نماز پڑھنے میں داہنے بائیں نہ دیکھے۔ اور دل بھی سوائے خدا

Marfat.com

کی یاد کے دوسری طرف خیال نہ لگائے۔ اور ظاہر بھی یہ ہے کہ محافظت کا لفظ جو ان آیتوں کے آخر میں آتا ہے۔ اس کے آداب اور شرطوں کی رعایت کرنا اور وقت آنے سے پہلے وضو کر کے کپڑے پہن کے قبلہ کی طرف دریافت کر کے مستعد ہو کر بیٹھنا تاکہ نماز کا وقت آئے۔ تو اس وقت کسی شرط کے حاصل کرنے کی طرف دل متعلق نہ رہے اور اثناء نماز میں ظاہری اور باطنی عاجزی سے کھڑے ہونا۔ اور ریا سے بچنا۔ اسی طرح تمام آداب اور سنن کی رعایت کے ساتھ اول سے آخر تک نماز کو تمام کرنا اور نماز سے فراغت ہونے کے بعد بھی بیہودہ اور بری باتوں سے پرہیز کرنا یہ سب چیزیں التفات کے سوائے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مداومت سے مراد یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا اور ایک وقت کی بھی نماز کو دیدہ دانستہ ترک نہ کرنا اور محافظت سے دوسری چیزیں مراد ہیں۔ چنانچہ یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ پہلی آیت سے فرض نماز مراد ہے اور آخر کی آیت سے سوائے فرض کے دوسری نمازیں مراد ہیں۔ جیسے ہر روز کی سنن موکدہ اور چاشت اور اشراق اور دوپہر لوٹنے کی اور تہجد کی نماز چنانچہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ دوسرے وہ لوگ جن کے سب قسم کے مالوں میں سائل اور محروم یعنی بے سوال کا جو نہ مانگنے کی وجہ سے بے نصیب رہ جاتا ہے۔ حق ہے اور حق بھی کیسا معلوم کہ اس نے کھول دیا ہے کہ اس قدر دیا کروں گا۔ یہ نہیں کہ کبھی دیا اور کبھی نہ دیا۔ بلکہ ایک حصہ معین کر دیا ہے۔ اس حق معلوم میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض صدقات واجبہ جیسے زکوٰۃ وصدقہ الفطر و دیگر نفقات واجبہ مراد لیتے ہیں۔ (۲) بعض کہتے ہیں صدقات واجبہ کے علاوہ خیر و خیرات مراد ہے۔ خواہ صدقات واجبہ مراد ہوں یا نفلی بتانا تو اس امر کا مقصود ہے کہ یہ لوگ حریص نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے اموال کو مصارف صرف میں خرچ کرتے ہیں۔ فی اموالہم جمع کا صیغہ بتا رہا ہے۔ کہ سب مالوں میں خیرات جاری رہے۔ زراعت۔ مواشی۔ تجارت نقد میں سے جس طرح ممکن ہو نفع پہنچاتے ہیں۔ مکان ہیں تو مفت ان میں مساکین و غرباء کو رہنے دیتے ہیں۔ مہمان کو اتارتے ہیں۔ ان کی گاڑی اور گھوڑوں کو حاجت والے مانگ کر لے جاتے ہیں۔ ان کے کپڑوں اور ہتھیاروں اور کتابوں اور دیگر اشیاء سے نفع اٹھاتے ہیں۔ یہ کریم النفس کہ نیکی سے دریغ نہیں کرتے۔ حق کا لفظ کہہ رہا ہے۔ کہ ایسے درماندوں کا ان کے مال میں بڑا زور

Marfat.com

ہے اور حصہ معین ہے۔ جیسا شریکوں کا ہوتا ہے۔ ان کے دامن ہمیشہ مسکینوں کے ہاتھ رہا کرتے ہیں۔ سائل سے مراد وہ آدمی ہے۔ کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سے ظاہر کرے۔ یا کوچہ گرد فقیر جو خانہ بخانہ مانگتا پھرتا ہو۔ مگر محروم کے معنی میں علماء کے متعدد قول ہیں۔ (۱) تو وہی جو بیان ہو چکا ہے کہ مانگنے کی وجہ سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ (۲) بعض کہتے ہیں کہ محروم سے جانور مراد ہیں اس واسطے کہ بے زبان ہیں ان پر رحم کرنا اور اپنے مال سے ان کو نفع پہنچانا چاہیے بعض کہتے ہیں محروم سے وہ مصیبت زدہ لوگ مراد ہیں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انکو دینا زیادہ ثواب ہے۔ اور لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافاً کے عین مصداق ہیں۔

مسکین کون لوگ ہیں؟

حدیث شریف میں آیا لَیْسَ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ تَرُدُّہُ الْاُکْلَۃُ وَالْاُکْلَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُ غِناً یُغْنِیْہِ وَلَا یَسْئَلُ النَّاسَ فَتَصَدَّقُ عَلَیْہِ یعنی مسکین وہ نہیں ہے جس کے پاس ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک خرما یا دو خرمے نہ ہوں اور وہ دربدر مارا مارا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے کہ اپنی احتیاج کے دفع کرنے کی چیز نہیں رکھتا اور اپنی احتیاج کو کسی کے سامنے ظاہر کر کے سوال بھی نہیں کرتا تا کہ لوگ اس کی حاجت دریافت کر کے کچھ اس کو دے دیں۔ سو ایسے فقیر کو دینا بہت بڑا ثواب ہے باوجود اس کے سائل کو محروم پر مقدم کیا۔ اس لئے کہ یہ نفس الامر میں ہر جگہ پہلے پہنچا کرتا ہے۔ یعنی مانگنے والا نہ مانگنے والے سے ظاہر میں بھی مقدم ہے۔ افسوس ہے ان سائلوں پر جنہوں نے اس کو دائمی پیشہ بنالیا ہے۔ ایسے سائلوں کو از روئے شریعت غرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دینا ناجائز ہے۔ اور اسکے ساتھ اظہار کرامت و ولایت کا بھی دعویٰ کرتے ہیں افسوس صد افسوس۔

عبادت بدنی اور روحانی

نماز بدنی و روحانی عبادت ہے۔ اس کے بعد مالی عبادت بھی ضرور ہے۔ اس لئے اس دوسرے جملہ کو اسکے بعد بیان فرما کر جتلا دیا کہ نری نماز باوجود قدرت مال خرچ کرنے کے کافی نہیں۔ مال میں سے خیرات و صدقات بھی دیا کرو۔

Marfat.com

نیر زد بخیل آنکہ تاش بری دگر روزگارش کند چاکری
مکن التفاتے بمال بخیل مبر نام مال و منال بخیل
بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر
بدگمانی کردن و حرص آوری کفر باشد پیش خوان مہتری

۴۔ یا وہ تاجر مراد ہے کہ اسکی اصل پونجی میں بہت نقصان آیا۔ یا اس کا مال بالکل غارت ہوگیا ہو۔ اس کو دینا اور اس کی مدد امداد بھی بڑا ثواب ہے۔

صدقات مصائب دفع کرتے ہیں

صدقات و خیرات کو دفع مصائب میں خصوصی تاثیر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اَلصَّدَقَاتُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں بلکہ موت تک ٹل سکتی ہے اور دعا اور مناجات سے بھی ہر بلا و مصیبت دفع ہوسکتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جب بلا و مصیبت نازل ہوچکی ہو تو ادہر سے نماز پڑھنی شروع کر دی جائے اور ادھر سے صدقہ و خیرات کرنے شروع ہوں۔ اور اس وقت کی نمازیں اور صدقات و خیرات مفید ثابت نہ ہونگے۔ جب کہ پہلے سے تارک فرائض تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (اور ہمارے دیئے میں سے اس دن سے پہلے دے لو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو پھر کہنے لگے۔ کہ اے رب مجھے ذرا تو مہلت دی ہوتی کہ میں خیرات دے لیتا۔ اور نمازی ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ تو کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا جب کہ اس کا وقت آ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ خداوند کریم اس آیت پاک میں مال خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو تمام آسائش دنیا اور جملہ غفلات کا ذریعہ ہے۔ اور تمام بے ہودہ خیالات کی جڑ ہے۔ اور جب کہ یہ مال مالک حقیقی کے نام پر خرچ کیا جاوے۔ تو یہ تمام امراض ظاہری اور خصوصاً امراض باطن کا مکمل علاج ہے۔ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ کہ ہمارے دیئے سے دو جس طرح ذکر اللہ میں نماز فرائض یا نوافل حج وغیرہ کی تخصیص نہ تھی بلکہ عام مراد تھی۔ نماز روزہ حج بھی ایسی ذکر و فکر و مراقبہ بھی ہو اسی طرح یہاں خرچ کرنے سے خاص زکوٰۃ و صدقات

Marfat.com

واجبہ مراد نہیں بلکہ عام ہے پھر فرماتا ہے کہ کام بہت جلد کرو برسوں کے آنے والے سامانوں پر منحصر نہ رکھو کہ یوں ہوگا۔ اور اس قدر ہو جاوے تب دیں گے اور فرصت سے اللہ کو یاد بھی کیا کریں گے کس لئے کہ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ ہر وقت کھٹکا لگا ہوا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

اجل لگائے ہوئے گھات ہر کسی پہ ہے
بہوش باش کہ عالم روا روی پہ ہے

پھر عمر بھر تو یادالٰہی نہ کی۔ حتی کہ نماز پنجگانہ سے بھی غافل پڑے رہے۔ اللہ کی راہ میں کوڑی تک نہ دی زکوٰۃ و صدقات واجبہ بھی نہ دیئے۔ اور خیالات میں بے فکر تھے۔ کہ موت کے سامان پیدا ہوگئے۔ اور یقین ہوگیا کہ اب ان رفیقوں کو چھوڑتے ہیں۔ ایسا کہ پھر کبھی یہاں آنا نہ ہوگا تو اب لگے حسرت و افسوس سے یہ کہنے کہ اے خدا مجھے ذرا مہلت دے کہ میں خیرات دے لوں۔ مگر اس وقت کسی کو ایک ذرہ بھر بھی مہلت اللہ تعالیٰ نہیں دیتا۔ اب تم کو مہلت بہت ہے جو کرنا ہو کر لو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (حقانی تفسیر سورۂ منافقون)

مولائے روم فرماتے ہیں۔

چوں قضا آید نہ بینی غیر پوست
وزشماں را باز نشناسی زدوست

جب قضا آئے گی۔ تو تم سوائے ظاہری حالت کے کچھ نہ دیکھو گے دشمن و دوست میں تمیز نہ کرسکو گے۔

قضا شخصے ست پنج انگشت دارد چو خواہد از کسے کارے برآرد
دو بردیدہ گزارد دواں دو برگوش یکے برلب نہدگو بدکہ خاموش

چوں چنیں شد ابتہال آغاز کن
نالہ و تسبیح و روزہ سازکن

جب ایسا ہو تو خدا کی درگاہ میں عجز و نیاز شروع کرو۔ زاری و تسبیح اور روزے کا سامان کرو۔ یہاں روزہ وغیرہ سے نفلی عبادت مراد ہے جو عموماً مصائب و نوائب کے نزول کے وقت کی جاتی ہے۔ نہ کہ فرض بھی ابھی شروع کرے۔ پہلے کبھی بھول کر بھی نماز فرض نہ

Marfat.com

پڑھی تھی۔ اور نہ ہی کبھی روزہ رمضان شریف کا رکھا تھا۔ ''چو چنیں شد'' کے دو معنی ہیں جب ایسا ہے۔ (۲) جب ایسا ہو۔ اور اس لحاظ سے اس کا مطلب دو طرح ہوسکتا ہے ایک تو یہ کہ جب یہ بات ہے کہ قضا کے سامنے تدبیر کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ بلکہ انسان خود دشمن کے ہاتھ جا گرفتار ہوتا ہے تو مناسب ہے۔ کہ ایسے ناگہانی مصائب سے بچنے کیلئے خداوند کریم سے دعا و گریہ زاری و مناجات کریں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب ایسا واقعہ ہو جائے۔ کہ انسان کی قضا آ گئی ہے۔ اور وہ اپنے پاؤں سے نوائب و مصائب کے منہ میں خود بخود جا رہا ہے۔ اور کوئی تدبیر سعی کارگر نہیں ہوتی تو یہ وقت ہے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کرے۔ اور صدقہ و خیرات اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ ظاہری و باطنی عبادتوں کے ساتھ استمداد کرے۔

جب الجھنے لگے سر رشتہ تدبیر تیرا
جب نشانے سے رہے دور ہر اک تیر تیرا
لوگ جب تجھ سے بگڑنے لگیں بے جرم و قصور
ہر طرف سے تجھے جب گھیر لیں آفات و شرور
الغرض جب ہو زمانے کی ہوا تیرے خلاف
جب ہو سب دائرہ ارض و سما تیرے خلاف
چھوڑ دے پروائے کواکب نہ ہو پابند فلک
ہاتھ اٹھا بہر دعا پیش خداوند فلک

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وَرُبَّمَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ قَدْ اُحِیْطَ بِهٖ وَقُضِیَ بِهِلَاکِهٖ فِیْ عَالَمِ الْمِثَالِ فَانْدَفَعَ اِلٰی بَذْلِ اَمْوَالٍ خَطِیْرَةٍ وَتَضَرُّعٍ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی هُوَ وَنَاس'' مِنَ الْمَرْحُوْمِیْنَ فَمَحَا هِلَاکَهٗ بِنَفْسِهٖ بِاِهْلَاکِ مَالِهٖ وَهُوَ قَوْلُهٗ (صلی اللہ علیہ وسلم) لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ اور بسا اوقات بندہ قضا کے پنجہ میں آ جاتا ہے۔ اور عالم مثال میں اس کی موت کا فیصلہ ہو چکتا ہے۔ (جس کو خواب وغیرہ کے ذریعہ سے محسوس معلوم کرکے) وہ فوراً بہت سے اموال خیرات کرنے لگتا ہے اور وہ خود اور

Marfat.com

کئی دوسرے مقبول لوگ مولیٰ کریم کی درگاہ میں گریہ وزاری کرتے ہیں تو اس کے مال کے خرچ کرنے سے اس کی موت ٹل جاتی ہے۔ اور یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک ہے کہ قضا کو دعا ہی لوٹاتی ہے۔ اور عمر کو صدقہ ہی بڑھاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دعا کے متعلق فرماتے ہیں۔ تاثیر دعا کے متعلق اسی کتاب میں خود اپنا ایک کشف بیان فرماتے ہیں۔ اِنَّ نَاسًا تَشَاجَرُوْا فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَتَحَاقَدُوْا فَالْتَجَأْتُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَاَیْتُ نُقْطَةً مِثَالِیَةً نُوْرَانِیَةً نَزَلَتْ مِنْ حَظِیْرَةِ الْقُدْسِ اِلَی الْاَرْضِ یعنی چند آدمی باہم جھگڑنے اور بغض وعداوت کرنے لگے۔ میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی تو مجھے ایک نقطہ مثالی نورانی نظر آیا۔ جو حظیرہ قدس سے زمین پر نازل ہوا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پھیلنے لگا۔ اور جوں جوں پھیلتا جاتا تھا ان لوگوں کا بغض وکینہ دور ہوتا جاتا تھا۔ ابھی ہم اس نشست میں ہی تھے کہ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آنے لگے۔ اور ہر ایک کے دل میں وہی الفت پیدا ہوگئی۔ جو پہلے تھی اور یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی ان عجیب نشانیوں میں سے تھا۔ جو مجھ پر منکشف ہوئیں۔ اس سے ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں۔ وَقَدْ بَیَّنَتِ السُّنَّةُ بَیَانًا وَّاضِحًا اِنَّ الْحَوَادِثَ یَخْلُقُهَا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ تُحْدِثَ فِی الْاَرْضِ خَلْقًا مَّا ثم ینزل فی هذا العالم فیظهر فیهٖ کمال خلق اول مرة سنة من اللّٰه تعالٰی ثم یمحی الثابت و یثبت المعدوم بحسب هذا لوجود قال اللّٰه تعالٰی یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ مثل ان یخلق اللّٰه البَلَاءَ خلقا ما فهنزله علی المبتلی ویصعد الدعاء فیردُّهٗ وَقَدْ یخلق المرت فَیَصْعَدُ الْبِر وَیُرَدُّهٗ۔ یعنی احادیث شریفہ سے یہ بات پوری طرح روشن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حوادث کو ان کے زمین پر حادث ہونے سے پہلے کسی پیدائش کے ساتھ پیدا کرتا ہے اسکے بعد ان کو اس عالم میں نازل کرتا ہے۔ پھر وہ یہاں اس طرح ظہور میں آتے ہیں جس طرح پہلے کسی سنت اللہ کے ماتحت پیدا کئے گئے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس وجود کے لحاظ سے ان میں سے کسی ثابت کو معدوم کرتا ہے۔ اور کسی معدوم کو ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے یعنی لوح محفوظ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک بلا کو کسی طرح کی پیدائش سے پیدا کرتا ہے۔ ادھر سے دعا اور چڑھتی ہے۔ تو وہ اس بلا کو لوٹا دیتی ہے اور کبھی موت کو پیدا کرتا ہے۔ تو نیکی اور چڑھتی ہے اور اس کو لوٹا دیتی ہے۔ الخ

Marfat.com

مصائب ٹالنے کا طریقہ

مذکورہ بالا مصائب و نوائب و موت جن کو دعا یا صدقات وغیرہ بفضلہٖ تعالیٰ و بکرمہٖ رد کرنے کے باعث ہوتے ہیں۔ ان سے مراد قضائے معلق محض اور معلق شبیہ بہ مبرم ہے۔ کیونکہ قضا تین قسم ہے (۱) مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں (۲) اور معلق محض کہ صحف ملائکہ میں کسی چیز پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔ کہ اگر فلاں بن فلاں بیمار ہو جائے اور فلاں مال سے صدقہ دے۔ یا فلاں نیکی کرے۔ تو اس مصیبت کو اس سے ٹال دیا جائے گا۔ (۳) اور معلق شبیہ بہ مبرم کہ صحف ملائکہ میں اسکی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ وہ جو مبرم حقیقی ہے اسکی تبدیل ممکن نہیں۔ اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں۔ تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید و احادیث شریفہ میں بکثرت موجود ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ جب ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کافروں کے بارے میں اتنے دیگر ہوئے۔ کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ہو۔ چونکہ یہ عذاب قوم لوط پر قضائے مبرم حقیقی تھا۔ تو انہیں ارشاد ہوا۔ یَا اِبْرَاھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اِنَّھُمْ اٰتِیْھِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو۔ بے شک ان پر وہ عذاب آنے والا ہے۔ جو ٹلنے کا نہیں۔ اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے۔ اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے۔ انکی دعا سے انکی التجا سے وہ ٹل جاتی ہے اور حضرت مولائے روم کے اس شعر۔

اولیاء راہست قدرت ازالہ تیر جستہ . باز گرداند زراہ

کا بھی یہی مطلب ہے کہ اولیاء کرام تیر جستہ کو باز رکھتے ہیں۔ اور وہ جو متوسط حالت میں ہے۔ جسے صحف ملائکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کر سکتے ہیں۔ اس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم اس کو فرماتے ہیں۔ میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں۔ اور اسی کی نسبت حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔ اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ بے شک دعا قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

Marfat.com

نالہ میکن کائے تو علام الغیوب
زیر سنگ مکر بد مارا مکوب

رو رو کر دعا کرو کہ اے غیب کے جاننے والے ہم کو کسی برے بیدین آدمی کے سنگِ مکر سے صدمہ نہ پہنچا ہو۔

نگہ دار از رخنۂ رہزنان مکن شاد برمن دلِ دشمنان

مولائے روم

یا کریم العفو ستّارَ العُیُوب انتقام ازماکش اندر ذنوب

مولائے جامی

گناہانم اگر ازحد بیرون ست ہزاراں بارازان فضلت فزون ست
اگر باشد دو صد خرمن گناہم توانی سوختن از برق آہم
اگر باشدز عصیاں صد کتابم توانی شتن از چشم پر آبم
آنچہ در کونست زا شیاز انچہ ہست وانما جانرا بہر حالت کہ ہست

ترجمہ: اس شعر کا بمصداق قول قائل کے کہ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءَ کَمَاھِیَ الٰہی اشیاء عالم کے اصلی حقائق جو کچھ ہیں ہم کو دکھا دے جس سے یہ مقصد ہے کہ ہم خیر وشر اور نفع وضرر میں تمیز کرسکیں۔

گر سگی کردیم اے شیر آفریں شیر را مکمار بر مازیں کمیں
آب خوش را صورت آتش. مدہ اندر آتش صورت آبے منہ

خوشگوار پانی کو آگ کی شکل میں نمایاں نہ کر اور آگ میں پانی کی صورت نہ رکھ۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم نفس کے دھوکے سے کسی مفید چیز کو مضر سمجھ کر چھوڑ بیٹھیں۔ اور کسی مضر چیز کو مفید سمجھ کر اختیار کرلیں۔ جامی علیہ الرحمۃ

میان نیک و بد تخلیط کردیم گہے افراط و گہہ تفریط کردیم
راہ فرمودنی ہاکم سپردیم بنا فرمودہ نہا افشردیم
نزاکوشیدن خود در خروشیم بدہ توفیق کو شش تا بکوشیم

مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ

از شراب قہر چوں مستی دہی عیستہارا صورت ہستی دہی

Marfat.com

الٰہی جب تو اپنے قہر کی شراب سے کسی کی عقل زائل کر دیتا ہے۔ تو بے اصل و غیر موجود چیزوں کو اسکی نظر کے سامنے موجود چیزوں کی صورت دے دیتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کی نگاہ میں راست بینی و حقیقت شناسی کی صلاحیت نہیں رہتی۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سمجھتے ہیں کچھ اور پیش آتے ہیں کچھ اور وَلَهُمْ اَعْيُنٌ " لَايُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ" لَا يَسْمَعُوْنَ بِهَا کا بھی یہی مطلب ہے کہ انکی آنکھیں تو ہیں لیکن ان سے دیکھ نہیں سکتے۔ اور ان کے کان موجود ہیں ان سے سن نہیں سکتے یہ حالت ان لوگوں کی شقاوت اور بدبختی اور ان پر قہر الٰہی کے نزول کی علامت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَه' وَالْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَه'

چو خواہد قضا سرنگونت کند بکردار بد رہنمونت کند

کسے را کہ بدگشت روز بہی نگردد نصیبش بجز گمرہی

چیست مستی؟ بند چشم از دید چشم

تا نماید سنگ گوہر یشم یشم

مستی کیا ہے؟ تمیز کی آنکھ کا بصارت سے بند ہو جانا۔ یہاں تک کہ اسکو پتھر بصورت مروارید اور یشم بصورت سنگ یشب دکھائی دینے لگے۔ مستی سے مراد یہ ہے کہ انسان کی قوت تمیز نہ رہے۔ اور مضر اشیاء کو مفید سمجھنے لگے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وَالْاٰثَامُ رُبَمَا تَشْتَبِهُ بِمَا لَيْسَ بِاِثْمٍ كَمَا قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا اِمَّا لِقُصُوْرِ الْعِلْمِ اَوْ لِغَرْضٍ دُنْيَوِيٍّ يُفْسِدُ بَصِيْرَتَه' یعنی گناہوں پر کبھی مباحات کا شبہ پڑنے لگتا ہے۔ جیسے مشرکوں نے کہا تھا۔ کہ بیع تو بالکل ربا کی سی ہے۔ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا حالانکہ مولیٰ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور ربو (سود) بیاج کو حرام کیا ہے۔ مشرکین کی بصیرت اور بصارت زائل ہو چکی ہے۔ ان میں مادہ تمیز نہیں رہ گیا۔ جس کے ساتھ حل و حرمت میں تمیز کر سکیں۔ اور یہ اشباہ یا تو کم علمی کے سبب سے ہوتا ہے یا کسی دنیوی غرض سے جو اس کی بصیرت کو خراب کر دیتی ہے۔ مولائے روم

چیست مستی؟ حسہا مبدل شدن چوب گز اندر نظر صندل شدن

(مستی کیا ہے؟ ادراک باطنی کا بدل جانا۔ اور جھاؤ کی لکڑی کا صندل دکھائی دینا۔

Marfat.com

یعنی غیر مفید چیزوں کا مفید سمجھنا اور اس سے بصارت چشم کا زوال مراد نہیں۔ بلکہ بصیرت قلب کا زوال مراد ہے۔ اور اس حالت میں بصارت بھی غیر مفید ہو جاتی ہے۔

گر شود بنیش دو چنداں بے بصیرت راچہ فیض
میکشد احول دو میل سرمہ چشم خویش را

تہی دستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

سوئم چہلم ختم قرآن قرآن سے ثابت ہے

صرف یہی نہیں کہ صدقات وخیرات اور دعا سے زندوں ہی سے مصائب و آلام ٹلتی ہیں۔ بلکہ یہ اشیاء بمصداق احادیث صحیحہ کے ان لوگوں سے بھی آفات و بلیات کو ٹال سکتی ہیں۔ جو کہ اس دار بقا اور بے وفا سے روپوش ہو چکے ہیں۔ اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں تیجہ و برسی و چہلم وختم قرآن شریف وغیرہ مسلمانوں میں قدیم سے رائج ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے یہ امور ثابت ہیں۔ ان کا منکر گمراہ و بے دین ہے۔ (۳) وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور تیسرے وہ لوگ جو سچا جانتے ہیں جزا کے دن کو۔ اس میں سب نیکیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور ہر قسم کی برائی جیسے حرص۔ بے صبری حسد و بغض و کینہ چوری و زنا وغیرہ سے بچنے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ جو شخص روز جزا کا صحیح عقیدہ رکھتا ہوگا۔ وہ جو نیکی کرے گا۔ دل کھول کر کرے گا۔ غرباء کو دینا اقارب وضعفاء پر رحم و شفقت کرنا سب کے عوض کی یقینی امید ضرور تحریک کرتی ہے۔ اسی طرح ہر قسم کے ظلم وستم اور ناحق شناسی سے روکنے کو بھی یہ یقین سد قوی ہے۔ یہ جملہ اور اسکے بعد کا جملہ پہلے اور آئندہ احکام کیلئے تاکید کا فائدہ بخشا ہے۔ (۴) وَالَّذِيْنَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ چوتھے وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرا کرتے ہیں۔ کس لئے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ان کے رب کے عذاب کا کچھ ٹھیک نہیں۔ کہ کب اور کس وقت نازل ہو جائے اس سے نڈر رہنا نہ چاہیے۔ پہلا جملہ عذاب اور ثواب آخرت کے خوف و امید کی وجہ سے نیکی پر ابھارنے والا بدی سے روکنے والا تھا۔ مگر انسانی حرص وطمع و شہوت کبھی اس قدر دور و دراز کی سزا یا جزا سے غافل کر کے بدی میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر جب اس کو برے کام پر دنیا ہی میں تازیانے پڑنے کا خوف دلایا جاتا ہے۔ کہ آخرت تو آخرت دنیا ہی میں ایسے بدکاموں کی سزا مل جاتی ہے۔

Marfat.com

بیماری تنگدستی' بے عزتی کوئی نا گہانی مصیبت اراضی و سماوی عامہ یا خاصہ قحط و با تسلط حکام ظالم و غلبہ اعداء یا موت لخت جگر و خانہ خرابی وغیرہ۔ تو بہت جلد متنبہ ہوجاتا ہے۔ اسلئے اسکے بعد اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ بھی سنا دیا اور دنیا میں اعمال بد پر سزا آنا یقینی بات ہے۔ بارہا مشاہدہ ہوا ہے اور ہر روز ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی کور باطن اس سزا کو من اللہ نہ سمجھے اور اسباب کی طرف منسوب کرے۔ مگر عاقل جب غور کر کے دیکھے گا تو اسباب کا سلسلہ بھی اسی مسبب الاسباب کے ہاتھ میں دیکھے گا۔

ہم نے یہاں تک یہ چار اوصاف بیان کئے ہیں۔ ان میں دو پہلے قوت عملیہ کی تکمیل کیلئے تھے۔ اور چونکہ مقصود تر تھے اسلئے انکو مقدم کیا۔ اور یہ دونوں آخیر قوت نظریہ کی تکمیل کیلئے ہیں اور یہ دونوں ان دونوں کیلئے محرک ہیں۔ اور یہ چاروں فرقے جو مذکور ہوئے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے بدنی اور مالی عبادت ادا کرنے پر صبر کیا۔ اور مصیبت اور بلاؤں کو جھیل لیا۔ اور اپنی حرص کو جو طاعت کے مخالف تھی ترک کیا تھا۔ اور گناہ اور شہوتوں کی خواہش کو بالکل موقوف کیا تھا۔ اب ان لوگوں کا حال بیان فرماتے ہیں۔ جن سے ایسے کاموں میں صبر اور قناعت ظاہر ہوتے ہیں۔ سو وہ بھی چار فرقے تھے۔ پہلا فرقہ وہ ہے۔ جو اپنی شرمگاہوں کی شہوت اور عورت سے صحبت کرنے کی لذت پر حرص نہیں کرتا ہے۔ بلکہ صبر کرتا ہے اور یہ چیز ہے۔ جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا باعث ہوتی ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جو خدا کی مخلوق کے حق میں جیسے امانت ہے یا عہد حرص نہیں کرتا بلکہ اس کے ادا کرنے میں صبر کرتا ہے۔ تیسرا فرقہ وہ ہے جو خلق اللہ کے حقوق کو ظاہر کرنے کے سزاوار ہیں۔ انکے چھپانے پر حرص نہیں کرتا بلکہ اسکے ظاہر کرنے پر صبر کرتا ہے۔ چوتھا فرقہ وہ ہے جو نفل عبادات میں جو اپنے ذمہ پر لازم کرلی ہیں۔ خصوصا نماز نفل جو دن رات میں اپنے پر مقرر کرلی ہے۔ اسکے ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور کھیل کود اور آرام و چین کی لذت میں اپنے وقت کو گذارنے میں حرص نہیں کرتا اور ان فرقوں کو اس ترتیب سے بیان کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ عبادات بدنی جو حق تعالیٰ کے واجب کرنے سے بندے پر لازم ہوتی ہیں۔ وہ اسی ترتیب سے بزرگی و فضیلت رکھتی ہیں۔ سب سے اعلیٰ پنج وقتہ نمازین ہمیشہ ادا کرنے پر صبر کرنا اور اسکے ترک پر حرص نہ کرنا اعلیٰ درجے کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْئٍ اَحَبَّ مِمَّا اَفْرَضْتُ

Marfat.com

عَلَیْہِ کہ جس قدر قرب اور نزدیکی بندہ کو فرائض ادا کرنے میں حاصل ہوتی ہے۔ دیگر نوافل عبادات سے نہیں ہوتی۔ اور دوسری عبادتوں سے نماز میں زیادہ خصوصیت ہے۔ اس واسطے کہ نماز جامع ہے سب عبادتوں کو اور انتہا درجے کی حضوری اور قرب کو جو سرگوشی اور کلام کی حد کو پہنچے۔ بلاواسطہ پہنچا دیتی ہے۔ پھر اس کے بعد فرض زکوٰۃ ادا کرنا اور اپنے ذمے کے واجب نفقے دینے میں خلق اللہ کی منفعت اور خدا کے بندوں کی پرورش منظور رکھنا کیونکہ یہ بھی مولیٰ کریم کی خوشنودی کا سبب بنتی ہے۔ پھر اسکے بعد گھبراہٹ اور بے صبری اور حرص کو ترک کرنا بلا اور مصیبت کے وقت میں فوت شدہ چیز پر ثواب کی امید سے نہایت بڑا مرتبہ ہے۔ اس ترک سے جو عذاب کی دہشت سے ہو پھر اسکے بعد نامشروع چیز پر حرص نہ کرنا اور جو شرع میں جائز ہے۔ اسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصاً شرم گاہ کی شہوت کے معاملہ میں بہت ہی بڑا اور سخت صبر ہے۔ سو وہ یا انکے حقوق اللہ ہیں۔ جو اسکے ذمہ پر ہیں۔ جیسے عہد اور پیمان کا پورا کرنا اور امانت کا ادا کرنا یا انکے حقوق کو ظاہر کر دینا کہ اس میں انہوں کے مالوں کا زندہ کرنا ہے۔ اگرچہ اپنے ذمہ پر کچھ لازم نہیں آتا ہے۔ اور جب حقوق کو ترک حرص اور صبر کرنے سے مضبوط کیا۔ تو اب اسکے ذمہ کچھ باقی نہ رہا۔ مگر نذر و نذور جو اپنے ذمے خود لازم کر لی ہو۔ جیسے نفل عبادت خصوصاً نماز سو انکا ذکر آخر میں کیا گیا ہے۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ اور پانچویں وہ لوگ جو اپنے ستر خاص کو محفوظ رکھتے ہیں۔ کسی پر نہیں کھولتے۔ یعنی جماع نہیں کرتے۔ مگر اسی قدر پر بس کرنا انسان کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ دھرنا تھا۔ کس لئے کہ انسان میں یہ ایک ایسی قوت رکھی ہے۔ کہ اس کو مجبور و مقہور کر دیتی ہے۔ اور اس کے حواس و عقل میں اپنے غلبہ کے وقت فتور ڈال دیتی ہے۔ اور اسی لئے اس تجرد کو اسلام نے لَا رَهْبَانِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ کا حکم کا حکیم سنا کر باطل کر دیا ہے گو عیسائیوں کے راہبوں اور ہنود کے گشائیوں جوگیوں میں عمدہ عبادت اور نفس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا مقابلہ ہے۔ اس لئے اسکے بعد اس حکیم مطلق نے دو جگہ کیلئے اجازت دے دی۔ (۱) اِلَّا علی ازواجهم اول بیوی کیلئے۔ مرد کو اپنی بیوی سے جماع جائز ہے۔ کس لئے کہ بیوی کو زوج اس کا جوڑا کہتے ہیں۔ جو دونوں کے ملنے سے امور خانہ داری سرانجام پاتے ہیں۔ اس کے اندر بھی خداوند کریم نے یہ مادہ رکھا ہے۔ اگر مرد اس پر ازار نہ کھولے تو اُن کی حاجت روانہ ہوگی۔

Marfat.com

اس کے لئے فتنے میں پڑنے کا خوف ہے۔ پھر باہم اتحاد قائم نہ رہے گا۔ دوم عورت کی محبت باہمی کا جس پر تمام خانہ داری موقوف ہے۔ بیشتر اسی اختلاط پر مدار ہے۔ بیوی کون ہے۔ اور کیا شرطیں ہیں۔ اس کو عرف پر چھوڑ دیا اور قرآن مجید میں متعدد جگہ بتلایا گیا۔ سوم نسل انسانی کا بقا منشا خداوندی اور وہ بجز اس کے عادۃً ہو نہیں سکتا۔ (۲) اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لونڈیوں پر جو مردوں کے ہاتھ کا مال ہیں۔ یہاں بھی جماع کرنا جائز ہے۔ اس مقام پر دیگر مذہب والے لوگ اور خصوصاً عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ غلام بنانے کا مسئلہ جو مسلمانوں میں رائج ہے۔ یہ عقل سلیم کے ایک دم خلاف ہے۔ سو اس کے دو جواب ہیں۔ اول یہ کہ کتب سابقہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ لونڈی غلام بنانے کا دستور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت میں بھی پایا جاتا ہے۔ تورایت میں لونڈی غلاموں کے احکام مذکور ہیں۔ دیکھو کتاب استثنیٰ کا ۲۱ باب ۱۰ درس میں کتاب مذکور ۲ باب ۱۳ درس اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔ (۴) مگر عورتیں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہوا اس کی ساری لوٹ اپنے لئے لے۔ کتاب مذکورہ کا ۱۵ باب ۱۲ تا ۱۷ جملہ جس میں غلام لونڈیوں کے رکھنے اور آزاد کرنے کا صاف حکم ہے۔ اور ۲۱ باب میں صحبت کرنے کی اجازت ہے۔ دوسرا جواب یہ کہ لونڈی اور غلام بنایا ابتداء اللہ تعالیٰ کا قانونِ فطرت ہے اس معنی کر کے کہ یہ جزاء کفر ہے۔ کیونکہ جب کہ کافروں نے خدا کی عبادت سے غیرت کی اور سوائے خدا کے اور معبود بنانے اور توحید کی نشانیاں ملاحظہ نہ کیں اور اپنے نفوس کو ملحق بابہام والجمادات کر دیا۔ لہٰذا ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ جزا دی۔ دنیا میں کہ ان کو اپنے بندوں کے بندے گردانا۔ مملوک مال کی طرح اسی واسطے مسلمان غلام نہیں بنایا جاسکتا ہے اور انتہاء یہ حق عبد ہو جاتا ہے۔ اسی معنی کر کے یہ شارع نے اس کو مملوک کر دیا ہے۔ قطع نظر عقوبت اور جزاء سے فائدہ یہ ہے کہ یہ مملوک ہی رہے گا۔ گو مسلم متقی کیوں نہ ہو جائے۔ نامی شرح حسامی کی اس عبارت (کہ الرق حق اللّٰه تعالیٰ ابتداء بمعنی انه جزاء الكفر حيث استنكف الكفار عن عبادته واتخذوا الها من دونه ولم يتفكر وافى ايات للتوحيد والحقو نفوسهم با البهائم والجمادات فى ذلک فجازا هم اللّٰه تعالىٰ فى الدنيا بجعلهم عبيد عبيده متملكين مبتذلين ولهذا لم يثبت الرق على المسلم ابتداء وحق

Marfat.com

العباد انتهاءً وبقا بمعنی ان الشارع جعله ملکاً مع قطع النظر عن جهة العقوبة والجزاء حتی انه یبقیٰ مملوکاً وان اسلم واتقی عبارت کا بھی یہی مطلب ہے۔ آج کل کی عیسائی قومیں اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور اہل اسلام پر عیب لگاتی ہیں۔ مگر ان کو معلوم رہے کہ اسلام میں لونڈی غلاموں کے حقوق عیسائی آزاد رعیت سے زیادہ ملحوظ ہیں۔ لونڈی جب مرد کا مال ہے اور گھر میں رہ کر کاروبار کرسکتی ہے۔ اگر اسکا کسی سے نکاح نہیں کیا گیا تو اسکے ساتھ ہم بستری کرنا بھی اس پر رحیم اور اپنی اولاد کی ماں کہلانے کیلئے عزت دینا ہے۔ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھم العادونؕ جو ان دو طریقوں کے سوا اقتضاء شہوت کیلئے اور طریقہ عمل میں لاوے وہ حد سے تجاوز کرنے والا سرکش اور خدا کا نافرمان باغی ہے۔

متعہ کی حرمت

متعہ کی ہوئی عورتیں بھی اس آیت سے حرام ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ نہ بیوی ہے۔ کوئی حق زوجیت کے طور پر میراث و نان و پارچہ وغیرہ اس کیلئے ثابت نہیں۔ نہ لونڈی ہے۔ اور اسی طرح وطی فی الدبر بھی ممنوع ہے۔ خواہ لڑکے سے ہو (خواہ غیر عورت سے ہو خواہ اپنی بیوی یا لونڈی سے ہو۔ کیونکہ وہ نہ بیوی ہے نہ لونڈی اور جلق لگانا عورت کو عورت سے مساحقت کرنا اور عورت کو اس کام کیلئے نوکر رکھنا۔ یا مخفی پوشیدہ آشنائی دوستی کرنا یا اجرت دے کر یہ فعل کرنا سب ممنوع ہیں۔ والّذین ھم لا ماناتھم وعھدھم راعون اور چھٹے وہ لوگ ہیں۔ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں۔ امانت کی کئی قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی امانت اسکے عطا کردہ قویٰ اور احوال ہیں۔ ان کو بے جا صرف نہ کرنا چاہیے۔ (۲) بات کی امانت آقا اور میاں کے مال کی امانت۔ (۳) علماء کے پاس علم امانت ہے اس کو نہ چھپائیں۔ اسی طرح عہد بھی کئی قسم کا ہے۔ خدا کا عہد کہ اس کی عبادت کریں گے۔ باہمی بندوں کے جائز عہد خاوند و بیوی کا باہمی مودت وحسن معاشرت کا عہد جو لفظ نکاح سے قائم ہوتا ہے۔ وَاَخَذْنَ مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا سب کی رعایت بمصداق اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اھلھا بافَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ (آیۃ اولیٰ عام ہے۔ اور ثانیہ خاص ہے) لازم وفرض ہے۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِشَھٰدٰتِھِمْ قَآئِمُوْنَ اور ساتویں وہ لوگ ہیں

Marfat.com

جو اپنی گواہی پر قائم ہیں۔ یعنی گواہی ادا کرنے میں نہ کسی کی رعایت کرتے ہیں نہ کسی سے ڈرتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا پ ۵ سورۃ النساء رکوع ۲۰ (مسلمانو! انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو یعنی سچی بات کہو اگر خود تمہارے ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف کو چھوڑ کر (نفس کی) خواہش پر مت چلو۔ اور اگر گواہی میں بیچ کرو گے یا بچا جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔) اس سے انتظام عالم کا قیام اور حقوق العباد کا تحفظ تام ہے۔ لفظ قائم بتلا رہا ہے کہ نہ تو گواہی چھپائی جائے کہ کہہ دے میں نہیں جانتا۔ اور نہ حیلہ بہانے سے کنارہ کشی کرے۔ اور اشارہ اس بات کی طرف بھی ہے۔ کہ گواہی کو بلا کم وبیش بیان کر دینا چاہیے۔ اس واسطے کہ کم اور زیادہ کرنے میں قیام اس گواہی پر ثابت نہیں ہوتا۔ اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اس میں حقوق العباد تلف ہوتے ہیں۔ اور یہ سب سے زیادہ گناہ ہے کہ جھوٹی گواہی دے۔ حقوق العباد کی شہادت کے سوا توحید و رسالت کی گواہی بھی ہر ایمان دار پر فرض ہے۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اور آٹھویں وہ لوگ جو اپنی نماز کی نگہبانی میں رہتے ہیں۔ تاکہ اس کا ثواب جاتا نہ رہے۔ ہمیشہ پڑھنا جو پہلے مذکور ہوا تھا اور بات ہے۔ اور محافظت رکھنا جو یہاں مذکور ہے اور بات کیونکہ محافظت کے معنی شرائط و ارکان کی بجا آوری اور مفسدات ومکروہات سے بچنا ہے۔ اور اہتمام کرنا اور حضور قلب سے ادا کرنا ہے۔ جس طرح پانچ وقت نماز پر قائم رہنا نہایت شاق اور گراں ہے اور نہایت صبر اور بے حرصی کی دلیل ہے۔ اسی طرح مفسدات اور مکروہات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا بھی بہت شاق اور گران ہے اور کمال صبر اور بے حرصی کی دلیل ہوسکتی ہے۔ اسی واسطے ان دونوں چیزوں کو باوجود اس بات کے کہ ایک ہی چیز سے تعلق رکھتی ہیں جدا جدا بیان فرمایا۔ اور شروع ایک فعل سے کیا یعنی مداومت سے اور دوسرے پر تمام کیا۔ یعنی نقصان کی چیزوں سے بچنا تاکہ نماز کی فضیلت اور اس کی اہمیت معلوم ہو جاوے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ تہذیب روحانی کیلئے بھی ایک رکن اعظم ہے۔ اور اسی پر صفات کا اتمام ہے۔ کہ ان آٹھوں فرقوں کے اول اور آخر نماز والے ہیں اور ہمیشگی کا ذکر پہلے اس واسطے کیا کہ نماز کے سبب

Marfat.com

سے جتنی آفتیں بے صبری اور حرص کی زیادتی کی ہیں سب کم ہوجاتی ہیں۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی اس واسطے کہ نماز بے حیائی اور برائیوں سے باز رکھتی ہے۔ اور جب حرص کم ہوئی۔ اور صبر قوی تو نماز پر ہیشگی حاصل ہوسکتی ہے۔ اس واسطے کہ نماز کی محافظت اور نگہبانی میں سب مشقتوں پر صبر کرنا اور تمام منافع کو چھوڑنا ضرور ہوتا ہے۔ اور سب لذتوں پر حرص کرنا محافظت کو منع کرتا ہے اسی واسطے محافظت پر ختم فرمایا ہے۔ اولٰئک یہ سب فرقے جو بے صبری اور بخل اور حرص اور برائیوں سے پاک ہیں۔ فی جنات قسم قسم کے باغوں میں ہوں گے۔ اپنے اپنے عملوں کے مرتبے کے موافق مُکْرَمُون تعظیم اور بزرگی کئے گئے۔ یعنی عزت سے وہاں ہوں گے۔ اس واسطے کہ سب اچھی عادات ان میں پائی جاتی ہیں۔ اور برائیوں سے بچے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کی تعظیم واجب ہوتی ہے۔ جس طرح شریر نافرمانوں کی حقارت واجب ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اس کے اخلاق حسنہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہاں کی عزت اور وہاں کی دائمی عیش قرآن مجید واحادیث صحیحہ میں مفصل مذکور ہیں۔ فَلْیُطَالِعْ ثَمَّہٗ

اے برادر گر خبرداری تمام ۔ نرم و شیریں گوئے بامردم کلام
ہرکہ باشد تلخ گوئی و ترشروی ۔ دوستاں ازوے بگردانند روی
غل و غش بگذار چوں زر پاک شو ۔ پیش ازانکہ خاک گردی خاک شو
حرص بگذار و قناعت پیشہ کن ۔ آخر زمردن یکے اندیشہ کن

۵۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی کہ تحقیق فلاح پائی اس نے کہ جو پاک بن گیا۔ پاکی عام ہے اول جسم کی پاکی۔ نجاسات ظاہرہ گوہ۔ موت (پیشاب) وغیرہ سے اور نیز ناپاک کپڑوں سے عام ہے کہ وہ حقیقتاً ناپاک ہوں۔ کہ ان پر نجاستیں لگی ہوں۔ یا حکماً کہ مال حرام یا مشتبہ سے بنائے گئے ہوں۔ یا نامشروع ہوں۔ جیسا کہ مرد کیلئے ریشم اور زری گوٹا یا نیچا دامن اور فساق و بدکاروں کی وضع وتراش ہو۔ اور نیز جسم کی نجاستوں سے بھی پاک کیا ہو۔ جنابت یا حدث اصغر سے غسل اور وضو کے ساتھ۔ کیونکہ جسم کی پاکی کو روح کی پاکیزگی میں بڑا دخل ہے۔ اس کے بعد روح کی پاکیزگی ہے۔ اور یہی مقصد اصلی بھی ہے۔ اور وہ روحانی نجاستیں کیا ہیں۔ کفر وشرک یا دیگر عقائد باطلہ حق سبحانہ کی ذات یا کسی صفت کا انکار یا انبیاء علیہم السلام اور ان کے ارشادات اور کتب سماویہ اور عالم آخرت اور ملائکہ کا انکار یا ان میں کوئی خیال

Marfat.com

باطل جیسا کہ گمراہ فرقوں کو ہوتا ہے ان سب سے تزکیہ ایمان لانا اور عقائد حقہ کا دل پر نقش کرنا ہے۔ اور یہ روحانی پاکی ہے۔ پھر افعال بد اور اخلاق قبیحہ سے پاکی حاصل کرنا ہے۔ زنا۔ چوری۔ جھوٹ بولنا۔ دغا بازی۔ کینہ۔ حسد۔

از حسد اول تو دل را پاک دار خویشتن را بعد ازان مومن شمار

طمع بے جا۔ عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمَعَ۔ جب شہوات فاسدہ سے پاک کرنا ہے جس کیلئے توبہ و استغفار اور ندامت اور آنکھوں کے آنسو بڑا عمدہ صابن ہے۔ نہ کسی حوض کا پانی جیسا کہ عیسائی سمجھتے ہیں۔ فائدہ عیسائی بپتسمہ یعنی حوض میں غوطہ لگانے چھڑکا دینے کو پاکی روحانی خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح عامہ ہنود گنگا جمنا دریاؤں میں نہانا پاکی سمجھتے ہیں۔ یہ سب ان کے خیالات باطلہ ہیں اور نہ کسی دریا میں نہانا جیسا کہ ہنود خیال کرتے ہیں۔ اور اتلاف حقوق کی نجاست سے بھی پاکی حاصل کرے عام ہے کہ حقوق اللہ ہوں جیسا کہ اس کے فرائض و واجبات جن میں زکوٰۃ اموال و صدقات و خیرات بھی شامل ہیں۔ یا حقوق العباد ہوں۔ مگر ان سب باتوں سے صرف ناپاکی دور ہوتی ہے۔ ابھی تک کوئی نیا رنگ نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے نئے رنگ پیدا کرنے کیلئے ان جملوں میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ کہ اپنے رب کا نام لے۔ عام کہ ذکر قلبی ہو یا ذکر لسانی ہو سر ہو یا جہر بشرطیکہ شرعی اور مسنون طریقوں سے ہو۔ ذکر الٰہی سے روح پر ایک ایسی نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ جو اور کسی کام سے نہیں ہوتی۔ اسی لئے ایک اور جگہ فرما دیا۔ و ذکر و اللہ ذکرا کثیرا اور فنا بھی ایسی کہ گویا کبھی آئے ہی نہیں تھے۔ برخلاف آخرت کے کہ وہاں کے عیش بے خار ہیں۔ اور اس پر باقی ہیں۔ فنا ہی نہیں۔ چونکہ یہ مضمون کہ آخرت کو دنیا پر فوقیت ہے۔ (اس لئے دل کو اس فانی اور کمتر چیز پر باقی اور بہتر کے مقابلہ میں بمصداق (ہر چہ نپاید دل بستگی رانشاید نہ لگانا چاہیے) اکثر طبائع بنی آدم کے مخالف تھا۔ کیونکہ ان کی جبلت میں دنیا کی محبت اور آخرت سے نفرت اور غفلت ہے۔ اسلئے اس مطلب کے اثبات کیلئے پہلی کتابوں سے سند لائی گئی۔ جو اکثر طوائف عالم کے نزدیک بالخصوص عربوں کے نزدیک مسلم الثبوت ہیں فقال اِنَّ هٰذَا کہ تحقیق یہ مضمون قَدْ اَفْلَحَ سے لے کر اخیر تک لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی پہلی کتابوں میں ہے۔ ہرگز منسوخ نہیں ہوا نہ ہوگا۔ بالخصوص صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ

Marfat.com

السلام پر بھی خدا تعالیٰ نے متعدد صحیفے نازل کیے تھے۔ صحیفہ چھوٹی سے کتاب اب صحیح تعداد تو معلوم نہیں۔ کہ کتنے تھے۔ گو بعض نے تعداد لکھی ہے۔ اور نہ ان میں سے کوئی صحیفہ اب کسی کے پاس موجود ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی تورات کے علاوہ اور صحیفے بھی نازل ہوئے تھے۔ ان میں بھی یہ مضمون موجود تھا۔

۲۔ اَرَئِیتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰیo اَرَءَ یْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیo اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰیo اَرَءَ یْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰیo اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰیo (ترجمہ۔ آپ نے اس کو بھی دیکھا۔ جو بندے کو نماز سے روکتا ہے۔ بھلا دیکھو تو سہی اگر وہ راہ پر ہوتا یا پرہیزگاری سکھاتا۔ بھلا دیکھو تو سہی۔ اگر اس نے جھٹلایا۔ اور منہ موڑ لیا۔ تو کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے) اَرَئِیتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی کہ بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو نماز اور رجوع الی اللہ سے روکتا ہے۔ آپ تو رکا ہوا تھا ہی اوروں کو بھی روکتا ہے۔ یہ گمراہی اور سرکشی کا کمال درجہ ہے۔ ابو جہل لعین نے بھی ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔ کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ پیچھے آ کر گلا مبارک میں پٹکا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہٖ وسلم کی آنکھیں مبارک نکل آئیں اور کہا کہ اگر پھر بھی تجھے کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھوں گا تو گردن توڑ ڈالوں گا۔ اور بلال جو ابھی غلام تھے رضی اللہ عنہ جب تک اس کی ملک میں تھے۔ ان کو بھی نماز سے روکتا تھا۔ اس وجہ سے مفسرین نے کہہ دیا کہ یہ آیات ابوجہل علیہ اللعنت کے حق میں نازل ہوئیں۔ پس ثابت ہوا کہ نماز سے جبراً روکنا یا ترک الصلوٰۃ کی تعلیم دینا کہ نماز کیا چیز ہے۔ اس میں کیا رکھا ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ابو جہل لعین کی صفت تھی۔ تفسیر عزیزی میں یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی منع می کند بندہ را چوں میخواہد کہ نماز گذارد۔ حالانکہ حق بندہ آنست کہ پروردگار خود را بدل و زبان و با عبادت نماید و ایں چنیں عبادت جامع غیر از نماز نیست۔ و حق خدا آنست کہ معبود باشد بہر عبادت۔ پس این کس ہم حق بندہ را تلف می کند و ہم حق خدا پس سرکشی او بر خدا و بر بندگان خدا ثابت شدہ ایں شخص ابوجہل لعین بود کہ بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از نماز در مسجد الحرام منع می کرد و می گفت کہ اگر ترا خواہم دید کہ جبہ خود بر زمین رسانیدی گردن ترا بخشی خواہم کرد و ہر چند نزول این آیت در حق آن لعین است۔ لیکن ہر کہ از طاعت خدا منع می کند و باز دارد۔ دریں وعید و ندامت شریک است۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص خدا کی عبادت سے منع کرے۔

Marfat.com

وہ ابوجہل جیسا ہے۔ اور اس وعید میں ابوجہل کا شریک ہے۔

نماز سے روکنے سے وہی روکنا مراد ہے۔ جو عبادت خالق و رازق کے ساتھ رابطہ اور اخلاص و نیاز پیدا کرنا ہے۔ یہ تہذیب نفس ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی حکمت ہے۔ یہ خاص حصہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا ہے۔ اور اس لئے اس کو حکمت نوامیہ کہتے ہیں۔ یہ وہ فن ہے کہ جس سے روح میں نور و سرور پیدا ہوا ہے۔ اور مرنے کے بعد اس کی روح عالم قدس کی طرف اس طرح دوڑتی ہے۔ اور اڑکر جاتی ہے کہ جس طرح اوپر سے ڈھیلایا پتھر نیچے اپنے حیز طبعی کی طرف میل کرتا ہے۔ اور اس فن کی طرف فقراء اہل کمال کو بڑا شوق اور رغبت ہوتی ہے۔ اور جس کو اس کی لذت نصیب ہوجاتی ہے۔ پھر وہ دوسرے مشغلوں میں مشغول ہونا ایک جبر سمجھتا ہے۔ اسی کیلئے مرتاضین جنگلوں اور پہاڑوں میں گوشہ نشینی کرتے ہیں۔ اور کیا کیا محنتیں اٹھاتے ہیں۔ مگر بغیر مرشد کامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔

خَلِیْلَیَّ قُطَّاعُ الْفَیَافِیْ اِلَی الْحَمٰی

کَثِیْرٌ وَّاَرْبَابُ الْوُصُوْلِ قَلَائِلُ

اے دوستو! چراگاہ تک جنگلوں کے راستے چلنے والے ہیں۔ اور منزل مقصود تک پہنچنے والے قلیل ہیں۔

دور ست سرآب درین بادیہ ہشدار

تاغول بیاباں نفریبت بسراربت

اس کو تزکیۂ نفس بھی کہتے ہیں۔ اب اس کے دو اصول ارشاد فرماتا ہے۔ اول فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَاؤُنَ ہ کہ خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔

گو بظاہر یہ آیات الترہیب ہیں۔ مگر درحقیقت ترغیب سے مستحون ہیں) نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر بحضور قلب اور مع شرائط ہو۔ تو روح کو ایسا جلد روشن کرتی ہے کہ پھر بندہ کو خود بخود معاصی اور ہر قسم کی بدکاری سے نفرت ہوجاتی ہے اس لئے قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ پھر ایسے بدبخت کور چشم دل کے اندھے جو نماز سے بے خبر ہیں۔ افعال ذمیمہ سے باز کس طرح آسکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں

Marfat.com

ملکیت کا تقاضا جا کر بہیمت و شیطانیت کا تقاضا غالب آ جاتا ہے۔ اس جملہ میں نہ صرف نماز ادا کرنے کی تاکید ہے۔ بلکہ ہمہ تن متوجہ ہونے کا بھی حکم ہے کس لئے کہ دکھلاوے اور غفلت کی اور رسمی نماز نہیں۔ ایسا نمازی دراصل نماز سے بے خبر ہے۔ یہ تزکیہ نفس کا اول رکن ہے۔ جو اسلام میں پنج گانہ فرض ہے۔

فائدہ نماز سے سہو جیسا کہ آیت میں ہے۔ اور نماز میں سہو فرق رکھتا ہے۔ اول کے معنی ہیں۔ نماز میں سستی کرنا یا بالکل ترک کرنا اور شرائط سے وقت پر نہ پڑھنا۔ حضور دل سے ادا نہ کرنا۔ جیسا کہ مدینہ منورہ کے منافق کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ انکے حق میں فرمایا۔ وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْ کُسَالٰی یُرَاؤُنَ النَّاس کہ جب نماز کیلئے اٹھتے ہیں۔ تو سستی سے اٹھتے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کو اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے۔ اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا یعنی فقط زبان سے نہ دل سے اور نماز میں سہو اس کی کسی چیز کو بھول جانا۔ پھر یہ بھی استغراق کلی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ بمصداق لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْت" لَا یَسَعُنِیْ مَلَک" مُقَرَّب" وَلَا نَبِیّ" مُرْسَل" حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں بھول گئے۔ اور درمیان کا قاعدہ کئے بغیر دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہو گئے اور پھر آخر میں سجدۂ سہو کیا۔ اور اکثر اولیاء کرام کو بھی یہ پیش آیا ہے اور کبھی کسی اور وجہ سے بھی وقوعہ میں آتا ہے۔ مگر اس کا تدارک شرع میں سجدہ سہو سے کر دیا گیا ہے۔ بہر طور نماز میں سہو منافقین کی شان نہیں پیدا کرتا۔ اور یوں انسان کو بھول چوک لگی ہوئی ہے۔ مگر نماز سے سہو سخت بات ہے۔ دوم اب تزکیہ نفس کا دوسرا اصل الاصول بیان فرماتا ہے۔ ان الذین ھم یرائونﮦ کہ خرابی ان کی کہ جو کوئی نیکی بھی کرتے ہیں۔ تو لوگوں کو دکھانے اور نمود کیلئے کرتے ہیں۔ اس میں تعلیم ہے کہ خلوص نیت اور توجہ الی اللہ ہر کام کیلئے ہونی چاہیئے۔ ہر ایک نیک کام جس کی بنیاد خلوص پر ہوگی۔ اس کا نیک پھل دنیا و آخرت میں ہوگا۔ ورنہ برباد ہو جائے گا۔ خلوص عجیب چیز ہے۔ تمام حسنات کی بنیاد یہی ہے۔ اور جو کام خلوص سے ہوتا ہے۔ روح میں اس سے نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ مرنے کے بعد رفع درجات کا باعث ہوتا ہے۔ یہ ریا کاری کہ جس کی مذمت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہود کے فقیہوں کے سامنے بیان فرمائی۔ ایک روحانی مرض ہے اور بہت ہی برا مرض ہے۔ اگر کوئی شخص ذرا بھی عقل سلیم رکھتا ہو تو فوراً کہہ سکتا ہے۔ کہ رات بھر پیر اور مرشد اور کسی اور

Marfat.com

بزرگ کہلانے کیلئے جاگنا روزے رکھنا۔ مال خرچ کرنا دنیا کی آسائش جائز چھوڑ کر زاہد بننا۔ زاہدوں کا لباس پہننا اور طرح طرح کی مشقتیں اٹھانا۔ مال نمود کیلئے صرف کرنا ایک لغو اور فضول حرکت ہے۔ آخرت میں تو کچھ ثواب نہیں۔ اس بات پر تو اس ریاکار کا دل بھی فتویٰ دیتا ہے۔ اب رہی دنیا کی نیک نامی۔ سو ایسا کون ہے جس کو سب نے مان لیا ہو۔ پھر بھی ہزاروں برا کہنے والے ہوتے ہی ہیں ؎

قِیْلَ اَنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَلَدٍ
وَقِیْلَ اَنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَهِنَا

اور جو کسی نے دھوکہ کھا کر اچھا بھی جانا۔ تو اس کو کیا ملا۔ صرف یہی بات کہ نفس خبیث خوش اور موٹا ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب کہ یہ جھوٹا ملمع اتر جاتا ہے۔ تو اتنا ہی رنج بھی ہوتا ہے اور سنت اللہ جاری ہے کہ وہ جھوٹے ملمع کو زائل کر ہی دیتا ہے۔ بہت سے نامراد ریاکاروں کی چند روز چمک ظاہر ہوئی مگر تھوڑے ہی دنوں بعد نیست و نابود بھی ہو گئے۔ نام رہا نہ نشان۔ قبروں پر گدھے کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور جو خلوص قلبی سے حسنات کرتے ہیں۔ نہ ان کو کسی کے اچھا کہنے کی پرواہ نہ برا کہنے کی پرواہ لَا یُخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اور سات پردوں میں بھی اپنے آپ کو چھپاتے ہیں۔ مولیٰ کریم ان کو دنیا میں قبولیت عامہ عطا کرتا ہے۔ بنی آدم کے دلوں میں میلان و محبت پھونک دیتا ہے ؎

تبسم کنان دست برلب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ
رہ این است رواز طریقت متاب — بنہ کام وکامے کہ خواہی بیاب

وہ دنیا میں عرصہ دراز تک نیک نامی سے یاد کئے جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ

نمی گنجد اندر خدائی خودی

جو خدائے جبار و جلیل سے بقاو کبریائی کا حصہ لینا چاہتا ہے تو غیرت الٰہی اس کو مٹا ڈالتی ہے جن کی بقاء اپنی ہستی مٹانے کے بعد ہوئی ہے وہ اسی کو بقاء سے ہمیشہ باقی رہا کرتے ہیں۔ ریاکار نماز میں خدا کو سجدہ نہیں کرتے بلکہ انہیں کو کرتے ہیں جن کو یہ سجدہ دکھانا چاہتے ہیں ہائے ہائے ان کا معبود اصلی اہل دنیا اور دنیا ہوتی ہے اور اسی طرح جو لوگ شہرت حاصل کرنے کیلئے کوئی دنیاوی کام کرتے ہیں اور فضول خرچی میں برباد ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔آخر ان کی شہرت بھی خاک میں مل جاتی ہے دو دن کے بعد ان کی فضول خرچی کا تذکرہ بھی نہیں ہوتا۔الغرض شہرت اور نمود نہایت بیکار اور برباد چیز ہے جس کے کوئی فائدہ دینی و دنیاوی نہیں۔ولنعم ماقیل۔

دوشم ندا رسید زدرگاہ کبریا کائے بندہ کبر بہتر ازین عجز باریا
خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار دانی مرا .بصیر و خطائے تو برملا
کلید در دوزخ ست آن نماز
در روئے مردم گذاری دراز
اخلاص دارد کارہا درکارہا اخلاص کن کفرے بداں سمع وریانے ازمرائی کس بہتر
پاک گرداری عمل را از ریاء شمع ایمان ترا باشد ضیاء

اوراس کی طلب امراض نفسانیہ میں سے بڑا سخت اور مہلک مرض ہے۔اس مرض اور جملہ امراض روحانیہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شفا بخشی تھی اور اس نجاست سے پاک کر دیا تھا۔جس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت وَيُزَكِّيهِمْ میں موجود ہے (تفسیر حقانی)

ریاکاری اور تکبر سے بچیں

مسلمان پرلازم ہے۔کہ اپنے آپ کو دو چیزوں سے محفوظ رکھے۔تاکہ اسکے اعمال حسنہ کو باطل اور بے کار نہ کر دیں اور وہ چیزیں ایک دکھاوا دوسرا اترانا ہے۔

پہلے ریاکاری کا حال سنو۔اس سے دو چیزوں کے باعث بچنا ضروری ہے۔پہلا سبب یہ ہے کہ اگر عبادت میں ریاکاری نہ کرو گے۔تو قبول ہوگی۔اور اس میں بہت سا ثواب حاصل ہوگا۔ورنہ تمہارے ہی منہ پر دے ماریں گے۔لہٰذا سارے ثواب یا بہت حصوں سے محروم ہو جاؤ گے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرک کے بارے میں تمام غنیوں سے غنی ہوں۔یعنی جو شخص کہ عمل کرے۔اور اس کے کسی حصہ میں غیر حق کو شریک بنا دے میں اسکے عمل کو ہرگز قبول نہ کروں گا مگر اس کو جو میرے ہی لئے خالص ہے۔اور روایت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ قیامت کے روز بندے کو کہے گا جس وقت کہ بندہ عمل کا بدلہ چاہئے گا کیا تجھ کو مجلسوں میں بلند جگہ پر نہیں بٹھایا تھا؟

Marfat.com

کیا تجھ کو دنیا میں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا تیرے ہاتھ ارزاں چیزیں فروخت نہ ہوئی تھیں؟

دوسرا سبب یہ ہے کہ ریا کاری کا خطرہ سخت اور باعث ضرر عظیم ہے۔ بعض خطرات ریا کاری میں سے دو فضیحت اور دو مصیبت ہیں۔ پہلی فضیحت اور رسوائی یہ ہے کہ فرشتوں کے سامنے رسوائی ہے۔ جیسا کہ روایت کرتے ہیں کہ فرشتے بندے کے عمل کو ادھر لے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ۔ لے جاؤ اور اسے قعر جہنم میں ڈال دو۔ کہ اس کا مقصود اس عمل سے میری ذات نہ تھی۔ لہٰذا رسوائی ہوتی ہے۔

دوسری فضیحت قیامت کے روز سب مخلوق کے سامنے ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ریا کار کو قیامت کے روز چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ کافر' فاجر' مکار' ریا کار' تیری کوشش اکارت ہوئی۔ اور تیرا درجہ برباد ہوا۔ آج تیرا کچھ حصہ نہیں ہے۔ جس کے واسطے تو نے عمل کیا تھا۔ اس سے طلب کر۔ اور روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز منادی پکارے گا۔ اس طرح کہ سب لوگ سنیں گے۔ وہ لوگ کہاں ہیں؟ کہ جو لوگوں کی پرستش کرتے تھے انھیں اور ان سے اپنا اجر طلب کریں۔ کیونکہ میں ملاوٹ والے عمل کو قبول نہیں کرتا۔

اب دو مصیبتوں کا حال سنو پہلی مصیبت یہ ہے کہ بہشت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کہتا ہے کہ میں بخیل اور ریا کار پر حرام ہوں۔

بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر

اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ ہے کہ بخیل سے وہ شخص مراد ہے۔ کہ لا الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اور ریا کار سے وہ شخص مراد ہے۔ جو ایمان و توحید میں ریا کاری کرتا ہے۔ دوسرا مطلب اس سے بھی اعلیٰ ہے کہ ریا کاری اور بخل سے اپنے نفس کو پاک نہ کیا ہو۔ ایسے شخص کے ایمان کے زائل ہونے کا خوف ہے۔ لہٰذا کفر میں پڑے گا اور بہشت کافر پر حرام ہے۔

دوسری مصیبت یہ ہے کہ ریا کار دوزخ میں داخل ہوگا۔ اس واسطے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز پہلے ایک مرد کو لائیں گے کہ جس نے قرآن مجید پڑھا ہوگا اور دوسرے کو لائینگے کہ جو راہ خدا میں مارا گیا ہوگا۔ اور تیسرے مال

Marfat.com

دار کو لائیں گے۔ کہ جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا ہوگا۔ پھر خداوند تعالیٰ قرآن مجید کے قاری سے دریافت کرے گا۔ کہ میں نے تجھ کو وہ چیز سکھائی کہ جو میں نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری تھی؟ وہ عرض کریگا ہاں میرے رب۔ پھر حکم ہوگا۔ کہ تو نے جانتے ہوئے کا کیا کیا! وہ عرض کرے گا۔ میرے خدا میں نے رات اور دن تیرے ہی واسطے پڑھا۔ حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ یہ جھوٹا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ تیرا مقصود تو یہ تھا۔ کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی قرآن مجید پڑھا ہوا ہے۔ سو انہوں نے کہہ دیا ہے؟ پھر اس شخص کو لائیں گے جو راہ خدا میں مارا گیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ کہ میرے خدا تو نے مجھ کو جہاد کرنے کا حکم دیا۔ تیرے راستے میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ مارا گیا حکم ہوگا کہ جھوٹا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ کہے گا کہ تیرا مقصود تو یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی بڑا بہادر اور دلیر ہے۔ سو انہوں نے کہہ دیا ہے۔ پھر صاحب مال کو لائیں گے حکم ہوگا کیا میں نے تجھ پر نعمت فراخ نہ کی تھی؟ اور میں نے تجھ کو کسی کا محتاج نہ کیا تھا۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں میرے رب حکم ہوگا کہ ہمارے دیئے کو تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ کہ میں نے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کیا۔ اور صدقات وخیرات بھی کی حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرا مقصود تو یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی سخی ہے۔ سو انہوں نے کہہ دیا ہے۔ پھر ان کو سب کے سامنے گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک بیان فرما چکے۔ تو آپ نے میرے زانو پر دست مبارک مارا۔ اور فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہی لوگ مخلوق خدا سے ہیں کہ جن کے ساتھ پہلے پہل دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ اور اہل دوزخ ریاکاروں سے فریاد کریں گے۔ حاضرین محفل نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کس طرح فریاد کرے گا؟ فرمایا کہ اپنی گرمی سے کہ جو ان کو عذاب ہوگا۔ (تفصیل کیلئے ریاض السالکین ہے)۔

دوسری چیز خود پسندی اور اترانا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ اس سے پرہیز کرنا دو چیز کے باعث ہے۔ پہلا سبب یہ ہے کہ خود پسند آدمی توفیق خیر سے

Marfat.com

محروم رہتا ہے کیونکہ اترانے والا ذلیل ہے۔ اور جب بندے کو توفیق نہ رہے گی۔ تو جلدی برباد ہو جائے گا۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ ایک بخل کہ جس کا پیچھا کیا جائے۔

بخل شاخ از درخت دوزخ است
وآن بخیلک از سگان مسلخ است

دوسرے خواہش کہ جس کا اتباع کیا جائے۔ اور تیسرے اپنے آپ پر اترانا ہے۔

خود ستائی پیشہ شیطان بود ہرکہ خود راکم زند مرد آں بود
گفت شیطان من ز آدم بہترم تاقیامت گشت ملعون لاجرم
از تواضع خاک مردم می شود نور و نار از سرکشی گم می شود
دانہ پست افتد زبردستش کند خوشہ چوں سر برکشد پستش کند

خود پسندی سے اجتناب کریں

دوسرا سبب یہ ہے کہ خود پسندی عمل صالح کو برباد کرتی ہے اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے حواریوں! کی جماعت بہت سے چراغوں کو ہوا گل کر دیتی ہے۔ اور بہت سے عابدوں کو خود پسندی نے خراب کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۝ اور چونکہ مقصود انسانی عبادت ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ اور یہ خصلت عبادت ہی سے بندے کو محروم کر دیتی ہے۔ اور اگر تھوڑی عبادت کر بھی لے تو خود پسندی اس کو ضائع کر دیتی ہے۔ لہٰذا ایسی خصلت سے بچنا واجب ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللہ تعالیٰ ہی توفیق خیر عطا فرمانے والا ہے۔ (تفصیل کیلئے ریاض السالکین کا مطالعہ کریں)

Marfat.com

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ

کوثر ایک حوض ہے۔ جسکی تہ مشک اور کستوری کی ہے۔ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے۔ دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ اور ان پر موتیوں کے بنے نصب ہیں۔ اسکے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ چمکدار ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پئے گا۔ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور اس سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ

سورۃ کوثر میں مفسرین کے پندرہ اقوال ہیں۔ ایک قول میں نماز پنجگانہ ہے کہ خاص اپنے رب کیلئے نہ کسی غیر کیلئے نماز پڑھیں اور نماز کو کوثر سے کمال مشابہت بھی ہے۔ کیونکہ اس میں اپنے خالق سے مناجات و عجز و نیاز شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اور جو اس میں انوار غیبیہ چمکا کرتے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہیں۔ اور دل کو جو یقین و سرور اس میں حاصل ہوتا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سرد ہے۔ اور آداب و سنن نماز کے ان سرسبز درختوں اور جواہر کی پڑیوں سے مشابہ ہیں۔ جو حوض کوثر کے اردگرد ہوں گے۔ اذکار و تسبیحات جو نماز کے ہر رکن میں مقرر ہیں۔ ان جواہرات کے آب خوروں اور پیالوں سے مشابہ ہیں ان سے بھر بھر کر شراب محبت الٰہی پی جاتی ہے۔ اور شوق کی پیاس کو بجھایا جاتا ہے۔ عبودیت کی دو ہی باتیں ہیں۔ اول تعلیم امر اللہ دوم شفقت بر خلق اللہ وانحر کا لفظ عرب کے محاورہ میں قربانی کے معنی میں مستعمل ہے۔ لہٰذا اس جگہ اسکے معنی قربانی کے ہیں بمصداق اقیموا الصلوٰۃ واتوالزکوٰۃ مراد ہیں۔ اور یہی بات قوی تر ہے۔ کیونکہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا اکثر جگہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔ اور قربانی بھی ایک قسم کی زکوٰۃ ہی ہے۔ (تفسیر حقانی)

قولہ تعالیٰ: اقیموا الصلوٰۃ واتوالزکوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین ط قوله عليه الصلوٰة والسلام. الفرق بين العبد المومن والكفر ترك الصلوٰة قوله عليه الصلوٰة والسلام اَلعَهدُ الَّذِیْ بيننا وبينهم الصلوٰةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواہ الترمذی وغیرہ)

Marfat.com

احادیث میں نماز کے فضائل

اب ہم نماز کے بعض فضائل جو احادیث میں وارد ہیں۔ بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمان اپنے پیارے رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں۔ اور ان پر عمل کریں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے چلے اور جہنم سے بچائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔ اور ماہ رمضان کا روزہ رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو (ترمذی وغیرہ) (۲) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور ماہ رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ جو انکے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔ (رواہ مسلم) (۳) ارشاد فرمایا بتاؤ کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی۔ عرض کی نہ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو کر دیتا ہے۔ (بخاری) (۴) ایک صاحب سے ایک گناہ سرزد ہوا حاضر ہو کر عرض کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰیٰ لِلذّٰکِرِیْنَ نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے۔ نصیحت ماننے والوں کیلئے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلِیْ خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً کیا یہ حکم خاص میرے لئے ہے۔ فرمایا میری سب امت کیلئے (رواہ الشیخان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے۔ فرمایا وقت کے اندر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی۔ پھر کیا۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کی۔ پھر کیا۔ فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ (رواہ الشیخان) (۶) ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے پت جھڑ کا زمانہ تھا۔ دو ٹہنیاں پکڑ لیں۔ پتے گرنے لگے فرمایا۔ اے ابوذر میں نے عرض کی۔ لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ مسلمان بندہ اللہ کیلئے نماز پڑھتا ہے۔ تو اس

Marfat.com

سے گناہ ایسے گرتے ہیں۔ جیسے اس درخت سے یہ پتے۔ (رواہ الامام احمد) (۷) فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کیلئے مسجد کو جاتا ہے۔ تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے۔ دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو رکعت نماز پڑھے۔ لَا یَسْمُو فِیهِمَا لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِیهِمَا اور ان میں سہو نہ کرے۔ تو جو کچھ پیشتر اسکے گناہ ہوئے ہیں۔ اللہ معاف فرما دیتا ہے۔ یعنی صغائر (رواہ احمد) (۸) فرمایا۔ بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور حورعین اس کا استقبال کرتی ہیں۔ جب تک نہ ناک سنکے نہ کھکارے۔ (طبرانی) ۹۔ فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اولین پرسشِ نماز بود

اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے۔ اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ وہ خائب و خاسر ہوا۔ (طبرانی) (۱۰) ایک روایت میں یوں ہے۔ اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی۔ اور پوری نہیں کی۔ یعنی اس میں نقصان ہے (تو ملائکہ سے فرمائے گا۔ دیکھو میرے بندہ کے نوافل ہوں۔ تو ان سے فرض پورے کر دو)۔ پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا۔ پھر بعد میں باقی اعمال کا۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۱۱) فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائے گا۔ (والعیاذ باللہ) اسکے پورے بدن کو آگ کھائے گی۔ سوا اعضائے سجود کے اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے۔ کہ اپنا منہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔ (طبرانی) ۱۲۔ فرمایا کوئی صبح و شام نہیں۔ مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے۔ آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا۔ جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ وہاں کہے تو اس کے لئے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے (طبرانی) (۱۳) فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے۔ اور نماز کی کنجی طہارت ہے (مسلم) (۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کیلئے نکلا۔ اس کا اجر ایسا

Marfat.com

ہے۔ جیسا حج کرنیوالے محرم کا۔ اور جو چاشت کیلئے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے۔ اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہو۔ علیین میں لکھی ہوئی ہے۔ (ابوداؤد) فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے۔ اس کیلئے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔ (کنزالعمال) (۱۵) فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں۔ اور رکوع وخشوع کو پورا کیا تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کرلیا ہے۔ کہ اسے بخش دے۔ اور جس نے نہ کیا اس کیلئے عہد نہیں چاہے۔ بخش دیا جائے گا یا عذاب کرے گا۔ (ابوداؤد) (۱۶) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (رواہ الحاکم) (۱۷) فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی۔ جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی۔ تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا۔ ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں (رواہ الویلمی) (۱۸) فرمایا۔ جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے۔ فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کیلئے یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ اور متعدد احادیث میں آیا ہے کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے۔ اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ کا ذمہ توڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبرانی) (۱۹) فرمایا جو صبح نماز کو گیا۔ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ) (۲۰) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ کہ جو عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔ اور جس نے صبح کو نماز کو باجماعت ادا کیا۔ گویا اس نے تمام رات قیام کیا۔ (مسلم) (۲۱) فرمایا جس نے چالیس روز فجر وعشا باجماعت پڑھی۔ اسکو اللہ تعالیٰ دو برأتیں ادا فرمائے گا۔ ایک نار سے دوسری نفاق

Marfat.com

ہے۔ (رواہ الخطیب) (۲۲) فرمایا رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر وعصر میں جمع ہوتے ہیں۔ جب وہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے۔ کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے پاس گئے۔ تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ان میں نماز پڑھتی چھوڑ کر تیرے ہاں حاضر ہوئے۔ (رواہ احمد) (۲۳) فرماتے ہیں جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے۔ کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ اس کیلئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) (۲۴) فرماتے ہیں سب نمازوں میں گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے۔ اور جو ان میں فضیلت ہے۔ اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا (متفق علیہ) (۲۵) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ" صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا یعنی الفجر والعصر۔ صبح وعصر کی نماز پڑھنے والا جہنم میں ہرگز نہیں جائے گا۔ (رواہ مسلم)

باب الترہیب

قال اللہ تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا۔ عنقریب انہیں سخت عذاب طویل وشدید سے ملنا ہوگا۔ غیّ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام سہیب ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کنویں کو کھول دیتا ہے۔ جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا جب بجھنے پر آئے گی۔ ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔ یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو دکھ دینے والوں کیلئے ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ خداوند کریم نے سب احکام اپنے حبیب پاک حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے۔ جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی۔ تو حضور کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا۔ اور شب اسرا میں یہ تحفہ عنایت فرمایا۔ فویل" لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ خرابی ان نمازیوں کیلئے جو اپنی

Marfat.com

نماز سے بے خبر اور غافل ہیں۔ وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اس کا نام ویل ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا اَصْحَابَ الْيَمِيْنِ فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ترجمہ۔ ہر جی اپنے کئے میں پھنسا ہے۔ مگر داہنے ہاتھ والے باغوں میں ہیں۔ مل کر پوچھتے ہیں گنہگاروں کا احوال۔ تم کاہے سے پڑے دوزخ میں وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور نہ تھے کھانا کھلاتے محتاج کو۔ تفسیر اس کی یہ ہے کہ ہر جان بدلے میں اس کے جو کمایا ہے برائی کے کرنے سے اور نیکی نہ کرنے سے رهينة گرد ہوگی دوزخ میں اور دوزخ کے موکلوں کے ہاتھوں میں اور جو حاصل کرنے کے اسباب و آلات ہر نفس میں انیس چیزیں ہیں۔ اور دو پاؤں اور زبان اور دل اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹھ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ۔ لامسہ۔ ذائقہ۔ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت اور غضب اسی سبب سے دوزخ میں انیس فرشتے ان پر عذاب کریں گے۔ اور ایذا پہنچا دیں گے اور کوئی شخص ان چیزوں کے استعمال میں بے قصور نہیں بچا ہے۔ ہر شخص قصور والا ہے۔ یا ان چیزوں کے غیر محل میں صرف کرنے سے یا اس محل میں صرف نہ کرنے سے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے موکلوں سے کسی شخص کو خلاص بھی متصور نہیں۔ اِلَّا اَصْحَابَ الْيَمِيْنِ مگر داہنی طرف والے جو میثاق کے روز حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے داہنی طرف سے نکلے تھے۔ اور دنیا میں بھی سیدھی چال چلے تھے۔ اور موقف بھی عرش کے داہنے طرف جدھر بہشت ہے۔ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اسی طرف روانہ بھی ہوئے اور ان کے نامۂ اعمال بھی داہنے ہاتھ میں آئے تھے سو ان لوگوں نے البتہ حقوق واجبات وغیرہ کو ادا کر کے اس گروہ سے خلاصی کی۔ اور آپ بری الذمہ ہوئے۔ اور جہنم کے موکلوں کے ہاتھ سے نجات پا کر داخل ہوئے۔ فِيْ جَنّٰتٍ باغوں میں اس سبب سے کہ ان کی روحانیت غالب آئی اور ان کو دوزخ کے موکلوں کے ہاتھ سے چھڑا لائے۔ اور یہ لوگ ان باغوں میں اس قدر بے خوف اور فارغ البال اور آرام و چین میں ہونگے۔ کہ آپس میں يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ پوچھیں گے۔ گنہگاروں کے حال سے کہ وہ لوگ کہاں گئے اور کیا ہوئے۔ جو نظر نہیں آتے ہیں۔ گویا ان کو کچھ بھی ان کے حال کی خبر نہیں ہے کہ وہ لوگ کسی بلا اور مصیبت میں گرفتار

Marfat.com

ہیں اور جب سنیں گے کہ گنہگاروں کو دوزخ میں داخل کیا۔ اور آگ میں جھونکا۔ تب ان گنہگاروں کی طرف متوجہ ہو کر توبیخ یا تعجب سے خطاب کریں گے اور پوچھیں گے کہ ماسلککم فی سقرہ کونسی چیز لائی تم کو دوزخ میں ان چیزوں کو اپنے سے دور کرو۔ یعنی قوائے حیوانیہ اور طبعیہ کی خواہشوں کو اپنی قوت روحانیہ کے زور سے اپنے سے دفع کرو تا کہ تم کو جہنم کے موکل فرشتے کہ وہ بھی مثل ان قوتوں کے ہیں کھینچ کر دوزخ میں نہ لے جاتے۔ اور اس سوال کے جواب میں گنہگار دوزخیوں سے یوں قالوا کہیں گے۔ کہ ہم سے علمی قوی کو عالم علوی کی طرف جذب کرنا اور کھینچنا نہ ہوسکا۔ اس واسطے کہ لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں سے) اگرچہ نماز کی فرض رکعتین دن اور رات میں کل انیس تھیں۔ دو فجر کی اور چار ظہر کی اور چار عصر کی اور تین مغرب کی اور چار عشاء کی ہیں۔ سترہ رکعتیں فرض اصلی ہیں اور دو رکعتیں رات کی نماز سے جس میں طاق کی رعایت کے سبب سے ایک رکعت اور زیادہ کر کے وتر نام رکھا ہے۔ اس سبب سے بیس ہوگئیں۔ سو اگر ہم نماز پڑھنے والوں سے ہوتے تو وہ انیس رکعتیں آج کے دن ہمارے کام آتیں اور ان انیسوں دوزخ کے موکلوں سے ہم کو خلاص کرتیں۔ اور یہ بھی ہے کہ دن رات کی ساعتیں چوبیس ہیں۔ ان میں سے پانچ ساعتیں نماز کے واسطے مقرر ہیں۔ تا کہ باقی انیس ساعتوں کی یہ پانچوں ساعتیں کفارہ ہو جاویں۔ اور جو ہم سے ان پانچوں ساعتوں میں نماز ادا نہ ہوئی تو باقی انیس ساعتوں کا کفارہ بھی ہم کو حاصل نہ ہوا۔ اس واسطے ہر ساعت کی غفلت کے عوض میں ایک ایک موکل دوزخ کا ہم پر مسلط ہوا۔ اور یہ بھی ہے کہ نماز کے ارکان و شرط سب مل کر انیس چیزیں ہیں۔ بدن کی طہارت کپڑے کی طہارت اور حدث اصغر اور اکبر سے طاہر ہونا۔ استقبال قبلہ کا ستر عورت قیام رکوع سجود قعود تکبیر تحریمہ رفع الیدین کے ساتھ قرأت تشہد درود شریف دعا حضور دل کی نیت سلام ہر رکن میں اطمینان کلام اور عمل منافی نماز کو ترک کرنا۔ داہنے بائیں التفات کو ترک کرنا اور جو ہم نے نماز کو ترک کیا۔ تو یہ انیس چیزیں بھی ہم سے ترک ہوگئیں۔ سو اس سبب سے انیس موکلوں نے ہم کو گرفتار کیا۔ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ o اور نہ کھانا کھلاتے تھے۔ ہم فقیر محتاج کو اس واسطے کہ اگر ایک وقت بھی پیٹ بھر مسکین کو کھانا کھلاتے تو ہم اس وقت انیس ساعت تک خاطر جمعی سے اس کو گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ انیسوں قوتیں اس کو انیس ساعت تک زندہ

Marfat.com

اور تازہ رہتیں اور اگر ان انیسوں ساعتوں میں ان اپنی انیس قوتوں سے کوئی کام بہتر کرتا تو ہمارے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھا جاتا۔ اس واسطے کہ ہم ہی اس کے باعث پڑے تھے۔ اور یہ بھی ہے کہ پکا کر کھانا کھلانا تب اجر کامل کا باعث ہوتا ہے۔ جب یہ انیس چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ہل جوتنا۔ بیج چھٹکانا۔ سینچنا۔ کھیتی کی حفاظت کرنا جانوروں سے اور اس کا کاٹنا۔ اور منڈنی کرنا اور دانے کو بھوس سے علیحدہ کرنا۔ اور کھریاں کو بچانا۔ اور غلہ کو کھیت سے اٹھا کر آبادی یا گھر میں لانا۔ اور پیسنا اور چھلنی سے چھاننا آٹے کا۔ اور خمیر کرنا۔ اور پکانا اور نمک ڈالنا۔ اور روٹی کے ساتھ واسطے سالن بہم پہنچانا۔ اور اس کھانے کو اٹھا کے عزت سے مسکین کے سامنے جا رکھنا۔ اور اس کو پیٹ بھر کے کھانے دینا۔ جلدی نہ کرنا۔ اور پھر عزت اور حرمت سے اس فقیر کو رخصت کرنا اور اس کا احسان اس کے اوپر نہ رکھنا اور بار بار اس کو یاد نہ کرنا سو اگر ایک فقیر کو بھی اس طرح سے کھانا کھلاتے ہم تو وہ انیس چیزیں یہاں ان انیسوں موکلوں سے ہم کو بچاتیں۔ اور ہمارے کام میں آتیں۔ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور تھے ہم دھنستے بدصحبتوں میں ساتھ دھنسنے والوں کے

ان صحبتوں میں انیس آفتیں اور برائیاں تھیں پہلی برائی بے ہودہ بکنا۔ جیسے عورتوں کے حسن و جمال کا ذکر کرنا۔ اور دولت مندوں کی عیش اور بادشاہوں کے تکبر اور ان کی شان اور تجمل کے اسباب اور صحابہ کی آپس میں جنگ و جدل پر گفتگو اور باطل مذہبوں کا چرچا اور فاسقوں کے فسق کا بیان کرنا۔ دوسری برائی آپس کے کلام میں نکتہ گیری اور عیب چینی کرنا اور اس کلام کے عیب کو بیان کرنا۔ ۳۔ برائی تعصب کی راہ سے مذہبوں میں اور مذہب کے اقوال میں لڑائی جھگڑا اور اپنی سخن پروری کرنا۔ اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے حقوق کے لینے میں جھگڑا کرنا۔ چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریری سے آراستہ کرنا اور اچھائی کی ہجو اور برائی کی تعریف کے اشعار پڑھنا اور اس ضمن سے لذت حاصل کرنا۔ (۵) برائی فحش بکنا جماع یا پیشاب یا پاخانہ کے مقدمہ ننگ کے ذکر سے یا پردہ نشیں عورتوں کا نام لے کر۔ (۶) چھٹی برائی آپس میں سخت گوئی کرنا جیسے بے حیا احمق جاہل وغیرہ کسی کو کہنا۔ (۷) ساتویں برائی گالی دینا اور کسی کی آبرو لینا۔ (۸) آٹھویں برائی لعنت کا استعمال کرنا۔ خصوصاً غیر مستحق پر۔ (۹) نویں برائی ہنسی مسخری کی زیادتی کرنا ہنسی کے انداز سے جو دوسرے کے رنج و ملال کا سبب بنے۔ (۱۰) دسویں برائی تہمت اور بہتان لگانا

Marfat.com

اور بے گناہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا (۱۱) گیارہویں برائی مسلمانوں کے حرکات و سکنات پر ہنسا مسخری کی راہ سے اور مسلمانوں کے عیب بیان کر کے دوسروں کو ہنسانا۔ (۱۲) بارہویں برائی وعدہ خلافی کرنا۔ (۱۳) تیرہویں برائی جھوٹ بکنا پھر اس پر مبالغہ کرنا۔ (۱۴) چودہویں برائی آدمیوں کے چھپے رازوں کو کھولنا اور لوگوں کی گھر کی پوشیدہ باتوں کو سب کے سامنے کرنا۔ (۱۵) پندرہویں برائی بد دعا کرنا۔ (۱۶) سولہویں برائی نیت بد کرنا۔ (۱۷) سترہویں برائی ادھر کی ادھر لگانا۔ (۱۸) اٹھارہویں برائی منہ پر کسی کی تعریف کرنا۔ (۱۹) انیسویں برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنے بزرگوں کا فخر زور وشور سے بیان کرنا۔ سو ان انیس آفتوں نے ہم کو ان انیس بلاؤں میں ڈالا۔ یعنی دوزخ میں انیس موکلوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ وکنا تکذب بیوم الدین۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى تیرے پروردگار کی طرف ہے اس دن کھینچ لے جانا۔ جیسے بھاگے ہوئے کو اس کے مالک کے پیادے کھینچ لے جاتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتداء اسی دن سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی موت کے دن سے اگرچہ انتہاء اس کی قیامت کے روز ہوگی۔ لیکن افسوس کہ آدمی اس آخرت کی نزدیکی کو نہیں بوجھتا۔ اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر میں کام آئے (جو کہ ایک نہایت مشکل سفر ہے۔ غافل رہتا ہے۔ شعر

راہ پر خوف است وزداں در کمیں   راہبر بر تا نمانی بر زمین

اور ہدیہ اور سوغات سے جو اپنے خاوند مالک کے حضور میں مشرف ہونے کے بعد اس کی سرخروئی اور مالک کی خوشنودی کا سبب بنے بالکل غافل ہے۔ فَلَا صَدَّقَ سو نہ سچا جانا قرآن کی آیتوں کو اور خداوند کریم کے رسولوں کو تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو درست اپنے ساتھ لے جاتا۔ اور قرآن مجید اور پیغمبر اس کے شفیع ہوتے۔ وَلَا صَلّٰى اور نہ نماز پڑھی اس واسطے کہ حضرت رب العالمین کی حضوری میں سب سے پہلے اسی عبادت کی پرسش ہوگی۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ اَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ پہلے جس چیز سے کہ حساب کیا جائے گا بندہ۔ اپنے عملوں سے وہ نماز ہے۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود   اولین پرسش نماز بود

Marfat.com

تاکہ فی الفور پہلی ہی پرسش میں خجل اور شرمندہ ہو اور یہ بھی ہے کہ اَلْفَرقُ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُؤمِنِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یہ عبادت نشان ہے جدائی کا کافر اور ایمان دار میں یعنی اگر نماز پڑھتا ہے تو ایمانداروں کے گروہ میں شامل وَاِلَّا فلاورنہ کافروں میں اور یہ بھی ہے کہ یہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورت ہے۔ اور اس عبادت کا بجالانا گویا بھاگنے سے رجوع کرنا ہے۔ جس طرح کوئی غلام اگر اپنے مالک سے بھاگا ہو۔ لیکن جب اپنے خاوند و مالک کا مکان دیکھتا ہے۔ تو اس کو سلام کرتا ہے۔ اور اس کی تعظیم بھی کرتا ہے۔ تو یہ خاوند کے غضب کے جوش کو کچھ تھوڑا ہلکا کر دیتی ہے۔ اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے نہ کرنے پر اکتفا نہ کیا۔ وَلٰکِنْ کَذَّبَ لیکن جھٹلایا قرآن کی آیتوں کو اور پیغمبروں کو بجائے سچا جاننے کے۔ وَتَوَلّٰی اور پیٹھ دی اور منہ پھیرا عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کے ثم پھر باوجود ایسی زبردست تقصیروں کے نادم و پشیمان نہ ہوا بلکہ ذَھَبَ اِلٰی اَھْلِہٖ یَتَمَطّٰی گیا اپنے گھر کی طرف اینٹھتا اور اکڑتا ہوا گویا قرآن اور پیغمبر کو جھٹلانے اور نماز کے ترک کرنے میں خدا تعالیٰ سے لڑائی اور مقابلہ کر کے جیت آیا۔ سو اپنی قوت بازو پر بھول رہا ہے۔ اور اکڑتا ہے۔ تو ضرور ایسے شخص سے مرنے کے بعد کہا جائے گا۔ کہ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی خرابی ہو جیو تیری پھر خرابی ہو جیو۔ یہ دونوں خرابیاں قہر اور غضب کے عالم میں اس کے واسطے موعود ہیں۔ پہلے نہ سچا جاننے اور نماز کے ترک پر اور دوسرے جھٹلانے اور منہ پھیرنے پر ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی پھر قیامت کے دن خرابی ہو جیو تیری پھر خرابی ہو جیو یہ دونوں خرابیاں اس کے واسطے انہیں دونوں سببوں سے قیامت کے دن موعود ہیں۔ اور جو یہاں تک بیان کیا گیا۔ کہ آدمی اس طرح قیامت اور موت سے بے خبر اور غافل ہے کے ہرگز کسی کے خبردار کرنے اور نصیحت کرنے سے آگاہ نہیں ہوتا اور اس غفلت کی نیند سے ہوشیار نہیں ہوتا۔ تو اب جھڑکی سے اس سے پوچھتے ہیں۔ کہ تجھ کو ایسی غفلت کس سبب سے ہے۔ کون سے شبہے نے تیرے دل میں قرار پکڑا ہے۔ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی کیا گمان کرتا ہے کہ انسان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ جانوروں کی طرح کہ جو چاہتے ہیں سو وہ کرتے ہیں اور ان سے اس بات کی پرسش نہیں ہے۔ نہ مرنے کے بعد حشر میں۔ سو آدمی کا یہ گمان غلط ہے۔ اور فساد اس کا ظاہر ہے۔ اس واسطے کہ اگر اپنی خلقت میں تامل اور غور کرے تو دریافت کر سکتا ہے کہ جب میں ہوا یعنی کرنے نہ کرنے کی مجھے تکلیف دی گئی۔ تو مجھ کو ہر عمل کی جزا کا چکھنا

Marfat.com

اور ہر چیز کی پرسش مجھ سے ہونا ضروری ہوا۔ نہایت اس کی یہ ہے کہ اعمال کی پرسش مردوں کے مرنے اور بہت مدت ان پر گذرنے کے بعد زندہ کرنے پر موقوف تھی۔ اور یہ یعنی مدت دراز کا گذرنا اور پھر زندہ ہونا کچھ تردد اور انکار کی جگہ نہیں ہے۔ اس واسطے کہ اس کا سچا ہونا ادنیٰ غور سے اور تامل سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی فجعل مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ۔ نظم۔

پاؤں سے کب ہوسکے ہے سر کا کام
جیبہ کا کب لے سکے ہے آنکھ نام
کان کب دیدار کا پاوے مزا
کیا تیری قدرت ہے اے رب العلا

اَلذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بَلٰی ط

تارکینِ نماز کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز عشاء سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ نہ سلائے۔ (فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عینه مرّتین) (رواہ البزعن ابن عمر رضی اللہ عنہما) (۲) فرمایا جس کی نماز فوت ہوئی (فَکَاَنَّمَا وَتِرَ اَھْلَهٗ وَمَالَهٗ) گویا اسکے اہل و عیال جاتے رہے (رواہ الشیخان) (۳) فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی۔ دوزخ کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابونعیم) (۴) فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے۔ اللہ و رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔ (امام احمد) (۵) فرمایا جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ لاخیر فی دین لیس فیه رکوع۔ (رواہ الشیخان) (۶) فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے (رواہ البیہقی) (۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ جس کیلئے نماز نہ ہو (رواہ البزار) (۸) فرمایا جس نے نماز پر محافظت کی قیامت کے دن وہ نماز اس کیلئے نور و برہان و نجات ہوگی۔ اور جس نے محافظت نہ کی۔ اس کیلئے نور ہے۔ نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ

Marfat.com

ہوگا۔ (رواہ الدارمی وغیرہ) (۹) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ) جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔ (رواہ البخاری) (۱۰) حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے (کَتَبَ اِلٰی عُمَّالِہٖ اَنَّ اَھَمَّ اُمُوْرِکُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوۃُ مَنْ حَفِظَھَا وَحَافَظَ عَلَیْھَا حَفِظَ دِیْنَہٗ وَمَنْ ضَیَّعَھَا فَھُوَ لِمَا سِوَاھَا اَضْیَعُ) اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم اور ضروری کام میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت و مداومت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کی بدرجہ اولی ضائع کرے گا۔ (رواہ مالک) (۱۱) عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین لا یرون شیئًا من الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ) کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔ سوا نماز کے (رواہ الترمذی) (۱۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُم عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِیْنَ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم کرو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ (رواہ ابوداؤد) (۱۳) فرمایا اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ جو عہد ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ صرف نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑ دیا بے شک وہ کافر ہے۔ (رواہ الترمذی وغیرہ) (۱۴) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آ کر کہا۔ مسلمان کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے مسلمان پیدا کیا اور یہودی اور نصرانی نہیں پیدا کیا۔ یہودی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے یہودی پیدا کیا۔ اور نصرانی نہیں پیدا کیا نصرانی کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نصرانی پیدا کیا ہے۔ اور مجوسی نہیں پیدا کیا۔ مجوسی کہتا ہے خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مجوسی پیدا کیا اور منافق نہیں پیدا کیا۔ منافق کہتا ہے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے منافق پیدا کیا۔ اور مشرک پیدا نہیں کیا۔ مشرک کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مشرک پیدا کیا اور بے دین نہیں پیدا کیا۔ بے دین کہتا ہے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بے دین پیدا کیا۔ اور کافر نہیں پیدا کیا کافر کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کافر بنایا کہ اس نے مجھے

Marfat.com

سگ نہیں پیدا کیا سگ کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سگ پیدا کیا۔ اور سور نہیں پیدا کیا۔ سور کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سور پیدا کیا اور بے نماز نہیں پیدا کیا۔ (عین الفقر)

بہت احادیث ایسی آئی ہیں۔ جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔ اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمٰن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرۃ و الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحٰق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی کا یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امام اعظمؒ و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔

بے نمازوں کے غلط دعوے

لوگ بے نماز ہیں اور پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے نزدیک منظور نظر ہیں۔ اور ان کی جناب میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ان کی نسبت کفر و قتل کا ہے۔ وہ ایسے شخص کو کیسا پیار کریں گے اور کب اس کا کہا مانیں گے۔ سب سے اول نماز کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ راضی ہوں۔ بعدہٗ عرض معروض اس جناب میں کرنی ہوں کریں وہ منظور فرمائیں گے ورنہ کچھ نہیں۔ مفت کی گیارہویں پر پیسے ضائع نہ کریں۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے مکاشفہ میں حضرت ذوالنون مصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ اشعار پڑھے۔ اور امام المسلمین حضرت امام اعظمؒ کے سامنے کہا۔

لَقَدْ زَانَ الْبَلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا
اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ اَبُوْ حَنِيْفَة
فَمَا بِالْمَشْرِقَيْنِ لَهٗ نَظِيْرًا
وَلَا بِالْمَغْرِبَيْنِ وَلَا بِكُوْفَه

Marfat.com

اِمَامًا كَانَ لِلْاِسْلَامِ بَحْرًا
اَمِيْنًا لِلنَّبِيِّ وَلِلْخَلِيْقَةِ

(یعنی آپ نے جملہ ولایتوں اور ولایت والوں کو زیب دے دیا ہے سو اس کی نظیر نہ ولایت مشرق میں ہے۔ نہ ولایت مغرب میں اور نہ کوفہ میں۔ آپ اسلام کے سمندر ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ساری خلقت کے امین ہیں) ایک دن حضرت بایزید بسطامی خواب میں آپ کی خدمت میں ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم دیا کہ تاش کو صاف کر کے اس میں شہد بھر لاؤ۔ اور شہد پر ایک بال رکھ لاؤ۔ خادم حکم بجا لایا۔ آپ نے اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ ان تینوں چیزوں کی تاویل بیان کریں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی بہشت اس تاش سے زیادہ روشن اور صاف اور اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ شیریں اور پل صراط سے گذر جانا بال سے زیادہ باریک ہے اس کے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اسلام اس تاش سے زیادہ روشن اور اہل اسلام ہونا شہد سے زیادہ شیریں اور اسلام کی حفاظت کرنی بال سے زیادہ باریک ہے۔ اس کے بعد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم دین اس تاش سے زیادہ روشن اور مسائل فقہ شہد سے زیادہ شیریں اور ان کی باریکیاں بال سے زیادہ باریک ہیں۔ اس کے بعد آپ کے خادم نے کہا مہمانوں کا منہ اس تاش سے زیادہ روشن اور ان کی خدمت کرنی شہد سے زیادہ شیریں اور ان کا دل خوش رکھنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

فقیر باہو کہتا ہے کہ بہشت کی نعمتیں کھانا حظِ نفس کا کام ہے۔ علم پر عمل نہ کرنا بے خبر اور ناواقف کا کام ہے اور مہمان کا منہ دیکھنا پر خطر ہے۔ اور بے محنت محبت حق میں پہنچنا زر ہے۔ اور اسلام میں تصدیق کے قدم رکھنے میں ریا کا بھی خوف ہے۔ اور برزخ اسم اللہ اس تاش سے زیادہ روشن ہے۔ اور لذت مشاہدہ شہد سے زیادہ شیرین اور فنا فی اللہ اور وحدانیت میں غرق ہونا اور خودی سے نکلنا اور نفس کو مارنا بال سے زیادہ باریک ہے۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ (وہ لوگ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خدا ہی کی یاد کرتے ہیں) لوگوں کو مسئلہ مسائل کی طرف جس قدر توجہ ہوتی ہے عمل کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ مسئلہ مسائل سے لوگوں کے دلوں میں انکی وقعت زیادہ ہوتی ہے۔ اور دنیا بھی اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اور عمل اور ذکر خفی شمشیر کی طرح ہے جو نفس کو زیر کرتی ہے۔

Marfat.com

رب چیست یعنی خود فنا
از علم خود می شود کبرو ریا
علم کثیر آمد و عمرت قصیر
آنچہ ضروری ست بآن شغل گیر

اللّٰھُمّ انی اعوذبک ان اوالی لک عدوا او عادی لک ولیًا او اسخطُ لک رضًا اوراض لک سخطا او اقول لحق ھذا باطل او اقول لباطل ھذا حق او اقول للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الّذی آمنوا سبیلاً اللّٰھُمّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّار وصلی اللّٰہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین

کِتَابُ الصَّلٰوۃ

نماز کا بیان

ایمان وتصحیح عقائد مطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم واعظم ہے۔ قرآن مجید واحادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں۔ جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی۔ قولہ تعالیٰ اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الرّاکعین۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان شریف کا روزرکھنا۔ (رواہ البخاری ومسلم)

Marfat.com

مسائل فقہ

ہر عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے۔ اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ ائمہ ثلاثہ امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سوائے عذر شرعی کسی طرح نماز چھوڑ نہیں سکتی۔ عذر شرعی سات ہیں۔۱ حیض و ۲ نفاس ۳ بیہوشی۔۴ غشی۔ ۵ نسیان۔ ۶ دیوانگی۔ ۷ نیند۔ ادنی مدت بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس ہے۔ اور لڑکی کے حق میں نو برس اور زیادہ کی حد دونوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ مگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعویٰ بلوغ کر بیٹھیں۔ تو بلا قسم مقبول ہوگا۔ اور اگر نو برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعویٰ بلوغ کرے تو مقبول نہیں پہلے باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی۔ مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ ۷ برس کی عمر سے بچہ کو نماز پڑھوائیں۔ تاکہ نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے۔ حدیث میں آیا ہے۔ جب بچہ سات برس کی عمر کا ہو۔ اس کو نماز پڑھنے کا حکم کریں۔ اور جب دس برس کا ہو۔ اس کو مار کر پڑھوائیں۔ (ابوداؤد وغیرہ) نماز خالص عبادت بدنی ہے۔ اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے۔ البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا۔ اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے۔ تو ادا کیا جائے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہے اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول وعفو ہے۔ (درمختار وغیرہ) فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الٰہی ہے۔ اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے۔ ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی ہے تو بھی جز آخر سبب ہے تو اگر کوئی مجنوں یا بے ہوش ہوش میں آیا۔ یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی۔ یا صبی (بچہ) بالغ ہوا۔ یا کافر مسلمان ہوا۔ اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہوگئی اور جنون و بے ہوشی پانچ وقت سے زاید مستغرق نہ ہوں۔ تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی

Marfat.com

وقت نہ ملے نماز فرض ہے قضا پڑھے۔ (درمختار) حیض و نفاس والی کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش کے وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائے گی۔ اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک ہوئی۔ یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے۔ غسل کر سکنے میں مقدمات غسل پانی لانا' کپڑے اتارنا داخل ہیں۔ نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی۔ اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا۔ تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔ یونہیں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہوگیا۔ پھر آخر وقت میں اسلام لایا۔ اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے۔ اگرچہ اول وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔ (درمختار) نابالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا۔ اس کو احتلام ہوا۔ اور بیدار نہ ہوا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے۔ اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشاء کی نماز بالاجماع فرض ہے۔ (بحرالرائق) کسی نے اول وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت کوئی ایسا عذر پیش ہوگیا۔ جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہوگیا یا جنون یا بیہوشی طاری ہوگئی تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی۔ اسکی قضا بھی ان پر نہیں۔ مگر جنون و بیہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال پانچ نمازوں سے زاید کو گھیر لیں۔ ورنہ قضا لازم ہوگی (عالمگیری) یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی۔ بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہوگیا تھا۔ نماز نہ ہوئی۔ اعادہ کرے۔ (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

اوقات نماز کیلئے اول ایک نقشہ دیا جاتا ہے جس میں اوقات صوم وصلوۃ کے علاوہ مقدار یوم بھی دی گئی ہے۔ اس کے بعد مسائل ضروریہ اوقات خمسہ بیان ہوں گے۔

یہ نقشہ عرض ۳۱ شہر لاہور اور اس عرض کے ۱۹۷ بلاد و قصبات و مشہور قریات کیلئے ہے۔ اگرچہ بظاہر سات شہروں کے ہیں۔ مگر در حقیقت تقریباً چھ ہزار جگہوں کیلئے اوقات صوم وصلوۃ ہیں۔ آخیر میں ایک جسول دے دی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ کس عرض میں کونسا شہر واقع ہے۔ یہ اوقات ریلوے ساعت سے دیئے گئے ہیں۔ آج کل اسی کا رواج عام ہے۔ اور اگر کوئی صاحب بلدی وقت بنانا چاہیں تو کتاب میں دیکھیں کہ ۱۵

Marfat.com

اپریل ۱۵ جون یکم ستمبر ۲۵ دسمبر کو نصف النہار کا کیا وقت ہے بارہ بجے سے جو کچھ کمی یا زیادتی ہو۔ اس قدر منٹ زیادہ یا کم کر کے اوقات بلدی (لوکل ٹائم) بنا سکتے ہیں اور چونکہ معدودہ چند حضرات کے سوا عام طور پر لوگ گھڑی کی صحت کا التزام نہیں کرتے۔ دو چار منٹ کی کمی یا بیشی کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ اسلئے جملہ اوقات میں پانچ منٹ کی احتیاط چاہیے۔ ابتداء وقت ۵ منٹ بعد سمجھیں۔ اور ختم وقت ۵ منٹ قبل یہ احتیاط نمازوں کیلئے ہے۔ اور روزہ کیلئے دس منٹ قبل سحری ختم کر دیں اور اسی قدر بعد کو افطار کریں۔ صبح صادق منتہائے سحری اور ابتداء وقت فجر ہے۔ اور انتہائے فجر طلوع آفتاب۔ ضحوہ کبری نصف النہار شرعی ہے۔ اس وقت سے نصف النہار تک کوئی نماز نہیں۔ رمضان یا روزہ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کر لے تو روزہ ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ نصف النہار ابتدائے وقت عصر ہے۔ عصر منتہائے ظہر و ابتدائے عصر ہے۔ غروب آفتاب انتہائے وقت ظہر ہے۔ عصر منتہائے ظہر و ابتدائے عصر ہے۔ غروب آفتاب انتہائے عصر و ابتداء مغرب و وقت افطار ہے۔ اگرچہ عصر کی نماز غروب شمس تک پڑھ سکتے ہیں۔ مگر ۲۵ منٹ قبل غروب آفتاب پڑھ لینا چاہیے۔ ورنہ وقت مکروہ ہو جائے گا۔ عشاء انتہائے وقت مغرب غروب شفق سفید و ابتداء وقت عشاء بعد نماز عشاء وقت وتر ہے۔ اس وقت سے لیکر منتہائے سحری تک نماز عشاء و وتر درست ہے۔ مگر تہائی رات سے زیادہ تاخیر پسندیدہ نہیں۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْهَادِیْ

بیدار شوگر عاقلی دریاب گر صاحبدلی
شاید کہ نتواں یافتن ایں چنیں ایام را

اوقات خمسہ کے متعلق ضروری مسائل

(۱) وقت فجر طلوع صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (متون)

صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (مشرق) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے۔ اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے۔ صبح

Marfat.com

صادق اسکے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے۔ یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔ اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ جو بعض نے لکھا ہے کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے۔ محض غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔ (۲) مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی جم کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے۔ اور عشاء اور سحری کھانے میں اسکے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (عالمگیری) صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے۔ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔ اکیس مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے۔ پھر بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲ ستمبر کو ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر بڑھتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ ہو جاتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۱۲ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے۔ جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو۔ اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے۔ خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹہ رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ دسمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے۔ تو سحری ایک گھنٹہ چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا۔ اسکے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے۔ تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے۔ بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں۔ پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں۔ نہ یہ اذان ہوئی نہ نماز بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں۔ ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے۔ اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے۔ خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو۔ لہٰذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے۔ کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرہ بالا کے اندر اندر اذان و فجر ادا کی جائے (از افادات رضویہ)

Marfat.com

وقت ظہر و جمعہ

آفتاب ڈھلنے سے پہلے اس وقت تک ہے۔ کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے (منون) ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے۔ کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔ اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ دن جتنا گھٹتا ہے۔ سایہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور دن جتنا بڑھتا جاتا ہے۔ سایہ کم ہوتا جاتا ہے۔ یعنی جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قرب میں واقع ہیں کم ہوتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں۔ جب آفتاب بالکل سمت راست پر ہوتا ہے۔ چنانچہ موسم سرما ماہ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض بلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب واقع ہے۔ ساڑھے آٹھ قدم سے زاید یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے۔ اور مکہ معظمہ میں جو ۲۲ درجہ پر واقع ہے۔ ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زاید ہوتا ہے۔ اس سے زاید پھر نہیں ہوتا۔ اسی طرح موسم گرما میں مکہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے یعنی سایہ جو شمال کو بڑھتا تھا۔ اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے۔ اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے یہاں تک کہ ۱۵ جولائی سے ۱۸ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے۔ بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از افادات رضویہ) آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو۔ آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا۔ اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائیگا۔

جب کم ہونا موقوف ہو جائے تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا۔ اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا۔ اور یہ دلیل ہے کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا۔ اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے۔ اس لئے کہ سایہ کا کم وبیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد نمایاں نہیں ہوتا۔ اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا یہ ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کا کھینچ دیں۔ اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں۔ کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں

Marfat.com

ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو۔ ٹھیک دوپہر ہو گیا۔ جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا۔ ظہر کا وقت آ گیا۔

وقت عصر

بعد ختم ہونے ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دومثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے اسکی تفصیل یہ ہے۔ ۲۴ اکتوبر تحویل عقرب سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ۔ سال میں سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔ ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا۔ پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۴۳ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ۲۰، ۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ پھر ۲۲، ۲۳ مئی تحویل جواز سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ پر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ۔ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے چار منٹ ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے چھ منٹ۔ پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے پانچ منٹ دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹہ چار منٹ۔ تیسرے ہفتے میں دو گھنٹے دو منٹ پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ۔ اسکے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے۔ پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ دوسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ۔ پھر ۲۳، ۲۴ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر اسکے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹہ ۴۶ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ پھر ۲۳، ۲۴ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ۔ پھر اسکے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ہفتہ اول اکتوبر میں ایک گھنٹہ ۳۹ منٹ۔ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸

Marfat.com

منٹ۔ ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ۔ غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (از افادات رضویہ)

وقت مغرب

غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (متون) شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے۔ جو جانب مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ' عالمگیری افادات رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشاء و وتر

غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے اس شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ وہ جانب مشرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔ (۴) اگرچہ عشاء و وتر کا وقت ایک ہے۔ مگر باہم ان میں ترتیب فرض کہ عشاء سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں۔ البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے۔ یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی۔ اور وتر وضو کیساتھ۔ تو وتر ہو گئے۔ (درمختار۔ عالمگیری) (۵) جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے۔ کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے۔ (جیسے بلغاریہ کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس رکعتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں۔ اور بعض دنوں میں سکنڈوں اور منٹوں کیلئے ہوتا ہے۔ تو وہاں والوں کو چاہیے۔ کہ ان دنوں کی عشاء و وتر کی قضا پڑھیں۔ (درمختار عالمگیری)

اوقات مستحب

حاجیوں کیلئے مزدلفہ میں نہایت اول وقت میں فجر مستحب ہے۔ فجر میں تاخیر مستحب یعنی جب خوب اجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے۔ شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد

Marfat.com

اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے۔ اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ حاجیوں کیلئے مزدلفہ کے اوقات حزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

چند مسائل

عورتوں کیلئے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (اول وقت) یعنی اندھیرے میں مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔ جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں (درمختار) ٥ جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے۔ گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو۔ تو مستحب وقت کیلئے جماعت کا ترک جائز نہیں۔ موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے۔ اور خریف گرمیوں کے حکم میں (درمختار وغیرہ) ٥ جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے۔ جو ظہر کیلئے ہے ٥ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے۔ مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آ جائے۔ کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے۔ دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (درمختار) ٥ بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں۔ اور عصر مثل ثانی کے بعد (غنیہ) ٥ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آ جاتی ہے۔ جب غروب میں ۲۰ منٹ باقی رہتے ہیں۔ تو اسی قدر وقت کراہت ہے۔ یونہی بعد طلوع بیس ۲۰ منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) ٥ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کہ دو حصے کیئے جائیں۔ پچھلے حصہ میں ادا کریں ٥ عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی۔ مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آ گیا۔ تو اس میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

٥ روز ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے۔ اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے۔ تو مکروہ تحریمی درمختار وغیرہ ٥ عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے۔ اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی۔ مکروہ

Marfat.com

ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔ ٥ نماز عشاء سے پہلے سونا اور بعد نماز دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں اور تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ اسی طرح طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ درمختار وغیرہ) ٥ جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو۔ اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔ ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے۔ پھر اگر پچھلے وقت کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے۔ وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ) ٥ ابر کے دن عصر و عشاء میں تعجیل مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے۔ خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی اس قدر موخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنیکا گناہ باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے۔ کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) ٥ عرفہ و مزدلفہ میں مغرب و عشاء وقت عشاء میں (عالمگیری)

اوقات مکروہ

طلوع آفتاب و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا نہ ادا یوں ہی سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے۔ البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے۔ جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے۔ اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے۔ ڈوبنے تک غروب ہے۔ یہ وقت بھی بیس منٹ ہے نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی ہے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے۔ جس کو ضحوہ کبریٰ کہتے ہیں۔ یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اسکے برابر دو حصے کریں۔ پہلے حصہ کے ختم پر ابتداء نصف النہار شروع ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک استواء و ممانعت ہر نماز ہے (درمختار وغیرہ) ٥ مگر

Marfat.com

بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی۔ آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھنے کی تکلیف گوارہ فرمائیں۔ ٥ جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا۔ تو اسی وقت پڑھیں۔ کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے۔ کہ پیشتر سے تیار موجود ہے۔ مگر دانستہ تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (عالمگیری) ٥ ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی۔ تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے۔ اور اگر وقت مکروہ ہی میں کرلیا تو بھی جائز ہے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی۔ تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری) ٥ ان اوقات میں نماز قضا ناجائز ہے۔ اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے۔ اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی۔ تو فرض ساقط ہو جائے گا۔ اور گنہگار ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) ٥ کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر کی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی۔ دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔ (درمختار)

٥ ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی۔ تو وہ واجب ہوگئی مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے۔ اور اگر پوری کر لی۔ تو گنہگار ہوا۔ اور اب قضا واجب نہیں یعنی ذمہ سے ساقط ہوگئی۔ ٥ جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی۔ اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے (درمختار) ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں افضل یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (درمختار)

نماز کیلئے اوقات ممنوعہ

مسئلہ۔ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶، ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔ (۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ ٥ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا۔ ایک رکعت پڑھ چکا تھا۔ کہ فجر طلوع کر آئی۔ تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے۔ اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہوسکتیں۔ اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی۔ اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کرلیں۔ تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی (عالمگیری) ٥ نماز فجر

Marfat.com

کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگرچہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی۔ اور اب پڑھنا چاہتا ہو جائز نہیں (عالمگیری وغیرہ) ٥ فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں (عالمگیری) (۲) اپنے مذہب کی جماعت کیلئے اقامت ہوئی۔ تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہو کہ سنت میں مشغول ہوگا۔ تو جماعت جاتی رہے گی۔ اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز اور گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں (درمختار وغیرہ) (۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی۔ اس کو قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے اسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ) (۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک (درمختار) (۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کیلئے کھڑا ہوا۔ اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی (درمختار) (۶) عین خطبہ کے وقت خواہ کوئی خطبہ ہو جمعہ کا اول خطبہ ہو یا دوسرا ہر نماز حتی کہ قضا بھی ناجائز ہے۔ مگر صاحب ترتیب کیلئے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار) جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کیلئے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کرلے (عالمگیری) (۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے۔ یا عیدگاہ و مسجد میں۔ (درمختار وغیرہ) (۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے۔ گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں (عالمگیری وغیرہ) (۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں۔ ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔ (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کئے جاتے ہیں۔ فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں (عالمگیری وغیرہ) (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (۱۲) جس بات سے دل بٹے۔ اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کئے ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو۔ مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے۔ پھر پھیر لے (عالمگیری) یوں ہی کھانا سامنے آ گیا

Marfat.com

اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے۔ خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

○ فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں (بحر الرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھیں۔ اصلا مکروہ نہیں۔

اذان کا بیان

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً ممن دعا اللہ وعمل صالِحاً وقال انّنی من المُسْلِمِین اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سات برس ثواب کیلئے اذان کہی۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے نار سے برأت لکھ دے گا۔ (ترمذی وغیرہ) فرمایا موذن کو نماز پڑھنے والے پر دو سو بیس جسنہ زیادہ ہے۔ مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔ اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے مگر وہ جو انکی مثل کہے۔ فرمایا مومن کو بدبختی و نامرادی کیلئے کافی ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم ہے اور پورا ظلم اور کفر ہے کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ زنان جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو۔ تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ اللہ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا۔ اور ہزار درجے بلند فرمائے گا۔ اور ہزار گناہ محو کرے گا۔ عورتوں نے عرض کی۔ یہ عورتوں کیلئے ہے۔ مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کیلئے دونا۔ (رواہ ابن عساکر)

مسائل اذان

اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کیلئے الفاظ مقرر ہیں الفاظ اذان یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۴ بار اَشْھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲ بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۲ بار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ۲ بار حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ ۲ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار اذان کے معینہ کلمے پندرہ ہیں۔ اقامت اور فجر کی اذان میں دو کلمے اور زیادہ کیے جاتے ہیں۔ تو ان دونوں میں سترہ کلمے ہوئے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کے بعد

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ" مِّنَ النَّوۡم ۲ مرتبہ اور زیادہ کیا جائے گا۔ اور اقامت میں جس کو عوام تکبیر کہتے ہیں۔ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاح کے بعد قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو بار کہا جائے گا۔

○ فرض پنجگانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے۔ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیئے جائیں۔ تو ان کیلئے اذان سنت ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے۔ کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہونگے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں۔ تو میں ان سے قتال (لڑائی) کروں گا۔ اور اگر ایک شخص چھوڑ دے۔ تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔ (درمختار)

○ مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

○ قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے۔ اور اذان نہ کہے۔ تو کراہت نہیں۔ کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے اور اذان کہہ لینا بہتر ہے۔ (درمختار) ○ گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان اور اقامت ہوتی ہے۔ تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے۔ جو شہر میں ہے۔ اور مسجد نہ ہو تو اذان اور اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (عالمگیری)

○ اگر بیرون شہر و قریہ کے باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے۔ تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے۔ پھر اذان بھی کہہ لینا اچھا ہے۔ اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) ○ لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی۔ اور وقت باقی ہے۔ تو اس مسجد میں جماعت سے پڑھیں۔ اور اذان کا اعادہ نہیں اور وقفہ طویل نہ ہو تو اقامت کی بھی حاجت نہیں۔ اور زیادہ وقفہ ہوا تو اقامت کہے۔ اور وقت جاتا رہا تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کیساتھ پڑھیں۔ (عالمگیری وغیرہ) ○ جماعت بھر کی نماز قضاء ہوگئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں۔ اور اکیلا بھی قضا کیلئے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے۔ لہٰذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے۔ اور پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے۔ (اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے) ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی۔ جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلاء ہوگئے۔ تو اگر چہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں (عالمگیری)

Marfat.com

o اہل جماعت سے چند نمازیں قضاء ہوئیں تو پہلی کیلئے اذن و اقامت دونوں کہیں۔ اور باقیوں میں اختیار ہے۔ خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں۔ اور دونوں کہنا بہتر ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک جگہ وہ سب پڑھیں۔ اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر جگہ پہلی کیلئے اذان کہیں (عالمگیری) o وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے قبل از وقت کہی گئی۔ یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آ گیا تو اعادہ کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اذان کا وقت مستحب وہی ہے۔ جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشاء میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو۔ کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آ جائے۔ اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سنت اذان ادا ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ۔ فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً جنازہ و کسوف وغیرہما میں اذان نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بچے اور مغموم (غم والے) کے کان اور مرگی والے اور غضبناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو۔ اس وقت اذان مستحب ہے (ردالمحتار) وبا کے زمانہ میں بھی مستحب ہے۔ (فتاوی رضویہ) مسئلہ۔ عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ کہیں گی تو گنہگار ہونگی اور اعادہ کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (درمختار) کہ انکی جماعت خود مکروہ ہے (متون) کہتا فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ اور جنبی کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سمجھدار بچہ اور غلام اور اندھے اور ولدالزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح) مسئلہ۔ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کیلئے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان کہنے کا اہل وہ ہے۔ جو اوقات نماز پہچانتا ہو

Marfat.com

اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں۔ جو مؤذن کیلئے ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد عاقل صالح پرہیز گار عالم بالسنۃ ذی وجاہت لوگوں کے اعمال کا نگراں ہو اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں۔ ان کو زجر و تنبیہ کرنے والا ہو۔ اذان پر مداومت کرتا ہو۔ اور ثواب کیلئے اذان کہتا ہو۔ یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔ اگر مؤذن نابینا ہو۔ اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر مؤذن امام بھی ہو تو بہتر ہے (درمختار) مسئلہ۔ ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اذان و اقامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے وہ نہ ہو تو اس کی اولاد اس کے کنبے والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام مقرر کیا جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہ ہی بہتر ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر اثنائے اذان میں مؤذن مرگیا یا اس کی زبان بند ہوگئی یا رک گئی اور کوئی بتانے والا نہیں یا اسکا وضو ٹوٹ گیا۔ اور وضو کرنے چلا گیا۔ یا بیہوش ہوگیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے وہی کہے خواہ دوسرا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے۔ اور اگر اذان کہتے میں مرتد ہوگیا تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے۔ اور اگر اسی کو پورا کرلے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) یعنی کوئی دوسرا شخص باقی کو پورا کرلے۔ نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اس کو تکمیل کرے۔ کہ کافر کی اذان صحیح نہیں۔ اور اذان متجزی نہیں۔ تو فساد بعض فساد کل ہے۔ جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو تو سب فاسد ہے (افادات رضویہ) مسئلہ۔ بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے۔ اگر کہی اعادہ کرے۔ مگر مسافر سواری پر اذان کہہ لے۔ تو مکروہ نہیں۔ اور اقامت مسافر بھی اتر کر کہے قبلہ رو کہے اور اسکے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اس کا اعادہ کیا جائے۔ مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اسکا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھنکارنا مکروہ ہے۔ اور اگر گلا پڑگیا یا آواز صاف کرنے کیلئے کھنکارا تو حرج نہیں (غنیہ) مسئلہ مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے۔ اور اگر کوئی چلتا جائے اور اس حالت میں اذان کہتا جائے۔ تو اعادہ کریں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صغیری) مسئلہ۔ کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کیساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا یوہیں

Marfat.com

اکبر میں بے کے بعد الف پڑھنا حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یونہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و ناجائز ہے۔ (درالمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے (بحر) مسئلہ۔ طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

o اذان مسیذنہ پر کہی جائے۔ یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسجد میں اذان کہنی مکروہ ہے۔ (غایۃ البیان فتح القدیر وغیرہا) یہ حکم ہر اذان کیلئے ہے۔ فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں اذان ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے۔ امام اتقانی و امام ابن ہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا۔ ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زاید ہے کہ خطیب کے محاذی ہو یعنی سامنے مسجد بانی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑگیا ہے اسکی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں۔ حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں دونوں کے بعد سکتہ کرے۔ درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے۔ اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے۔ اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی۔ تو اتنے کو صحیح کرلے سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی۔ تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ حی علی الصلوٰۃ داہنی طرف منہ کرکے کہے اور حی علی الفلاح بائیں جانب اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو بلکہ بچے کے کان میں یا اور کسی لئے کہی۔ یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے۔ سارے بدن سے نہ پھیرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر منارہ پر اذان کہے تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حی علی الصلوۃ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے حی علی الفلاح (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اسکے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو (ردالمحتار) یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے۔ بلکہ وہیں صرف منہ پھرتا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔ مسئلہ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لے تو بھی اچھا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

اقامت کے مسائل

اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کیلئے بھی ہیں۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اس میں بعد فلاح کے قدقامت الصلوٰۃ دوبارہ کہیں۔ اس میں بھی آواز بلند کرے مگر نہ اذان کی مثل۔ بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اسکے کلمات جلد جلد کہیں۔ درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے۔ نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا۔ اور صبح کی اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں۔ اگر امام نے اقامت کہی تو قد قامت الصلوٰۃ کے وقت آگے بڑھ کر مصلی پر چلا جائے (درمختار) مسئلہ۔ اقامت میں بھی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے (درمختار) مسئلہ۔ جس نے اذان کہی وہی اقامت پڑھے یا اس کی اجازت سے دوسرا بھی پڑھ سکتا ہے اگر مؤذن موجود نہ ہو تو دوسرا بلا کراہت پڑھ سکتا ہے۔ بہتر امام ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ جب و محدث کی اقامت مکروہ ہے۔ مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ اگر اذان کہیں تو اعادہ کریں۔ کہ تکرار اذان مشروع اور تکرار تکبیر غیر مشروع ہے۔ مسئلہ۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ بیٹھ جائے۔ جب حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یو ہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں۔ وہ بھی بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں۔ جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو۔ اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔ بلکہ بعض دیہات میں بعض ناسمجھ جاہل اقامت کے وقت بیٹھنے کو برا کہتے ہیں۔ مسئلہ۔ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے۔ اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا۔ تو کراہت نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو۔ یا اس کے ہمراہی وہیں موجود ہوں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بیرون شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی۔ اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے۔ اور اذان نہ کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولی ہے۔ (خانیہ) مسئلہ۔ مسجد محلہ یعنی جس کے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولی قائم کرتا ہو اس میں جب جماعت بطریق مسنون ہو چکی تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے۔ اور بغیر اذان

Marfat.com

اگر دوسری جماعت قائم کی جائے۔ تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک سٹیشن وغیرہ کی مسجدیں جن میں چند اشخاص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھی (علی ہذالقیاس) تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں۔ بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے۔ ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ محراب سے مراد وسط مسجد ہے یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو جیسے مسجد حرام شریف جس میں یہ محراب اصلا نہیں۔ باہر مسجد صیفی یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے۔ اگرچہ وہاں عمارت اصلا نہیں ہوتی۔ مسئلہ۔ مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی۔ ان کے امام اور باقی لوگ آئے تو جماعت اولیٰ انہیں کی ہے۔ پہلوں کیلئے کراہت ہے۔ یونہیں اگر غیر محلے والے پڑھ گئے۔ انکے بعد محلہ کے لوگ آئے تو جماعت اولیٰ یہی ہے۔ اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر کہی جائے۔ اور پہلی جماعت جماعت اولیٰ نہیں (قاضیخان)

مسئلہ۔ اثنائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے جس طرح اذان میں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اثنائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے۔ بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں (عالمگیری)

اذان کا جواب

مسئلہ۔ جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کلمہ کہے۔ اسکے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔ مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور لگالے ماشآء الله کان و مالم یشاء کم یکن (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صدقت وبررت وبالحق نطقت کہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو ان پر جواب نہیں (درمختار) مسئلہ۔ جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی

Marfat.com

تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت موقوف کردے۔ اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے یوہیں اقامت میں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے۔ اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے (فتاوٰی رضویہ) مسئلہ۔ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اقامت کا جواب مستحب ہے۔ اس کا جواب دے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اقامت کا جواب مستحب ہے۔ اسکا جواب بھی اس طرح ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وادَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر بوقت اذان جواب نہ دیا۔ تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو اب دے لے (درمختار) مسئلہ۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں۔ اسکے بعد یہ دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادُ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے۔ کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (درمختار) مسئلہ۔ اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر اذان غلط کہی گئی مثلاً لحن کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں۔ بلکہ ایسی اذان سنے بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ تثویب

متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے۔ یعنی اذان کے بعد نماز کیلئے دوبارہ اعلان کرنا۔ اور اس کیلئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کئے بلکہ جو وہاں کا عرف مثلاً اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ یا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مغرب کی اذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی (عنایہ) اور دوبارہ کہہ لیں تو حرج نہیں۔ (درمختار)

Marfat.com

اذان کے متفرق مسائل

اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کے برابر ہو۔ باقی نمازوں میں اذان و اقامت میں اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں۔ آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے۔ کہ وقت کراہت آجائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے۔ ان میں اولیٰ یہ ہے۔ مؤذن بعد اذان سنن و نوافل پڑھے۔ ورنہ بیٹھا رہے۔ (عالمگیری) مسئلہ رئیس محلہ کا اسکی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے۔ ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو انتظار کرسکتے ہیں (درمختار) مسئلہ۔ متقدمین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی تو اجازت دی۔ اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔ مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے۔ وہ انہیں کیلئے ہیں جو اجرت نہیں لیتے خالصاً للہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دیدیں تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔ اور یہ اجرت نہیں (غنیہ) جب کہ المعہود کالمشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

باب نماز کی شرطوں کا بیان

صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) طہارت۔ (۲) ستر عورت۔ (۳) استقبال قبلہ۔ (۴) وقت۔ (۵) نیت۔ (۶) تحریمہ۔ طہارت یعنی نمازی بعد حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا (متون) شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے۔ کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کو چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو۔ اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔ مسئلہ۔ کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی۔ بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا۔ نماز نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ نمازی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے اگر اس میں

Marfat.com

نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں۔ مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اور دوسرے سرے میں نجاست ہے۔ اگر رکوع و سجود و قیام وقعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے۔ نماز نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی مسئلہ۔ اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے۔ جب بھی مکروہ ہے۔ پھر نجاست غلیظہ (سخت پلیدی) بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ اوراس سے کم خلاف سنت ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ چھت خیمہ سائبان اگر نجس ہوں اور نمازی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں جب بھی نماز نہ ہوگی۔ (بقدر ادائے رکن لگیں) مسئلہ۔ اگر اسکا کپڑا یا بدن اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہوگیا۔ اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا۔ نماز نہ ہوئی۔ اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا۔ یا کسی ناپاک چیز کو لئے ہوئے تھا۔ اور اسی حالت میں شروع کرلی۔ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا۔ تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی (ردالمختار) مسئلہ۔ نمازی کا بدن جب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا۔ یا انہوں نے اس کی گود میں سر رکھا۔ تو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمختار و درمختار)

مسئلہ۔ جس جگہ نماز پڑھے اسکے طاہر اور پاک ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا ہے۔ جس چیز پر نماز پڑھتا ہو۔ اسکے سب حصہ کا پاک ہونا شرط صحت نماز نہیں (درمختار) مسئلہ نمازی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ نمازی کی آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا نماز نہ ہوگی۔ (ردالمختار) اگرچہ نجاست زیر ہاتھ نہ ہو یعنی آستین وغیرہ جو کپڑا نمازی کہ پہنے ہوئے ہے اسکے تابع ہے۔ فاصل نہ ہوگا۔ بخلاف دیگر دبیز کپڑے کے کہ اگر نجاست پر بچھا کر نماز پڑھے اور نجاست کی رنگت و بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ اگر سجدہ کرتے وقت دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو مضر نہیں (ردالمختار) مسئلہ۔ اگر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جو ستر کے کام نہیں آسکتا۔ نماز نہ ہوئی (جسکے نیچے سے نجاست نظر آئے) اگر شیشہ پر نماز پڑھی۔ اور نیچے سے نجاست نظر آ رہی ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

بدن کے ستر کا مسئلہ

بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے۔ اس کو چھپانا ضروری ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔ فرمایا رسول کریم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھو تہبند باندھو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (رواہ ابن عدی) مسئلہ۔ ستر عورت ہر حال میں واجب ہے۔ خواہ نماز میں ہو یا نہ ہو۔ تنہا ہو یا کسی کے سامنے بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں۔ اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی۔ اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو۔ اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی۔ بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کیلئے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں۔ بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بالکل کوئی آدمی پاس نہ ہو جب بھی عورت کو تمام بدن کھولنا حرام ہے۔ عورت کو دوسری عورت کے سامنے بھی سوائے غرض صحیح کے سارا بدن کھولنا حرام ہے۔ ناف سے زانو تک عورت کو دوسری عورت سے بھی چھپانا فرض ہے اکثر عورتیں ایک دوسری سے پردہ ستر نہیں کرتیں۔ اور بہت ایسی ہیں جو کہ باہر نہروں کے کناروں پر برہنہ ہو کر غسل کرتی ہیں۔ ایک عورت دوسری عورت کے سامنے برہنہ ہو کر غسل کرنے کو کوئی عیب نہیں سمجھتی! ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت اترتی نازل ہوتی ہے۔ ان کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی فرض ہے۔ اور غیر محارم کے سامنے اور نماز کیلئے اگر تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو۔ تمام بدن کے سوا پانچ عضو (منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے) چھپانا فرض ہے۔ بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے (درمختار) مسئلہ۔ اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو۔ ستر کیلئے کافی نہیں۔ اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوگی۔ اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ مسئلہ۔ دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی صورت معلوم ہوتی ہے۔ ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی۔ مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے۔ اور عورتوں کیلئے بدرجۂ اولیٰ ممانعت بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں اور باریک دوپٹے اوڑھتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں۔ مسئلہ۔ اسکے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا۔ نماز نہ ہوئی (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ۔ غیر نماز میں اگر نجس کپڑا ضرورت کیلئے پہنا تو حرج نہیں بشرطیکہ خشک ہو ورنہ بلاوجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ مسئلہ۔ مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک عورت ہے۔ اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف داخل ستر نہیں اور زانو داخل ہیں (درمختار)

مسئلہ۔ بعض بیباک لوگ ایسے ہیں۔ کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ اور اس کی عادت ہے تو فاسق مردود الشہادت ہیں۔ جو لوگ نکر پہنتے ہیں۔ جس سے کہ علاوہ زانو کے ران کا بھی کچھ حصہ برہنہ ہوتا ہے۔ یہ بھی حرام ہے پہلوان اور کھیل کود کرنے والے معمولی طور سے آگے پیچھے عورت غلیظہ کا نصف نصف چھپاتے ہیں۔ باقی سارا بدن کھلا رکھتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ اور اس کی طرف دیکھنا بھی حرام ارادہ سے دیکھنے والے گنہگار ہیں۔

مسئلہ۔ آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کیلئے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیاں بھی عورت ہیں۔ ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے۔ عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ جن اعضاء کا ستر فرض ہے۔ ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا۔ نماز ہوگئی۔ اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا۔ اور فوراً چھپالیا۔ جب بھی ہوگئی۔ اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحٰن اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا۔ بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اس حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا۔ تو منعقد ہی نہ ہوئی (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا۔ کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے۔ مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے زیادہ چھوٹا ہے۔ اس کی چوتھائی کے برابر ہے۔ نماز نہ ہوئی۔ مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز جاتی رہی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت غلیظہ (قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ) اور

Marfat.com

عورت خفیفہ کے ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں۔ اس حکم میں سب برابر ہیں۔ غلاظت اور خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے۔ کہ غلیظ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے۔ کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو نرمی کیساتھ منع کر دے۔ اگر باز نہ آئے تو اس سے جھگڑا نہ کرے۔ اور اگر ران کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے۔ اور باز نہ آیا تو مارے نہیں۔ اگر عورت غلیظ کھولے ہوئے ہے تو جو مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے (ردالمحتار) مسئلہ۔ ستر کیلئے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضاء پر نہ پڑے۔ تو اگر کسی نے صرف لمبا کرتہ پہنا۔ اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے تو اعضاء دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ادھر ادھر سے نہ دیکھ سکیں۔ تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضاء کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کسی مرد کے پاس ستر کیلئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اس سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے۔ البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ اور اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر سر اس سے باہر نکال لے ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں۔ تو بیٹھ کر نماز پڑھے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں (مرد مردوں کی طرح اور عورتیں عورتوں کی طرح) یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ اور یہ بہتر ہے۔ اور رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرے یا رکوع وسجود کرے۔ اور یہ اشارہ رکوع وسجود سے اس کیلئے افضل ہے۔ اور یہ بیٹھ کر پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل ہے۔ خواہ قیام میں رکوع وسجود کیلئے اشارہ کرے۔ یا رکوع وسجود کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جو شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی نے عاریۃً اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تھا۔ تو آخر وقت تک انتظار کرے جب دیکھے۔ کہ نماز جاتی رہے گی۔ تو برہنہ ہی پڑھ لے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے۔ اور غالب گمان ہے۔ کہ مانگنے سے دے دے گا۔ تو مانگنا واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر کپڑا مول ملتا

Marfat.com

ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں۔ تو اگر اتنے دام مانگتا ہو۔ جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں۔ تو خریدنا واجب۔ (ردالمختار) یوہیں اگر ادھار دینے پر راضی ہو جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔ مسئلہ۔ اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے۔ پورا نجس ہے۔ تو نماز میں اسے نہ پہنے۔ اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے۔ برہنہ جائز نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں۔ کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے۔ ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل (کمی) نجاست کرے (درمختار) مسئلہ۔ چند شخص برہنہ ہیں۔ تو تنہا دور دور نمازیں پڑھیں۔ اور اگر جماعت کی تو امام درمیان میں کھڑا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا وغیرہ مل جائے۔ تو اسی سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے (عالمگیری) مسئلہ اگر پورے ستر کیلئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے۔ اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ (آگا پیچھا) قبل دبر کو چھپائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے ایسی مجبور میں برہنہ نماز پڑھی تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں نماز ہوگئی (درمختار) مسئلہ۔ اگر ستر کا کپڑا یا اسکے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز نہ پڑھے۔ پھر اعادہ کرے۔ (درمختار)

استقبال قبلہ

یعنی نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ قَدْ نَرٰیٰ تقلب وَجْهِکَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔ اور حضور کو پسند یہ تھا کہ کعبہ شریف قبلہ ہو۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا۔ (جلالین) مسئلہ۔ نماز اللہ ہی کیلئے پڑھی جائے اور اسی کیلئے سجدہ ہو۔ نہ کعبہ کو۔ اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کیلئے سجدہ کیا۔ حرام و گناہ کبیرہ کیا۔ اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی۔ جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (درمختار وغیرہ) استقبال عام ہے کہ بعینہٖ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ والوں کیلئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کیلئے (درمختار) مسئلہ۔ کعبہ

Marfat.com

معظمہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی مگر اسکی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ چھت کعبہ کو منہ ہو سکے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کی مواجھہ میں ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات (برابر) میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے۔ اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی۔ یونہی اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا نماز ہوگئی۔ کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی۔ گو عمارت کی طرف نہ ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے کہ کعبہ کی طرف رخ خود بدل نہ سکے۔ یا کوئی ایسا نہ ہو جو متوجہ کرے۔ یا اسکے پاس امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا ٹھیک اندیشہ ہے یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ متوجہ ہوگا تو ڈوب جائے گا۔ یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا۔ یا اتر تو جائے گا۔ مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا۔ یا یہ بوڑھا آدمی ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا۔ اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں۔ ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر نماز پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے۔ ورنہ جیسے بھی ہو سکے (مگر معافی نہیں) اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں۔ یونہی روان میں پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے۔ یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے۔ اگرچہ نماز نفل ہو (غنیہ) مسئلہ۔ مصلی (نمازی) کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا۔ تو چوری ہو جائیگی۔ ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے اگرچہ با اجرت مثل استقبال فرض ہے (ردالمحتار) جب کہ وہ اجرت حاجت اصلیہ سے زائد اسکے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے۔ مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر اجرت مثل سے بہت زیادہ طلب کرتا ہے تو اجیر کرنا ضرور نہیں یوہیں پڑھے (افادات رضویہ) مسئلہ۔ کوئی شخص قید میں ہے۔ اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں۔ تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے۔ پھر جب موقعہ ملے وقت میں یا بعد تو اس کا اعادہ کرے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

تحری کے مسائل

اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتادے نہ چاند سورج ستارے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے۔ تو ایسے کیلئے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے) اس کے حق وہی قبلہ ہے (عامہ کتب) مسئلہ۔ تحری کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی ہوگئی۔ اعادہ کی حاجت نہیں (تنویر الابصار وغیرہ) مسئلہ۔ ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو۔ ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا بعد نماز یقین کیساتھ معلوم ہوا ہوگئی۔ اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اس کا قبلہ ہونا معلوم ہوا۔ اگرچہ یقین کیساتھ تو نماز نہ ہوئی (درمختار)

مسئلہ۔ اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ واقعہ میں وہی قبلہ تھا جدھر منہ کیا۔ اگرچہ بعد کو یقین کے ساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو (درمختار) مسئلہ۔ اگر کوئی جاننے والا موجود ہے۔ اس سے دریافت نہیں کیا۔ خود غور کر کے کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا۔ ہوگئی ورنہ نہیں۔ (درالمختار) مسئلہ۔ جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا۔ نماز ہوگئی اعادہ کی حاجت نہیں (منیہ) مسئلہ۔ ایک شخص سوچ کر ایک طرف پڑھ رہا ہے۔ تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں۔ بلکہ اسے بھی سوچنے کا حکم ہے۔ اگر اس کا اتباع کیا تحری نہ کی اسکی نماز نہ ہوئی (ردالمختار) مسئلہ۔ اگر سوچ کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی۔ تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے۔ اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا۔ کوئی بینا آیا۔ اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال اندھا دریافت کرسکتا تھا مگر نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں۔ اور اگر کوئی ایسا نہ تھا۔ تو نابینا کی ہوگئی اور

Marfat.com

مقتدی کی نہ ہوئی (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا۔ بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی۔ اور قبلہ کی طرف پھر گیا۔تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے۔ کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی۔ اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی۔ تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے۔تو اگرچہ تحری کرنے والوں میں نہ ہو اس کی اقتداء کر سکتا ہے (درمختار) مسئلہ۔ اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو سوچ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور امام نے نماز پوری کر لی۔ اور سلام پھیر دیا اب مسبوق و لاحق کی رائے بدل گئی۔تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے (درمختار) مسئلہ۔ اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پلٹی پلٹ گیا۔ پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی۔ جو پہلی مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔سوچ کر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی۔ اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تو سرے سے نماز پڑھے (درمختار) مسئلہ۔ اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے سوچ کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے نہ مقتدی امام سے آگے ہے۔ نماز ہو گئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کیخلاف اس کی جہت تھی کچھ حرج نہیں۔ اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہیں ہوئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مصلی (نمازی) نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا۔ اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی (منیہ وغیرہ) مسئلہ۔ اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (منیہ وغیرہ) چوتھی شرط وقت ہے۔ اس کے مسائل گذر چکے ہیں۔

نماز کیلئے نیت ضروری ہے

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی اعمال کا مدار

Marfat.com

نیت پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہ ہے۔ جو اس نے نیت کی۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ۔ نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ محض جاننا نیت نہیں تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (تنویر الابصار) مسئلہ۔ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا۔ اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نیت کا ادنی درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھتا ہے۔ تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عرصہ کی تخصیص نہیں۔ فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً نَوَیْتُ یا نیت کی میں نے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (منیہ) مسئلہ۔ تکبیر سے پہلے نیت کی۔ اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں۔ حائل نہ ہوں نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۔ وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں نماز ہو جائے گی۔ یونہی وضو کے بعد نیت کی اسکے بعد نماز کیلئے چلنا پایا گیا نماز ہو جائے گی۔ اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں (غنیہ) مسئلہ۔ اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر کے پہلے نیت کی نماز نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اصح یہ ہے کہ نفل وغیرہ میں مطلق نیت کافی ہے۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح و سنت میں نیت کرے (منیہ) فرض کی یہ نیت ہے۔ اُصَلِّیْ فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ لِلّٰهِ تَعَالٰى یعنی میں فلاں وقت کی فرض نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پڑھتا ہوں۔ جس وقت کی نماز ہو۔ اس وقت کا نام لے کر نیت کرلے۔ اور سنت نماز کی نیت یہ ہے۔ اُصَلِّیْ سُنَّةَ هٰذَا الْوَقْتِ لِلّٰهِ تَعَالٰى پڑھتا ہوں میں نماز سنت اس وقت کی اللہ تعالیٰ کیلئے نیت نماز عید کی اس طرح ہے اُصَلِّیْ هٰذَا الْعِیْدَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ پڑھتا ہوں میں نماز عید کی خدا تعالیٰ کیلئے اقتدا کی میں نے اس امام کی۔ اور نماز تراویح کی نیت اس طرح سے ہے کہ اُصَلِّیْ صَلٰوةَ التَّرَاوِیْحِ لِلّٰهِ تَعَالٰى بِاَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پڑھتا ہوں میں نماز تراویح کی اللہ تعالیٰ کیلئے بحکم جناب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز جنازہ کی نیت یہ ہے۔ اُصَلِّیْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَدْعُوْا لِهٰذَا الْمَیِّتِ اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ (نماز پڑھتا ہوں میں خدا

Marfat.com

تعالیٰ کیلئے اور دعا کرتا ہوں میں واسطے اس میت کے تابعداری کی میں نے اس امام کی۔
مسئلہ۔ نفل نماز کیلئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔ اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ فرض نماز میں نیت بھی ضرور ہے۔ مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں۔ اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر اس کی فرضیت علم میں نہیں۔ نماز نہ ہوگی۔ اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے۔ مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے۔ وہی میں بھی پڑھتا ہوں۔ تو یہ نماز ہو جائے گی۔ اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے تمیز نہ کیا۔ تو دو صورتیں ہیں اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے۔ تو نماز ہو جائے گی۔ مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں۔ اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کرسکتا۔ کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا۔ مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں۔ تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کرسکتا۔ کہ یہ فرض پڑھ چکا۔ دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی۔ تو نماز فرض ادا نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ فرض میں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔ یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے۔ مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (تنویر الابصار) مسئلہ۔ اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے۔ آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہوگیا ہو نماز ہو جائے گی خصوصاً اس کیلئے جس کو وقت خارج ہونے میں شک ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جب کہ کسی نماز کو معین نہ کیا۔ مثلاً آج کی ظہر یا عصر (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کرلیا۔ مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا۔ نماز ہو جائے گی۔ (غنیہ) مسئلہ۔ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں۔ البتہ افضل ہے۔ تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی۔ مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ فرض قضا ہوگئے ہوں تو ان میں تعین یوم اور تعین نماز ضروری ہے۔ مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ اگر اس کے ذمہ ایک ہی قضا نماز ہو تو پھر تعین یوم کی ضرورت نہیں۔ فقط اتنی نیت میرے ذمہ جو فلاں ظہر ہے کافی ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر کسی کے ذمہ بہت سی

Marfat.com

نمازیں ہیں۔اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کیلئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے (درمختار) مسئلہ۔کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی اگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے۔اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی ادا نہ ہوئی (غنیہ) مسئلہ۔قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں۔اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا تو نماز ہوگئی (مثلاً وقت ظہر باقی ہے۔اور اس نے گمان کیا کہ وقت جاتا رہا۔اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی۔یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے۔اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اس دن کی ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی یونہی اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے۔اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کیلئے ضروری نہیں۔یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا۔کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں مگر اس نے اسکی اقتداء کی نماز ہوگئی۔مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی۔تو ثواب جماعت نہ پائے گا۔اور ثواب جماعت حاصل ہونے کیلئے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں۔بلکہ وقت شرکت بھی کر سکتا ہے۔(درمختار) مسئلہ۔ایک صورت میں امام کو نیت امام بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی (برابر) کھڑی ہو جائے۔اور وہ نماز نماز جنازہ نہ ہو۔تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی۔تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔(درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے۔بعد کو اگر نیت کر بھی لے صحت اقتدائے زن کیلئے کافی نہیں۔(ردالمحتار) مسئلہ۔جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو امامت زنان کی نیت بالا جماع ضروری نہیں۔اور اصح یہ ہے کہ جمعہ وعید میں بھی حاجت نہیں باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی تو عورت کی نماز ہو جائے گی۔اگرچہ امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی ہو۔(درمختار) مسئلہ۔اگر مقتدی نے نیت اقتدا امام نہ کی نماز نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعین فرض نہ کی تو فرض ادا نہ ہوا (غنیہ) مسئلہ۔جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی نماز ہوگئی۔خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر۔اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔(عالمگیری) مسئلہ۔اگر شک ہو کہ امام تراویح میں

Marfat.com

ہے یا فرض میں تو نیت فرض کرے۔ کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض ورنہ نفل ہو جائیں گے۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام جس وقت جائے امامت پر گیا۔ اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کرلی۔ اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے۔ بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (غنیہ) مسئلہ۔ نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے۔ اقتدا صحیح ہے۔ اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو صحیح نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو یہ کہہ لے کہ امام کیساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر مرد کی نیت کی اور بعد کو معلوم ہوا کہ عورت ہے یا بالعکس جائز نہ ہوئی۔ بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ چند جنازے ایک ساتھ پڑھے۔ تو اسکی تعداد معلوم ہونا ضروری ہے۔ اگر اس نے تعداد معین کرلی اور اس سے زائد تھے۔ تو کسی جنازے کی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار) جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو۔ اگر جنازوں کی طرف اشارہ کیا ہو تو ہو جائیگی مسئلہ۔ نماز واجب میں واجب کی نیت کرے نفل میں نفل نذر منت میں نذر کی نیت یونہی سجدہ تلاوت میں تعین ضرور ہے اور سجدہ شکر میں بھی نیت درکار ہے۔ اور سجدہ سہو میں بھی نیت کا تعین درکار ہے۔ (ردالمحتار) اگر متعدد نذریں ہوں تو ان میں بھی جدا جدا نیت کرے۔ اور وتر میں اگر نیت وجوب نہ کرے جب بھی کوئی جرم نہیں۔ ہاں نیت واجب افضل ہے۔ البتہ نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں (درمختار) مسئلہ۔ یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے کوئی ضروری نہیں (درمختار) مسئلہ۔ نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے۔ اور بہ نیت نفل نماز پوری کی۔ تو فرض ادا ہوئے۔ اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا۔ اور اس گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی تو اگر تکبیر جدید کیساتھ ہے تو اول جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی۔ ورنہ وہی پہلی ہے۔ خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے۔ ورنہ پہلی بہرحال جاتی رہی (ہندیہ) مسئلہ۔ ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی تو یہ وہی نماز

Marfat.com

ہے۔ اور پہلی رکعت بھی شمار ہو گی۔ لہٰذا اگر قعدہ اخیرہ کیا۔ تو ہو گئی۔ ورنہ نہیں۔ ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی۔ اور وہ رکعت شمار میں نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ تو وہ بدستور نماز میں ہے (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی مسئلہ۔ نماز خالصاً للہ شروع کی۔ پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پورا ریا یہ ہے۔ کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے نماز پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں۔ مسئلہ دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی۔ اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے۔ دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی۔ (۲) اور دونوں فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی۔ (۳) اور ایک وقتی ہے دوسری قضا اور وقت میں وسعت گنجائش نہیں جب بے وقتی ہوئی۔ (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی۔ (۵) اور دونوں قضا ہوں تو صاحب ترتیب کیلئے پہلی ہوئی۔ (۶) اور صاحب ترتیب نہیں تو دونوں باطل۔ (۷) اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہو۔ (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں۔ (۹) اور ایک نفل دوسری نماز جنازہ تو نفل کی نیت رہی (درمختار) ...... اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کیساتھ پڑھتا ہے تو اسکو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اور ریا کا استحقاق عذاب بہرحال ہے مسئلہ۔ نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا نماز شروع کرنی چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کرے (درمختار وغیرہ)

تکبیر تحریمہ

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ واذکر اسم ربہ فصلے اپنے رب کا نام لیکر نماز پڑھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ شروع فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کو ساتھ تکبیر کے اور قرأت کو ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے (رواہ مسلم) نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ فرض رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط (درمختار) مسئلہ۔ غیر

Marfat.com

نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پہلے پھینک دے۔ نماز منعقد ہو جائے گی۔ یونہی بروقت ابتداء تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا یا قبلہ کو منہ کر لیا یا آفتاب ڈھل گیا۔ نماز منعقد ہو جائے گی (ردالمحتار)

مسئلہ۔ فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے۔ مثلاً عشاء کی چاروں رکعتیں پورے کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کیلئے کھڑا ہو گیا۔ لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدۂ آخیر کر چکا تھا۔ اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا۔ اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں۔ تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعت ہو جائیں تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی۔ لہٰذا مکروہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے۔ اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ اور دونوں ہاتھ کان تک لیجائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں۔ اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے۔ اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور درمیان کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل۔ اور ثناء پڑھے۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ

ترجمہ۔ پاک ہے تو اے اللہ (اور میں تجھے یاد کرتا ہوں) تیری تعریف کے ساتھ اور بڑی برکت والا ہے تیرا نام۔ اور عالی شان ہے تیری بزرگی۔ اور نہیں کوئی معبود عبادت کے لائق سوا تیرے۔ پھر تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی پھٹکارے ہوئے شیطان سے) پڑھے۔ پھر تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے) پھر فاتحہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Marfat.com

سب تعریف اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہان والوں کا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ بخشنے والا مہربان۔ مالک روز قیامت کا۔ تیری ہی ہم
بندگی کرتے ہیں اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ تجھی سے ہم مدد
مانگتے ہیں۔ دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ان
لوگوں کی جن پر انعام کیا تو نے۔ نہ ان لوگوں کی جو تیرے غضب میں مبتلاء ہوئے وَلَا
الضَّآلِّیْنَ آمِیْنَ٥ اور نہ گمراہوں کی۔ (میری دعا قبول کر)
امین آہستہ کہے۔ اس کے بعد کوئی صورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک لمبی آیت جو تین کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اور اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاک ہے میرا پروردگار بزرگی والا) کہے تین بار سے زائد جس قدر ہو سکیں جائز ہیں بشرطیکہ طاق ہوں لیکن امام کو سات بار سے زاید تسبیح نہ پڑھنا چاہیے۔ کہ مقتدی نہ گھبرا جائیں پھر تسمیع سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سنی اللہ نے اس کی بات جو اس کی تعریف کرے) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور منفرد ہو تو اسکے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے کل تعریف ہے کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی زمین پر لگے۔ اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جمائے۔ اور بازؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا پروردگار سب سے بزرگ۔ بہتر ہے کہ امام سات سے زاید نہ کہے۔ اور منفرد کو اختیار بشرطیکہ طاق ہوں۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کرکے اسکی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر زانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے۔ پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور پڑھے۔

اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سب بندگیاں زبان کی اللہ کو ہیں سب بندگیاں بدن کی اور سب بندگیاں پاک مال کی۔ سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر جو نیک ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور اسکو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لا کے قریب پہنچے دہنے ہاتھ کی درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے! اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو بطرز وہابیہ حرکت نہ دے اور کلمہ الا پر گرا دے۔ اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں فاتحہ شریف کے ساتھ سورت ملانا نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا۔ اس میں تشہد کے بعد درود شریف ابراہیمی علی نبینا وعلیہ السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ رحمت بھیج سردار ہمارے حضرت محمد پر اور اسکی آل پر جیسے رحمت بھیجی تو نے سردار ہمارے حضرت ابراہیم پر اور اس کی آل پر تو ہی تعریف کیا گیا بزرگی والا۔ اے اللہ برکت دے سردار ہمارے محمد اور اس کی آل پر۔ جیسے کہ برکت دی تو نے سردار ہمارے ابراہیم اور اس کی آل پر۔ تو ہی تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ پروردگار ہمارے دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی۔ اور بچا ہم کو جہنم کی آگ سے۔

Marfat.com

یا اور کوئی دعا ماثور پڑھے۔ اور اس کی بغیر اللھم کے نہ پڑھے۔ پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے اور سلام میں اگر تنہا ہو تو دونوں طرف فرشتوں (نگہبان اور کراماً کاتبین) کی نیت کرے۔ اگر امام ہو اور مقتدی ایک تو فقط ایک مقتدی کی اور حفظہ کی نیت کرے۔ اور مقتدی زیادہ ہوں تو دونوں طرف نیت کرے۔ اور مقتدی فرشتوں کی اور دونوں طرف والے نمازیوں کی۔ جو اس کے ساتھ شریک ہیں اور اگر امام کے برابر پیچھے ہے۔ تو دونوں طرف امام کی نیت کرے ورنہ صرف ایک طرف نیت کرے یاد رہے کہ طریقہ مذکورہ میں بعض احکام عورت اور بعض دیگر میں مقتدی جدا ہیں۔ جس کا بیان آگے آئے گا۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصیغہ

تکبیر تحریمہ:۔

یہ حقیقۃً شرائط نماز سے ہے۔ مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ۔ نماز کے مذکورہ شرائط (طہارت وغیرہ) تکبیر تحریمہ کیلئے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر اللہ اکبر کہہ چکا۔ اور کوئی شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جن نمازوں میں قیام فرض ہے۔ ان میں تکبیر تحریمہ کیلئے قیام فرض ہے۔ تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہوگیا۔ نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا (تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے) نماز نہ ہوئی۔ تنبیہ۔ بعض لوگ جلدی جلدی میں اس طرح کر گذرتے ہیں کہ امام کو حالت رکوع میں دیکھا تو فوراً شریک ہوگئے۔ ان کی نماز نہ ہوئی۔ اس کو پھر پڑھیں۔ اکثر تو رکوع ہی میں جا کر تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اور بجائے دو تکبیروں کے ایک ہی تکبیر کہتے ہیں۔ ان کی نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ گو وہ اپنے گمان میں اس کو

Marfat.com

نماز سمجھیں ایسوں کو خیال رکھنا چاہیے حدیث شریف میں نماز میں دوڑ کر شریک ہونے کو منع فرمایا ہے مسئلہ۔ نفل کیلئے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی نماز نہ ہوئی۔ اور بیٹھ کر کہتا تو نماز ہو جاتی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر رکوع کی نیت کی۔ نماز شروع ہوگئی اور یہ نیت لغو ہے (درمختار) مسئلہ۔ اگر امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اگر اقتداء کی نیت ہے۔ نماز میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر کہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی۔ پھر کہے ورنہ ہوگئی۔ احتیاط یہ کہ پھر تکبیر تحریمہ از سرنو کہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جو شخص زبان سے تکبیر کہنے پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہے یا کوئی دیگر وجہ ہے تو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں ارادہ کافی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا کسی اور وجہ سے کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی نماز نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ لفظ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ جل یا اللہ اعظم یا اللہ کبیر یا اللہ الا کبر یا اللہ الکبیر یا الرحمٰن اکبر یا اللہ الٰہ یا لا الٰہ الا اللہ وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی نماز شروع ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کوئی دعا یا طلب حاجت کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اللّٰھم اغفرلی وغیرہ تو نماز شروع نہ ہوگی۔ یونہی اگر صرف اکبر یا اجل کہا۔ اسکے ساتھ لفظ اللہ نہ ملایا۔ جب بھی نہ ہوگی۔ یونہی اعوذ باللہ یا انا اللہ وغیرہ کہا تو منعقد نہ ہوئی۔ اور اگر صرف اللہ کہا۔ یا اللہ یا اللھم کہا ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ لفظ اللہ کو آللہ (بمد الف ہمزہ) یا اکبر کو اکبر (بمد الف ہمزہ) یا اکبار کہا۔ نماز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر اس کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے۔ تو کافر ہے (درمختار) مسئلہ۔ پہلی رکعت کا رکوع مل گیا۔ تو تکبیرۂ اولیٰ کی فضیلت پا گیا (عالمگیری) تنبیہ۔ بعض لوگ ثواب تکبیرۂ اولیٰ امام کیساتھ تکبیر کہہ لینے پر منحصر سمجھتے ہیں (اگر فوراً امام کے بعد تکبیر کہہ لے۔ تو ثواب تکبیر اولیٰ مل جائیگا ورنہ نہیں) ان کو اس مسئلہ سے سبق لینا چاہیے۔

دوم قیام:۔

قیام کی کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ اور پورا قیام یہ کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار) مسئلہ۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قرأت ہے۔

Marfat.com

(بقدر قرأت فرض۔ قیام فرض اور بقدر قرأت واجب اور بقدر سنت سنت (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے رکعت اول میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی۔ اور قیام مسنون میں مقدار تعوذ اور ثناء وتسمیہ بھی (رضا) مسئلہ قیام و قرأت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اسکی ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا۔ ورنہ بجا لانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے۔ فرض کا ثواب ملے گا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ فرض و وتر وعیدین وسنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا نہ ہونگی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کرسکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے۔ جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے۔ یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ اگر اور طور پر اس کی روک نہ کرسکے۔ یونہی کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا۔ یا قرأت بالکل نہ کرسکے گا۔ تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض کہ جتنی قادر ہو۔ کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر (درمختار) مسئلہ۔ اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کیلئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا۔ اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے۔ تو گھر میں پڑھے۔ جماعت میسر ہو تو جماعت ورنہ تنہا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں۔ بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہوسکے۔ یا سجدہ نہ کرسکے۔ یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے۔ یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے۔ یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قرأت سے مجبور محض ہو جاتا ہے یونہی کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے۔ یا دیر میں تندرست ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہے۔ اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے (غنیہ) تنبیہ ضروری آج کل

Marfat.com

عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی۔ بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔ حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کرلیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے یونہی اگر ویسے کھڑا نہ ہوسکتا تھا۔ مگر عصا وغیرہ کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں۔ انکا پھیرنا فرض۔ اللہ توفیق دے آمین۔ مسئلہ۔ کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے۔ تو اس پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو۔

سوئم قرأت:۔

قرأت اسکا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔ اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضرور ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی۔ مگر اس قدر آہستہ کے خود نہ سنا! اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت (بہراپن) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ یونہی جس جگہ کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے یہی مقصد ہے کہ کم از کم اتنا ہو کہ خود سن سکے۔ مثلاً طلاق دینے آزاد کرنے جانور ذبح کرنے میں (عالمگیری) مسئلہ۔ مطلقاً (خواہ فاتحہ ہو یا کوئی دیگر سورت کی آیت ہو) ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر ونوافل کی ہر رکعت میں امام ومنفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ فاتحہ نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں۔ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے (عامہ کتب) مسئلہ۔ فرض کی کسی رکعت میں قرأت نہ کی یا ایک میں کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں۔ پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے ص۔ ن۔ ق کہ بعض قراتوں میں ان کو آیت مانا ہے تو اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ اگرچہ اسکی تکرار کرے۔ (عالمگیری) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَامَّتٰنِ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ مسئلہ۔ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے۔ مگر صرف اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار) مسئلہ۔ بجائے قرأت آیت کے ہجے کی نماز نہ ہوگی (درمختار)

Marfat.com

چہارم رکوع:۔

رکوع میں جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھادے۔ مسئلہ۔ کوزہ پشت (کبڑا) (کبہ کہ اسکا کب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو۔ رکوع کیلئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

پنجم سجود:۔

حدیث شریف میں ہے کہ سب سے زیادہ قرب بندہ کو اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو۔ لہٰذا دعا زیادہ کرو۔ مسئلہ۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا۔ کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے۔ نماز نہ ہوئی۔ بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی۔ جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (عالمگیری) تنبیہ۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ فقط پیشانی پر سجدہ کرتے ہیں۔ اور ناک کو بچاتے ہیں اور بعض دیگر فقط ناک کی نوک پر۔ اور پیشانی کو جدا رکھتے ہیں تاکہ خاک آلودہ نہ ہو جائے اور بعض معمولی طور سے دونوں کو زمین تک پہنچاتے ہیں بعض فقط پگڑی کے بلوں پر کرتے ہیں۔ ان کو اس مسئلہ سے سبق لینا چاہیے۔ ایسوں کی نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ جاہل متنسک سے مولی تعالیٰ محفوظ رکھے۔ مسئلہ۔ رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا۔ گو عذر کے سبب ہو یا بلا عذر۔ اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ مسئلہ۔ کسی نرم چیز مثلاً گھاس۔ روئی۔ قالین وغیرہ پر سجدہ کیا۔ اگر پیشانی جم گئی۔ یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے۔ تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بعض لوگ جاڑوں میں مسجد میں پیال (پرالی) یا گھاس بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ ضروری ہے۔ کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی۔ اور ناک ہڈی تک نہ دبی۔ تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔ کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ ہوگی۔ ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں۔ اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی

Marfat.com

چاہیے۔ مسئلہ۔ دو پہیا گاڑی یکہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جوایابم بیل اور گھوڑے پر ہے۔ سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا تو ہوگیا۔ (عالمگیری) بھلی کا کھٹولا اگر بانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے۔ دبانے سے اب نہ دبے ورنہ نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ جوار باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہو تو ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر کسی عذر مثلاً ازدحام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے اور بلا عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہوسکتا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ازدحام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اسکا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو۔ یا نماز میں تو ہے مگر اسکا شریک نہ ہو (دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں) (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے۔ سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے۔ تو سجدہ نہ ہوا۔ ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کرلیا تو ہوگیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عمامہ (پگڑی) کے پیچ پر سجدہ کیا۔ اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ ہوگیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھوگیا کہ دبانے سے دبے گا۔ یا سر کا کوئی حصہ لگا تو نہ ہوا (درمختار) مسئلہ۔ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچے ہے۔ سجدہ نہ ہوا ورنہ ہوگیا۔ (درمختار) مسئلہ۔ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہوگیا ورنہ نہیں۔ عالمگیری)

ششم قعدۂ اخیرہ

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات عبدہٗ ورسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ چار رکعت پڑھ کے بیٹھا۔ پھر یہ گمان کیا کہ تین ہی ہوئیں۔ کھڑا ہوگیا پھر یاد کرکے کہ چار ہوچکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا۔ اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہوگیا فرض ادا ہوگیا ورنہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی یونہی قیام۔ قرأت۔ رکوع۔ سجود میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا۔ تو یہ بعد بیداری اس کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور

Marfat.com

سجدہ سہو بھی کرے لوگ اس سے غافل ہیں۔ خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی۔ تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا۔ تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو۔ بیٹھ جائے۔ اور پانچویں کا سجدہ کرلیا۔ یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا۔ اور چوتھی کا سجدہ کرلیا۔ ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک اور ملالے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے۔ اور کرلیا۔ تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد بقدر تشہد بیٹھے۔ وہ پہلا قعدہ جاتا رہا۔ قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی (منیہ) مسئلہ۔ سجدہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔ مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا۔ تو فرض ادا ہوگیا۔ مگر گنہگار ہوا۔ اعادہ نماز واجب ہے (ردالمحتار)

ہفتم خروج :-

خروج یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو۔ بقصد کرنا۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا۔ یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی۔ یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا۔ یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بغیر کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی۔ یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لاکر دے دیا۔ جس سے نماز ہوسکے (بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کرسکے۔ یا یہ بھی نہیں مگر اسی کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے۔ یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے۔ اب رکوع و سجود پر قادر ہوگیا۔ یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے۔ اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی۔ یا امام کو حدث ہوا اور امی (بے پڑھے) کو خلیفہ کیا۔ اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی۔ یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا۔ یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آگیا۔ یا عید میں نصف النہار شروع ہوگیا۔ یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گرگئی۔ یا صاحب عذر تھا۔ اب عذر جاتا رہا۔ اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک

Marfat.com

کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا۔ یا نجس (پلید) کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے۔ یا قضا پڑھ رہا تھا۔ اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی۔ اور آزاد ہو گئی۔ اور فوراً سر ڈھانکا۔ ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی۔ (عامۂ کتب) مسئلہ۔ مقتدی امی تھا۔ اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہو گئی۔ تو نماز باطل نہ ہو گی (درمختار) مسئلہ۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر قیام کیا۔ تو وہ رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا۔ نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر بعد رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے۔ ان میں کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا کر چکا اور امام کیساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہو گی مثلاً امام سے پہلے رکوع کر لیا۔ اور امام رکوع میں ابھی آیا بھی نہ تھا۔ کہ اس نے سر اٹھا لیا۔ تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہو گئی۔ ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی کیلئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو۔ اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (درمختار)

۴۹ واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ (۲) پوری الحمد شریف پڑھنا الحمد شریف میں ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔ (۹) سورت ملانا (ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں) (۱۰، ۱۱) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ (۱۲، ۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے (۱۴) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا۔ (۱۵) ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار فاتحہ شریف پڑھنا (۱۶) الحمد و سورت کے درمیان کے اجنبی کا فاصل نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔ (۱۷) قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا (۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہو تا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ (۱۹) تعدیل ارکان (رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم

Marfat.com

ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (۲۰) یونہی قومہ (رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (۲۱) جلسہ (دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (۲۲) قعدۂ اولی اگرچہ نماز نفل ہو۔ (۲۳) اور فرض و وتر و سنن رواتب (مؤکدہ) میں قعدۂ اولی میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔ (۲۴، ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔ جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد پڑھنا واجب۔ ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا ترک واجب ہوگا۔ (۲۶، ۲۷) اور السّلام دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں۔ (۲۸) اور وتر میں دعاء قنوت پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ"

اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا کرتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیرا انکار نہیں کرتے۔ اور ہم الگ اور علیحدہ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ان کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ! تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تیری ہی نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم چلتے ہیں اور خدمت کو حاضر ہوتے ہیں اور امیدوار ہیں تیری رحمت کے اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے ضرور تیرا عذاب منکروں کو ملنے والا ہے۔

(۲۹) اور تکبیر قنوت۔ (۳۰ تا ۳۵) اور عیدین کی چھوؤں تکبیریں (۳۶) اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع (۳۷) اور اس تکبیر کیلئے لفظ اللہ اکبر ہونا۔ (۳۸) اور جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا (۳۹) اور غیر جہری میں آہستہ (۴۰) ہر واجب و فرض کا اسکی جگہ پر ہونا۔ (۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا (۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا (۴۳) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۴۴) اور چار رکعت میں دوسری پر قعدہ ہونا (۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا (۴۶) سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا۔ (۴۷) ۲ فرض یا ۲ واجب یا واجب و فرض کے درمیان تسبیح کا وقفہ نہ ہو (۴۸) امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (۴۹) سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

Marfat.com

سجدہ سہو کے مقامات

کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے۔ تو سجدۂ سہو واجب ہے (درمختار) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی۔ تو سجدہ سہو کرے (غنیہ) مسئلہ۔ سورت پہلے پڑھی۔ اس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک (تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپکا رہا۔ سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا۔ تو سجدۂ سہو کرے (درمختار) مسئلہ۔ جو چیزیں فرض و واجب ہیں۔ مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ واجب کا تعارض (مقابلہ) نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے۔ مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا۔ اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا۔ تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی۔ کہ امام نے سر اٹھا لیا۔ تو یہ بھی اٹھالے (ردالمحتار) مسئلہ۔ ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا۔ تو جب یاد آئے کرلے۔ اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نماز نہ صادر ہوا ہو۔ اور سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا ۲ رکوع یا قعدۂ اولی بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ الفاظ تشہد سے ان کے معانی کا قصد اور انشا ضروری ہے۔ گویا اللہ عزوجل کیلئے تحیت کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مدنظر ہو۔ (درمختار وغیرہ) جب کلمات تشہد انشاء تحیت و سلام ہوئے نہ محض حکایت واقعہ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ شرک و بدعت کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ فرض و وتر و سنن مؤکدہ کے قعدۂ اول میں تشہد کے بعد اتنا کہہ لینا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو تو سجدۂ سہو کرے۔ عمداً ہو تو اعادہ نماز واجب ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی قعدۂ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے۔ اور کچھ نہ پڑھے۔ اور مسبوق (جو ایک دو رکعت پڑھے جانے کے بعد شریک نماز امام ہوا ہو) کو چاہیے کہ قعدہ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو۔ اور سلام سے پیشتر فارغ ہوگیا۔ تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے۔ (درمختار)

Marfat.com

نماز کی اُناسی سنتیں ہیں

سنن نماز:-

(۱) تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھ کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو ہونا (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا۔ (۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا (۶) یوہیں تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں (بہار شریعت) مسئلہ۔ اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا۔ تو اب نہ اٹھائے۔ اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت کیلئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے (ردالمحتار) مسئلہ۔ کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے۔ اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے۔ جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔ (عالمگیری) (۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر (۱۰) اور سمع اللہ لمن حمدہ (۱۱) اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی ضرورت ہو۔ اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی۔ تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے۔ کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے۔ اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوگی یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو۔ اور جہر سے اعلان یونہی آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے۔ اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہوگی نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سمع اللہ لمن حمدہ یا ربنا لک الحمد میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مکبر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اسکی حاجت ہے۔ جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے یہاں سے تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا نیز یہ کہ

Marfat.com

اگر مکبر نے تکبیر میں مد (لمبائی) کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے بعد انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا۔ اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ مقتدی اور منفرد (تنہا پڑھنے والا) کو جہر کی حاجت نہیں۔ صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔ (درمختار وغیرہ)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے۔ چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے۔ اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر دنی بچھائے اور عورت بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے زیر رکھ کر اسکی پشت پر دنی ہتھیلی رکھے (غنیۃ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے کر لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھ لے (بہار شریعت) مسئلہ بیٹھے یا لیٹے ہوئے نماز پڑھے جب بھی یوہیں ہاتھ باندھے (ردالمحتار) مسئلہ جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (ردالمحتار)

ثنا وتعوذ۔ وتسمیہ و آمین کہنا

ان سب کا آہستہ ہونا پہلے ثنا پڑھے پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے۔ وقفہ نہ کرنے تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے۔ اور ثناء میں وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے۔ اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں۔ (مثلاً قومہ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد حَمْداً کَثِیْراً طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ یا جلسہ میں) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ) وہ سب نفل کیلئے ہیں۔ مسئلہ۔ امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے۔ اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قرأت نہیں سنتے۔ (عالمگیری وغیرہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا۔ تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے

Marfat.com

سجدہ میں پایا تو یہ بہتر ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں اعوذ و بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں۔ لہٰذا تعوذ اور تسمیہ ان کیلئے مسنون نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے۔ اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی۔ تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا مستحسن ہے۔ قرأت خواہ سری رہو (آہستہ) یا جہری (اونچی) مگر بسم اللہ شریف بہرحال آہستہ پڑھی جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا۔ اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے۔ کہ ان کا محل ہی فوت ہوگیا۔ یونہی اگر ثناء پڑھنا بھول گیا۔ اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسبوق شروع میں ثناء نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے اس وقت پڑھ لے (غنیہ) مسئلہ۔ فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنِّیْ وَجَّهْتُ الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وانا اول المسلمین کی جگہ وانا من المسلمین کہے (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے۔ اور ثناء پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں۔ اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ۔ کہ لا کی صورت میں الف کو با کی طرف مائل کریں (درمختار)

مسئلہ۔ اگر مد کیساتھ میم کی تشدید پڑھی۔ اور یا کو حذف کر دیا۔ (آمِیْن یا قصر کے ساتھ تشدید (آمّین) یا حذف یا ہو (آمین) تو ان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام کی آواز اس کو نہ پہنچی۔ مگر اسکے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی۔ اگرچہ اس نے آہستہ کہی۔ تو یہ بھی آمین کہے۔ غرض یہ کہ امام کا ولا الضالین کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا۔ امام کی آواز سنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو (درمختار) مسئلہ۔ سری نماز میں امام نے آمین کہی۔ اور یہ اسکے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی۔ تو یہ بھی کہے۔ (درمختار) (۲۴) اور رکوع میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِیْم کہنا (۲۵) اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۲۶) اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کیلئے ہے۔ (۲۷) اور عورتوں کیلئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا ہے۔

Marfat.com

(۲۸) اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے۔ تنبیہ۔ آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے (۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ تنبیہ۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے۔ (۳۰) رکوع کیلئے اللہ اکبر کہنا مسئلہ۔ اگر ظ ادا نہ کر سکے۔ تو **سبحن ربی العظیم** کی جگہ **سبحن ربی الکریم** کہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے۔ (جب رکوع کیلئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے) (عالمگیری) اس مسافت کو پورا کرنے کیلئے اللہ کے لام کو بڑھائے۔ اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے (عالمگیری) مسئلہ۔ آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ ہے کہ قرأت کو تکبیر سے وصل کرے۔ جیسے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا نِ اللّٰهُ اَكْبَر اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کیساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل افضل ہے۔ (ختم قرأت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے اور دونوں نہ ہوں تو فصل و وصل یکساں ہیں) (ردالمحتار) مسئلہ۔ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی رکو جزم پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول (لمبا) دینا مکروہ تحریمی ہے جبکہ اسے پہچانتا ہو (اس کی خاطر ملحوظ ہے) اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے۔ کہ نیکی پر اعانت ہے۔ مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا۔ تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ لوٹ جائے نہ لوٹے گا تو کراہت تحریمہ کا مرتکب ہوگا۔ گنہگار ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (فتح القدیر) مسئلہ۔ رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (ہدایہ) مسئلہ۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے (صرف) اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔ اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ۔ تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی۔ اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو۔ ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ سے زیادہ سات بار کہے۔ اس سے زیادہ نہ کرے (سعایہ حاشیہ برشرح وقایہ) (۳۲)

Marfat.com

رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے۔ لٹکے ہوئے چھوڑ دے۔ (عالمگیری) مسئلہ (۳۵)
سمع اللّٰہ لمن حمدہ‘ کی ہ کو ساکن (جزم پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے۔ نہ دال کو
بڑھائے (عالمگیری) مسئلہ (۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کیلئے سمع اللّٰہ لمن حمدہ‘
کہنا۔ (۳۷) اور مقتدی کیلئے ربنا لک الحمد کہنا (۳۸) اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔
مسئلہ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ مگر داؤ ہونا بہتر ہے اور اللھم ہو
اس سے بہتر۔ اور سب میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ (درمختار)
مسئلہ۔ منفرد تحمید کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے
(درمختار) مسئلہ۔ (۳۹) سجدہ کیلئے اور سجدہ سے اٹھنے کیلئے اللہ اکبر کہنا اور سجدہ میں کم از کم تین
بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا اور سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔ مسئلہ۔ سجدہ میں جائے تو
زمین پر پہلے گھٹنے رکھے۔ پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس
کرے (پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے (عالمگیری) یہ ہی طریقہ حدیث میں
مذکور ہے (سنن اربعہ) مرد کیلئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں۔ (۵۲)
پیٹ رانوں سے (۵۳) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔ مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں
سے جدا نہ ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو دونوں
ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو
گذر جاتا۔ (ابو داؤد) مسئلہ۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے (بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ
ران سے ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ دونوں گھٹنے ایک
ساتھ زمین پر رکھے۔ اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے۔ پھر
بایاں (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے۔ تو حرج نہیں۔ اور جو کپڑا پہنے
ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر
عذر ہے مثلاً کنکریاں یا سردی گرمی تو مکروہ نہیں اور اگر دھول (غبار) ہو حرج نہیں۔ اور
چہرے کو خاک سے بچانے کیلئے کیا تو مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کوٹ وغیرہ پر نماز پڑھے تو
اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ سجدہ میں ایک
پاؤں اٹھا ہوا رکھنا ممنوع و مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے
بیٹھنا اور ہاتھوں کا رانو پر رکھنا سجدہ میں انگلیاں قبلہ رو ہونا۔ (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی

Marfat.com

ہونا۔ مسئلہ۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔ اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب ہیں۔ اور دسوں قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ۔ جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کیلئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے۔ ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ) اب دوسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔ اور داہنا قدم کھڑا رکھنا (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کیلئے ہے۔ اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔ اور بائیں سرین پر بیٹھے۔ (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بایاں بائیں پر (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔ (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا جیسے کہ طریقہ نماز میں مذکور ہوا۔ (۷۸) قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کیلئے اٹھے۔ تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر۔ ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (غنیہ) نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۂ فاتحہ شریف پڑھنا ہے۔ اور سبحن اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر سکوت نہ چاہیے (درمختار) (۷۹) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا اور افضل درود ابراہیمی ہے۔ جو مذکور ہوا (بہار شریعت) درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء طیبہ کہ ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر اور باعث ترقی درجات ہے۔ (درمختار وغیرہ)

درود شریف کے فضائل و مسائل

درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں اور نص قطعی بالتاکید ناطق ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الّذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم) علاوہ ازیں اس کی دس خطائیں محو

Marfat.com

فرمائے گا۔ اور دس درجے بلند فرمائے گا (نسائی) ایک بار درود پڑھنے کا بدلہ ستر بار کی حدیث بھی آئی ہے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسکے اسی برس کے صغیرہ گناہ محو فرما دے گا۔ (درمختار) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ناک خاک میں ملے۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ الخ (ترمذی) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سوال اور آپ کے جواب ارشاد فرمانے سے (کہ ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا) معلوم ہوتا ہے کہ سوائے فرائض وواجبات سنن کے اگر نفلی عبادت کرنا چاہے تو درود شریف سب سے افضل عبادت ہے۔ اور درود شریف وہ عبادت ہے کہ جس کے بکثرت پڑھنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود روحانی طور سے اس شخص کی رہنمائی فرماتے ہیں (کتاب ذکر خیر) فرماتے ہیں جو درود شریف پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یوم القیامَۃِ واجبت لہٗ شفاعتی (رواہ احمد) اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق (ٹھہری) رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاتی جب تک تو اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی) دعا قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کے اول و آخر درود شریف نہ پڑھا جاوے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو نیست و نابود کرتا ہے۔ بہ نسبت ٹھنڈے پانی کے آگ کو۔ (جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اس سے زیادہ درود شریف گناہوں کو مٹاتا ہے) اور فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے دن درود شریف بھیجنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ بہ نسبت اور دنوں کے کیونکہ جمعہ دنوں کا سردار ہے۔ اور آپ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ اس حکم میں دوشنبہ بھی عمدہ دنوں سے ہے۔ کہ اسی میں بندوں کے اعمال درگاہ رب العزت میں پیش ہوتے ہیں۔ اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے روز سب آدمیوں سے مجھے قریب وہ ہوگا۔ جو مجھ پر بہت درود بھیجتا ہوگا۔ (اس شخص کا رتبہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (ترمذی) فرمایا مجھ پر درود بھیجو کیونکہ درود بھیجنا تمہارے حق میں زکوٰۃ ہے۔ (ثواب کی زیادتی۔ مال کی کثرت اور گناہوں کی پاکی)۔ (کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی

Marfat.com

نازل فرمائی کہ تو چاہتا ہے کہ میں قریب تر ہو جاؤں تجھ سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اے پروردگار عالم میری یہی آرزو ہے کہ میں تجھ سے زیادہ تر نزدیک ہو جاؤں۔ پس ارشاد ہوا فَاَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کر۔ تو یہ نسبت تجھ کو حاصل ہو اور مجھ سے قربت کامل ہو آثار مشائخ میں ہے کہ جو کوئی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا۔ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک لاکھ نیکیاں اس کے اعمال نامے میں لکھی جائیں گی اور خدا تعالیٰ کے ولیوں میں شمار ہوگا۔ مدارج النبوۃ میں حضرت عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان نے اَللّٰھُمَّ کہا تو فضل و رحمت کے دریاؤں میں اتر آیا۔ گویا خداوند کریم کو تمام اسماء کیساتھ یاد کیا۔ اور جب صلی علی سیدنا محمد کہا تو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دریائے فضل میں در آیا۔ اور جب وعلی آلہ واصحابہ کہا تو صحابہ اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلوں اور کمالوں کے دریاؤں میں اترا۔ پھر جب ان دریاؤں میں در آیا۔ اور غوطہ لگایا۔ تو کیونکر محروم اور مایوس نکلے گا "قول البدیع" میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے آ کر بیان کیا آپ نے فرمایا کہ صدقہ دے۔ اتفاقاً اسی روز حضرت خواجہ نے اس کی بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ ایک مکلّف تخت پر بہشت میں بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہو کر کہا کہ تیری ماں نے اس کے خلاف بیان کیا تھا۔ اس نے کہا میری ماں سچ کہتی ہے ہم ستر آدمی عذاب میں گرفتار تھے۔ ایک شخص ہماری قبروں سے گزرا۔ اور ایک بار درود شریف پڑھ کر ثواب اس کا ہم کو بخشا۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس درود شریف کی برکت سے ہمیں عذاب سخت سے نجات دی اور اس قدر ثواب جو آپ دیکھتے ہیں میرے حصہ میں آیا۔ ایک بزرگ اپنے جامع میں فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی سے ربع مسکون (آباد زمین) کی سیر کی اجازت حاصل کی۔ بعد حصول اجازت تمام طبقات زمین و آسمان میں پھرے اور ہر چیز کا معائنہ کیا۔ جب واپس ہوئے تو ارشاد خداوندی ہوا کہ اے جبرئیل علیہ السلام جو تمام دنیا و مافیہا کا سیر کیا۔ کیا دیکھا۔ عرض کی کہ خداوند کل عالم کو دیکھا۔ اور ہر چیز

Marfat.com

کا معائنہ کیا۔ تمام جن و انس وحوش وطیور وشجر وحجر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر حمد و ثناء میں مشغول ہے کوئی ایسی شئے نہیں کہ ذکر الہٰی سے غافل ہو لیکن ایک التماس باقی ہے۔ اگر اس سے بھی سرفراز فرمایا جاوے۔ تو عین رحمت ہے فرمایا وہ کیا بیان کرو۔ عرض کی کہ جملہ عالم تو ذکر الہٰی میں شاغل ہے۔ نہ معلوم کہ ذکر سبحانہ و تعالیٰ کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے جبرئیل علیہ السلام میرا ذکر روز و شب اپنے حبیب پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ پس جو کوئی میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے گا۔ وہ شخص میرا ہمسایہ ہے دن قیامت کے میں اسکو اپنے ہمسائیوں میں اٹھاؤں گا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے اس درود کی کہ جس کے پڑھنے سے انسان خدا تعالیٰ کے ہمسایوں میں شمار ہو۔

''جذب القلوب'' میں روایت ہے کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے قاضی سے جا کر فریاد کی۔ قاضی نے اس کو طلب کر کے ایک ماہ کی مہلت دی۔ جب اس نے کہیں ٹھکانا نہ دیکھا تو درود شریف کے پڑھنے میں مشغول ہوا آخر ماہ میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ علی بن عیسیٰ وزیر سے جا کر میری طرف سے کہو کہ تین ہزار دینار دے مرد صالح جب بیدار ہوا سوچا کہ اگر وزیر مجھ سے میرے سچے ہونے کی دلیل طلب کرے گا تو کیا جواب دوں گا۔ اس روز نہ گیا۔ دوسرے دن پھر وہی خواب دیکھا۔ تیسرے روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وزیر کوئی حجت چاہیے۔ تو اس سے کہنا کہ تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک پانچ ہزار بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اور اس حال سے کوئی واقف نہیں۔ مرد صالح کہتا ہے کہ میں اس کے پاس گیا۔ اور خواب کا حال بیان کیا۔ وزیر نہایت خوش ہوا اور تین ہزار دینار عنایت کئے کہ قرض ادا کر اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ تجارت کے دیئے اور قسم دی کہ مجھ سے ملاقات کیا کر۔ اور جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف کہہ دیا کر جب میں تین ہزار دینار قاضی کے پاس لے گیا۔ اور تمام کیفیت بیان کی تو اس نے کہا میں تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے سن کر کہا کہ وزیر اور قاضی سے میں زیادہ مستحق ہوں میں نے اپنا قرض چھوڑ دیا قاضی نے کہا میں جو مال خدا کیلئے نکال چکا ہوں اب واپس نہ کروں گا۔ پس مرد صالح نے ببرکت درود شریف قرض سے بھی خلاصی پائی اور مال کثیر اپنے گھر بھی لایا۔ شعر

Marfat.com

ہر مرض کی دوا صلی علی محمد
دافع ہر بلا صلی علی محمد

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجے۔ اللہ تعالٰی اور اسکے فرشتے ستر بار درود شریف بھیجتے ہیں اس پر مصنف "حصن حصین" رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فوائد بے شمار ہیں اور اسکے ثمرات دنیا و آخرت میں بے تعداد ہیں۔ خصوصاً تنگیوں اور مہمات اور قضائے حاجات کیلئے اکسیر اعظم ہے میں نے اس کا بارہا تجربہ کیا کہ اکثر خوف اور ہلاکت کی جگہ میں مبتلا ہوا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے ہی سے نجات ملی۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (نسائی و دارمی) "راحت القلوب" میں ہے کہ خواجہ سنامی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ مجھ سے آپ منہ چھپائے ہوئے ہیں میں دوڑا اور آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا۔ اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر فدا ہو آپ روئے مبارک کیوں مجھ سے چھپاتے ہیں۔ آپ مجھ سے بغل گیر ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم مجھ پر اتنی درود بھیجی ہے کہ مجھ کو تم سے شرم آتی ہے کہ کونسی چیز سے عذر چاہوں۔ سبحان اللہ خدا تعالٰی کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن سے کثرت درود شریف کے سبب حضرت خواجہ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی شرم کریں۔ ہزار ہزار رحمتیں ہوں ان پر کہ جو اس ثواب کو پہنچتے ہیں۔ اور اس درود پر مرتے ہیں اور اس پر اٹھتے ہیں۔ خداوند بطفیل حضرت سرور کائنات مفخر موجودات سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہم سب کو اس عمل کی توفیق عطا فرما۔ اور اس سے بہرہ مند کر آمین۔ اللھم ربنا آمین۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

اے نام تو دستگیر آدم وے نور تو دل پذیر عالم
از نام محمدی است میمی حلقہ شدہ این بلند طارم
وز نور محمدی شعاعی است لامع زجبیں عرش اعظم
تو در عدم دگرفتہ خدمت اقطاع وجود زیر خاتم

Marfat.com

نابود بوقت خلوت تو نے عرش نہ جبرئیل محرم
(مولینا معین الدین)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
اے شہ ہر دو سرا برتو ہزاراں صلوٰت شافع روز جزا برتو ہزاراں صلوٰت
مظہر نور خدا برتو ہزاراں صلوٰت شمع ایوان رضا برتو ہزاراں صلوٰت

مسئلہ۔ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحن اللہ کہنا اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے۔ اسکی تعظیم کو اٹھیں۔ اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جہاں تک بھی ممکن ہو۔ درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اور خصوصیت کہ ساتھ ان جگہوں میں (١) روز جمعہ (٢) شب جمعہ (٣) صبح (٤) شام (٥) مسجد میں جاتے (٦) مسجد سے نکلتے وقت (٧) بوقت زیارت روضۂ اطہر (٨) صفا و مروا پر (٩) خطبہ میں (١٠) جواب اذان کے بعد (١١) بوقت اقامت (١٢) دعا کے اول آخر درمیان میں (١٣) دعائے قنوت کے بعد (١٤) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (١٥) اجتماع و فراق کے وقت (١٦) وضو کرتے وقت (١٧) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت (١٨) وعظ کہنے (٢٠) اور پڑھنے اور پڑھانے کے وقت خصوصاً حدیث پڑھنے کے اول آخر (٢١) سوال (٢٢) وفتویٰ لکھتے وقت (٢٣) تصنیف کے وقت (٢٤) نکاح (٢٥) اور منگنی (٢٦) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو درود شریف ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم۔ عم لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے یونہی رضی اللہ عنہ کی جگہ ؓ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ؒ لکھتے ہیں۔ یہ بھی نہ چاہیے جن کے نام محمد۔ احمد۔ علی حسن۔ حسین ہوتے ہیں۔ ان ناموں پر صلعم بناتے ہیں۔ یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے۔ اس پر درود کا اشارہ کیا معنی (طحاوی وغیرہ) مسئلہ۔ قعدۂ

Marfat.com

اخیر کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف پڑھنا نہیں۔ (۸۰) اور نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (درمختار) (۸۱) درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

مسئلہ۔ دعا عربی زبان میں پڑھے۔ غیر عربی میں مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ (استاذ) کیلئے جب کہ مسلمان ہوں۔ اور تمام مومنین و مومنات کیلئے دعا مانگے۔ خاص اپنے ہی لئے نہ مانگے۔ (درمختار وغیرہ) ماں باپ اور اساتذہ کیلئے مغفرت کی دعا حرام ہے جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دعائے مغفرت کو فقہا نے کفر تک لکھا ہے ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کیلئے ہدایت و توفیق کی دعا کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ محالات عادیہ ومحالات شرعیہ کی دعا حرام ہے (درمختار)

مسئلہ۔ وہ دعائیں کہ قرآن و حدیث میں ہیں۔ ان کے ساتھ دعا کرے۔ مگر ادعیۂ قرآنیہ بہ نیت قراں اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں (ردالمختار)

مسئلہ۔ ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں وہ ایسے الفاظ ہوں۔ جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اَکْسِنِیْ (عالمگیری) مسئلہ۔ مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو (ردالمختار) مستحب یہ ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ (اے پروردگار تو بنا مجھے ہمیشہ نماز پڑھنے والا اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار اور قبول کر میری دعا اے میرے پروردگار ہمارے بخش مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو اس دن جب کہ کیا جائیگا حساب (۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ (۸۴، ۸۵) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ دوبار کہنا (۸۶) پہلے داہنی طرف (۸۷) پھر بائیں طرف مسئلہ۔ داہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں (عالمگیری) مسئلہ۔ علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ یونہی آخر میں وبرکاتہ ملانا بھی نہ چاہیے (درمختار) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ۔ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا داہنی طرف پھیر لے۔ پھر بائیں طرف سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا۔ تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو۔ کہہ لے (درمختار وغیرہ) امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے۔ جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو۔ البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا۔ تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے (درمختار) مسئلہ۔ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا۔ جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے۔ یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر قہقہہ لگایا۔ وضو جاتا رہے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔ مگر بضرورت مثلاً خوف حدث ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا۔ یا جمعہ عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا۔ اگرچہ علیکم نہ کہا ہو۔ اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتداء صحیح نہ ہوئی۔ ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتداء صحیح ہو گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے۔ جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت اگرچہ شریک جماعت ہو۔ نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کیلئے مقرر کیا۔ اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے۔ نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے (درمختار) مسئلہ۔ (۹۰) سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے (پھرے) اور داہنی طرف افضل ہے۔ اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے۔ جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔ (حلیہ وغیرہ) مسئلہ۔ منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ ظہر و مغرب و عشاء کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے سنت پڑھے۔ زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے مگر مقتدی

Marfat.com

اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دعا ہوں۔ اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ۔ سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان کے بعد کلام نہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی۔ مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے یونہی بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں جائے سجدہ کی طرف نظر کرنا۔ (۲) رکوع میں پشت قدم کی طرف۔ (۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔ (۴) قعدہ میں گود کی طرف۔ (۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔ (۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔ (۷) جمائی آئے تو منہ بند کئے رہنا۔ اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ (۸) مرد کیلئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ (۹) عورت کیلئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ (۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا۔ (۱۱) جب مکبر حیّ علی الفلاح کہے۔ تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (۱۲) جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ (۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ (۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

امامت کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امامت کا مستحق اقراء ہے (قرآن زیادہ پڑھا ہوا) (مسلم) فرمایا کہ قیامت کی علامات سے ہے۔ کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ کسی کو امام نہیں پائیں گے۔ کہ ان کو نماز پڑھا دے۔ (ایسا

Marfat.com

وقت آجائے گا کہ کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ) کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں امامت نہ کی جائے۔ نہ اسکے مسند پر بیٹھا جائے۔ مگر اسکی اجازت سے (مسلم) امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اسکی نماز کیساتھ وابستہ ہونا۔ مسئلہ۔ مرد غیر معذور کے امام کیلئے چھ شرطیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عاقل ہونا (۴) مرد ہونا (۵) قرأت (۶) معذور نہ ہونا۔

مسئلہ۔ عورتوں کے امام کیلئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہوسکتی ہے۔ اگرچہ مکروہ ہے۔ (شرح الوقایہ) مسئلہ۔ نابالغوں کے امام کیلئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ نابالغ بھی۔ نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے۔ اگر سمجھ دار ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کرسکتا ہے کم والے کی نہیں۔ اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں۔ مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے۔ دوسرے کو قطرہ آنے کا۔ تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ طاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جب کہ حالت وضو میں حدث پایا گیا۔ یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا۔ اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع (بند ہونے) پر پڑھی۔ تندرست اسکی اقتداء کرسکتا ہے (درمختار) مسئلہ۔ معذور اپنے مثل معذور کی اقتداء کرسکتا ہے ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتداء نہیں کرسکتا۔ نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتداء کرسکتا ہے جبکہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی صحیح کی نہ ہوگی۔ اوروں کی ہو جائیگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو۔ یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری۔ معتزلہ۔ جہنمی مشبہ اور وہ جو قرآن شریف کو مخلوق بتاتا ہو۔ اور وہ جو شفا یا دیدار الٰہی یا عذاب قبر (معتزلہ) یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے اسکے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ (عالمگیری وغیرہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے۔ کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ۔ جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز

Marfat.com

مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

اقتدا کی تیرہ شرطیں ہیں۔

(۱) نیت اقتداء اور (۲) اس نیت اقتدا کا تحریمہ کیساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا۔ بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔ (۳) امام و مقتدی کا دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ (۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز نماز مقتدی کو متضمن ہو۔ (۵) یا امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ (۶) اور امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ (۷) عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا۔ ان شرطوں کیساتھ جو ذکر ہونگی۔ (۸) مقتدی کا امام سے مقدم (آگے) نہ ہونا۔ (۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ (۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو (یہ حقیقۃ صحت اقتداء کی شرط نہیں۔ بلکہ حکم صحت اقتداء کیلئے شرط ہے۔ لہٰذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہوگی) (۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔ (۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کی مثل ہو یا کم (۱۳) یونہی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔

مسئلہ۔ سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتداء کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر سوار ہیں۔ ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں۔ تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کرسکتا کہ مکان ایک ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو۔ جس میں بیل گاڑی جا سکے۔ تو اقتدا صحیح نہیں۔ اگر چہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو۔ اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے۔ تو اقتدا صحیح ہے (درمختار) مسئلہ۔ بیچ درمیان میں حوض دہ در دہ ہے۔ تو اقتدا نہیں ہوسکتی۔ مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ درمیان میں چوڑا راستہ ہے۔ مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی۔ مثلاً کم از کم تین شخص کھڑے ہوگئے۔ تو انکے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتداء کرسکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول اور امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے۔ یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہوسکتی ہیں۔ تو اتنی ہولیں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نہر پر پل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگر چہ نہر کے اسطرف ہے۔ اسطرف والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔ مسئلہ۔ میدان

Marfat.com

میں جماعت قائم ہوئی۔ اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں۔ تو اقتدا صحیح نہیں۔ بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے۔ اور اس مکان کو بڑا کہیں گے۔ جو چالیس ہاتھ ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ میدان میں جماعت ہوئی۔ اور صفوں کے درمیان حوض دہ دردہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں۔ تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے ورنہ نہیں اور دہ دردہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہو دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اگر کشتی کنارے پر رکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے۔ اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو۔ یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں ہے (درمختار وغیرہ) یعنی جب امام اترنے پر قادر نہ ہو اس لئے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں پڑھ سکتا ہے۔ اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں۔ ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے۔ کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ۔ جو مسجد بہت بڑی نہ ہو۔ اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو مقتدی منتہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان کوئی حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں۔ مثلاً اس کی یا مکبر کی آواز سنتا ہو۔ یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے۔ تو حرج نہیں اگرچہ اس کیلئے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو مثلاً دروازوں میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے۔ مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان منبر حائل ہونا مانع اقتداء نہیں جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (ردالمحتار) جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو۔ کہ درمیاں میں راستہ نہ ہو۔ تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے۔ اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ مسجد کے متصل کوئی دالان ہے۔ اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے۔ جب کہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسجد سے باہر چبوترہ ہے۔ اور امام مسجد میں ہے۔ مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے۔ جب کہ صفیں متصل ہوں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا۔ کہ امام کی نماز صحیح ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی۔ مثلاً مسح موزہ کی مدت گذر چکی تھی۔ یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔

Marfat.com

(ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتداء صحیح نہ ہوئی۔ مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا۔ جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کیے امامت کی حنفی اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل (اندام نہانی) چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔ اگر چہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقع ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کرسکتے ہیں۔ جب وہ مسائل طہارت و پاکی و نماز میں ہمارے فرائض مذہبت کی رعایت کرتا ہو۔ یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے (اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں پھر حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے۔ اور اگر معلوم ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے۔ نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے۔ تو جائز ہے مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے۔ تو باطل محض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کیلئے مانع اقتداء ہے۔ جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو۔ نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی۔ دو داہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ دو داہنے بائیں اور دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی۔ اور عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں۔ ان سب کی نماز نہ ہوگی (ردالمحتار)

مسئلہ۔ مسجد میں بالا خانہ ہے اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالا خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی۔ اگر چہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور عورتوں کی صف نیچے ہو۔ اور مرد بالا خانہ پر۔ تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ٹوٹ جائے گی) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے۔ باقیوں کی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ۔ اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں۔ اس کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں۔ مگر ایڑیاں برابر ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے۔ جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (قدرت) نہ رکھتا ہو۔ بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطورے مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی خرابی کچھ نہ رکھتا ہو اور فواحش (بے ہودہ باتوں) سے بچتا ہو۔ (۲) اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قرأت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں۔ تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو (حرام و شبہات سے بھی بچتا ہو۔ اس میں بھی برابر ہوں۔ تو زیادہ عمر والا جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گذرا۔ اس میں بھی برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا (تہجد گذار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ بہت خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پھر زیادہ خوبصورت۔ پھر زیادہ حسب والا۔ پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔ پھر زیادہ مالدار۔ پھر زیادہ عزت والا۔ پھر وہ کہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔ غرض چند شخص برابر کے ہوں۔ تو ان میں جو شرعی ترجیح (بہتری) رکھتا ہو زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے۔ وہ امامت کرے۔ یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو۔ تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولی کو امام بنایا۔ تو برا کیا۔ مگر گنہگار نہ ہوئے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام معین ہے۔ امامت کا حق دار ہے۔ اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امامت ہو ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں۔ بہتر ہونا در کنار۔ مسئلہ۔ کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائی جائیں تو وہی امامت کیلئے اولی ہے۔ اگرچہ اور کوئی علم وغیرہ میں بہتر ہو۔ ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم (آگے) کرے۔ کہ اس میں اس کا اعزاز ہے۔ اور اگر وہ مہمان خود آگے بڑھ گیا۔ تو بھی نماز ہو جائیگی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ کرایہ کا مکان ہے۔ اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار کا حق ہے۔ وہی اجازت دیگا۔ اور اسی سے اجازت لی جائیگی۔ یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور

Marfat.com

عاریت رہتا ہو۔ کہ یہی حق ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ سلطان و امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر ناراض کسی وجہ شرعی سے نہ ہوں تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی حق ہو۔ تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کوئی شخص صالح لائق امامت ہے۔ اور اپنے محلہ کی مسجد میں امامت نہیں کرتا اور ماہ رمضان شریف میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے اسے چاہیے کہ عشاء کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے۔ وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے۔ اور قدر (اندازہ) مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کرے۔ کہ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ اور فاسق معلن (ظاہر کرنے والا) جیسے شرابی۔ جواری۔ زناکار۔ سود خوار۔ چغل خور۔ بے نماز وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں۔ ان کو امام بنانا گناہ۔ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) (دوبارہ جس کا پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ ترک واجب کا گنہگار ہوگا) مسئلہ۔ غلام' دہقانی' اندھے' ولدالزنا' امرد۔ (لڑکا) کوڑھی۔ فالج کی بیماری والے۔ برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو۔ سفیہ (بیوقوف کہ تصرفات مثلاً خرید و فروخت میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں۔ تو کراہت نہیں۔ اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف تھوڑی سی کراہت ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس کو کم سوجھتا ہے۔ وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے۔ باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے۔ اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو۔ تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ عورت۔ خنثیٰ۔ نابالغ لڑکے کی اقتداء مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہوسکتا ہے۔ مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے۔ سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتدا کرسکتی ہے۔ اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہوسکتے ہیں۔ مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ

Marfat.com

تحریمی ہے۔ فرائض ہوں یا نوافل۔ پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے۔ تو امام آگے نہ ہو بلکہ درمیان میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور خنثیٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔ خنثیٰ خنثیٰ کا امام نہیں ہوسکتا۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جنازہ عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ مجنوں غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہوسکتا۔ اور جب ہوش میں ہو۔ اور معلوم بھی ہو تو ہوسکتا ہے۔ یونہی جس کو نشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں۔ اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کیلئے امام ہوسکتا ہے۔ اوروں کیلئے نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت وہ امی (جس کو کوئی آیت یاد نہیں کی اقتدا نہیں کرسکتا۔ اور امی امی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معانی فاسد ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی امی کے مثل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امی نے امی اور قاری (یعنی جو بقدر فرض صحیح قرآن پڑھ سکتا ہو) کی امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو یونہی اگر قاری نے امی کو خلیفہ بنایا ہو۔ اگرچہ تشہد میں (ردالمحتار) مسئلہ۔ امی گونگے کی اقتدا نہیں کرسکتا۔ گونگا امی کی کرسکتا ہے اور اگر امی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا۔ تو گونگے کی اقتدا کرسکتا ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے۔ یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے۔ ورنہ عنداللہ تعالیٰ معذور نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے۔ اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کرسکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے۔ یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں۔ تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کرسکتا ہے۔ (اس کی کہ وہ بھی اس حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا۔ تو اسکی خود بھی نہیں ہوتی۔ دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ تنبیہ۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں

Marfat.com

کہ قرآن غلط پڑھتے ہیں۔ اور کوشش نہیں کرتے کہ اپنی اصلاح کرلیں ان کی نمازیں خود باطل ہیں۔ امامت تو درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں۔ اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے۔ ورنہ اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو) کی امامت بھی کرسکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قاری نماز پڑھ رہا تھا۔ امی آیا اور شریک نہ ہوا۔ اپنی الگ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا تھا تو امی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے۔ یا مسجد کے پڑوس میں تو امی کی نماز ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ۔ جس کا ستر کھلا ہوا ہے۔ وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہوسکتا ستر کھلے ہوؤں کا امام ہوسکتا ہے۔ اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کھلے ہوؤں کی ہو جائے گی۔ اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں ان کیلئے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دور دور پڑھیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام درمیان میں کھڑا ہو آگے نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ستر کھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے کپڑا ہوتے ہوئے نہ چھپایا۔ تو نہ اس کی ہو۔ نہ اس کے پیچھے کسی اور کی۔ جیسا کہ شروط الصلوٰۃ میں ذکر ہوا۔ مسئلہ۔ جو رکوع وسجود سے عاجز ہے (وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو) تو اسکے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع وسجود پر قادر ہو اور اگر بیٹھ کر رکوع وسجود کرسکتا ہو تو اسکے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھنے والے کی ہوجائیگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوگی۔ خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جدا ہوں مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو دوسرا کل کی۔ اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے۔ تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یونہی اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی۔ دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہوگیا اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی ہے پچھلی رکعتوں میں اسکی اقتدا کرسکتا ہے۔ البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا۔ تو اس کی اقتدا نہیں کرسکتا۔ مگر غروب سے

Marfat.com

پہلے نیت اقامت کرلی ہوتو کرسکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی۔ کہ ہرایک نے امامت کی نیت کی۔ نماز ہوگئی۔ اور اگر ہرایک نے اقتدا کی نیت کی۔ تو دونوں کی نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ جس نے کسی نماز کی منت مانی۔ اسی نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ نہ نفل والے نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے۔ ہاں اگر ایک نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں۔ جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی۔ منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا۔ اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے۔ اور فاسد کردی تو ایکدوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور جدا جدا پڑھ رہے تھے اور فاسد کردیں تو اقتدا نہیں ہوسکتی (درمختار) مسئلہ۔ لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کرسکتا ہے۔ نہ لاحق کی۔ یونہی مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی۔ نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کرسکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جن نمازوں میں قصر ہے۔ وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کرسکتا۔ خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی ہو۔ اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہوگیا۔ البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہوگیا۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے۔ اور دو پر سلام پھیر دے۔ تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔ خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا۔ نہ بعد کو۔ اور چلا گیا۔ نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا۔ تو مقتدی اپنی نماز پھر پڑھیں۔ ہاں جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا۔ تو ان کی نماز ہو جائیگی یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (خانیہ وغیرہ) مسئلہ۔ جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو۔ تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی۔ اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے۔ مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی۔ اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی۔ اور اعضائے وضو کے دھونے والا پٹی پر مسح

Marfat.com

کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کبڑے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس کا کب حد رکوع کو نہیں پہنچا ہو۔ جسکے پاؤں میں ایسا لنگ ہے۔ کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی امامت کر سکتا ہے۔ مگر دوسرا شخص اولی ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے فرض پڑھنے والے کی اقتدا کی۔ پھر نماز فاسد کر دی۔ پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اشارہ سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے۔ مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ جن نے امامت کی اقتدا صحیح ہے۔ اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا۔ جس سے اسکی امامت صحیح نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے۔ جہاں تک بھی ممکن ہو۔ خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کر دیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام نے اپنا کافر ہونا بتایا۔ تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں۔ ہاں اب وہ بیشک مرتد ہو گیا۔ (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا۔ اور اب مسلمان ہوا۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا۔ اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا۔ امام کی نماز صحیح ہو گئی اور مقتدی کی باطل۔ (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی۔ بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تو یہ تقیید (یعنی اگر اس کے گمان میں ہو کہ امام نے اطلاع نہیں پائی) تو نماز باطل نہ ہو گی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب (بہار شریعت)

جماعت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز با جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے (بخاری وغیرہ) فرمایا کہ جس نے کامل وضو کیا۔ پھر نماز فرض کیلئے چلا اور امام کیساتھ پڑھی اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (نسائی) فرماتے ہیں اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا ہو کہ اس جانے والے کیلئے کیا ہے۔ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔ (طبرانی)

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ (ﷺ) جو اللہ کیلئے چالیس دن با جماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے۔ اس کیلئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گے۔ ایک نار (آگ) سے دوسری نفاق سے (ترمذی)

صف اول کے فضائل اور صفوں کو سیدھا کرنا اور خوب مل کر کھڑا ہونا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے۔ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری و مسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی۔ اور دوسری صف پر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اورل پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر فرمایا اور دوسری پر۔ اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور کندھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور کشادگیوں کو بند کرو۔ کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے (طبرانی) فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز میں ضروری ہے۔ (بخاری وغیرہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے۔ یہاں تک کہ خیال فرمایا۔ کہ اب ہم سمجھ گئے ہیں پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا۔ کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا۔ فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے بندو صفیں برابر کرو۔ ورنہ تمہارے اندر اللہ اختلاف ڈال دیگا۔ (رواہ البخاری) فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں۔ اسے دوگنا ثواب ہے۔ (طبرانی) فرمایا اول صف کو پورا کرو۔ پھر اس کو جو اس کے بعد ہو۔ اگر کچھ کمی ہو۔ تو پچھلی میں ہو۔ (ابوداؤد) فرماتے ہیں عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور کوٹھڑی میں دالان سے بہتر۔ (ابوداؤد) فرماتے ہیں تم میں سے عقلمند لوگ میرے قریب ہوں۔ پھر وہ جو اس کے قریب ہوں۔ (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو (مسلم)

Marfat.com

جماعت کے مسائل

عاقل۔ بالغ۔ حر۔ قادر پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے۔ اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادت اور اسکو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو بھی گنہگار ہوئے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلہ کے لوگوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا۔ اور کچھ لوگوں نے قائم کرلی۔ تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی۔ اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے۔ اور چاند گہن میں تداعی کیساتھ مکروہ (درمختار)

مسئلہ۔ جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو۔ تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر اور تین تین بار اعضا ہونا تکبیر اولیٰ پانے سے بہتر۔ (اگر وضو میں تین تین بار اعضاء ہوتا ہے۔ تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے۔ اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی۔ مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی۔ تو تین تین بار دھوئے) (صغیری) مسئلہ۔ مسجد محلہ میں جس کیلئے امام مقرر ہو۔ امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو۔ تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیئات (صورت) اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ۔ اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں۔ جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو۔ اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی۔ یا غیروں نے جماعت قائم کی۔ تو پھر جماعت قائم کی جائے۔ اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی بلکہ اولیٰ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کیلئے امام کا محراب سے دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ (یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں)۔ اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرائے۔ یونہی اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جسکی جماعت جاتی رہی۔ اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔ (درمختار)

Marfat.com

جماعت کے ترک کرنے والوں کے عذر

(۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گرا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے (۶) اندھا اگرچہ اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو۔ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷) سخت بارش (۸) اور شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت تاریکی (۱۱) آندھی۔ (۱۲) مال یا کھانے کے تلف ضائع ہونے کا اندیشہ ہو (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے۔ اور یہ تنگدست ہے۔ (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب (۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کیلئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی۔ اور گھبرائے گا۔ یہ سب ترک جماعت کیلئے عذر ہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جواں ہو یا بوڑھی یونہی وعظ کی مجالس میں جانا ناجائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں۔ اس میں مرد کو ان کی امامت ناجائز ہے۔ ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بیوی۔ یا وہاں کوئی مرد بھی ہو۔ تو جائز ہے۔ (درمختار)

مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

مسئلہ۔ اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر داہنی طرف کھڑا ہو۔ بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ دو سے زائد کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی (درمختار) مسئلہ۔ دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو۔ زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے۔ دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو۔ اور عورت پیچھے۔ دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ اور عورت ان کے پیچھے (عالمگیری)

مسئلہ۔ ایک شخص امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ مقتدی کا قدم امام

Marfat.com

سے آگے نہ ہو۔ (اسکے پاؤں کا گٹا اسکے گٹے سے آگے نہ ہو۔ سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔ تو اگر امام کے برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے۔ لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا گٹا گٹے سے آگے نہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں۔ جب بھی حرج نہیں۔ جب کہ گٹا آگے نہ ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی ذات (برابری) معتبر نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو۔ اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو۔ خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائیگی۔ بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز نہ ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا۔ پھر ایک آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنیوالا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے۔ یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے۔ خود یا آنیوالے نے اسکو کھینچا خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے۔ کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے۔ مگر مقتدی جب کہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے۔ اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا۔ اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا۔ یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے۔ اسکی مانو تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور حکم شرعی بجالانے کیلئے ہے تو کچھ حرج نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مرد اور بچے اور خنثےٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی۔ پھر خنثیٰ کی۔ پھر عورتوں کی۔ اور بچہ تنہا ہو۔ تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ درمیان میں کشادگی نہ رہ جائے۔ اور سب کے مونڈھے برابر ہوں (درمختار) مسئلہ۔ امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو۔ اگر دہنی۔ یا بائیں جانب کھڑا ہوا تو خلاف سنت کیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے۔ دوسری سے افضل ہے۔ اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذالقیاس (عالمگیری) مسئلہ۔ مقتدی کیلئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو دہنی طرف افضل ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ صف مقدم

Marfat.com

(پہلی) کا افضل ہونا غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے۔ اور خالی جگہ میں کھڑا ہو۔ اس کیلئے حدیث میں فرمایا کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے۔ اسکی مغفرت ہو جائیگی۔ (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو۔ مسئلہ۔ صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالاخانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے۔ یونہی صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (درمختار)

عورت کی برابری سے مرد کی نماز کے فاسد ہونیکی شرائط

عورت اگر مرد کے محاذی (برابر) ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کیلئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) عورت مشتہاۃ ہو (اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے۔ اگرچہ نابالغہ ہو۔ اور مشتہاۃ میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی ہو۔ جبکہ اسکا جسم اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو یا محارم میں ہو جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ حائل نہ ہو۔ نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے۔ نہ عورت اتنی بلندی پر ہو۔ کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو کے محاذی نہ ہو۔ (۳) رکوع وسجود والی نماز میں یہ محاذات (برابری) واقع ہو۔ اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴) وہ دونوں میں تحریمۃ مشترک ہو۔ (یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو۔ یا دونوں نے کسی امام کی۔ اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو۔ تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ تو فاسد نہ ہوگی۔ مکروہ ہوگی۔ (۵) ادا میں مشترک ہو اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو۔ جس کے پیچھے ادا کر رہے ہوں۔ حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے حقیقۃً نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں۔ اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے۔ (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں۔ اگر جہت بدل جائے جیسے اندھیری رات میں کہ پتا نہ چلا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا۔ یا کعبہ معظمہ میں پڑھی۔ اور جہت بدلی ہو۔ تو نماز ہو جائے گی۔ (۷) عورت عاقلہ ہو مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۸) امام نے امامت زناں کی۔ نیت کر لی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں

Marfat.com

شریک نہ ہوں۔ اور اگر امامت زنان کی نیت نہ ہو۔ تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ مرد کی نہیں۔ (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے (بقدر تین تسبیح کے) (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں۔ (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مرد کے نماز شروع کرنے کے بعد عورت آ کر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کرلی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی۔ مرد کی نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا۔ اور نہ ہٹی۔ تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں مسئلہ۔ مرد (لڑکا) خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

مقتدی کے اقسام واحکام

مقتدی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مدرک (۲) لاحق (۳) مسبوق (۴) لاحق مسبوق مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا۔ لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں۔ خواہ عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع وسجود کرنے نہ پایا۔ یا نماز میں اسے حدث ہوگیا۔ یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی۔ خواہ بلا عذر فوت ہوں۔ جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا۔ پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی رکعت ہوگی۔ اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔ مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ لاحق مسبوق وہ ہے۔ جسکی رکعتیں شروع کی نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا۔ مسئلہ۔ لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ نماز پڑھے گا۔ تو اس میں نہ قرأت کریگا۔ نہ سہو سے سجدہ کرے گا۔ اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اسکا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے۔ اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا۔ یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے۔ پھر جب امام فارغ ہو جائے۔ تو اپنی پڑھے۔ مثلاً اس کو حدث ہوا۔ اور وضو کرکے آیا تو امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا۔ تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا۔ بلکہ جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے۔

Marfat.com

اسکے بعد اگر امام کو پالے۔ تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہولیا۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی۔ تو ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ تیسری رکعت میں سوگیا۔ اور چوتھی میں جاگا۔ تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قرأت پڑھے۔ پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے ورنہ اسے بھی بلا قرأت تنہا پڑھے۔ اور ایسا نہ کیا۔ بلکہ چوتھی امام کیساتھ پڑھ لی۔ پھر بعد میں تیسری پڑھی تو ہوگئی اور گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کیساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قرأت کرے گا۔ اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا۔ اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا۔ اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا۔ یا امام قعدہ میں تھا غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی۔ تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا۔ تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے۔ پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (عالمگیری) رکوع وسجود میں پائے۔ جب بھی یونہی کرے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا۔ تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قرأت میں یہ رکعت اول قرار دی جائیگی۔ اور حق تشہد میں پہلی نہیں۔ بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے۔ مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے۔ دوسری ہے لہٰذا ایک رکعت فاتحہ وسورت کیساتھ پڑھ کر قعدہ کرے۔ اور اگر واجب (فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً کیا اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدہ سہو پھر اسکے بعد والی میں بھی فاتحہ کیساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے۔ پھر اسکے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کردے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کردے۔ دو ملی ہوں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قرأت کرے ایک میں بھی فرض قرأت ترک کیا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔ (۱) اس کی اقتدا نہیں کی

Marfat.com

جاسکتی۔ مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے۔ مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا۔ اس کیلئے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔ (۲) بالا جماع تکبیرات تشریق کہے گا۔ اگر نئے سرے سے نماز پڑھے اور اس نماز کے قطع کرنے (توڑنے) کی نیت سے تکبیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی۔ بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔ (۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کیلئے کھڑا ہوگیا اور امام کو سجدۂ سہو کرنا ہے۔ اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کرچکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں دو سجدہ سہو کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے۔ بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے۔ مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہوگیا۔ تو اگر امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہوگیا۔ تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا۔ اسکا شمار نہیں۔ مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قرأت سے فارغ ہوگیا۔ تو یہ قرأت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی۔ اور بعد میں بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی۔ اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہوگیا۔ تو جو ارکان ادا کرچکا ان کا اعتبار ہوگا۔ مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہوگیا۔ تو بھی صحیح ہو جائے گی۔ اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا۔ تو فاسد ہو جائے گی (درمختار) مسئلہ۔ امام کے سلام سے پہلے مسبوق عذر کی وجہ سے کھڑا ہوگیا۔ مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو یا فجر و جمعہ وعیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یا وہ مسبوق معذور ہے۔ اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے۔ یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہوجائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا۔ اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا۔ تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے۔ اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی۔ اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کرلیا۔ تو مطلقاً نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ امام کی متابعت کرے۔ اگر امام کو سجدہ سہو یا تلاوت کرنا ہے۔ اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کرلیا۔ تو اگر متابعت کرے گا۔ فاسد ہو جائیگی۔ ورنہ نہیں (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کیساتھ قصداً سلام پھیرا یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے

Marfat.com

نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بھول کر امام کیساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی۔ نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو اب فاسد ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ۔ امام قعدۂ اخیر کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کیلئے اٹھا۔ اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر امام نے قعدۂ اخیر نہ کیا تھا۔ تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرلے گا۔ فاسد نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ۔ امام نے سجدۂ سہو کیا۔ مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا۔ مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی (درمختار) مسئلہ۔ دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی۔ پھر جب اپنی پڑھنے لگے۔ تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھیں اس نے بھی پڑھیں اگر اسکی اقتداء کی نیت نہ کی ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے۔ ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے۔ اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے۔ ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے۔ وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا۔ دو رکعتوں میں سو تارہ گیا تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قرأت ادا کرے۔ صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے۔ جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی۔ پھر امام کیساتھ جو کچھ مل جائے۔ اس کی متابعت کرے۔ پھر وہ فوت شدہ مع قرأت پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ دو رکعتوں میں سوتا رہا۔ اور ایک میں شک ہے کہ امام کیساتھ پڑھی ہے یا نہیں۔ تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قعدۂ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا۔ اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے۔ وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ .... تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع یا سجدے سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع یا دو سجدے نہیں ہونگے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے طویل سجدہ کیا۔ مقتدی نے سر اٹھایا۔ اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے۔ اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا تو اگر سجدۂ اولیٰ کی نیت کی۔ یا کچھ نیت نہ کی۔ یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی

Marfat.com

نیت کی۔ تو ثانیہ ہوا۔ پھر اگر وہ اس سجدے میں تھا کہ امام نے سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے۔ اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھالیا۔ تو جائز نہ ہوا۔ اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے۔ اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مقتدی نے سجدہ میں طول کیا۔ یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا۔ اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدہ میں ہے۔ اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا۔ اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔ (عالمگیری)

پانچ چیزیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ (۱) تکبیرات عیدین (۲) قعدۂ اولیٰ (۳) سجدۂ تلاوت (۴) سجدۂ سہو (۵) قنوت۔ جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا۔ تو مقتدی ابھی اسکے ترک میں امام کی متابعت نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے۔ اگر واپس آ گیا فبہا۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا۔ تو اب نہ بتائے۔ کہ نماز جاتی رہے گی۔ بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے۔ اور کھڑا ہو جائے۔ (بہار شریعت)

ان چیزوں میں مقتدی امام کا ساتھ نہ دے

چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں (۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا (۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی (۳) جنازہ میں تین تکبیریں کہیں (۴) پانچویں رکعت کیلئے بھول کر کھڑا ہوگیا۔ پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیر کر چکا ہے۔ تو مقتدی اس کا انتظار کرے مگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے۔ اسکے ساتھ سلام پھیرے۔ اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا۔ تو مقتدی تنہا سلام پھیرے اور اگر قعدۂ اخیر نہیں کیا تھا۔ اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا۔ تو سب کی نماز فاسد ہوگئی۔ اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیرلیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے۔ مگر بجا

Marfat.com

لائے۔ (۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا (۲) ثنا پڑھنا جب کہ امام فاتحہ میں ہو۔ اور آہستہ پڑھتا ہو (۳) رکوع (۴) سجود کی تکبیرات (۵) تسبیحات (۶) تسمیع (۷) تشہد پڑھنا (۸) سلام پھیرنا (۹) تکبیرات تشریق۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا۔ تو ایک رکعت بعد کو بغیر قرأت پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا۔ تو سجدہ ہوگیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام اور مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہو اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے۔ اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے۔ تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے۔ اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے۔ اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے۔ تو امام وقوم اعادہ کریں۔ اور اس یقین کرنیوالے پر اعادہ نہیں۔ ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے۔ اعادہ کریں۔ ورنہ انکے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں۔ تو بہر حال اعادہ ہے۔ (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے۔ ناک پکڑے اور چلا جائے۔ (ابوداؤد) اور وضو کر کے اس پر بنا کرے۔ بشرطیکہ سلام نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ) اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی کا یہی قول ہے۔ مسئلہ۔ نماز میں جس کا وضو ٹوٹ جائے۔ اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بنا کہتے ہیں۔ مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے۔ اسے استیناف کہتے ہیں۔ اس حکم میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ (عامہ کتب) جس رکن میں حدث واقع ہو اس کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بنا کیلئے تیرہ شرطیں ہیں اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں۔ (۱) حدث موجب وضو ہو (۲) اسکا وجود نادر نہ ہو (۳) وہ حدث سماوی ہو (نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اسکا سبب) (۴) وہ حدث اسکے بدن سے ہو (۵) اس حدث کیساتھ کوئی رکن نہ ادا کیا ہو (۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو (۷)

Marfat.com

نہ چلنے میں کوئی فعل ادا کیا ہو (۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اجازت نہ تھی نہ کیا ہو (۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر منافی زاید نہ کیا ہو (۱۰) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو (۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔ (۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو (۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

شرائط مذکورہ کی تفریعات

نماز میں موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر وہ حدث نادر الوجود (جس کا وجود کم پایا جاتا ہو) جیسے قہقہہ و بے ہوشی و جنون تو بنا نہیں کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر وہ حدث سماوی نہ ہو تو خواہ اس نمازی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا۔ مثلاً بھرے منہ قے کر دئی) یا نکسیر توڑ دی یا پھنسی دبا دی۔ کہ اس سے مواد بہا۔ یا گھٹنے میں پھنسی تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا۔ کہ بہی خواہ دوسرے کی طرف سے ہو۔ مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھنسی دبا دی اور خون بہ گیا۔ یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے۔ بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا۔ اور خون بہا۔ یا پاؤں میں کانٹا چبھا۔ یا سجدہ میں پیشانی میں چبھا اور خون بہا۔ یا بھڑ نے کاٹا۔ اور خون نکل آیا تو بنا جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ بلا اختیار منہ بھرے قے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے۔ اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز میں سو گیا اور حدث (بے وضو) واقع ہوا۔ اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے۔ اور بیداری میں توقف کیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہو گئی یا قطرہ آ گیا وہ بنا نہیں کر سکتا (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی نے اس کے بدن پر نجاست و پلیدی ڈال دی۔ یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس (پلید) ہو گیا۔ اسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا۔ اور اگر اسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے۔ اور اگر خارج و حدث دونوں

Marfat.com

سے ہے تو جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ کپڑا ناپاک ہو گیا۔ دوسرا پاک کپڑا موجود ہے۔ کہ فوراً بدل سکتا ہے۔ تو اگر فوراً بدل لیا نماز ہو گئی۔ اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے۔ یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا۔ یا وقفہ کیا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا۔ اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سجدہ سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اٹھا۔ یا وضو کیلئے جانے یا واپسی میں قرأت کی نماز فاسد ہو گئی۔ بنا نہیں کر سکتا۔ سبحٰن اللہ یا لاَ اِلٰہ الا اللہ کہا تو بنا میں حرج نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا تو اب جائز نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ حدث ہوا اور بقدر ضرورت وضو پانی موجود ہے اسے چھوڑ کر دور جگہ چلا گیا۔ بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی بعد حدث کلام کیا۔ یا کھایا یا پیا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وضو کرنے میں ستر کھل گیا۔ یا بضرورت ستر کھولا مثلاً عورت نے وضو کیلئے کلائی کھولی۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہو گئی۔ مثلاً عورت نے وضو کیلئے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں تو نماز ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ کنواں نزدیک ہے۔ مگر پانی بھرنا پڑیگا۔ اور رکھا ہوا پانی دور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز میں حدث ہوا۔ اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے۔ اور گھر میں پانی موجود ہے۔ مگر حوض پر وضو کیلئے گیا۔ اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہو گئی۔ اور اگر گھر میں پانی یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے تو بنا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مثلاً حدث کے بعد وضو کیلئے گھر گیا۔ دروازہ بند پایا۔ اسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کر دے۔ ورنہ کھلا چھوڑ دے (عالمگیری) مسئلہ۔ وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری) حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے۔ بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ اور وہاں بھیڑ تھی۔ تو فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا تو جا کر مسح کر آئے۔ اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا۔ اور جا کر اٹھا لیا

Marfat.com

تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں پانی ہے۔ اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھالایا۔ تو بنا کرسکتا ہے۔ دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو بنا نہیں کرسکتا۔ یونہی برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کرسکتا ہے۔ دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ موزہ پر مسح کیا تھا۔ نماز میں حدث ہوا وضو کیلئے گیا۔ اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی۔ یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا۔ اور حدث ہوا اور پانی پایا۔ یا پٹی پر مسح کیا تھا۔ حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی۔ تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے باہر نکل گیا۔ اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا۔ تو سرے سے پڑھے۔ اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو باقی پڑھ لے (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا تو مصلی سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی۔ یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی۔ یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا۔ اور گمان ہوا کہ فجر کی نماز نہیں پڑھی۔ یا تیمم کیا تھا۔ اور سراب پر نظر پڑھی اور اسے پانی گمان کیا۔ یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست (پلیدی) گمان کیا۔ ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے۔ تو نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ رکوع یا سجدہ میں حدث (بے وضو) ہوا اگر ادا کے ارادے سے سر اٹھایا نماز باطل ہوگئی۔ اس پر بنا کرنا جائز نہیں۔ (درمختار)

نوٹ: ہر حال میں استیناف افضل ہے۔ کیونکہ شرائط کی پوری احتیاط نہایت دشوار ہے۔

امامت کیلئے خلیفہ مقرر کرنے کا بیان

نماز میں امام کو حدث ہوا۔ تو ان شرائط کیساتھ جو اوپر بیان ہوئیں دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے۔ (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز جنازہ ہو (درمختار) مسئلہ۔ جس جگہ پر بنا جائز ہے۔ استخلاف بھی جائز ہے۔ اور جس جگہ بنا جائز نہیں استخلاف بھی جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جو شخص ابھی محدث (بے وضو) کا امام ہوسکتا ہے۔ وہ خلیفہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور جو امام نہیں ہوسکتا۔ وہ شخص خلیفہ بھی نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جب امام کو حدث

Marfat.com

ہو (وضو ٹوٹ جائے) تو ناک بند کر کے کہ (لوگ نکیر گمان کریں پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے۔ خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ اگر زبان سے کہہ کر کسی کو خلیفہ بنایا۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اب چاہے دوسرا شخص سرے سے نماز شروع کرے یا لوگ انتظار کریں۔ کہ امام وضو کر کے واپس آ کر سرے سے نماز پڑھائے) (عالمگیری)

مسئلہ۔ میدان میں نماز ہو رہی ہے۔ تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے۔ اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہو استخلاف ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں۔ امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا۔ یہ استخلاف درست نہیں قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں۔ اور آگے بڑھ گیا تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سترہ یا موضع سجود سے آگے نہ نکل گیا ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہیں بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم میں ہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا۔ بلکہ قوم نے بنا دیا۔ یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑے ہو گیا۔ تو یہ خلیفہ امام ہو گیا۔ اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہو گا۔ جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کیلئے جو حد مقرر کی گئی ہے۔ اس سے ابھی گذرا نہیں۔ اور نہ خود کوئی شخص خلیفہ بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا۔ تو امام کی امامت قائم ہے۔ یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتداء کوئی شخص کرے تو ہو سکتی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۔ امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا۔ اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں۔ سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی۔ اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا۔ اور امام کی جگہ پر پہنچے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ امام کیلئے افضل یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا۔ تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے۔ مسبوق وہیں سے شروع کرے رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا کچھ باقی ہے۔ لہٰذا امام اسے اشارے

Marfat.com

سے بتلا دے۔ مثلاً ایک رکعت باقی ہے۔ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔ دو باقی ہوں تو دو سے اشارہ کرے۔ رکوع کرنا تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے۔ سجدہ کیلئے پیشانی پر۔ قرأت کیلئے منہ پر۔ سجدۂ سہو کیلئے سینہ پر رکھے۔ اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو۔ تو اشارے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی۔ پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ بنایا۔ اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے۔ تو یہ چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسبوق کو خلیفہ بنایا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کیلئے کسی مدرک کو مقدم (آگے) کر دے کہ وہ سلام پھیرے (عالمگیری)

مسئلہ۔ چار یا تین والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں۔ ایک امام کا قعدۂ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قرأت نہ کی تھی تو چار رکعت والی نماز میں چاروں میں اس پر قرأت فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا۔ یا قصداً حدث کیا۔ یا کلا کیا۔ یا مسجد سے باہر ہو گیا۔ تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور لوگوں کی نماز ہو گئی رہا امام اولیٰ وہ اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا تو اسکی بھی ہو گئی ورنہ فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ لاحق کو خلیفہ بنایا تو اسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کر دے کے اپنے حال پر سب لوگ رہیں۔ یہاں تک کہ جو اسکے ذمہ ہے اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے۔ اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقعہ آئے کسی کو سلام پھیرنے کیلئے خلیفہ بنائے اور خود اپنی نماز پوری کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے ایک شخص کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا۔ تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی۔ اور امام کو حدث ہوا اس نے مقیم کو خلیفہ کیا۔ مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو

Marfat.com

مقدم (آگے) کر دے کہ وہ سلام پھیرے۔ اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے۔ تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلاقرأت پڑھیں۔ اب اگر اس خلیفہ کی اقتداء کریں گے۔ تو ان سب کی نماز باطل ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کو جنون (دیوانہ پن) ہوگیا۔ یا بیہوشی طاری ہوئی۔ یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً سوگیا۔ احتلام ہوا یا تفکر کرنے یا شہوت کیساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی۔ تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔ نئے سرے سے پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر شدت سے پیشاب پاخانہ معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کرسکتا تو استخلاف جائز نہیں۔ یونہی اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ تو بیٹھ کر پڑھے خلیفہ بنانا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قرأت سے عاجز ہے تو خلیفہ بنانا جائز ہے۔ اور بالکل نسیان ہوگیا تو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے۔ کہ امام وضو سے فارغ ہوگیا۔ تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے (اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے۔ اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا جگہ اقتدا میں آئے۔ (درمختار) یونہیں اکیلے کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے (درمختار) مسئلہ۔ یونہیں اکیلے کو اختیار ہے کہ اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (درمختار) نماز میں امام کا انتقال ہوگیا۔ اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنیوالی چیزوں کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم فرماتے ہیں۔ نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قرأت قرآن (مسلم) فرمایا دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو (ابوداؤد و ترمذی)

مسئلہ۔ کلام مفسد (توڑنیوالی) نماز ہے۔ عمداً (جان بوجھ کر) یا خطاء یا سہواً (بھول کر) سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ ذکر اذکار نماز کہنا چاہتا تھا۔ غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی۔ اور سہو کے معنی یہ

Marfat.com

ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا۔ یاد نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۔ کلام میں قلیل (تھوڑی) وکثیر (زیادہ کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصطلاح نماز کیلئے ہو۔ یا نہیں۔ مثلاً امام کو بیٹھنا تھا۔ کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بیانے کو کہا بیٹھ جایا ہوں کہا۔ نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قصداً کلام سے اس وقت نماز فاسد ہوگی۔ جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو۔ اور بیٹھ چکا ہے۔ تو نماز پوری ہو گئی۔ البتہ مکروہ تحریمی ہوئی (درمختار) فائدہ۔ یہ نماز واجب الاعادہ ہے۔ کیونکہ ہر نماز کہ مکروہ تحریمی ادا کی گئی ہو اسکا اعادہ (لوٹانا) ضروری ہے۔ اور اگر نہ اعادہ کرے گا۔ تو فرض ادا ہو گیا ہے۔ لیکن ترک واجب کا گنہگار ہوگا۔ مسئلہ۔ کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سن سکے۔ اگر کوئی مانع نہ ہو اور اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا۔ تو حرج نہیں۔ اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کسی شخص کو سلام کیا۔ عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ بھول کر سلام کہا تھا کہ یاد آیا۔ سلام کرنا نہ چاہیے۔ اور سکوت (چپ) کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کیساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔ سلام پھیر دیا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عشاء کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تصور کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا۔ یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا نماز فاسد ہو گئی۔ اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ دوسری رکعت کو چوتھی خیال کر کے سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا (توڑتا) ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ البتہ مکروہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا۔ تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ۔ کسی کو چھینک آئی اسکے جواب میں نمازی نے نماز میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا۔ نماز فاسد

Marfat.com

ہوگئی۔ اور اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یرحمک اللّٰہ کہا۔ تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور نمازی کو چھینک آئی اس نمازی نے الحمد للّٰہ کہا نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یرحمک اللّٰہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (چپ رہے) اور الحمد للّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں۔ اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للّٰہ کہا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کیلئے نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ کہا نماز فاسد ہوگئی۔ ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمد للّٰہ یا اللّٰہ اکبر وغیرہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی (غنیہ) مسئلہ۔ بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا فاسد ہوگئی۔ مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے۔ اس نے جواب دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں اس نے جواب میں کہا۔ اَلْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ۔ یونھی اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا مثلاً اسکا نام یحیٰ ہے۔ اس سے کہا۔ یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ موسیٰ نام ہے۔ مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اللّٰہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا۔ یا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف پڑھا۔ یا امام کی قرأت سن کر صدق اللّٰہ وصدق رسولہٗ کہا۔ تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو۔ اور اگر جواب میں نہ کہا۔ تو کوئی حرج نہیں۔ یونہی اگر اذان کا جواب دیا۔ نماز فاسد ہو جائیگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی دفع وسوسہ کیلئے لاحول پڑھی اگر امور دنیا کیلئے ہے۔ نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر امور آخرت کیلئے تو نہیں (درمختار) مسئلہ۔ چاند دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا نماز ٹوٹ گئی۔ بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللّٰہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔

Marfat.com

کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن شریف میں یہ ترتیب پائی جاتی ہے۔ بہ نیت شعر پڑھی نماز ٹوٹ گئی۔ جیسے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا اور اگر نماز میں شعر موزون کیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔ تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی۔ مگر گنہگار ہوا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں زبان پر نَعَمْ یا ارے یا ہاں جاری ہوگیا۔ اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

لقمہ دینے کے مسائل

مسئلہ۔ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز فاسد ہوگئی۔ جس کو لقمہ دیا وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد۔ یا کسی اور کا امام (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا۔ بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد (توڑنیوالا) نماز ہے۔ البتہ اگر اسکے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اسکے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا۔ اسکے بتانے کو کچھ دخل نہیں۔ تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے۔ لقمہ دیا اور امام نے لے لیا۔ تو سب کی نماز فاسد ہوگئی اور امام نے نہ لیا۔ تو صرف اس مقتدی کی نماز گئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ لقمہ دینے والا قرأت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے۔ تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے۔ مگر جبکہ اس کی عادت اسے معلوم ہو۔ کہ رکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے۔ بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔ مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے۔ یا ساکت (چپ) کھڑا رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر وہ غلطی ایسی ہے۔ جس میں فساد معنی تھا۔ تو اصلاح نماز کیلئے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا۔ اور وہ بھی نہ بتا سکیں تو نماز گئی۔

Marfat.com

مسئلہ لقمہ دینے والے کیلئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے۔ مثلاً اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وغیرہ الفاظ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے مفسد نماز ہے مثلاً اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنِیْ اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِیْ (عالمگیری)

مسئلہ۔ آہ۔ اوہ۔ اف تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کیوجہ سے نکلے۔ یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ اوہ نکلی۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک' کھانسی' جمائی' ڈکار میں جتنے حروف مجبورانہ نکلتے ہیں۔ معاف ہیں۔ (درمختار) جنت و دوزخ کی یاد میں اگرچہ الفاظ کہے۔ تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام کا پڑھنا پسند آیا۔ اس پر رونے لگا۔ او ارے۔ نعم ہاں زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں۔ کہ یہ خشوع کے باعث ہے۔ اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر دو حروف پیدا ہوں جیسے اف تف تو مفسد ہے (غنیہ) مسئلہ۔ کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسد نماز ہے۔ جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض۔ اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کیلئے مثلاً آواز صاف کرنے کیلئے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے۔ اسلئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اسلئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اسکا نماز میں ہونا معلوم ہو۔ تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے۔ ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا۔ اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یونہی اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کیلئے اسے دیکھا یا نہیں۔ ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے۔ اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ (درمختار وغیرہ) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ ہے۔ مسئلہ۔ صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی قرآن مجید پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر

Marfat.com

حاجت قرآن پڑھ لیا۔ اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔ مسئلہ۔ عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل مفسد نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے۔ بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے۔ اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں۔ تو وہ عمل قلیل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کرتہ یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی۔ (غنیہ) مسئلہ۔ ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز ٹوٹ گئی۔ اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔ (درمختار) یونہی ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے یونہی بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا یا امام سے آگے ہو گیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ فوراً ڈھانک لے۔ اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ۔ دو کپڑے ملا کر سیئے ہوں۔ ان میں استر ناپاک ہے اور ابرہ پاک ہے تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے۔ جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ نجس (پلید) زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا۔ اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے تو ناجائز ہے۔ جب کہ مواضع سجود (سجدہ کرنیکی جگہ) پر نجاست ہو (منیہ) مسئلہ۔ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل گیا یا کوئی قطرہ اسکے منہ میں گرا اور اس نے نگل گیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے۔ نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو ٹوٹ گئی۔ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی۔ ورنہ ہو جائے گی۔ (درمختار) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزا محسوس ہو نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے۔ اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔ مسئلہ۔ نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اس کے اجزا نگل لئے تھے۔ صرف لعاب دہن (منہ کے تھوک)

Marfat.com

میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا۔ اس کے نگلنے سے نماز نہ ٹوٹے گی۔ منہ میں شکر وغیرہ ہے کہ گھل کر منہ میں پہنچتی ہے۔ نماز فاسد ہوگئی۔ گوند منہ میں ہے۔ اگر چبایا اور بعض اجزاء حلق سے اتر گئے نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو (جبکہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے۔ اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں مثلاً حدث کا گمان ہوا۔ اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا۔ پھر ایک رکن کی مقدار ٹھہر گیا پھر چلا پھر ٹھہرا۔ اگرچہ متعدد بار ہو۔ جب تک مکان نہ بدلے نماز نہ جائے گی۔ مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے۔ یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا (آگے نکل گیا) کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں۔ اور ان میں نماز فاسد ہو جائیگی۔ یونہی اگر ایک دم دو صف کی مقدار چلا نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ صحرا میں اگر اسکے آگے صفیں نہ ہوں۔ بلکہ یہ امام ہو۔ اور جائے سجدہ سے آگے گذر جائے۔ تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اسکے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی۔ اور اس سے زیادہ ہٹ جائے تو فاسد ہوگئی۔ اور اگر منفرد (تنہا اکیلا) ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے۔ (اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا۔ یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا۔ پہلی نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ ظہر کی نماز فاسد ہوگئی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے۔ تو عصر کی بھی نہ ہوگی۔ بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے۔ ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یونہی اگر تنہا نماز پڑھتا تھا۔ اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ یا مقتدی تھا۔ اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو نماز فاسد ہوگئی۔ یونہی اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا۔ اور دوسرا جنازہ لایا گیا۔ دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی۔ اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اسکی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا۔ یا شہوت کیساتھ اسکے بدن کو

Marfat.com

ہاتھ لگایا۔ نماز فاسد ہوگئی اور مرد نماز میں تھا۔ اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ ڈاڑھی یا سر میں تیل لگایا۔ یا کنگھا کیا۔ یا سرمہ لگایا۔ نماز جاتی رہی۔ ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے۔ اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا۔ نماز جاتی رہی۔ اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا۔ دو ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ تین بار پے در پے کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی۔ اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی۔ ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی۔ تو فاسد ہوگئی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے تو فاسد نہ ہوئی۔ (غنیۃ منیہ) مسئلہ۔ گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہوگئی۔ نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا۔ اتر آیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ (منیہ وغیرہ) مسئلہ۔ تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں نماز کو فاسد کرتا ہے۔ اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں۔ مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا۔ تو عبث ہے۔ نماز مکروہ تحریمی ہوئی (غنیہ) مسئلہ۔ نماز پڑھنے والے کو اٹھا لیا۔ پھر وہیں رکھ دیا۔ اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ جنون و بیہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں افاقہ ہوا۔ تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا۔ یا کسی رکن کو ترک کیا۔ جب کہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کرلیا ہو یا بلا عذر شرط کو ترک کیا یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کرلیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا۔ یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدۂ سہو میں متابعت کی۔ یا قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اسکے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا۔ یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا۔ اسکا اعادہ نہ کیا۔ ان سب صورتوں میں نماز رخصت ہوگئی۔ (فاسد ہوگئی) ۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی۔ جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے۔ نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ مگر مارنے کی اجازت ہے۔ اگرچہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے۔ اور ایذا دینے کا

Marfat.com

خوف ہو۔ اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو۔ تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور موزہ پہننے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں۔ یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا۔ نماز جاتی رہی۔ اور پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ گھوڑے کے منہ میں لگام دی۔ یا اس پر زین کسی۔ یا زین اتار دی۔ نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ (یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا۔ پھر ہاتھ ہٹا لیا۔ وعلی ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیرات انتقال میں اللہ اکبر کے الف کو دراز لمبا کیا۔ "آللہ" یا "آکبر" کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا "اکبار" کہا نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ) قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں۔ نماز فاسد کر دیتی ہے۔ اس کا مفصل بیان گذر چکا ہے۔ مسئلہ نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ خواہ گزرنے والا مرد ہو۔ یا عورت۔ کتا ہو یا گدھا وغیرہ (عامہ کتب)

مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے۔ اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس برس تک کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس (رواہ الستہ عن ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزار کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے۔ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا (رواہ مالک) ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا۔ حضور ابطح میں چمڑے کے ایک سرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں۔ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے وضو کا پانی لیا۔ اور لوگ جلدی جلدی اسے مل رہے ہیں۔ جو اس میں سے کچھ پا جاتا۔ اسے منہ اور سینہ پر ملتا۔ اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر بلال

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ نصب (کھڑا) کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ دھاریدار جوڑا پہنے ہوئے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزے سے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (ثبوت سترہ من الحدیث) مسئلہ۔ میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے۔ تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے۔ وہ موضع سجود ہے اسکے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ اگر سترہ نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

سُترہ کے مسائل

کوئی شخص بلند جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اسکے نیچے سے بھی گزرنا جائز نہیں جبکہ گزرنیوالے کا کوئی عضو (اندام) نمازی کے سامنے ہو۔ چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو لاحرج فیہ (حرج نہیں) (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن نمازی کے سر کے سامنے ہو تو ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سترہ ہو (کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی نقص نہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیے۔ سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا بہتر ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر نصیب (کھڑا کرنا) ممکن ہو تو وہ چیز لمبی رکھ دے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل (درمختار وغیرہ) ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اسلئے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے۔ مسئلہ۔ اگر سترہ کیلئے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور اسکے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے (ردالمحتار) اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ

Marfat.com

بنے۔ ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اسکے آگے سے گزرنا جائز نہ ہوگا۔ ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے۔ جو سترہ کیلئے درکار ہے۔ تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔ مسئلہ۔ امام کا سترہ مقتدی کیلئے بھی سترہ ہے۔ اس کو جدید سترہ کی حاجت نہیں۔ تو اگر چھوٹی مسجد میں مقتدی کے آگے سے گزر جائے جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا سترہ ہو سکتا ہے کہ انکے بعد گزرنے میں کچھ ہرج نہیں۔ (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے جب اس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔ مسئلہ۔ سوار اگر نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو نمازی کے آگے کرلے اور اسطرف سے گزر جائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے۔ تو نمازی سے جو قریب ہے۔ وہ گنہگار ہوا۔ اور دوسرے کیلئے یہی سترہ ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اسکے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے اسکے سامنے رکھ کر گزر جائے۔ پھر اسے اٹھا لے۔ اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں۔ اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور دوسرا اسکی آڑ پکڑ کر گزر جائے۔ پھر وہ دوسرا اسکی پیٹھ پیچھے نمازی کی طرف پشت (پیٹھ) کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر اسکے پاس عصا ہے۔ مگر نصب نہیں کر سکتا تو اسے کھڑا کر کے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔ مسئلہ۔ اگلی صف میں جگہ اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا۔ تو آنیوالا شخص اسکی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے سترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں۔ پھر بھی اولیٰ و بہتر سترہ قائم کرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ نمازی کے سامنے سترہ نہیں۔ اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے۔ خواہ سبحن اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قرأت کرے۔ یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارہ سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا

Marfat.com

بلکہ اگر عمل کثیر ہوگیا۔ تو نماز ہی فاسد ہو جائیگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تسبیح و اشارہ دونوں کو بلاضرورت جمع کرنا مکروہ ہے۔ عورت کے سامنے سے گزرنے تو تصفیق سے منع کرے۔ (داہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے) اور اگر مرد نے تصفیق کی (تالی بجائی) اور عورت نے تسبیح تو بھی فاسد نہ ہوئی۔ مگر خلاف سنت ہوا (درمختار) مسئلہ۔ مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو۔ تو اسکے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

نماز کے ۴۳ مکروہات تحریمہ کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (رواہ الشیخان) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے (رواہ احمد باسناد حسن) فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کیساتھ اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ جس کی طرف التفات کرتا ہے۔ پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے۔ پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (رواہ البزار عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں۔ اس سے باز رہیں۔ یا انکی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (رواہ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو۔ تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اسکے مواجہ میں ہے۔ (سامنے میں ہے) فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار (رواہ الستہ) فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ) ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا۔ اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے اور فرمایا۔ یہ اگر اسی حالت میں مرے۔ تو ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ اسکی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔ (رواہ البخاری تاریخہ وغیرہ رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں سب سے برا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے جی چراتا ہے۔

Marfat.com

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے کیسے چراتا ہے۔ فرمایا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا (رواہ احمد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہم) اللہ تعالیٰ بندے کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (رواہ احمد عن طلق رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہو انگلیاں نہ چٹکا۔ (ابن ماجہ) فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضا (اندام) پر سجدہ کروں۔ اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں (رواہ الستہ) دوسری حدیث میں ان ہفت اعضا کی تفصیل یوں فرماتے ہیں۔ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسجد میں جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا (ابوداؤد وغیرہ) دونوں سجدوں کے درمیان اخفاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (اخفا اس طرح بیٹھنا ہے کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے) تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔ (رواہ الشیخان) فرمایا۔ جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے۔ اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کے دہنی جانب ہونگی۔ مگر اسوقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔ (ابو داؤد)

مکروہات تحریمہ

کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔ کپڑا سمیٹنا۔ مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا۔ اگرچہ گرد کے بچانے کیلئے کیا ہو۔ اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ اگر کرتے وغیرہ آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی جب بھی یہی حکم ہے۔ (مستفاد فی الدر) مسئلہ۔ رومال یا شال وغیرہ کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے۔ اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے۔ تو حرج نہیں۔ اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا۔ اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے۔ دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے۔ تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ پیشتر سے

Marfat.com

چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی (درمختار) مسئلہ۔ شدت (زور) کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو۔ تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع میں ممنوع و گناہ ہے۔ قضائے حاجت مقدم (آگے) ہے۔ اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا فکر ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا۔ تو وقت کی رعایت پہلے ہے۔ نماز پڑھ لے۔ اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے۔ اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو فاسد ہوگئی۔ مسئلہ۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔ مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ انگلیاں چٹکانا۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیر) مسئلہ۔ نماز کیلئے جاتے وقت اور نماز کی انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی حاجت کیلئے ہوں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے۔ صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے۔ اور نادراً (کبھی کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً مکروہ نہیں۔ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے)۔ مسئلہ۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین (چوتڑوں) کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ اگر نمازی کی جانب سے ہو تو کراہت نمازی پر ہے ورنہ اس پر۔ مسئلہ۔ اگر نمازی اور شخص کے درمیان جس کا منہ نمازی کی طرف ہے۔ فاصلہ ہو۔ جب بھی کراہت ہے مگر جبکہ کوئی شئے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہ

Marfat.com

ہو قعود میں نہ ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک آدمی نمازی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا۔ کہ اس صورت میں قعود میں تو مواجہ (سامنا) نہ ہوگا۔ مگر قیام میں ہوگا تو اب بھی کراہت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کپڑے میں اسطرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے۔ اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔ مسئلہ۔ اعتجار پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اسطرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے یونہی ناک اور منہ کو چھپانا۔ اور بے ضرورت کھنکار نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں بالقصد ارادہ سے جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے۔ اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھے یا آستین سے منہ چھپا لے۔ قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (مراقی الفلاح) فائدہ۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ اسلئے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے۔ تو جہاں تک ممکن ہو روکے اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا۔ بلکہ بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جو جمائی میں منہ کھول دیتا ہے۔ شیطان اسکے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے۔ وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اسکا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے۔ اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کی تھوک ہے۔ اسکے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی۔ (ردالمحتار)

تصویر کے احکام

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یونہی نمازی کے سر پر یعنی چھت میں یا معلق (لٹک رہی ہو) یا محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یونہی نمازی کے آگے۔ یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ اور پس پشت (پیٹھ کے پیچھے) ہونا بھی مکروہ

Marfat.com

ہے۔ اگر چہ ان تینوں صورتوں سے کم۔ اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ آگے پیچھے داہنے بائیں معلق ہو یا نصب (کھڑی) ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش (نقش کی ہوئی) ہو۔ اگر فرش میں ہے۔ اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے۔ جیسے پہاڑ دریا وغیرہا تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ جس تکیہ پر تصویر ہو اسے منصوب (کھڑا) کرنا۔ پڑا ہوا نہ رکھنا اعزاز تصویر میں داخل ہوگا۔ (معلوم ہوگا کہ تصویر کی عزت کیلئے کھڑا کیا گیا ہے) اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کرے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو۔ مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا کسی جگہ فرش پر لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آئے۔ جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو (اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو۔ تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو۔ اس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا۔ یا دھو ڈالا ہو کراہت نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے۔ ابھی جدا نہ ہوا تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی۔ اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ بشکل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تصویر مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کیلئے کافی ہے۔ اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے۔ تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی ردالمحتار مسئلہ یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت (ذلت) میں نہ ہو۔ اور اس پر پردہ نہ ہو۔ تو ہر حالت میں اسکے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے۔ جب مصلی کے آگے قبلہ کو ہو۔ پھر وہ کہ اوپر ہو۔ اسکے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو۔ پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا

Marfat.com

تصویروں کا رکھنا۔ اسکی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (جبکہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں) مسئلہ۔ روپے اشرفی اور دیگر سکوں کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ احکام تصویر رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت وضرورت وغیرہ میں مستثنیٰ ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا وہ بہر حال حرام ہے۔ (ردالمحتار) خواہ دستی یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ۔ الٹا قرآن مجید پڑھنا۔ کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ و جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا۔ یا اس سے قبل سر اٹھانا۔ مسئلہ۔ صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے۔ تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ امام کو کسی آنیوالے کی وجہ سے نماز کو طول دینا (لمبا کرنا) مکروہ تحریمی ہے۔ اگر اسکو پہچانتا ہو اور اسکی خاطر مدنظر ہو۔ اور اگر نماز پر اسکی اعانت کیلئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جلدی میں صف کے پیچھے ہی اللہ اکبر کہہ کر شامل ہوگیا۔ پھر صف میں داخل ہوا۔ مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ زمین مغصوب زبردستی کھوئی ہوئی۔ یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت (کھیتی) موجود ہے۔ یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر کا سامنے ہونا اگر مصلّی (نمازی) و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ تو مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں۔ اور بظاہر کراہت تحریمہ۔ (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور ظاہر مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور چکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اسکے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریمہ ہے۔ اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی یہاں تک تو وہ مکروہات بیان کی گئیں۔ جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے۔ بلکہ اسی پر

Marfat.com

اعتماد کیا ہے اب بعض دیگر مکروہات بیان کئے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے۔ اور بعض دیگر میں اختلاف واقع ہے۔

نماز کے مکروہات تنزیہہ

(۱) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا۔ حدیث شریف میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ ہاں تنگی وقت یا ریل گاڑی چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا۔ کہ امام نے سر اٹھالیا۔ تو امام کا ساتھ دے (تسبیحوں کو چھوڑ دے) مسئلہ۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ جب کہ اسکے پاس اور کپڑے ہوں۔ ورنہ کراہت نہیں۔ مسئلہ۔ منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے' جبکہ قرأت سے مانع ہو۔ اور اگر مانع قرأت ہو۔ مثلاً آواز ہی نہ نکلے۔ یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا (ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو۔ یا گرمی معلوم ہوتی ہو۔ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے۔ مثلاً یوں سمجھتا ہے کہ نماز اتنی بڑی شان والی چیز نہیں۔ جس کیلئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور خشوع وخضوع کیلئے سر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے۔ اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا بہتر ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پیشانی سے خاک یا گھاس وغیرہ چھوڑانا مکروہ ہے۔ جبکہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش (پریشانی) نہ ہو۔ اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمہ ہے۔ اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور نماز کے بعد چھوڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں۔ بلکہ چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے (عالمگیری) مسئلہ۔ یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نماز کیلئے مفید ہو جائز ہے۔ اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں ناک سے پانی بہا۔ اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر۔ اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے نماز فرض ہو یا نفل۔ اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا۔ اور سب انگلیاں بطور

Marfat.com

مسنون اپنی جگہ پر ہوں۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔ مگر خلاف اولیٰ (بہتر نہیں) کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا۔ اور زبان سے گنتا مفسد نماز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے۔ اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا۔ اور وہ بولیں گی۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ تسبیح رکھنے میں حرج نہیں جبکہ ریا کیلئے نہ ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے۔ بصورت عذر حرج نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ دامن یا آستین سے اپنے آپکو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) جبکہ دو ایک بار ہو۔ (مراقی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا۔ اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔ (منقی دخیرہ وغیرہ) مسئلہ۔ اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے با افراط دراز (لمبا) رکھنا منع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑھو۔ تو لٹکتے کپڑے کو اٹھالو۔ کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی۔ وہ نار (آگ) میں ہے۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ) دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں دبے۔ مسئلہ۔ انگڑائی لینا اور بالقصد کھانسنا۔ یا کھنکارنا مکروہ ہے۔ اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہو۔ تو حرج نہیں۔ اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح) میں انگڑائی کو فرمایا۔ ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔ مسئلہ۔ صف میں منفرد کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ یونہی مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ جبکہ صف میں جگہ موجود ہو۔ اور اگر صف میں جگہ موجود نہ ہو۔ تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے۔ اور اس کے ساتھ کھڑا ہو۔ تو یہ بہتر ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔ (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے۔ اور اسے چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے۔ اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔ (فتح القدیر) مسئلہ۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں ...... مکروہ ہے۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ یونہیں سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا۔ اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ

Marfat.com

ہے۔(منیہ) مسئلہ۔ رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا مکروہ ہے۔(منیہ) مسئلہ۔ بسم اللہ وتعوذ وثناء اور آمین زور سے کہنا یا اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں (بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جبکہ بغیر اسکے قیام نہ ہو سکے جیسا کہ بحث قیام میں گذرا۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا۔ یا زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ آستین کو بچھا کر اس پر سجدہ کرنا تا کہ چہرہ پر خاک نہ لگے۔ مکروہ ہے۔ اور براہ تکبر ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور گرمی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا منفرد متنفل (اکیلے نفل) پڑھنے والے کیلئے جائز ہے۔ امام و مقتدی کو مکروہ (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل (بوجھ) کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ داہنے بائیں نماز میں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح (کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر) یہ سنت ہے (حلیہ) مسئلہ۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔ اور سجدہ کو جاتے وقت دہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں جانب پر زور دینا مستحب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے۔ مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جوں یا مچھر جب ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ (غنیہ) جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔ مسئلہ۔ امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا۔ یا وہ تنہا نہ ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام کا دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ یونہی امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زوایہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ اسے سنت یہ ہے کہ وسط (درمیان) میں کھڑا ہو اور اسی وسط (درمیان) کا نام محراب ہے۔ خواہ وہاں طاق معروف (جس کو اب لوگ محراب کے نام سے موسوم کرتے ہیں ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا۔ اگرچہ اس

Marfat.com

کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں مکروہ ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اسکی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو۔ تو کراہت تنزیہی ورنہ ظاہر تحریمہ ہے۔ امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ خلاف سنت ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے۔ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ اسکے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں۔ جبکہ باتوں سے دل نہ بٹے۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تلوار وکمان وغیرہ حمائل کیئے ہوئے (یعنی جبکہ نماز پڑھتا ہو۔ اور تلوار وغیرہ اس کے ساتھ لٹکتے ہوں) نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جبکہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری) فائدہ۔ موقعۂ خوف پر اصلا کراہت نہیں۔ بیشک حمائل کیئے ہوئے نماز پڑھے) مسئلہ۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں (بہتر بچنا ہے) (عالمگیری) مسئلہ۔ ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو۔ جسکے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مگر جبکہ ایسی جگہ ہو۔ کہ بغیر اسکے حفاظت ناممکن ہو۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہو یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنۂ نجاست ہو مکروہ ہے (جہاں پلیدی کا گمان ہو) (عالمگیری) مسئلہ۔ سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر مکھی مچھر وغیرہ اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مگر عورت حالت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دیگی۔ مسئلہ۔ قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (غنیہ) مسئلہ۔ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ۔ (کھیل کود کی اشیاء) مسئلہ۔ نماز کیلیئے دوڑنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ عام راستہ۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ۔ مذبح (جانور حلال کرنے کی جگہ) قبرستان، غسل خانہ، حمام، نالا، مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ۔ اصطبل، پاخانہ کی چھت، اور صحرا میں بلاسترہ کے جبکہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے۔ ان مواضع (جگہوں) میں نماز مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقبرہ (قبرستان) میں جو جگہ نماز کیلیئے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو۔ تو وہاں نماز میں کوئی

Marfat.com

حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو۔ اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے سترہ کے مقدار حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی۔ تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے۔ اگر کھیتی نہ ہو۔ ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے۔ اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

نماز توڑنے کے اعذار

سانپ وغیرہ مارنے کیلئے جبکہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا۔ اسکے پکڑنے کیلئے یا بکریوں پر بھیڑیئے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا۔ یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو۔ یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے۔ بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو۔ یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانیکا خیال بھی نہ کیا جائیگا۔ البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا اس نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائیگا۔ یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔ جبکہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ماں باپ دادا دادی وغیرہ کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کیلئے ہو۔ جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے۔ یہ حکم فرض نماز کا ہے۔ اور اگر نفل نماز ہے۔ اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے۔ تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے۔ اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو۔ اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے۔ اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

وتر کا بیان

مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ (ترمذی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ مسواک اور وضو کیا۔ اور اس حالت میں آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ختم سورت تک پڑھی۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں۔ جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا۔ پھر پڑھ کر آرام فرمایا۔ یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی۔ یونہی تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (مسلم) فرمایا جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا۔ وہ اول میں پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ پچھلی رات کو اٹھے گا۔ وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے۔ (اس میں فرشتگان رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (مسلم وغیرہ) فرمایا جو وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے (اس سے وجوب وتر ثابت ہوا) (ترمذی) ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یایھا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے (ترمذی وغیرہ) (وتر کی تین رکعت ہونے کا ثبوت) فرمایا وتر حق ہے۔ جو وتر نہ پڑھے۔ ہم سے نہیں۔ ثلث مرات (تین بار یہ کلمہ فرمایا) اس سے وتر کی مزید تاکید ثابت ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے تو تین بار سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس کہتے۔ اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ مسئلہ۔ وتر واجب ہے۔ اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا۔ تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کیلئے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے۔ اور وقت میں گنجائش بھی ہے۔ تو فجر کی نماز فاسد ہے۔ خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آ جائے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کی نماز تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے اور قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے۔

Marfat.com

جیسے مغرب میں کرتے ہیں۔ اسی طرح کرے۔ اور اگر قعدۂ اولیٰ بھول کر کھڑا ہوگیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے۔ اور ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورت ملانا واجب اور افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی یا انا انزلنا دوسری میں سورت الکافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ کبھی اور کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔ تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں۔ پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔ دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔ اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں۔ سب میں مشہور دعا یہ ہے۔ اللھم انا نستعینک الخ طریقہ بیان نماز میں مذکور ہوئی ہے۔ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا باعث برکت و رحمت الٰہی ہے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ۔ دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا رمضان شریف میں ہو یا اور دنوں میں (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار

(اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے۔ اور آخرت میں بھی اور ہم کو عذاب جہنم سے محفوظ رکھیو) (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔ نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا۔ اور دعائے قنوت پڑھی اور رکوع نہ کیا۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر گنہگار ہوگا۔ اور اگر صرف فاتحہ شریف پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا۔ تو لوٹے اور سورت وقنوت پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ اور آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے یونہی اگر فاتحہ شریف بھول گیا۔ اور سورت پڑھ لی تھی۔ تو لوٹے اور فاتحہ وسورت وقنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف نہ لوٹے۔ پھر بھی اگر کھڑا ہوگیا۔ اور دعائے قنوت پڑھی تو رکوع کا اعادہ (لوٹانا) نہ چاہیے۔ اور اگر اعادہ کرلیا (لوٹایا) اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا۔ اور دوسرا امام کیساتھ کیا یا پہلا رکوع امام کیساتھ کیا۔ دوسرا نہ کیا۔ دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ

Marfat.com

ہوگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔قنوت وتر میں مقتدی امام کی پیروی کرے۔ اگر مقتدی اس سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا۔تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے۔ اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کردیا۔ اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونیکا اندیشہ ہو۔ جب تو رکوع کردے۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے۔ اور اس خاص دعا کی حاجت نہیں۔ جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے۔ بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں۔ پڑھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے۔ یونہی دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح (بہتر) ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ بعد کو نہ پڑھے۔ اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے۔تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر کی نماز شافعی المذہب امام کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے۔ ورنہ درست نہیں۔ اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔ (عامہ کتب) مسئلہ فجر کی نماز میں اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی۔ اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے ہاں اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو (کوئی بڑی مصیبت) تو فجر کی نماز میں بھی پڑھ سکتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ وتر کی نماز قضا ہوگئی تو قضا پڑھنی واجب ہے۔ اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہوگیا ہو۔ قصداً قضا کی یا بھولے قضا ہوگئی اور جب قضا پڑھے۔تو اس میں قنوت بھی پڑھے البتہ قضا میں تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو۔ کہ لوگ اس کی تقصیر (کوتاہی) پر مطلع وخبردار ہونگے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ جسے آخر رات میں جاگنے پر یقین ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے۔

Marfat.com

ورنہ بعد نماز عشا پڑھ لے۔ (حدیث)

مسئلہ۔ اول رات میں وتر پڑھ کر سو رہا پھر پچھلی کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔ اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں اذا زلزلت دوسری میں سورۃ الکافرون پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔ اٹھو بیٹھ کر پڑھنا افضل بتاتے ہیں لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔

سنن و نوافل کا بیان

ولی اللہ سے عداوت خدا تعالیٰ سے لڑائی لینا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے۔ اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا۔ اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب نزدیکی حاصل نہیں کرتا۔ جتنا فرائض سے ہوتا ہے۔ اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا۔ اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (بخاری)

سنن مؤکدہ کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مسلمان بندہ اللہ کیلئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی ۱۲ رکعتیں پڑھے۔ اللہ اس کیلئے جنت میں ایک مکان بنائیگا انکی تفصیل یہ ہے۔ چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد نماز مغرب اور دو بعد نماز عشاء اور دو قبل نماز فجر۔ (یہ تفصیل صرف ترمذی شریف میں ہے)۔ (مسلم ابوداؤد ترمذی وغیرہم)

سنت فجر کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادبار نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (ترمذی) فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل ہیں۔ (مسلم وغیرہ) ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے۔ فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو۔ ان میں بڑی فضیلت ہے (طبرانی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یا ایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔ فرمایا فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔

سنت ظہر کے فضائل

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے۔ اللہ اسکو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (ترمذی وغیرہ) فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جنکے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے۔ ان کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (یہ چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائیں) (ابوداؤد وغیرہ)

سنت عصر کے فضائل

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسکے بدن کو آگ پر حرام فرمادیگا۔ (طبرانی) دوسری روایت ہے جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ اسے آگ نہ چھوئے گی۔

سنت مغرب کے فضائل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے۔ فرماتے تھے۔ مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔ (رواہ رزین عن مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

صلوٰۃ اوابین

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے۔ اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار کی جائیں گی۔ (ترمذی وغیرہ عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی) اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ (ترمذی)

سنت عشا

ابوداؤد کی روایت انہیں سے ہے کہ فرماتے ہیں عشاء کی نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو چار یا چھ رکتیں پڑھتے۔

سنن ونوافل کے مسائل

مسئلہ۔ سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق سملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق مردود الشہادت مستحق نار ہے۔ اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا۔ اور گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا ترک مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میری سنت کو چھوڑ دے گا۔ اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔ سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم غیر مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی۔ کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے۔ سنت پر بھی نفل بولا جاتا ہے۔ اور اسکے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے (فائدہ۔ سنت مؤکدہ کو نفل کہہ سکتے ہیں۔ اور ہر نفل کو سنت نہیں کہہ سکتے) (ردالمحتار) مسئلہ۔ لہٰذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے۔ وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے۔ البتہ اگر سنتوں کیلئے کوئی خاص بات

Marfat.com

ہوگی۔ تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا۔ جہاں استثنیٰ نہ ہو۔ اسے مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں مسئلہ۔ سنت موکدہ یہ ہیں۔ دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔ چار ظہر کے پہلے۔ دو بعد ظہر۔ دو مغرب کے بعد۔ دو عشاء کے بعد اور چار جمعہ سے پہلے۔ چار بعد۔ (جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں جمعہ کے علاوہ باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں ہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ جو سنتیں چار رکعتی ہیں۔ مثلاً جمعہ وظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائینگی۔ (چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں یونہی اگر چار رکعت کی منت مانی۔ اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں۔ تو منت پوری نہ ہوئی۔ بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔ اور اسکی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے۔ تو شبہۃً یا براہ جہل ہو تو خوف کفر ہے۔ اور اگر دانستہ بلاشبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی ولہذا ان کو باوجود قدرت کھڑے ہونے کے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں یہ مثل وتر کے ہیں۔ ان کے بعد مغرب کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی پھر عشاء کے بعد کی۔ پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور واضح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص انکے بارے میں فرمایا۔ کہ جو انہیں ترک کرے گا۔ اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کوئی عالم مرجع فتوی ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کرسکتا ہے۔ کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے۔ اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں۔ اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کرسکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی۔ تو سنتیں بھی پڑھے۔ ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی۔ تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائینگی۔ اور چار رکعت کی نیت باندھی۔ اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہونگی۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ۔ طلوع فجر سے پہلے سنت فجر ناجائز ہیں۔ اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز۔ اور طلوع کیساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئیں اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے۔ بعد فرض کے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ۔ فجر کی سنت قضا ہوگئیں اور فرض پڑھ لئے۔ تو اب سنتوں کی قضا نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھے تو افضل ہے۔ (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے۔ (ردالمحتار) آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔ پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونیکے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔ آج کل کیا بلکہ ہمیشہ کیلئے جاہل آدمی کو فائدہ پر نظر نہیں ہوتی۔ بلکہ تعداد رکعت پر نظر ہوتی ہے کہ کسی طریقہ سے چار رکعتیں پوری کر لی جائیں۔ خواہ جائز طریقہ سے ہوں یا ناجائز طریقہ سے۔ وقت بے وقت پڑھنا تو یہ دوسری بات ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دو فیصدی اشخاص کو درست طریقہ پر نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔ اور نہ ہی سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں صرف صبح کی نماز معمولی طریقہ سے متبرک وقت سمجھ کر پڑھ لیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے ایسے ہیں۔ جو جمعہ کی نماز صرف فرض پڑھ کر چلتے بنتے ہیں بعض بالکل سال بھر مسجد کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ اور عیدین کی نماز بالکل ٹھیک وقت پر حاضر ہو کر اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ اور بعض ایسے ایمان کے غریب بیچارے ہیں جن کو عیدین کی نماز پڑھنی بھی نصیب نہیں ہوتی یہ تو مردوں کا حال ہے۔ اور عورتوں پر مولیٰ تعالیٰ رحم فرمائے۔ ان کو قطعی توجہ نہیں (درحقیقت موجودہ وقت کے مردوں سے عورتیں بعض اقل قلیل اچھی بھی ہیں۔ لیکن عورت کی اچھائی اور پارسائی کو بھی بزرگوں نے غیر معتبر کہا۔ جیسے کہ مولانا نظامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

مکن اعتماد برزن کہ زن پارسانست
کہ خربستہ بہ اگرچہ بدزدست آشناست

فائدہ:۔

موجودہ وقت میں تاوقتیکہ انتظام شاہی نہیں۔ نہ مرد قابل تعریف ہیں اور نہ ہی عورتیں۔ کیونکہ دین کا پاس اور احساس کسی میں نہیں۔ گھر میں اگر مرد قدرے صالح ہے۔ تو

Marfat.com

عورت طالحہ ہے۔ اور اگر عورت صالحہ ہے تو مرد طالح ہے۔ اگر دونوں قدرے اچھے بھی ہیں تو اولاد نئی روشنی میں پھنسی ہوئی ہے۔ جس میں کہ قُوْا انفسکم واھلیکم نارا پر عمل نہ ہونیکا نقص ہر طرح باقی ہے۔ دنیا ایک دوسرے کی اطاعت میں اسیر ہے طاعت خدا کو کوئی نہیں جانتا۔ مولا تعالیٰ ہدایت فرمائے اور کوئی مسلمان مومن عادل سلطان جو کہ السلطان العادل ظل اللہ فی ارضہ کا مصداق ہو بھیجے اور وہ وعدہ جو حضرت مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فرمایا ہے پورا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مسئلہ قبل طلوع آفتاب (سورج چڑھنے سے پہلے) سنت فجر پڑھنے کیلئے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے۔ یہ ناجائز ہے۔ سنت فجر پڑھ لی۔ اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے (غنیہ) فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک ناجائز ہے (عالمگیری) سنت فجر کی پہلی رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ میں ہی شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے۔ مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے۔ اور یہ ممکن نہ ہو۔ تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے۔ باہر کے حصہ میں ہو تو اندر کے حصہ میں پڑھے۔ اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں۔ تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے۔ اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی منع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ برا ہے آج کل اکثر عوام مسائل سے جاہل ناواقف اس کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے (بلکہ ایسے بھی ہیں کہ جماعت چلے جانے کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ سنت پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر بعد سنت کے جماعت مل گئی تو فبہا ورنہ تنہا نماز پڑھ کر چلتے بنتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جگہ ملتے ہوئے اور ایک آدھی رکعت بھی ملنے کی صورت میں سنت فجر ترک کر دیتے ہیں اور بعد پڑھنے فرض نماز کے فوراً سنت پڑھنی شروع کر دیتے ہیں مولیٰ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے) اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی۔ تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونیوالی ہے اور یہ اس وقت

Marfat.com

سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اسکے سبب صف قطع ہو مسئلہ۔ امام کو رکوع میں پایا اور نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری کا تو سنت ترک کرے اور مل جائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر وقت میں گنجائش ہو۔ اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے۔ اور اگر نماز فرض باجماعت جاتی رہے گی۔ تو نوافل پڑھنے ناجائز ہیں۔ مسئلہ۔ سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی۔ البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے (تنویر) اگر بیع وشرایا کھانے میں مشغول ہوا۔ تو سنتوں کا اعادہ کرے ہاں سنت بعدیہ میں (جو کہ نماز کے بعد کی ہیں) اگر کھانا لایا گیا اور بد مزہ ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے۔ اور بلا عذر سنت بعد کی بھی تاخیر مکروہ ہے۔ اگرچہ ادا ہو جائیگی۔ (ردالمحتار)

سنن زوائد کا بیان

عشا و عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یونہی ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرما دیگا۔ علامہ سید طحطاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا۔ اور اسکے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور جو اس پر مطالبات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے فریق کو راضی کر دے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسے ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جن پر سزا نہ ہو اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کیلئے بشارت ہے کہ سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ مسئلہ۔ سنت کی منت (نذر) مانی اور پڑھی ادا ہوگئی۔ یونہی اگر شروع کرکے توڑ دی۔ پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جبکہ منت کسی شرط کیساتھ نہ ہو مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا۔ تو اتنی نماز پڑھوں گا۔ اور سنتوں میں منت نہ ماننا بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

صلوٰۃ اوابین

اس نماز کے فوائد بے شمار ہیں سب بزرگان دین اس کو پڑھتے رہے ہیں۔ حضرات مشائخ چشتیہ رضوان اللہ علیہم کے نزدیک چھ رکعتیں ہیں تین سلام سے بعد مغرب کے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھنی چاہیے کہ اس کو کبھی ترک نہ کرے۔ کہ عمل بزرگان ہے۔ درمختار میں لکھا ہے۔ خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے۔ اور تین سلام سے پڑھنے کو افضل بتایا ہے۔ مسئلہ۔ ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہیں۔ اس میں سنت مؤکدہ بھی داخل ہیں مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ مستحب دونوں ادا ہوگئیں۔ اور یوں بھی ہوسکتا ہے۔ کہ مؤکدہ اور مستحب دونوں کو ایک سلام کیساتھ ادا کرے۔ چار رکعت پر سلام پھیرے فتح القدیر۔ مسئلہ۔ عشا کے قبل کے نفل جاتے رہے تو انکی قضا نہیں۔ پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے۔ وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی۔ ادا نہ ہوئی درمختار وغیرہ دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ دن ہو یا رات چار چار رکعت پر سلام پھیرے (درمختار) اس سے بھی زیادہ افضل یہ ہے۔ کہ دو۲ دو۲ رکعت پر سلام پھیرے۔ مسئلہ۔ جو سنت چار رکعتی ہے۔ اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے۔ اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا۔ تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہوا۔ تو ثنا اور تعوذ (اعوذ) بھی نہ پڑھے۔ اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں ثنا اور اعوذ بھی پڑھے۔ بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو۔ ورنہ پہلا سبحنک اور اعوذ کافی ہے۔ منت کی نماز کے بھی قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھے۔ اور تیسری میں ثنا و تعوذ پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت نفل پڑھے اور قعدۂ اولیٰ فوت ہوگیا۔ بلکہ قصداً بھی ترک کردیا تو نماز باطل نہ ہوئی۔ اور بھول کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہوگیا تو عود نہ کرے (لوٹے نہیں) اور سجدۂ سہو کرے۔ نماز کامل ادا ہوگئی اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا۔ تو نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی۔ اور بغیر قعدہ کے تیسری کیلئے کھڑا ہوگیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (کیونکہ یہ قعدۂ اخیرہ تھا۔ اور اول صورت میں جبکہ چار کی

Marfat.com

نیت باندھی تھی۔ تو دو رکعت پر قعدۂ اخیرہ نہ تھا۔ بلکہ اولی تھا۔ اس واسطے وہاں عود نہ کرے۔ بلکہ سجدۂ سہو سے جبیرہ نقصان پورا کرے۔ اور یہاں عود کرے۔ سجدۂ سہو سے جبیرہ نقصان ترک فرض میں نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے۔ یعنی جبکہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہیے۔ مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مگر تراویح وتحیۃ الوضو اور واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ اور احرام کی دو رکعت کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا افضل ہے۔ اور طواف کی دو رکعت ہیں کہ مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں۔ اور معتکف کے نوافل اور سورج گہن کی نماز مسجد میں پڑھے۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں میں مشغول ہو جائے گا اور نوافل فوت ہو جائیں گے۔ یا گھر میں جی نہ لگے گا۔ اور خشوع کم ہو جائے گا۔ تو مسجد ہی میں پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قرأت فرض ہے۔ اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو۔ تو امام کی قرأت اس کیلئے بھی کافی ہے۔ اس پر خود پڑھنا نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا۔ قضا پڑھنی ہوگی۔ اور اگر قصداً شروع نہ کی تھی۔ مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا۔ پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا۔ تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ یاد آتے ہی فوراً توڑ دے۔ اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا۔ تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر بلا عذر نماز فاسد ہوگئی۔ جب بھی قضا واجب ہے۔ مثلاً تیمم سے پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں (نماز کے درمیان) پانی پر قادر ہوا۔ یونہی نفل پڑھتے میں عورت کو حیض آگیا تو قضا واجب ہوگئی۔ بعد طہارت حیض قضا پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہوگیا۔ بشرطیکہ شروع صحیح ہو۔ اور اگر شروع صحیح نہ ہو۔ مثلاً امی (ان پڑھ) یا عورت کے پیچھے اقتدا کی۔ یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی۔ تو قضا واجب نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ فرض والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے۔ اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی۔ جو

Marfat.com

وہ پڑھ رہا تھا۔ یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا۔ تو اس نفل کی قضا واجب نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ طلوع وغروب ونصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی۔ تو واجب ہے کہ توڑ دے۔ اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی۔ جب بھی ہوگئی۔ مگر گنہگار ہوا۔ اور پوری کر لی تو ہوگئی۔ مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا۔ بلا وجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز شروع کی۔ اگرچہ چار رکعت کی نیت باندھی۔ جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنیوالا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ثمانیہ کا بیان

چار رکعت نماز نفل کی نیت باندھی۔ اور شفع اول یا ثانی میں توڑ دی۔ تو دو رکعت نماز قضا واجب ہوگی۔ مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو۔ ورنہ چار رکعت قضا کرنی ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگرچہ چار رکعتی ہو۔ تو توڑ دینے سے چار رکعت کی قضا دے۔ یونہی اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے پہلے شفع میں توڑ ڈالے یا دوسرے میں (درمختار وغیرہ) چار رکعت کی نیت باندھی چاروں میں قرأت نہ کی یا پہلی دو میں یا پچھلی دو میں نہ کی (۴) یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی (۵) یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی (۶) یا پچھلی دونوں یا پچھلی میں سے ایک رکعت میں قرأت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک (۲) یا پہلی دو میں سے ایک میں اور پچھلی کی دونوں میں قرأت چھوڑ دی۔ تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا پھر توڑ دی۔ تو اس صورت میں بالکل قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ تیسری کیلئے کھڑا نہ ہوا ہو۔ اور پہلی دونوں میں قرأت کر چکا ہو۔ (درمختار) مگر بوجہ ترک واجب اسکے اعادہ کا حکم دیا جائیگا۔ مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی۔ اگرچہ تشہد میں۔ تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے۔ (جتنی کی قضا امام پر واجب ہوگی۔ مقتدی پر بھی واجب (درمختار)

Marfat.com

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر نفل پڑھنے کے مسائل

کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔ مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دگنا ثواب ہے کہ حدیث میں فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے۔ تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے۔ کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو بہتر سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ ان کا بھی یہ ہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ اور اس میں حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور کے مخصوصات میں سے ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہیں۔ مجھے خبر پہنچی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ سر اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا۔ (کہ بیمار تو نہیں) ارشاد فرمایا کیا ہے اے عبداللہ۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور نے تو ایسا فرمایا ہے۔ اور حضور بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں۔ امام ابراہیم حلبی و صاحب درمختار و صاحب ردالمحتار نے فرمایا کہ یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا (سند پکڑی)

مسئلہ۔ اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریمہ باندھا تو نماز ہوگئی ردالمحتار لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جبکہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ کھڑے ہو کر شروع کی تھی۔ پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی۔ پھر کھڑا ہو گیا۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا۔ اور کچھ حصہ بیٹھ کر (درمختار وغیرہ) مگر دوسری صورت (کھڑے ہو کر شروع کی۔ پھر بیٹھ گیا۔ اس میں اختلاف ہے لہٰذا بچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ۔ کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا۔ اور تھک گیا تھا۔ تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے۔ تو کراہت ہے۔ نماز ہو

Marfat.com

جائے گی۔ مسئلہ۔ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جس طرح تشہد میں بیٹھا کرتے ہتے۔ مگر بحالت قرأت ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کے بعد کے دو نوافل کی رکعت اول میں اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے۔

گاڑی اور سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

بیرون شہر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے۔ اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں۔ بلکہ جس رخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر ادھر منہ نہ ہو تو نماز ناجائز ہے۔ اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ سواری جدھر جا رہی ہو۔ اس طرف ہو اور رکوع وسجود اشارہ سے کرے۔ اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست (نیچے) ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے ہانکا۔ مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے۔ اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ سواری پر نماز شروع کی۔ پھر عمل قلیل کیساتھ اتر آیا۔ تو اسی پر بنا کرسکتا ہے۔ خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے۔ اور زمین پر شروع کی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کرسکتا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار) بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی۔ پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہوگیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پورا کرسکتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے۔ جبکہ تنہا پڑھے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کیلئے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی الگ الگ سواریوں پر نہ ہوں۔ (درمختار) مسئلہ۔ محمل پر فرض اس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو۔ ہاں اگر ٹھہرا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگادیں کہ زمین پر قائم (ہو ا) ہوگیا تو جائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ گاڑی کا جوا جانور پر رکھا ہو۔ گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اس کا وہی حکم ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنت بلا عذر جائز نہیں اور اگر جانور پر نہ ہو اور رکی ہوئی تو نماز جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں

۱؎ بیرون شہر سے وہ جگہ مراد ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

دو پہیے ہوں۔ چار پہیے والی جب رکی ہو تو صرف جوا جانور پر ہوگا۔ اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی۔ لہٰذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی۔ جیسے تخت پر جائز ہے۔ مسئلہ۔ گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کیلئے یہ عذر ہیں: (۱) مینہ برس رہا ہے۔ (۲) اس قدر کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا۔ یا کیچڑ میں سن جائے گا۔ یا جو کپڑا بچھائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا۔ اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے اشارے سے پڑھے۔ (۳) ساتھی چلے جائیں گے۔ (۴) یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی۔ مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں۔ (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اتر چڑھ نہ سکے گا۔ اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے۔ (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی۔ (۷) جان (۸) یا مال (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو (درمختار وغیرہ) ٹھہری ہوئی ریل کا حکم مثل تخت کے ہے۔ ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض و واجب میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہی ہے کہ بسبب عذر کے چلتی ریل میں فرض واجب نمازیں درست ہیں۔ (غایۃ الاوتار) اگر چلتی ریل پر وقت نماز کا ہوگیا ہے۔ اور اس کو امید ہے کہ اسٹیشن پر پہنچنے تک وقت آخر نماز کا رہے گا۔ تو احتیاط کی رو سے افضل یہی ہے کہ وقت کے باقی رہنے تک توقف کرے اور جب ریل ٹھہرے نماز پڑھے اور اگر اول وقت چلتی ریل میں اسٹیشن پر پہنچنے سے پہلے بھی پڑھ لے گا۔ تو بھی جائز ہے۔ جیسے کہ قافلہ حجاج میں بوجہ نہ اتر سکنے کے سواری پر صاحب شامی نے اول وقت نماز پڑھ لینے کو جائز فرمایا ہے۔ (شامی) مسئلہ۔ چلتی کشتی میں نماز درست ہے۔ (عالمگیری) فائدہ۔ جبکہ ریل بصورت ڈاک ہو یا مسافر بے ہمراہی آشنا کے سفر کر رہا ہو۔ تو اس وقت افضل یہ ہی ہونا چاہیے کہ نماز دونوں صورتوں (چلتی ٹھہری ہوئی) گاڑی پر پڑھنی درست ہو تا کہ تشویش سے دور ہو۔ اور خشوع و خضوع کے قریب کیونکہ جبکہ رفیق آشنا اسکے ہمراہ نہ ہوگا۔ اور یہ اتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں اپنے اسباب کی طرف متوجہ رہے گا۔ اور یہی خیال دل میں گذرے گا کہ میرا اسباب کوئی نہ اٹھالے۔

بر زبان تسبیح و در دل گاؤخر این چنیں تسبیح کے دارد اثر

کا مصداق ہوگا۔ اور ریل ڈاک کئی اسٹیشنوں کو چھوڑ جاتی ہے اور کئی جنکشنوں پر صرف پانچ منٹ کیلئے ٹھہرتی ہے۔ جس میں کہ مسافر کو پانی پینا بھی آسانی سے میسر نہیں آتا۔ اس خاکسار کو بہت دفعہ ایسے موقعوں کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ ریل میں تو بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ

Marfat.com

بیٹھنا تو چہ جائے کھڑے ہونے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔ ذرا بھر بھی انسان ادھر ادھر ہوا تو جائے قیام سے کیا بلکہ سفر سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ مبتلیٰ بہ کو حقیقت واقعہ کی اچھی خبر ہوتی ہے۔ لہٰذا ریل میں ایسے موقعوں پر نماز بلا اختلاف جائز ہونی چاہیے جس طرح جانور سواری پر باعذار نماز جائز ہو جاتی ہے۔[1] مسئلہ۔ محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہوسکتی۔ اور یہ خود اتر چڑھ سکتا ہے۔ مگر اس کے اترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے اسے بھی اسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو۔ بلاعذر شرعی فرض وسنت اور تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو۔ اور سجدۂ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو۔ ادا نہیں کرسکتا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا کر کے ادا کرے۔ ورنہ جیسے بھی ممکن ہو پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قرأت نہ کریگا۔ یا ننگا پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں اس پر دو رکعت طہارت و قرأت ستر کے ساتھ واجب ہوگئیں۔ اور تین کی منت مانی تو چار رکعت واجب ہوئیں۔ (درمختار وغیرہ)

منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل

منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا۔ اگر اس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی تو ہوگئی مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی ہوگئی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی۔ دوسرے دن اسے حیض آ گیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا۔ اور آج نہ پڑھی تو اسکی قضا نہیں بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔ (عالمگیری) فائدہ۔ اسکا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے (ایک غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر طعام کھلانا۔ یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا) مسئلہ۔ پورے مہینہ کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر نماز پڑھنی واجب

نوٹ:[1] گاڑی و سواری پر نماز فرض جائز ہونے کیلئے جو عذر بیان کئے ہیں۔ مثلاً عذر رو میں فرض نماز کو جائز بتایا ہے اس سے ریل گاڑی والا عذر زیادہ ہے۔ لہٰذا ریل گاڑی میں بطریق اولیٰ نماز جائز ہونی چاہیے

Marfat.com

ہے۔ سنت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے۔ (ہر روز بائیس رکعتیں پڑھے) (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی۔ تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر۔ (عالمگیری) تنبیہ۔ سوائے اوقات ممنوع مکروہ کے جتنے نوافل چاہے پڑھے۔ نفلوں کی کوئی حد معین نہیں۔ اب جو بعض نوافل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آئمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہیں بیان کیے جاتی ہیں۔

تحیۃ المسجد کا بیان

جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے (بخاری و مسلم) مسئلہ۔ ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفلی نماز مکروہ ہے۔ مثلاً بعد طلوع صبح صادق یا بعد نماز عصر۔ وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔ مسئلہ۔ فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی۔ تحیۃ المسجد ادا ہو گئی۔ اگر چہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کیلئے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا۔ بلکہ درس و ذکر وغیرہ کیلئے گیا ہو اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو بھی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے۔ اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا۔ تحیۃ المسجد پڑھے (ردالمختار) بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا۔ تو ساقط نہ ہوئی۔ اب پڑھے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے۔ ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا۔ یا کوئی دیگر وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا۔ تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

تحیۃ الوضو کا بیان

تحیۃ الوضو کہ وضو کے اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور ظاہر و

Marfat.com

باطن کیساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم) مسئلہ۔ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ تحیۃ الوضو کی اول رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

نماز اشراق

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔ فائدہ۔ ''مالابد'' میں چار رکعت نماز اشراق لکھی ہے۔ اور بعض دیگر کتابوں میں چھ رکعت بھی آیا ہے۔ (ترمذی) فائدہ۔ چار رکعت والی روایت کا حوالہ شرح سفر سعادت میں دیا ہے۔ تنبیہ۔ بہار شریعت میں جہاں اوقات نماز بیان کئے ہیں۔ (جلد سوئم صفحہ ۹ مطبوعہ آگرہ) وہاں بحوالہ فتاوٰی رضویہ بیان کرتے ہیں کہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے۔ جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے۔ یونہی بعد طلوع آفتاب بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ محض طلوع آفتاب کے وقت فوراً نماز اشراق پڑھ لیتے انکو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ عین طلوع آفتاب کے وقت نماز مکروہ تحریمہ ہے۔ فائدہ۔ (جواہر خمسہ میں ہے جب آفتاب قریب ایک نیزہ کے ہو۔ جب وقت نماز اشراق کا ہوتا ہے)

نماز چاشت کے فضائل

نماز چاشت مستحب ہے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں۔ اور بہتر بارہ ہیں کہ حدیث میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ اس کیلئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا (رواہ ترمذی وابن ماجہ عن انس) فرمایا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی پر اسکے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے۔ اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے۔ اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور اچھی بات کا حکم

Marfat.com

کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کیطرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔ (مسلم عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے۔ آخر دن تک میں تیری کفالت فرماؤں گا۔ (ترمذی وغیرہ) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائیگا۔ اور جو چھ پڑھے۔ اس دن اسکی کفایت کی گئی۔ اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا۔ اور جو بارہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیگا۔ اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان وصدقہ نہ کرے۔ اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا۔ جس پر اپنا ذکر الہام کیا۔ (طبرانی عن ابو درداء) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (ترمذی وغیرہ)

فائدہ۔ رفع افلاس کیلئے یہ نماز چاشت مجرب ہے اول رکعت میں سورۂ الشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح اس کے بعد ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے سو بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم پڑھے۔ دو سو نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اسی قدر برائیاں دور کی جائیں گی۔ (جواہر خمسہ مع کم وبیش فی الالفاظ) فائدہ۔ اگر آیت الکرسی و دیگر سورتیں یاد نہ ہوں تو سورۂ اخلاص ہی کافی ہے یا جو کچھ یاد ہو پڑھے۔ فائدہ سے محروم نہ رہے کہ اگر سورتیں یاد ہوں تو چاشت پڑھے ورنہ نہیں۔ نہیں بلکہ جس طرح بھی ہو سکے یہ فضیلت ہاتھ سے نہ جانے دے (۱۲ منہ)

مسئلہ۔ اس نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال نصف النہار شرعی تک ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا۔ جو بوقت ارادۂ سفر ان کے پاس

Marfat.com

پڑھیں (طبرانی)

اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ شریف کے سورۂ یسین شریف دوسری میں انا انزلنا دس بار اور بعد از سلام تین سو ساٹھ بار یہ اسم شریف پڑھے بقُحَسَۃ" فائدہ۔ پھر سات کنکر اٹھا کر ایک ایک چھ طرف پھینک دے۔ ایک کنکرا اپنے پاس رکھے۔ جب منزل پر پہنچے اس کو پھینک دے اور اگر راستہ میں پانی نہ ملے۔ سنگریزہ اٹھا کر تین بار سورۂ کوثر اس پر دم کر کے منہ میں رکھے۔ (جواہر خمسہ)

نماز واپسی سفر

نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ اور ابتداء مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے۔ پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے (مسلم) مسئلہ۔ مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ (ردالمحتار)

صلوٰۃ اللیل

رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں۔ ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے بہتر ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے۔ اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دوھ لیتے ہیں۔ اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھیں۔ وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔

نماز تہجد

اس صلاۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں۔ سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں۔ وہ تہجد میں نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشاء کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اس کو تہجد نہ کہیں گے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ۔ کم از کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت نفل پڑھیں تو کثرت سے (خدا کو) یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (نسائی و ابن ماجہ ردالمحتار) مسئلہ۔ جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے۔ اور ایک تہائی عبادت کرنا۔ اسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے۔ اور درمیان کی تہائی میں عبادت کرے۔ اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے۔ آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اسکی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اسکی بخشش کر دوں اور سب سے بڑھ کر تو نماز داؤد علیہ السلام ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ) عبداللہ بن سلام کہتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے۔ میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا۔ پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹ کا منہ نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو سلام شائع کرو۔ اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جبکہ لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے (ترمذی وغیرہ) فرمایا قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں (پہلو) خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہونگے۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہونگے۔ پھر اور لوگوں کیلئے حساب کا حکم ہوگا۔ (بیہقی) قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ ہے۔ اور منہیات (برائیوں) کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔ دوسری روایت میں ہے کہ بدن سے بیماری دفعہ کرنے والا ہے۔

Marfat.com

(ترمذی) مسئلہ۔ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو بلاعذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا۔ اے عبداللہ تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم) فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بخاری و مسلم وغیرہ)

مسئلہ۔ عیدین اور پندرہویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ (درمختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء و صبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ صحیح حدیث میں فرمایا جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی۔ اس نے آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی اس نے آدھی رات عبادت کی اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں وقت ہوگی۔ لہٰذا اس پر اکتفا کرے۔ اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے۔ تو جاگنا بہت بہتر۔ مسئلہ۔ ان راتوں میں تنہا نفل پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنا اور سننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے۔ نہ کہ خالی جاگنا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تہجد میں سورۂ بقر' آل عمران' نساء' سورۂ مائدہ' جمعہ' یسین' اخلاص' مزمل کا پڑھنا افضل ہے۔ سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ مشائخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منقول ہے وہ یہ کہ پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اس طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کم کرتا چلا جائے اخیر میں ایک قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ کر ختم نماز کر دے۔ (تفسیر عزیزی) ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص ایک بار زیادہ کرے یعنی رکعت اول میں ایک بار دوسری میں دو بار تیسری میں تین بار اسی طرح بارہ تک (جواہر خمسہ)

رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں

فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے۔ تو اسکی نماز مقبول

Marfat.com

ہوگی۔ (بخاری عن عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے۔ اور اسی کیلئے حمد ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور پاک ہے اللہ اور حمد ہے اللہ کیلئے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بڑا ہے۔ اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا۔ اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کیساتھ۔ اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کیلئے اٹھتے۔ تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ. اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ. اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ. اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. وَسَاعَةٌ حَقٌّ. اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ

ترجمہ: الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے۔ تو قائم کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا۔ اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو حق ہے۔ اور تیرا وعدہ حق ہے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہیں۔ اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا۔ اور تیری طرف رجوع کیا۔ اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا۔ پس تو بخش دے میرے لئے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور وہ جو پیچھے کیا۔ اور جو چھپا کر کیا اور اعلانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یہ ایک دعا اور چند حدیثیں نقل ذکر کر دی گئیں۔ اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ جسے مولا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔ اس کیلئے یہ ہی کافی ہیں۔

Marfat.com

نماز استخارہ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے۔ جیسے قرآن کریم کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں۔ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے۔ کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے۔ میرے دین و معیشت و انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے۔ اور آسان کر۔ پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے۔ کہ میرے لیے یہ کام برا ہے۔ میرے دین اور معیشت و انجام کار میں۔ یا فرمایا اس وقت اور آئندہ تو اس کو مجھ سے پھیر دے۔ اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقرر فرما۔ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس سے راضی کر ۱۲۔)

اور اپنی حاجت ذکر کرے۔ خواہ بجائے ہذا الامر کے حاجت کا نام لے یا اسکے بعد (ردالمحتار) اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں او شک فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ کہ جمع کرے۔ یعنی یوں کہے۔ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ (غنیہ) حج و جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کیلئے استخارہ نہیں ہوسکتا۔ (کہ میں یہ حج کروں۔ جہاد کروں یا نہ کروں۔ نفس فعل میں اس وقت استخارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ اس فعل کے نیک و بد (اسکے حق میں ہونے) میں شبہ ہو۔ کہ آیا یہ فعل میرے لئے اچھا ہوگا یا نہ مثلاً تجارت وغیرہ۔ ورنہ فعل بد

Marfat.com

کیلئے استخارہ جائز ہی نہیں۔ باقی حج و جہاد وغیرہ افعال فی ذاتہ بھی نیک ہیں۔ اور ہر شخص کیلئے بصورت امکان اچھے ہیں۔ ان میں استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں) ہاں تعین وقت کیلئے استخارہ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَا یُعْلِنُوْنَ تک اور دوسری میں وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ آخر تک بھی پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ سات ۷ بارہ استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے۔ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب سے اس میں سات ۷ بارہ استخارہ کر۔ پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا۔ کہ بے شک اسی میں خیر ہے۔ اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔ اس سے بچے (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے۔ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

دیگر طریقہ نماز استخارہ۔ چاہیئے کہ پہلے نماز سے دل کو اس کام کرنے اور نہ کرنے پر برابر رکھے۔ پھر نماز دعا پڑھ کر خیال کرے کہ دل کس طرف زیادہ مائل ہے۔ اگر دل اس کے کرنے پر قوی ہو تو بے شک کرے اور اگر ارادہ بالکل جاتا رہے تو نہ کرے) وہ یہ ہے۔ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ سات سو چھیاسی بار پڑھ کر چار رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر سو رہے۔ (جواہر خمسہ)

طریقہ دیگر۔ بعض مشائخ بجائے لفظ ہذا الامر کے کہ دعا مذکور میں دو جگہ آتا ہے۔ ہر دو جا یہ عبارت پڑھاتے ہیں۔ کُلُّ عَمَلٍ اَذْ فِعْلٍ اَفْعَلُہٗ اَوْ قَوْلٌ اَقُوْلُہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَوْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ۔

(ترجمہ) ہر کام کہ کروں گا میں اس کو یا بات کہ کہوں گا میں اس کو دن میں یا رات میں (جواہر خمسہ)

دیگر طریقہ استخارہ۔ اگر کسی کو کوئی مشکل امر پیش ہو۔ اور اس کا حال دریافت کرنا ہو۔ تو چاہیے کہ بعد نماز عشا کے سوتے وقت دو ۲ رکعت نماز بہ نیت استخارہ ادا کرے (اول میں

Marfat.com

بعد فاتحہ سورۂ کافرون دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے) بعد سلام یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ سو ۱۰۰ بار یا رَشِید اَرْشِدْنِیْ سو ۱۰۰ بار یاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ۱۰۰ سو بار اور یَاهَادِیْ اِهْدِنِیْ سو ۱۰۰ بار پڑھے اول آخر درود شریف پڑھے پھر کسی سے کلام نہ کرے اور قبلہ رو سو جائے انشاءاللہ تعالیٰ خواب میں حال معلوم ہو جائے گا۔ اگر پہلی رات کچھ نظر نہ آئے تو تین ۳ رات برابر کرے۔ لیکن شروع چہارشنبہ (بدھ) سے کرے۔

استخارہ غوثیہ

جب کسی کو اپنے کام کا انجام خیر و شر دریافت کرنا ہو۔ تو چاہیے کہ آدھی رات اٹھے۔ اور وضو کر کے تحیت وضو ادا کرے۔ بعدہٗ سورۂ فاتحہ گیارہ ۱۱ بار سورۂ اخلاص گیارہ ۱۱ بار درود شریف گیارہ ۱۱ بار کلمہ تمجید گیارہ ۱۱ بار پڑھ کر دو رکعت نماز ادا کرے۔ اور ان سب کا ثواب حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ کی روح مبارک کو پہنچائے۔ بعد ازیں یَا شَیْخ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ گیارہ بار کہہ کر دو رکعت نماز حاجت اس طرح ادا کرے۔ کہ جب نیت کرلے تو دونوں آنکھیں بند کر دے۔ اور اپنے جسم کو نرم رکھ کر قرأت شروع کرے۔ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ پر پہنچے تو اس کلمے کو یہاں تک تکرار کرے۔ کہ منہ پھر جائے۔ اگر داہنی طرف پھرے تو کام کرے۔ اگر بائیں طرف پھرے تو نہ کرے۔ پھر سورۂ فاتحہ کو ختم کر کے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں تکرار کی حاجت نہیں صرف سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر نماز کو ختم کرے (پوری کرے) دیگر طریقہ استخارہ۔ اگر کوئی اپنے کام کی بہتری و کہتری معلوم کرے۔ تو چاہیے کہ کاغذ کے دو پرچوں پر ایک طرف یہ دعا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم خَیْر" مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم مع اپنے نام و ماں کے نام لکھے۔ اور دوسری طرف ایک کے افعل اور دوسرے لاتفعل لکھ کر مصلے یا جائے نماز کے نیچے رکھے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد سلام سجدہ میں جائے اور ستر بار یہ دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا خَیْرًا فِیْ عَاقِبَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ پڑھ کر سجدہ سے سر اٹھائے۔ اور ان دونوں پرچوں کو پاک مٹی کے دو غلولہ بنا کر علیحدہ علیحدہ ان میں پھر ایک پیالہ پانی کا بھر کر دونوں غلولہ اس میں ڈال دے۔ اور کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کرے۔ یہاں تک کہ ایک پرچہ غلولہ مذکور میں سے گھل کر سطح آب پر

Marfat.com

آ جائے اس کو دیکھے کہ اگر اس پر افعل ہے تو کام کرے۔ اور اگر لاتفعل ہے تو نہ کرے اور اس کے درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے۔ یہ استخارہ نہایت مجرب ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں۔ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا۔ مگر دین میں سستی کرنے والا یہ نماز واسطے مغفرت تمام گناہ (۱) اگلے (۲) پچھلے (۳) پرانے (۴) نئے (۵) جو بھول کر کئے (۶) اور جو قصدا کئے (۷) چھوٹے اور (۸) بڑے (۹) پوشیدہ (۱۰) اور ظاہر کے۔

حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بزرگوار چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی ہے۔ چار رکعت ہیں کہ ہر رکن میں دس دس بار تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (حدیث میں ولا حول ولا قوۃ الخ الفاظ نہیں ہیں مگر پڑھ لے تو حرج نہیں) پڑھتے ہیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مکرم چچا کو فرمایا۔ کہ اے عباس اے میرے چچا کیا میں تجھ کو نہ دوں۔ کیا میں تجھ کو عنایت نہ کروں۔ کیا میں تجھ کو نہ سکھاؤں کیا میں تجھ کو اجازت نہ دوں۔ دس خصلتوں کی یعنی دس دس بار تسبیح کہنا ہر رکن نماز میں کہ جب تو ان کو کرے گا۔ حق تعالیٰ وسبحانہ تیرے گناہ (۱) پہلے اور (۲) پچھلے (۳) پرانے اور (۴) نئے (۵) نادانستہ اور (۶) دانستہ (۷) چھوٹے اور (۸) بڑے (۹) پوشیدہ اور (۱۰) ظاہر سب بخش دے گا۔ اور فرمایا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک بار پڑھ۔ اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ۔ اور اگر ہفتہ میں نہ پڑھ سکے تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ۔ اگر ماہ میں بھی نہ پڑھ سکے۔ تو ہر سال میں ایک بار پڑھ۔ اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ۔ (ابوداؤد وغیرہ) حضرت عبدالعزیز بن داؤد علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے تو اپنے اوپر صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا لازم کرے۔ اور حضرت ابوعثمان زاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی چیز سختی وغم کے دفع کرنے کو صلوٰۃ التسبیح کے برابر نہیں دیکھی۔ اکثر ائمہ اور مشائخ کرام رحمتہ اللہ علیہم اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ حنفیہ کے نزدیک ہر رکعت میں

Marfat.com

بعد از تکبیر تحریمہ وثنا پندرہ بار تسبیح پڑھ کر بعد اعوذ اور بسم اللہ شریف اور فاتحہ و سورہ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور رکوع میں بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم دس بار پڑھے۔ پھر قومہ کرے۔ اور بعد تسبیح وتحمید دس بار اور پھر سجدہ میں بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے دس بار پڑھ کر سر اٹھائے۔ اور جلسہ میں دس بار پڑھ کر دوسرا سجدہ کرے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد پھر دس بار پڑھے۔ یونہی چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں۔ اور یہی طریقہ افضل ہے۔ (رواہ الترمذی)

فائدہ۔ بہترین وقت اس نماز کا اگر ہر روز پڑھے۔ تو بعد اشراق کے اگر ہفتہ میں پڑھے تو جمعہ کا دن اگر ماہ میں پڑھے تو پنجشنبہ (جمعرات) کا دن اور اگر سال بھر کے بعد پڑھے تو عاشورہ کا دن ہے۔ ورنہ سوائے اوقات مکروہ کے ہر وقت جائز ہے۔ مسئلہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے۔ فرمایا سورہ تکاثر والعصر اور سورہ کافرون اور سورہ اخلاص اور بعض نے کہا سورہ حدید اور حشر اور صف اور تغابن (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدہ کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔ اور اگر کسی نے بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں۔ تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں پڑھے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے۔ نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تسبیح انگلیوں پر نہ گنے۔ بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے۔ ورنہ انگلیاں دبا کر شمار کرے۔ مسئلہ۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلَ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصِحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاءَکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ (ردالمحتار)

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیز گاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لئے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔

نماز حفظ الایمان

واسطے سلامتی و حفاظت ایمان کے دو رکعت نماز بہ نیت حفظ الایمان مغرب میں اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات بار اور فلق ایک بار اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات بار اور سورۂ ناس ایک بار پڑھے بعد سلام کے سجدہ میں جائیے۔ اور تین بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کے ایمان کو ثابت رکھے گا۔

صلوٰۃ العاشقین

اگر کسی کو کوئی مہم یا حاجت پیش آئے تو چاہیے کہ پچھلی رات کو اٹھے۔ اور چار رکعت نماز بہ نیت صلوٰۃ العاشقین ادا کرے۔ کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ شریف یَا اَللّٰہُ سو بار اور دوسری میں یَا رَحْمٰنُ سو بار اور تیسری میں یَا رَحِیْمُ سو بار اور چوتھی میں یَا وَدُوْدُ سو بار پھر بعد سلام کے صبح تک ذکر میں مشغول رہے فقط۔

نماز زوال: جب آفتاب ڈھل جاوے چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ستر یا دس یا تیس یا اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ مروارید سفید کا مکان جنت میں پاوے ہر ایک آیت کے برابر۔

صلوٰۃ الصلوٰۃ: کا بھی یہی طریق ہے لیکن اس میں بجائے تسبیح کے درود شریف پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

صلوٰۃ الحاجات

یہ نماز نہایت پرتاثیر اور سریع الاجابت ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت یا مشکل پیش آئے۔ تو چاہیے کہ چار رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار دوسری میں بعد فاتحہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ سو بار تیسری میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ" بِالْعِبَادِ سو بار اور چوتھی میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار پڑھے۔ اور بعد سلام رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ" فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ کر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روا ہوگی۔

دیگر طریقہ نماز حاجت کا

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کسی کو کوئی حاجت یا مہم پیش آئے یا کسی ظالم کے ظلم میں گرفتار ہو۔ تو وہ یہ نماز ادا کرے مجھ کو قسم ہے اس خدائے پاک کی کہ جس نے مجھ کو تبلیغ احکام کیلئے بھیجا ہے۔ اگر صدق دل سے مردہ پر پڑھی جائے تو زندہ ہو جائے وہ چار رکعت دو سلام سے ہے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ پندرہ بار۔ دوسری میں۔ انا اعطینک الکوثر پندرہ بار۔ تیسری میں سورہ کافرون پندرہ بار۔ چوتھی میں سورۂ اخلاص پندرہ بار۔ اور اپنی حاجت خداوند کریم سے چاہے مستجاب ہوگی۔ (جواہر خمسہ) بعد فراغ دس بار یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ" بِالْعِبَادِ یَامَنْ ذِکْرُہٗ شَرَفُ الذَّاکِرِیْنَ وَیَامَنْ اِطَاعَتُهٗ نِجَاۃٌ" لِّلْمُطِیْعِیْنَ وَیَامَنْ رَافَتُهٗ مَلْجَاءُ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَمَنْ لَّا یَخْفٰی عَلَیْهِ اَبْنَاءُ حِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ۔

Marfat.com

صلوٰۃ الخضر

''خیر الفقہاء'' میں نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھ کو ہزار حاجت روائی کی نماز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے تعلیم فرمائی ہے وہ دو رکعت ہیں جب چاہے پڑھے۔ لیکن جمعرات کو پڑھے۔ تو افضل ہے پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ کافرون دس بار دوسری میں سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے سجدہ میں جا کر درود شریف دس بار اور کلمۂ تمجید (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ دس بار اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حسنةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ دس بار اور یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا دس بار پڑھے اور خداوند کریم سے اپنی حاجتیں جہاں تک یاد ہوں مانگے اور کہے یارب میری ہزار حاجتیں دین و دنیا کی ادا کر اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجات روا فرمائے گا۔

دیگر نماز حاجت

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔ اس کیلئے دو رکعت یا چار پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ (ابوداؤد) مشائخ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ جس کو ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ ابن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح (توجہ سے) وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ثناء کرے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

Marfat.com

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے۔ اللہ مالک ہے عرش عظیم کا حمد اللہ کیلئے جو رب ہے۔ تمام جہان کا میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں۔ اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ۔ اور ہر غم کو دور کر دے۔ اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ۱۲۔ ترمذی وغیرہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ اور عرض کی۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر۔ اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی دعا کریں انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فشفعه فِیَّ فِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو نبی رحمت ہیں۔ یارسول اللہ میں حضور کے ذریعہ اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ فائدہ۔ اس حدیث سے صراحۃً توسل ثابت ہے۔ عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے۔ باتیں ہی کر رہے تھے۔ کہ وہ ہمارے پاس آئے۔ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

فائدہ: اگر ایک دو دفعہ کرنے سے حاجت روا نہ ہو۔ تو نا امید ہو کر ترک نہ کر دے۔ بلکہ خداوند کریم کی ذات پر نیک گمان کرتے ہوئے کم از کم سات بار کرے۔ اگر نماز ہو تو سات دفعہ پڑھے۔ اور اگر ورد ہو تو کم از کم اس کو بھی سات بار پڑھے۔ اور جلدی نہ کرے۔ خداوند کریم بلحاظ اپنے وعدہ کے (انی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان) ہر دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔ اور اگر اس طرح قبول نہ ہو تو سمجھے کہ مولا تعالیٰ کے نزدیک اس کے نہ قبول ہونے میں ہی میری مصلحت تھی۔ یا یوں سمجھے کہ ضرور کوئی نہ کوئی قصور واقع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوئی۔

Marfat.com

دیگر نماز حاجت

نیز قضائے حاجت کیلئے ایک مجرب نماز جو علماء ہمیشہ پڑھتے آئے ہیں یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اور امام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (خیرات الحسان)

صلاۃ الاسرار (نماز غوثیہ)

قضائے حاجت کیلئے ایک مجرب نماز "صلاۃ الاسرار" ہے جو امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر لخمی "بہجۃ الاسرار" میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر ہے کہ بعد فاتحہ شریف کے ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے۔ اور گیارہ بار یہ کہے۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ.

ترجمہ: اے اللہ کے رسول اے اللہ کے نبی میری فریاد کو پہنچئے۔ اور میری مدد کیجئے۔ میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ (ترجمہ) اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے۔ اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے پھر حضور کے توسل سے مولا تعالیٰ سے دعا کرے۔

صلاۃ الاولیاء

جس مطلب کیلئے پڑھی جائے وہ پوری ہو۔ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے سیکھا۔ اس نماز کو حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اور پڑھا اس کو اور طلب

Marfat.com

کیا خدا سے خدا کو پس پایا خدا کو۔ اور ابو عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بطلب مال پڑھا پایا مال کثیر اور ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بطلب علم پڑھا حاصل ہوا۔ ترکیب اسکی یہ ہے کہ قبل از نماز صبح دو رکعت پڑھے پہلی میں سات بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ کافرون اور دوسری میں سات بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد دس بار کلمہ تمجید اور دس بار یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا (جواہر خمسہ)

دیگر صلوٰۃ الابرار

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی سے منقول ہے کہ بعد از مغرب تنہائی میں دو رکعت پڑھے۔ اور یہ نیت کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلَاۃَ الْاِبْرَارِ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِنْقِطَاعًا عَنِ الْغَیْرِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: نیت کی میں نے یہ کہ پڑھوں واسطے اللہ تعالیٰ کے دو رکعت صلاۃ الابرار۔ واسطے نزدیکی کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور انقطاع کے غیر اللہ سے منہ کرتا ہوں طرف قبلہ شریف (اللہ اکبر) پہلی رکعت میں سورۂ والضحیٰ واللیل اور دوسری میں الم نشرح گیارہ گیارہ بار سلام کے بعد سجدہ میں جاکر سو بار کہے۔ (ضعیفے بردر قوی) کمزور قوی زبردست کے در پر حاضر ہوا ہے) پھر کلۂ راست منہ کا داہنا طرف مصلی پر رکھ کر ۱۰۰ بار کہے نیاز مندے بردر بے نیازے (محتاج غیر محتاج کے در پر حاضر ہے) پھر کلۂ چپ (منہ کا بایاں طرف) رکھ کر سو بار کہے۔ حاجت مندے بردر حاجت روا۔ پھر گوشۂ مصلےٰ کو پلٹ کر سو بار کہے۔ نگردم باز تا حاجتم نگنی روا۔ (میں واپس نہیں ہوتا تاوقتیکہ میری حاجت روا نہ ہو) اور یہ ہی کہتا ہوا گیارہ قدم بطرف قبلہ چلے۔ پھر سجدہ میں جاکر اپنا مطلب عرض کرے اور دعا مانگے قبول ہو (جواہر خمسہ)

دیگر صلوٰۃ الاسرار

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروری رحمۃ اللہ علیہ کتاب "خلاصۃ القادریہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ برائے رفع حاجات دینی و دنیوی نماز یازدہ گامی جناب غوثیہ اس طرح پڑھے۔ کہ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز بہ نیت صلوٰۃ الاسرار ادا کرے۔ (جس طرح ذکر ہوئی ہے)۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اور بعد سلام

Marfat.com

درود شریف پڑھے۔ بعد گیارہ قدم طرف عراق کے اٹھائے۔ اور ہر قدم پر ایک ایک اسم منجملہ اسمائے گرامی جناب غوثیہ پڑھے۔ پھر بآواز بلند ندا کرے۔ یا حضرت غوث صمدانی عَبْدُکَ وَمُرِیْدُکَ مَظْلُوْم" عَاجِز" مُحْتَاج" اِلَیْکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ فی الدنیا والاخرۃ امددنی واغثنی باذن اللّٰہ وبحجۃ اللّٰہ وبرضاء اللّٰہ تعالیٰ فی جاجتی اور نام حاجت کا زبان پر لائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین روز کے اندر اندر مراد حاصل ہو اور عارف آگاہ رحمانی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ دوگانہ نماز معہ یاز دہ خطاب آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھے ہنوز سر سجدہ سے نہ اٹھایا ہوگا۔ کہ حاجت روا ہوگی تفصیل یاز دہ خطاب حضرت غوثیہ یہ ہے۔ (۱) یا حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی (۲) یا حضرت سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی (۳) یا حضرت فقیر محی الدین عبدالقادر جیلانی (۴) یا حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی (۵) یا حضرت مخدوم محی الدین عبدالقادر جیلانی (۶) یا حضرت ولی محی الدین عبدالقادر جیلانی (۷) یا حضرت غوث محی الدین عبدالقادر جیلانی (۸) یا حضرت قطب محی الدین عبدالقادر جیلانی (۹) یا حضرت خواجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی (۱۰) یا حضرت درویش محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) یا حضرت مولانا محی الدین عبدالقادر جیلانی۔

نماز فاطمہ (صلاۃ فاطمہ)

باسناد معتبر منقول ہے کہ جب کسی حاجت کے واسطے سخت اضطرار بے قراری ہو۔ دو رکعت نماز نفل بہ نیت نماز فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ پھر سجدے میں جا کر یَامَوْلَاتِیْ وَمَوْلٰی فَاطِمَۃَ اَغِثْنِیْ پھر کلہ راست پھر کلہ چپ مصلے پر رکھ کر سو بار یہی کہے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر حاجت مانگے۔ حاجت پوری ہووے (جواہر خمسہ)

دیگر صلوۃ کن فیکون

مشائخ چشتیہ رحمہ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ جس کو سخت حاجت درپیش ہو تو چاہیے کہ شب چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ (بدھ و جمعرات و جمعہ) تینوں شب میں دو رکعت نماز نفل

Marfat.com

پڑھے۔ اول میں فاتحہ شریف ایک بار اور سورۂ اخلاص سو بار دوسری میں فاتحہ شریف سو بار اور اخلاص ایک بار یا سو بار اور سو مرتبہ یہ کہے۔ (اے آسان کنندہ دشواریہا وائے روشن کنندہ تاریکیہا) اے مشکلوں کے آسان کرنیوالے اور اے اندھیروں کے روشن کرنے والے اور سو بار استغفار و درود پڑھ کر دعا کرے تیسری رات بھی کر کے ٹوپی یا پگڑی اتارے۔ اور اپنی آستین کو گردن میں ڈال کر رووے اور پچاس بار دعا کرے۔ دعا مستجاب ہو (جواہر خمسہ)

نماز توبہ کا بیان

ترمذی وغیرہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی بندہ گناہ کرے۔ پھر وضو کر کے دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے۔ پھر استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ترجمہ: جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا۔ یا اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی۔ اور کون ہے گناہ بخشنے والا اللہ کے سوا اور اپنے کیئے پر دانستہ ہٹ نہ کی۔

صلاۃ الرغائب (نماز لیلۃ الرغائب)

صلاۃ الرغائب ماہ رجب میں ہوتی ہے۔ ماہ رجب کے پہلے پنجشنبہ (جمعرات کی رات) اور جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد نماز مغرب کے بارہ رکعت نماز نفل ادا کی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے انا انزلنا تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے۔ بعد فراغ نماز ستر بار یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ پھر سجدہ میں جا کر ستر بار پڑھے۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَرِيْمُ پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے پھر جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ جواہر خمسہ میں ایک دوسری دعا بجائے اسکے نقل کی ہے اور درود شریف بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ پھر دوسرے سجدے میں جا کر ستر بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پھر بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَمَرَهَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخَيْرُ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ كَاشِفُ

Marfat.com

الْغُمَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَاِنْ کُنْتُ مُقَصِّراً فِیْ اِقَامَتِ حَقَائِقِھَا غَافِلاً عَنْ تَقْیِیْ شَرَائِطِھَا کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مَنْ یَّسْتَطِیْعُ مِنْ عِبَادِکَ اَنْ یَّعْبُدَکَ وَیُطِیْعَکَ کَمَا یَنْبَغِیْ لَکَ فَاِذَا اعْتَرَفْتُ بِتَقْصِیْرِیْ وَقِلَّتِ جُھْدِیْ وَاَقْرَرْتُ بِضُعْفِیْ وَعِجْزِیْ فَلَا تُحَرِّمْنِیْ جَزَاءَ تَصْدِیْقِیْ رَسُوْلَکَ وَثَوَابَ حُسْنِ الرَّغْبَۃِ وَصِدْقِ النِّیَّۃِ فِیْ سُنَّۃِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاَنَّکَ ذُوالْفَضْلِ وَالْمَغْفِرَۃِ عَلٰی عِبَادِکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ پھر جو دعا کرے قبول ہو۔

صلوٰۃ القلب

واسطے صفائی دل کے دو رکعت نماز بہ نیت صلوٰت القلب۔ (نیت کی میں نے صلوٰۃ القلب کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ لیکن نیت نماز سے آخر تک دل ہی دل میں پڑھے۔ زبان سے کوئی حرف نہ نکالے۔ بعد سلام کے بخلوص دل ستر بار استغفار پڑھے اور اپنے مرشد کا تصور کرے۔

نماز شب استفتاح

کہ رجب کی پندرہویں شب ہے۔ دس رکعت پڑھے بقولے بیس رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تیں بار اور بعد فراغ کے سو بار استغفار پڑھے۔

دوسری نماز روز استفتاح

یعنی پندرہویں رجب کو بعد چاشت کے پچاس دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص، فلق والناس ایک بار بعدہٗ سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَّیْتُ وَسَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَکُبُوْبِیْ بِوَجْھِیْ وَالْفُؤَادِیْ وَخُشُوْعِیْ وَخُضُوْعِیْ وَتَضَرُّعِیْ وَتَجَرُّدِیْ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ خَرَجًا مَخْرَجًا مِنْ ھَمِّیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مسئلہ متعلق صلاۃ الرغائب صلاۃ الرغائب کہ رجب کہ پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرہویں شب اور شب قدر میں

Marfat.com

جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں۔ فقہاء اسے ناجائز و مکروہ بدعت کہتے ہیں۔ اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں۔ محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ لیکن اجلۂ اکابر اولیاء سے باسانید صحیحہ مروی ہے۔ تو اسکے منع میں غلو نہ چاہیے۔ اور اگر جماعت میں تین آدمی سے زاید مقتدی نہ ہوں۔ جب تو اصلا کوئی ہرج نہیں۔

نماز رضائے والدین (ماں باپ)

"کیمیائے سعادت" میں ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب والدین کو بخشے۔ اور "خلاصۃ الاوراد" شاہ حسام الحق میں یوں ہے کہ نیت دو رکعت کی بلفظ نفل رضائے والدین کرے۔ (نیت کی میں نے دو رکعت نفل رضائے والدین منھ طرف قبلہ شریف اللہ اکبر) اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف آیۃ الکرسی تا عظیم ایک بار سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ پھر بعد از سلام ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَھَا لِوَالِدَیَّ یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ اِغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَاَرْضِھُمَا مِنِّیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

نماز قضائے عمری

(دیگر نماز کفارہ قضائے عمری) منقول ہے کہ بعد از نماز جمعہ چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ کوثر پندرہ بار اور بعد سلام کے دس دس بار استغفار درود شریف پڑھے۔ کفارہ ہو جائے گا۔ قضا شدہ نمازوں کا (جواہر خمسہ) فائدہ۔ اس نماز کو ہم نے بلحاظ محض ایک نماز ہونے کے درج کر دیا ہے کہ ہمارا عہدہ ہے کہ کوئی کیسی ہی نماز بھی کیوں نہ ہو۔ ہم ضرور اس کو بھی درج کتاب کریں گے۔ ورنہ اس نماز کیلئے کوئی سند کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتب فقہا کرام میں نہیں پائی جاتی یہ دوسری بات ہے کہ کسی بزرگ نے کشف سے معلوم کرلیا ہو کہ یہ نماز اس طرح اگر پڑھی جاوے۔ تو گذشتہ نمازوں کا کفارہ ہو جاوے گا۔ لیکن کشف شریعت میں حجت نہیں ہوسکتا۔ خصوصاً جبکہ قرآن و حدیث کے مخالف ہو لہٰذا قضائے عمری جس کو فقہائے کرام بیان کرتے ہیں۔ اس پر عمل کیا جاوے تاکہ ذریعہ نجات ہو۔ وہ یہ ہے کہ قضائے عمری کے مسائل جس

Marfat.com

کے ذمہ قضا نمازیں ہوں۔ اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب اور ضروری ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ تو کاروبار بھی کرے۔ اور جو وقت فرصت کا ملے۔ اس میں قضا نماز پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ قضاء نمازیں نفلوں سے اہم ہیں اور ضروری ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر انکے بدلے قضاء نمازیں پڑھے کہ بریٔ الذمہ ہو جائے۔ فائدہ۔ صرف آخری جمعہ میں چار رکعت نفل پڑھ لینے سے بری الذمہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہاں خدا اپنے فضل و کرم سے بری الذمہ فرما دے۔ تو اس کی کریمی میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بے سند ضرور ہے (کہ صرف چار رکعت سے تمام عمر کی نمازیں ادا ہو جائیں گی البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (ردالمحتار)

نماز شکریہ

نماز شکریہ بارہ رکعت دوگانہ دو دو کی نیت کرے بہ نیت نماز شکریہ پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار دوسری میں آمن الرسول تا آخر سورۃ و آیہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا عَلِیْم" اور بعد از سلام یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَهُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ اَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِعَمَلِیْ وَاَصْبَحَ اَمْرِیْ بِیَدِ غَیْرِیْ فَلَا فَقِیْرٌ اَفْقَرُ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُوْٓءْ بِیْ صَدِیْقِیْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُزِیْلُ بِهِ النِّعَمَ وَالَّتِیْ تُوْجِبُ بِهِ النِّعَمَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (جواہر خمسہ)

نماز استفادہ

نماز استفادہ دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ الفلق اور دوسری میں الناس بعد سلام درود شریف اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَحِکْمَتِکَ التَّامَةِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَکَلِمٰتِکَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا

Marfat.com

يَجْرِیْ بِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اِنَّ رَبِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِلٰهِیْ اِنَّکَ سَلَّطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا بَصِيْرًا لِّعُيُوْنِنَا يَرَانِیْ مُوْدَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا نَرَاهُمْ اَللّٰهُمَّ فَاٰيِسْهُ مِنَّا كَمَا اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَحْمَتِکَ وَقَنِّطْهُ مِنِّیْ بِعَفْوِکَ وَاَبْعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا اَبْعَدْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَحْمَتِکَ اِنَّکَ عَلٰی كُلِّ شَیْئٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ (جواہر خمسہ)

صلوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مابین ظہر و عصر دس رکعت نفل پڑھ کر یہ دعائے بدرقہ ایمان پڑھے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَتَمَسَّكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی اَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَاءَکَ حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ اَحَدٌ صَمَدٌ وِتْرٌ فَرْدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّکَ بَاعِثٌ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ مِنْ دُوْنِ عَرْشِکَ اِلٰی قَرَارِ الْاَرْضِيْنَ بَاطِلٌ غَيْرَ وَجْهِکَ الْكَرِيْمِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (جواہر خمسہ)

نماز عروس کا بیان

نماز عروس جب دلہن کو گھر میں لاوے۔ دوگانہ اسکے گوشہ چادر پر پڑھے۔ پھر دلہن کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے يَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَیْئَ يُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ (جواہر)

نماز شفائے مریض

نماز شفائے مریض دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد فراغ کے مصلے پر بیٹھا رہے۔ اور یہ دعا ہزار بار پڑھے۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ اِرْحَمْنِیْ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ خدائے تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے (جواہر)

Marfat.com

نماز انوار القبر

دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ سات بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ ستر بار کہے۔ فقط (جواہر)

نماز دفع بواسیر

دو رکعت پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ الم نشرح اور دوسری میں الم ترکیف اور بعد از سلام ستر بار کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَبِّیْ (جواہر) فقط۔

صلٰوۃ الفردوس

صلٰوۃ الفردوس دوگانہ پڑھے۔ اول میں بعد فاتحہ آلٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے لَا يَشْعُرُوْنَ تک اور آیۃ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" سے يَعْقِلُوْنَ تک اور پندرہ مرتبہ سورۃ اخلاص دوسری میں آیت الکرسی تا خَالِدُوْنَ اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے تا آخر سورۃ بقر اور سورۃ اخلاص پندرہ بار۔ (جواہر)

تمام سال کے مہینوں کی نمازوں کا بیان

واضح ہو کہ جو شخص ماہ نو (نیا چاند) دیکھ کر تکبیر پڑھے۔ اور تین بار سورۃ فاتحہ شریف پڑھے۔ اس ماہ میں امن سے رہے۔

سال کے اول ماہ یعنی محرم الحرام کی نماز و دعا

جناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو پڑھو۔ مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيْدِ وَالشَّهْرِ الْجَدِيْدِ وَبِالسَّاعَةِ الْجَدِيْدِ مَرْحَبًا بِالْكَاتِبِيْنَ الشَّاهِدَيْنَ واشهدا واكتبا في صحيفي بسم الله الرحمن الرحيم وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ

Marfat.com

حَقٌّ" وَّالنَّارُ حَقٌّ" وَالسَّاعَةُ اٰتِيَةٌ" لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اس ماہ کی اول رات کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ" جَدِيْدَةٌ" اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّمِنَ الْبَلَا يَا وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَلَا شُغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ" يَا رَؤُفُ" يَا رَحِيْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○

اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا۔ یہ نیا سال ہے۔ تجھ سے مانگتا ہوں اس سال میں نگہبانی شیطان راندے گئے سے اور ظالم بادشاہ سے اور شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں سے اور مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی کا حکم کرتا ہے۔ اور مانگتا ہوں مشغولی ساتھ اس چیز کے جو مجھ کو قریب کرے تیری طرف اے نیک کار۔ اے مہربان اے رحم کرنے والے اے صاحب بزرگی و انعام کے۔ اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر فرشتے موکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں۔ اس کے کار دنیا میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص سے تمام سال کو۔

دیگر نماز

اس رات میں دو رکعت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح منقول ہے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ بعد سلام کے یہ پڑھے سُبُّوْحٌ" قُدُّوْسٌ° وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

اس رات کی دیگر نماز

یہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ یٰسین ایک ایک بار پڑھے۔ ایک روایت میں چھ رکعت آئی ہیں۔ ہر ایک رکعت میں دس دس بار سورۂ اخلاص پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہونگے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد کا ہوگا۔ اور

Marfat.com

چھ ہزار بلا اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں (راحت القلوب و جواہر خمسہ)

جواہر خمسہ میں چھ رکعت تین سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص گیارہ بار اور کلمات مندرجہ بالا (سُبُّوحٌ الخ نقل کئے ہیں (معلوم نہیں ہوتا کہ یہ دوسری روایت ہے یا کہ ناقل سے غلطی واقع ہوگئی) حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص اول رات محرم میں آٹھ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص دس بار شفاعت اس کی ہو۔ اگرچہ اس پر آگ دوزخ کی واجب تھی۔ (کتاب ریاحین)

محرم کے دن کی نماز

روز اول محرم کے بعد طلوع آفتاب جو کوئی دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سلام کے سات دفعہ کلمہ طیب اور تین بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ (جو عنقریب ذکر ہوا ہے جواہر خمسہ میں اس نماز کو روز اول محرم کی نماز لکھا ہے۔ اور راحت القلوب وغیرہ میں اس کو شب اول محرم کی نماز لکھا ہے) بہتر ہے کہ رات کو یہ نماز پڑھی جائے) فائدہ۔ ہر شب محرم میں کلمۂ توحید سو بار پڑھنا بڑا ثواب رکھتا ہے۔

نوافل شب عاشورہ۔ عاشورہ کی رات کی نماز

دو رکعت نفل روشنی قبر کے شب عاشورہ میں پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین تین بار اخلاص پڑھے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔

دیگر نماز

اس رات کو چار رکعت نفل پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے پچاس برس کے آئندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جواہر غیبی)

جو کوئی پڑھے۔ شب عاشورہ میں سو رکعت دوگانہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار اور بعد فراغ کے ستر بار کلمۂ تمجید پڑھے۔ گناہ اس کے عفو ہو جائیں۔ اگرچہ جنگل کی

Marfat.com

ریت سے بھی زیادہ ہوں (جواہر خمسہ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب عاشورہ کو قریب صبح کی چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد خاتمہ آیۃ الکرسی اور اخلاص تین تین بار بعد فراغ کے سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جواہر خمسہ)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آٹھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے پچیس بار اخلاص پڑھے اور بعد فراغ کے درود شریف ستر بار و استغفار ستر بار پڑھے خدا تعالیٰ اس کے دل و زبان پر چشمے حکمت کے جاری کرے۔

عاشورہ کے دن کے نفل

جو شخص عاشورہ کے روز روزہ رکھے اور بوقت صبح غسل کر کے یہ تسبیح پڑھے۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَاءِ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِ اللّٰہِ نَجا بعد اسکے دو رکعت پڑھے۔ بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور دوسری میں آخر سورۂ حشر لَوْ اَنْزَلْنَا سے تا آخر اور بعد سلام کے درود اور یہ دعا پڑھے۔ یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا آخِرَ الْاٰخِرِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ اَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَتَخْلُقُ آخِرَ مَا تَخْلُقُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَعْطِنِیْ فِیْهِ خَیْراً وَلَّیْتَ فِیْهِ اَوْلِیَائِکَ وَاَنْبِیَائِکَ وَاَصْفِیَائِکَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَاءِ بِاَسْمَائِھِمْ مَا اَعْطَیْتَھُمْ فِیْهِ مِنْ کَرَامَتٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ

روز عاشورہ کی دیگر نماز

فرمایا جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ والشمس والضحیٰ واذا زلزلت اور اخلاص وفلق والناس بعد از فراغ سجدہ میں جا کر سات بارہ سورۂ کافرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سارے گناہ اس کے بخش دیتا ہے اور جو حاجت طلب کرے روا ہوتی ہے بعدہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَهٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَهٗ وَرَغِبَ فِیْکَ فَاَعْطَیْتَهٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَهٗ وَدَنٰی مِنْکَ فَاَدْنَیْتَهٗ اَللّٰھُمَّ مُدَّ بَعِیْتِیْ فِی الْخَیْرَاتِ بَلَاءً وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَاَسْئَلُکَ الْفَضْلَ فِی الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ مِنَ الْبَلَاءِ وَاَسْئَلُکَ حُسْنَ الْعَافِیَةِ

Marfat.com

فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور ستر بار پڑھے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اگلے پچھلے گناہ بخش جاویں۔

اس دن کی دیگر نماز

وہ یہ کہ چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ پچاس برس گذشتہ اور پچاس برس آئندہ کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ہزار محل جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

فائدہ: اس روز روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب ملتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نویں۔ دسویں۔ گیارہویں۔ تین دن روزہ رکھے (۲) عیال پر کھانے میں کشادگی کرے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا۔ مولا تعالیٰ اس کے دستر خوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا (۳) اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلاوے۔ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرا دے اس نے تمام امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ افطار کرا دیا۔ (۴) اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے۔ اس کیلئے ہر بال یتیم کے بدلے درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس دن کی بے شمار برکتیں ہیں جواہر غیبی و غنیۃ الطالبین کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ (من شاء فلیطالع)

نماز شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب حضرات امامین علیہما السلام کی ارواح مبارک کو بخش دے بہتر یہ ہے کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رکھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان کونین علیہما السلام دن قیامت کے شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ عاشورے تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہداء علیہ السلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ فرمایا خطا

Marfat.com

نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوائیں گے۔ اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہے۔ (جواہر غیبی)

سال کا دوسرا ماہ صفر ہے

یہ مہینہ نزول بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلا نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نولاکھ بیس ہزار بلا خاص ماہ صفر میں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سناوے۔ اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کو جنت سے اسی ماہ میں نکالا گیا۔ حضرت خلیل علیہ السلام اس ماہ آگ میں ڈالے گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام مبتلائے بلا اسی ماہ میں ہوئے حضرت یحییٰ زکریا و جرجیس و یونس و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب مبتلائے بلا اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت ہابیل بھی اسی ماہ میں شہید ہوئے۔ اس لئے شب اول اور روز اول ماہ صفر میں ہر مسلمان کو چاہئے کہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ بار سورۂ کافرون۔ دوسری میں اسی قدر اخلاص۔ تیسری میں اسی قدر فلق چوتھی میں اسی قدر سورۂ والناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ تو مولا تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا (راحت القلوب)

دیگر نماز

دوسری نماز اس ماہ میں یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کو غسل کرے۔ اور وقت چاشت کے دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے ساتھ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر بار یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور اس کے بعد یہ دعا ایک بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَرِّفْ عَنِّيْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ سُوْءِهٖ وَنَجِّنِيْ عَمَّا اَصَابَ فِيْهِ مِنْ نَحُوْسَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ يَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَيَا مَالِكَ النُّشُوْرِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (راحت القلوب وغیرہ)

Marfat.com

نماز آخری چہار شنبہ ماہ صفر

تمام سال کے دنوں سے یہ دن سخت تر ہے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وقت طلوع آفتاب چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا اعطینک الکوثر ستر بار اور سورۂ اخلاص وفلق و ناس پانچ پانچ بار پڑھے۔ بعد سلام یہ دعا پڑھے۔ مولا تعالیٰ اس کو کل بلا سے محفوظ رکھے دعا یہ ہے۔ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا غَدِیدَ الْمُحَالِ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ اکْفِنِیْ جَمِیْعَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفَضِّلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُکْرِمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فائدہ۔ کتب الاوراد میں ہے کہ جو شخص آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو الم نشرح اور والتین اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص ہر ایک کو اسی اسی بار پڑھے۔ عمر اس کی دراز ہو۔ فائدہ۔ اور اگر یہ سات آیۃ سلام کو لکھ کر پانی میں دھو کر پیئے ہر بلا سے محفوظ رہے۔ اس کو خاصیت ہفت سلام قرآنی بھی کہتے ہیں۔ (۱) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم (۲) سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ (۳) سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْم (۴) سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (۵) سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ (۶) سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدُوْنَ (۷) سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

فوائد حروف مقطعات

اگر آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو قبل از طلوع آفتاب حروف مقطعات لکھ کر پانی میں گھولے۔ اور چاندی کا چھلا اس میں سات دفعہ بجھا دے بعدہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی پر پہنے۔ انشاء اللہ بواسیر دفع ہو جائے گی اور اگر مصروع (مرگی والا) اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی پر پہنے۔ تو عارضہ صرع سے محفوظ رہے گا۔ اور جس عورت کو دردزہ ہو۔ تو انگشتری کو اس کی بائیں ران پر باندھیں۔ جلد خلاصی ہو۔ مجرب ہے۔ حروف مقطعات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ قٓ نٓ الٓمٓرٰ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰهٰ صٓ یٰسٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ (جواہر)

ماہ ربیع الاول کی نماز

پہلی رات میں بعد از نماز مغرب دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین بار

Marfat.com

سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد از سلام سو بار درود شریف پڑھے۔ دیگر نماز ربیع الاول تیسری تاریخ کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ طٰہٰ ویٰس پڑھے۔ اور ثواب اس کا بروح پاک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے۔

دیگر نماز: اکیسویں تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ مزمل ایک بار پڑھے بعد از سلام سجدے میں جا کر یہ دعا حضور دل پڑھے پھر جو چاہے دعا کرے قبول ہو۔ یَا غَفُوْرُ اِغْفِرْ وَالْغُفْرُفِیْ غُفْرِ غُفْرِکَ یَا غَفُوْر۔

ربیع الاول حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرس شریف کا مہینہ ہے۔ اور یہ ہی مہینہ آپ کی پیدائش مبارک کا بھی ہے۔ بارہ روز تک روح مبارک پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کے ثواب کا ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو۔ تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو ضروری بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پر فتوح حبیب اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچا دے۔ کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور ابی و امی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے۔ اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات کے مثل زندگی کے ہے۔ (جواہر غیبی وغیرہ)

فائدہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیات النبی ہیں۔ اپنے فدایوں کا درود شریف و سلام سنتے ہیں

فرمایا جو کوئی اس ماہ کی تمام تاریخوں میں درود مندرجہ ذیل کو ایک ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے۔ بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ" مَّجِیْدٌ" دوسرا درود شریف یہ ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ بار اس ماہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

Marfat.com

دیگر نماز

"کتاب الاوراد" میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے جب فارغ ہو۔ تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ' بارہ دن تک پس دیکھے گا جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں مگر بعد نماز عشاء کے ان کو پڑھا کرے۔ اور باوضو سویا کرے۔

نماز ماہ ربیع الثانی

اس ماہ کی پہلی پندرہویں انیسویں تاریخوں میں چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے۔ لکھی جاتی اس کیلئے ہزار نیکی اور محو ہوتی ہے ہزار بدی۔ اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں (جواہر غیبی)

دیگر نماز

چودھویں شب ربیع الاول میں چار رکعت نفل پڑھے بعدہ یہ اسم بے شمار پڑھے۔ یَا بُدُّوْحُ یَا بَدِیْعُ۔

دیگر نماز

پندرہویں تاریخ بعد چاشت کے چودہ رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اقراء سات بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے یہ اسم ساٹھ بار پڑھے۔ یَا مَلِیْکُ تَمْلِکُ بِالْمَلَکُوْتِ فِی مَلَکُوْتِ مَلَکُوْتِکَ یَا مَلِیْکُ

نماز ماہ جمادی الاول

اس ماہ کی پہلی رات کو چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا

Marfat.com

ہے۔اور نوے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔ (جواہر غیبی)

دیگر نماز

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس ماہ کی یکم تاریخ کو بیس رکعت پڑھتے تھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سو بار درود شریف پڑھے۔

دیگر نماز: اس ماہ کی پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ اول میں بعد فاتحہ کے سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ مزمل پڑھے۔

دیگر نماز: تیسری شب ماہ مذکور میں بقول بعض کے لیلۃ القدر ہے اس میں بیس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ قدر دس بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے صبح تک یہ اسم پڑھے یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِعَظْمَتِکَ وَالْعَظْمَۃُ فِیْ عَظْمَتِ عَظْمَتِکَ یَا عَظِیْمُ

دیگر نماز: ستائیسویں کو آٹھ رکعت بدو سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ والضحیٰ ایک بار پڑھے بعد فراغ کے استغفار بے شمار پڑھے۔

نماز و دعائے ماہ جمادی الثانی

اس مہینہ کی اول تاریخ میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ تیرہ بار پڑھے۔ ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔

دیگر نماز صدیق رضی اللہ عنہ کی

رسالہ فضائل الشہور میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ میں بارہ رکعت نفل ادا کرتے تھے۔ اس نماز کیلئے کوئی سورۃ خاص نہیں جو چاہے پڑھے۔

دیگر نماز: پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ بعد فراغ کے بیشمار استغفار پڑھے۔

دیگر نماز: دسویں تاریخ کو بارہ رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے سورۂ لایلاف ایک بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے سورۂ یوسف پڑھے۔ تاتمام سال تنگدست اور مفلس نہ ہو۔

Marfat.com

دیگر نماز: سلخ ماہ (آخری تاریخ) ماہ مذکور میں بعد از نماز مغرب چار رکعت نفل پڑھے۔ بعد سلام کے یَا شَمْعَلُوْنِیْ صبح تک پڑھتا رہے۔

دیگر نماز: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آخر عشرہ اس ماہ کے روزے رکھتے تھے۔ واسطے استقبال ماہ رجب کے اور ہر شب اس دس روز میں بیس رکعت نفل پڑھتے تھے۔ فقط

نماز و عبادت ماہ رجب

یہ مہینہ بڑی شان و عظمت کا ہے۔ تحفہ میں زیاد بن عمران نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رجب شریف کا چاند دیکھا کرتے تو دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا اِلٰى شَهْرِ رَمَضَان.

ایضاً

''خلاصۃ الاخبار'' میں ہے کہ مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَجَبٍ فَاغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ' جو رجب کی پہلی پندرھویں اور آخر روز میں غسل کرے۔ خارج ہوا اپنے گناہوں سے مثل اس روز کے کہ پیدا ہوا اپنی ماں سے دیگر اس ماہ میں پانچ شب افضل ایک اول ایک درمیان تین آخر کی۔ اول رات میں بعد نماز مغرب بیس رکعت دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پانچ بار اور بعد فراغ کلمہ طیب تیس بار پڑھے۔ اور بعد عشا دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ الم نشرح و اخلاص و فلق و ناس ایک ایک بار بعد فراغ کے کلمہ توحید و درود تینتیس بار پڑھے۔ پھر جو دعا کرے قبول ہو۔

دیگر نماز: اس ماہ کے اول میں جو شخص روزہ رکھے بند کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دروازے دوزخ کے اور وقت افطار دو رکعت پڑھے۔ آیۃ الکرسی و فلق و ناس ایک بار۔

فائدہ

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے ہر روز رجب میں بعد از نماز فجر ایک بار سورۂ یٰسین بخشے اللہ تعالیٰ پچاس برس کے گناہ اور نجات دے عذاب قبر سے۔

دیگر نماز: ''سرالاسرار'' میں مذکور ہے کہ رجب کے ہر جمعہ کو مابین (درمیان) ظہر و عصر چار رکعت بیک سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی سات بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار اور بعد سلام کے پچاس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ اور ایک سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمِ غَفَّارِ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارِ الْعُيُوْبِ وَعَلَّامِ الْغُيُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور سو بار درود شریف پڑھے۔ مقصد دلی برآوے۔ نیز ثواب حج وعمرہ و آزادی بردہ غلام کا پاوے۔

دیگر نماز: اس ماہ میں بروز اول اور تین روز آخر روزہ رکھے۔ اور قبل از عصر دو رکعت نفل پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص ایک ایک بار اور دوسری میں زلزلت و اخلاص و سورۂ ناس ایک ایک بار پڑھے۔ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ اور دوسرے برس تک فرشتے اس کی بخشش کیلئے دعا کیا کریں۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز: اس ماہ رجب میں تیس رکعت دس رکعت پہلے روز دس پندرھویں روز دس آخر پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف و سورۂ کافرون اور اخلاص تین تین بار اور ہر تین دونوں میں بعد از فراغ نماز کلمۂ توحید پڑھ کر پہلے روز یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ اور پندرھویں روز اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور آخر روز اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ الْاَمْجَادِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تمام آفات سے محفوظ رہے و جمیع حاجات دارین برآوین۔

دیگر نماز

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواجہ اویس قرنی سے لکھا ہے کہ اس مہینہ کی تیسری چوتھی پانچویں چودویں پندرھویں سلہویں اور تیسویں چوبیسویں پچیسویں کو روزہ رکھے ہر روز چاشت کے وقت غسل کرے۔ اور تا فراغ نماز صبح سے کلام کسی سے نہ کرے۔ اور بارہ رکعت تین سلام سے پڑھے۔ چار رکعت اول میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ انا انزلنا تین تین

Marfat.com

بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے ستر بار پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْیٌ" وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اور چار رکعت ثانی میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اذا جاء تین تین بار اور بعد از سلام کے ستر بار اِنَّکَ قَوِیٌّ" مُعِیْنٌ" وَاحِدٌ" ذَلِیْلٌ" بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور چار رکعت تیسری میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص تین تین بار اور بعد سلام کے ستر بار سورۂ الم نشرح پڑھے۔ پھر سینہ پر ہاتھ رکھ کر حاجت مانگے۔ ستر حاجات مرادیں پوری ہوویں (جواہر خمسہ) نماز لیلۃ الرغائب بھی اس ماہ مبارک میں ہوتی ہے۔ جس کا بیان گزر چکا ہے۔ فائدہ۔ اس ماہ کی ستائیس تاریخ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔

نماز و دعائے معراج شریف

ستائیسویں رات رجب کو بعد از نماز عشاء بارہ رکعت پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سو بار کلمہ تمجید اور سو بار درود شریف اور سو بار استغفار پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر جو دعا کرے قبول ہو۔ اور صبح کو روزہ رکھے بڑی فضیلت ہے۔

۲۷ تاریخ کی دیگر نماز

تحفے میں ہے۔ جو کو اس رات میں چھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سات بار اخلاص پڑھے۔ خدا تعالٰی اس کی حاجت پوری فرمائے۔ اور ثواب تین حج اور آزادی بردہ (غلام) وصدقۂ چاندی وسونا کا بوزن پہاڑوں کے پاوے۔

آخری جمعہ ماہ رجب کو بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیت الکرسی تین بار پڑھے۔ بعد سلام کے جو دعا کرے قبول ہو۔ اِهْدَاءُ الْکِتَاب

قُدِّمَ بِاِذْنِ خاص اِلٰی مَنْ هُوَا جَلّٰی مِنْ اَنْ یُّعْرَفَ وَاَعْلٰی مِنْ اَنْ یُّوْصَفَ

شعر:-

لَاَ یُدْرِکُ الْوَاصِفُ الْمَطْرِیْ خَصَائِصَهٗ
وَاِنْ یَّکُ سَابِقًا فِیْ کُلِّ مَا وَصَفَا

Marfat.com

گلزارِ شریعت

حصہ دوم

اِھْدَاءُ الْکِتَاب

قُدِمَ بِاذْنِ حاص اِلٰی مَنْ ھُوَ اَجْلٰی مِنْ اَنْ یُعْرَفَ وَاَعْلٰی مِنْ اَنْ یُوْصَفَ

شعر:

لَایُدْرِکُ الْوَاصِفُ الْمَطْرِیُ خَصَائِصَہٗ
وَاِنْ یَّکُ سَابِقًا فِیْ کُلِّ مَا وَصَفَا

ھو

میجر خان بہادر خانیزمان خان صاحب والئے ریاست امب

اَلَّذِیْ

یقدر العلم واھلہٗ ویحقق لہٗ ما یرجوہ فانما یعرف ذوالفضل من الناس ذووہ اعترافاً بِمَیْئلِہِ الطَّبْعِیْ اِلٰی نشر العلوم والمعارف بابتذال الطوارف والعوارف من جامعہ

ابوالفیض محمد عبدالرحمان غفرلہٗ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یا رب بقائے عمر تو باشد ہزار سال — لیکن بایں حساب بصد حشمت و جمال
سالی ہزار ماہ وماہے ہزار یوم — یوم ہزار ساعت و ساعت ہزار سال
سال و فال و مال و حال — اصل و نسل و تخت و بخت
باوت اندرھر دو گیتی برقرار و بردوام
سال خرم وفال نیکو مال وافر حال خوش
اصل ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

☆☆☆☆

Marfat.com

تقریظ از فاضل جلیل عالم نبیل

حضرت علامہ ابوالحسنات حکیم حافظ قاری سید محمد احمد صاحب قادری

(خطیب مسجد وزیر خان لاہور)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

میں نے گلزار شریعت مؤلفہ فاضل نوجوان واعظ خوش بیان حضرت مولانا ابوالفیض محمد عبدالرحمٰن صاحب سلمہٗ فاضل حزب الاحناف شاگرد رشید حضرت امام اہلسنت غواص بحر طریقت حضرت قبلہ و کعبہ والد ماجد نور اللہ مرقدہٗ کو دیکھا۔ اگرچہ یہ گلزار آٹھ سو اڑتالیس صفحوں پر منقسم تھا۔ تمام کی سیر و تفریح کیلئے ایک وقت کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کے طبقات چار حصوں پر منقسم تھے۔ ان میں اجمالی گشت کیا تو سب میں بڑی خوبی اس گلزار میں یہ پائی کہ ہر جزیہ کے پھول پر اس کے اصل باغ کا حوالہ درج تھا۔ یعنی ماخذ مسئلہ وضاحت سے درج پایا۔ جو عام تالیفات میں میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ کتاب فیض رسان مومنین ثابت ہوگی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کتاب کو مقبول عوام و خواص بنائے اور مولانا کے علم و عمل میں برکت دے۔ آمین بحرمۃ النبی الامین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم (فقیر قادری ابوالحسنات خطیب مسجد وزیر خان لاہور)

تقریظ عالم اجل و فاضل بے بدل مولانا مولوی ابوالفضل محمد عبدالحق صاحب مبلغ ریاست انب

سنی حنفی نقشبندی تلمیذ معدن اسرار حقیقی و مخزن اسرار تحقیقی بحر ذخار مولانا دیدار علی شاہ صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

احسان و منت اس قادر مطلق کو جس کی اطاعت موجب قربت ہے اور صلوٰۃ و سلام اس کے حبیب پاک سرور کائنات پر جس کی ثناء لیس وطہٰ بس ہے۔ اس کے بعد بر رائے ارباب فیاست وزکی مخفی و مستتر نہ رہے کہ کتاب گلزار شریعت اکثر میرے مطالعہ سے گزری بغایت دلچسپ دیدہ افروز کتاب ہے۔ حقیقت میں یہ کتاب اپنی فصاحت و بلاغت ظاہری و

Marfat.com

معنوی خوبیوں کے لحاظ سے اپنے اندر چند ایک جذبات لئے ہوئے گویا...... دریا کوزہ میں بند ہے ان خوبیوں اور کمالات کے لحاظ سے یہ کتاب دنیا کے صفحہ ہستی میں بہترین اور مقبول جرائد میں ایک خصوصی شان رکھتے ہوئے اپنے انتہائے محامد کے ساتھ صحائف آسمان پر جلوہ گر ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب وہ سنگ پارس ایاب ہے جس کے مشتاق و خواہان مردمان ہر ملک دیار میں ہیں۔ یہ کتاب ہر مبلغ واعظ و معلم مدارس و مساجد و صوفیان کرام و زاہدان و عالمان کیلئے ایک تحفہ بیش بہا ہے۔ جو ہر ایک کے پاس ہونا بلکہ ہر گھر میں ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مصنف صاحب نے اپنی علمی لیاقت سے جو کوشش وسعی کر کے ایسے مسائل کو ایک جگہ جمع کر کے ہر ایک کے فائدہ کیلئے آسانی اور سہولت بنا دی۔ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزا خیر اور اجر جزیل عطا فرما دے۔ فقط جررہ الراجی الی رحمۃ رب الفلق ابوالفضل المولوی الفاضل مبلغ ریاست انب سنی حنفی نقشبندی حفظہ اللہ من شر ما خلق۔

قاطن سہیکی ریاست انب

تقریظ از حضرت علامہ ابوالبشیر محمد مہر الدین صاحب مدظلہ'

مدرس حزب الاحناف ہند لاہور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے کتاب مسمی گلزار شریعت کو بعض مقام سے دیکھا جو کہ مولفہ حضرت فاضل جلیل عالم نبیل محقق اصول و فروع حامل منقول و معقول مولانا مولوی ابوالفیض محمد عبدالرحمٰن صاحب دامت فیوضہم شاگرد رشید تلمیذ سدید حضرت عالم زاہد عابد محقق مفسر محدث مجدد العصر امام اہلسنت قبلہ عالم مولانا مولوی محمد دیدار علی شاہ صاحب قدس سرہٗ ہے۔ کتاب کی تعریف اور اس کے مضامین انیقہ کا تذکرہ مختصر وہی ہے جو کہ بالاجمال فہرست کتاب ہذا میں درج ہے۔ زاید برآں یہ کہ یہ تصنیف لطیف تالیف عجیب ایک ایسے بڑے فاضل کی تحقیق انیق کا نتیجہ ہے۔ حق یہ ہے کہ مصنف علام زید مجدہٗ نے دریا کو کوزہ میں بھر کر عام پبلک کو اس احسان کا ممنون بنایا ہے۔ جس کا تذکرہ نطاق بیان سے باہر ہے کتاب کی ندرت اور بے نظیری کی کتاب خود دلیل ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب

بہرصورت جو کتاب ان فضائل پر مشتمل ہو۔ ضرورت ہے کہ کوئی مسلم اس سے بے

Marfat.com

پرواہ نہ ہو جیسے بھی ہو سکے اپنی دنیا اور عاقبت درست بنانے کیلئے کتاب کو خریدے۔ فقط

قطعہ تاریخ

چو بو الفضل کردہ مطالع کتاب   منور شدہ چشم ہم شد ثواب
پس او جست تاریخ آمد ندا   ہزار و صد ۳ و ۳ ہم پنجاہ

سال کا آٹھواں ماہ

نماز ماہ شعبان شریف

شعبان شریف بھی نہایت عظمت و فضیلت و شان والا مہینہ ہے۔ اس کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ ایک دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں تاکہ مشتے نمونہ از خروارے ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ماہ مبارک کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔ الشعبان شھری (شعبان میرا مہینہ ہے) اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان مبارک کے زیادہ شعبان کے مہینے سے روزہ نہیں رکھتے پس جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن پاک کے ہے۔ سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری فضیلت کے ہے تمام انبیاء علیہم السلام پر اور رمضان کی بزرگی مانند بزرگی خداوند کے ہے ساری مخلوق پر۔ لطائف (۱) رجب کا لفظ تین حروف سے مرکب ہے۔ ر ج ب سے مراد رحمۃ اللہ تعالیٰ ج سے جود ب سے برہ (اس کی مہربانی) (۲) رجب کا ایک نام صب ہے۔ صب کے معنی بہانے کے ہوتے ہیں۔ اس میں خداوند کریم کی رحمت بندوں پر بہائی جاتی ہے۔ اور اسی ماہ کا ایک نام اصم بھی ہے۔ اصم کے معنی بہرہ کے ہوتے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ماہ جب خداوند کریم کے دربار عالیہ میں جب حاضر ہوگا۔ تو مولا تعالیٰ بندوں کے اعمال کی بابت اسے سوال فرمائے گا۔ یہ چپ رہے گا تین بار سوال ہوگا۔ جواب

Marfat.com

نہ دے گا۔ چوتھی بار میں جواب دے گا۔ خداوندا تیرے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا نام الاصم رکھا ہے۔ میں نے تیرے بندوں کی اطاعت سنی اور گناہ نہ سنے۔ اس ماہ کا ایک نام رجم بھی ہے۔ کیونکہ شیاطین اس میں دفعہ کئے جاتے ہیں۔ تاکہ بندوں کو دکھ نہ دیں (۳) رجب تخم بونے کا مہینہ ہے۔ شعبان پانی دینے کا۔ اور رمضان فصل کٹائی کا تو فرمایا۔ جس نے طاعت کا تخم نہ بویا ہو رجب میں اور آنکھوں کا پانی نہ پلایا ہو شعبان میں وہ کیسے مولا تعالیٰ کی رحمت کی کٹائی کرسکتا ہے رمضان میں (۴) رجب بدن کو پاک کرتا ہے۔ اور شعبان قلب کو اور رمضان روح کو (۵) رجب واسطے سابقین کے ہے اور شعبان واسطے مقتصدین کے (میانہ چال چلنے والے) اور رمضان واسطے ظالمین کے (کتنا ہی ظالم نفس ہو لیکن رمضان میں خداوند کریم سے معافی طلب کرے۔ مولا تعالیٰ اسکو معافی دے دیتا ہے۔ (۶) رجب واسطے طلب معافی کے شعبان واسطے ستر عیوب کے اور رمضان واسطے تنویر القلوب (دلوں کو روشن کرنے کیلئے) (۷) عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مثال تمام سال کی مثل درخت کے ہے رجب کہ دن اس کے پتے ہیں۔ اور شعبان کے دن اس کا پھل ہے اور رمضان کے دن اس کے پھل چننے کے ہیں۔ (۸) فرمایا رجب مثل ہواؤں کے ہے اور شعبان مثل بادل کے ہے اور رمضان مثل بارش کے۔ (۹) رجب توبہ کا مہینہ ہے۔ اور شعبان محبت کا اور رمضان قربت (نزدیکی) کا تمام مہینوں میں نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) رجب میں ستر گنا اور شعبان میں سات سو اور رمضان میں ایک ہزار بدلہ ایک نیکی کا (واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع" عَلِیم") واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلئے مسلمانوں کو چاہیے کہ کثرت نوافل اور نمازوں روزوں سے ان مہینوں کو آباد رکھیں۔ (اللهم وفق المسلمین للاعمال الصالحه) (نزہۃ المجالس)

اس ماہ کی نماز کا بیان

شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

دیگر نماز اور قبل صبح کے وقت دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص سو

Marfat.com

بار پڑھیں اور رکوع وسجود میں بعد تسبیح معمولی کے یہ کہے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ نامۂ اعمال میں اس کے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس ہزار بدیاں دور کی جائیں۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز اس ماہ مبارک کی پندرہویں رات کی بہت بڑی فضیلت اور بزرگی ہے۔

حکایت عیسیٰ علیہ السلام حضرت روح اللہ علیہ السلام ایک پہاڑ پر گزرے آپ نے وہاں ایک پتھر نہایت سفید چمکدار دیکھا۔ اور اس پتھر کے ارد گرد پھر کر نہایت متعجب ہوئے۔ مولا تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیج کر فرمایا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات میں تجھے دکھاؤں۔ قال نعم (فرمایا ہاں) پس پتھر اٹھایا جس سے ایک آدمی نکلا جس کے ہاتھ میں عصا سبز تھا۔ اور وہاں ہی ایک انگور کا درخت دیکھا۔ پس کہا اس شخص نے یہ ہے رزق میرا ہر دن کا پس فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تم یہاں کتنے عرصہ سے عبادت میں مشغول ہو فرمایا چار سو سال سے پس عرض کیا عیسیٰ علیہ السلام نے یارب میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے اس سے افضل بھی کسی کو دنیا میں پیدا کیا ہو۔ پس فرمایا جناب باری تعالیٰ نے جو شخص شعبان کی پندرہویں رات کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی چار سو سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے لَيْتَنِىْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (افسوس کہ میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوتا۔ چنانچہ آپ کی یہ آرزو مقبول ہوئی اور آپ آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرما کر دنیا میں اسلام وعدل کو ترقی دیں گے) اسی طرح رجب کی فضیلت میں ایک قصہ نزہۃ المجالس میں نقل کیا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

ما بال دينك ترضى ان تدنه وثوبك الدهر مفسول من الدنس
ترجوا النجاة ولم مسلك طريقتها ان السفينة لا تجوى على اليس

لطیفہ: لفظ شعبان میں پانچ حرف ہیں۔ ش۔ ع۔ ب۔ ا۔ ن ش سے مراد شرف اور ع سے علو (بلندی) اور ب سے بر (احسان) اور الف سے الفت اور ن سے نور۔ پس یہ پانچ عطیہ اس ماہ میں مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کیلئے ہوتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس)

فرمایا تو رات میں مکتوب ہے۔ کہ جو کوئی شعبان میں یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون اس کیلئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار سال کی عبادت لکھتا ہے۔ اور ایک ہزار سال کے گناہ دور کرتا ہے۔ اور قیامت کے روز قبر سے

Marfat.com

اس طرح چمکتا ہوا نکلے گا۔ کالقمر لیلۃ البدر (جیسے چودھویں کا چاند) اور خدا کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (نزہۃ المجالس)
اترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی رحمت الٰہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے۔ اور بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹے اور بڑے ان کے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں۔ اور اس رات میں نیکوں اور بدوں کو مولا تعالیٰ بخشتا ہے۔ مگر سات آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں۔ (۱) جادوگر (۲) نجومی (۳) بخیل (۴) والدین کو تکلیف دینے والا (۵) شرابی (۶) فاعل اور مفعول (۷) نشہ کی چیزوں کا استعمال کرنے والا۔

دیگر نماز

جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ اور پندرہویں دن روزہ رکھے معاف کرے گا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے پچاس برس کے اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں تیس بار اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج اور عمرہ کا۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز فاطمہ رضی اللہ عنہا

آٹھ رکعت نماز نفل ایک سلام کے ساتھ ہدیہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا بھی اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فرمایا جو کوئی شعبان کے مہینے میں آٹھ رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح پرفتوح کو بخشے۔ اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہ رکھوں گی۔ جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔ (غنیۃ الطالبین وغیرہ)

دیگر نماز آخری جمعہ شعبان

جو کوئی آخر جمعہ ماہ شعبان کو درمیان مغرب وعشاء دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص دس بار وفلق وناس ایک ایک بار اگر شعبان

Marfat.com

کی دوسری تاریخ تک مرے باایمان رہے۔ (جواہر)

پندرھویں شب شعبان کو سو رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص دس دس بار پڑھے۔ (جواہر خمسہ)

حضرت خواجہ ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شب برات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ سو رکعت کا ثواب پائے۔ (جواہر خمسہ)

سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور قدس سرہ سے روایت ہے کہ شب برات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پندرہ بار وفلق و ناس سو بار پڑھے۔ ثواب بہت پاوے بعد از فراغ سجدے میں جاکر پڑھے۔ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّبِکَ لِسَانِیْ وَھٰذَا ذُلّنَا ظَاھِر "بَیْنَ یَدَیْکَ یَاعَظِیْمُ کُلِّ عَظِیْمٍ ن اغْفِرْذُنُوْبِیْ الْعَظِیْم فَاِنَّہٗ لَا اِلٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ غَیْرُکَ یَا عَظِیْمُ اَللّٰھُمَّ سَجَدَ وَجْھِیَ الْفَانِیْ لِوُجُوْدِکَ الْبَاقِیْ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ وَجْہِ خَیْرٍ لَکَ سَاجِد" اور یہ دعا پڑھے۔ اَغْفِرُو وَجْھِیْ فِی التُّرَابِ بِوَجْہِ سَیِّدِیْ بِوَجْہٖ جَسَدِیْ اَنْ یَّغْفِرَ الْوُجُوْہُ لَہٗ پھر بیٹھ کر درود اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِیًّا مِنَ الشِّرْکِ بَرِیًّا لَا کَافِرًا وَّلَا شَقِیًّا

فائدہ: اگر شعبان کی پندرھویں رات داہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں میں دو سلائی سرمہ لگائے۔ سال بھر آنکھ درد نہ کرے۔ اور نور بخوبی ہو۔

سال کا نواں مہینہ

اعمال ونماز رمضان المبارک کا بیان

فائدہ: عجائب المخلوقات جعفر بن صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پانچویں تاریخ رمضان گذشتہ کی۔ پہلی تاریخ رمضان آئندہ کی ہوگی۔ یعنی اگر گذشتہ رمضان شریف کی پانچویں تاریخ صحیح حساب سے بروز جمعہ ہو۔ تو آئندہ رمضان شریف کی اول تاریخ بروز جمعہ ہوگی۔ (جمعہ کے دن پہلا روزہ ہوگا) کہتے ہیں کہ ہم نے پچاس سال تجربہ کیا۔ صحیح پایا۔ (خاکسار کا دس سال سے تجربہ ہے جو بالکل درست اور ٹھیک نکلا ہے۔ لیکن اگر اس کا خلاف

Marfat.com

ہو جائے تو یہ کوئی حجت شرعی نہیں۔اسی پر عمل کیا جائے گا)۔

لطیفہ: لفظ رمضان کے پانچ حرف ہیں۔ ر۔م۔ض۔ا۔ ن فالراء رضوان اللہ تعالیٰ للمقربین ر سے مراد خداوند کریم کی رضا واسطے مقربین کے (والیم مغفرة اللّٰہ للعاصین) میم سے مولا تعالیٰ کی بخشش واسطے گناہگاروں کے۔ض سے فلاح کی ضمانت واسطے اطاعت کرنے والوں کے (والضا دضمان اللّٰہ للطائعین) الف سے الفت مولا تعالیٰ کی توکل کرنے والوں کیلئے (والا لف الفة اللّٰہ تعالیٰ للمتوکلین) نون سے عطاء فیض اللہ تعالیٰ کا واسطے صادقین کے (والنون نوال اللّٰہ للصادقین) (نزہۃ المجالس)

رمضان کا مہینہ سب مہینوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جیسا بیان ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں امت مرحومہ پر روزے فرض ہوئے۔ اگر کوئی شخص ابتدا آفرینش سے لے کر انتہا فرنیش تک متواتر پے در پے روزے رکھے جائے تو رمضان کے ایک روزے کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔اس ماہ کا نام توارت میں اطا تھا۔ اور انجیل میں طاب اور قرآن شریف میں رمضان۔حط اس لئے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے طاب اس لئے کہا کہ روزہ دار اس مہینے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔اور قربت بھی فرمایا۔ اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قربت یعنی نزدیکی ہوتی ہے۔اور رمضان ماخوذ ہے۔رمض سے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو۔پس اس مہینہ کی اول دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے۔اور دوسرے عشرہ میں مغفرت اور تیسرے میں دوزخ سے آزادی اور مناقب محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (۱) اول فراخی رزق (۲) زیادتی زرو مال (۳) جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عادت میں لکھا جاتا ہے (۴) کل اعمال نیک دو چند ہو جاتے ہیں۔ (۵) کل فرشتے آسمان و زمین کے روزہ دار کیلئے بخشش مانگتے ہیں۔ (۶) شیاطین بند کئے جاتے ہیں۔ (۷) دروازے رحمت کے کھولے جاتے ہیں۔ (۸) جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ (۹) ہر رات سات لاکھ گنہگار دوزخ سے رہا ہوتے ہیں۔ (۱۰) ہر جمعہ کی رات میں اس قدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں ۴۹ لاکھ (۱۱) آخر رات رمضان شریف کے تمام گناہ روزہ داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ (۱۲) ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ (۱۳) روزہ داروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

Marfat.com

(۱۴) تمام بدن روزہ داروں کا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (۱۵) روزہ داروں کو خوشنودی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے۔

اس ماہ مبارک کا ایک فرض دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ اور اس مہینے کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ثواب میں ہے۔ اس مہینے کے آخری عشرہ میں شب قدر بھی ہوتی ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی سب راتوں سے افضل ہے اترتے ہیں زمین پر جبرئیل علیہ السلام اور ان کیساتھ ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہیٰ میں رہنے والے ہوتے ہیں اس کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ گاڑتے ہیں اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر (۱) کعبہ شریف کے نزدیک (۲) روضۂ انور کے نزدیک (۳) مسجد بیت المقدس کے نزدیک (۴) طور سینا کی مسجد کے نزدیک پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ فرشتے پھیل جاتے ہیں۔ پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں ہوتی ہے۔ جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو۔ مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں (۱) کتا ہو (۲) سور (۳) شراب (۴) جنبی ہو حرام سے (۵) تصویر ذی روح ہو اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں۔ اور امت مرحومہ کیلئے استغفار کیا کرتے ہیں۔ اور تہلیل اپنے پروردگار کی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے۔ ایمان کے ساتھ اور بامید ثواب تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہین۔ سو نماز تراویح قیام اللیل میں داخل ہے۔ ان کے علاوہ اور جس قدر چاہے نفل پڑھے۔ خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا درجہ ہے۔ شب قدر میں جو جاگتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور وقت دعا کرنے کے آمین کہتے ہیں۔ اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی۔ (۱) ایک شرابی جو ہمیشہ شراب پیئے۔ (۲) والدین کی نافرمانی کرنیوالا (۳) قطع رحمی کرنے والا رشتہ توڑنے والا) (۴) جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے (حاسد) پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ تراویح و نیز دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کیا کریں۔

Marfat.com

شب قدر کی نماز

ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ انا انزلنا ایک بار اور اخلاص ۲۷ بار پس باہر آیا یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار محل جنت میں

دیگر نماز

فرمایا جو پڑھے دو رکعت شب قدر کو ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلنا ایک بار اور اخلاص تین بار اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا ثواب شب قدر کا۔ اور اس کے روزے قبول کرے گا۔ اور اس کو ثواب ادریس اور شعیب اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح وعلی نبینا علیہم السلام کا عطا کیا جائے گا۔ اور عطا کیا جائے گا اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر۔

دیگر نماز

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ۲۷ رمضان کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے انا انزلنا تین بار اور سورۂ اخلاص ۵۰ بار پڑھے۔ اور بعدہ سجدہ میں جاکر ایک بار کہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بعد اس کے جو دعا مانگے۔ قبول ہوگی۔ اور عطا کریگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمت اور کل گناہ اسکے بخشے جائیں گے اور شب قدر کی دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ فضائل اس ماہ کے بکثرت احادیث میں وارد ہیں لیکن بوجہ عدم وسعت مقام مختصر کیے گئے ہیں۔ کام کرنے والے کیلئے یہ ہی بس ہے۔

فائدہ

شب قدر کے متعلق بعض احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ رجب شریف میں ہوتی ہے۔ چنانچہ قدرے بیان کیا گیا ہے بعض دیگر حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ کہ شعبان کی

Marfat.com

پندرہویں شب شب قدر ہے۔ بعض احادیث میں رمضان شریف کے اول عشرہ میں ہونا بیان فرمایا ہے۔ بعض میں ثانی عشرہ میں اور زیادہ تر احادیث آخری عشرہ رمضان شریف میں وارد ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہوتی ہے۔ مثلاً ۲۱۔۲۳۔۲۵۔۲۷۔۲۹۔ لیکن خصوصاً ۲۷ تاریخ کے متعلق بکثرت احادیث ارشاد ہوئی ہیں۔ (اسکا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس میں شک تھا) آپ کو قطعی کوئی شک نہ تھا۔ بلکہ آپ نے خود شب قدر کو معائنہ فرمایا۔ ہمارے لئے اس واسطے شب قدر کی تعین نہیں اور خاص طور سے نہیں بتایا کہ فلاں روز ہوتی ہے تاکہ بوجہ بھروسہ شب قدر کے دیگر شبوں (راتوں) کو بے قدر نہ کر دیا جائے۔ تمام سال میں اس کی تلاش میں یاد خدا ہوتی رہے۔ تاکہ رفع حجاب ہوکر باعث مشاہدہ ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شب قدر کی تلاش گناہگاروں کیلئے فرض ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر کا ہونا محض گناہگاروں کیلئے ہے۔ ورنہ بندگان خدا کیلئے ہر شب شب قدر ہی ہے۔

ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

بہرصورت غلبہ ۲۷ تاریخ کو ہے۔ جیسا کہ سورۂ قدر میں لفظ لیلۃ القدر سے ظاہر ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ تین بار آیا۔ اور ہر لفظ میں ۹ حروف ہیں۔ جو باہم جمع کرنے سے ۲۷ ستائیس ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کلمہ "ھی" ۲۷ ہے جو دلالت کرتا ہے کہ یہی شب قدر پس ان اشارات قرآنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ شب قدر ستائیسویں ہی شب ہے۔ (خانیہ جواہر خمسہ)

فائدہ: اول رات رمضان شریف میں نماز عشاء کے فرضوں میں سورۂ انا فتحنا پڑھے۔ تمام سال ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اور آخر شب آسمان کی طرف منہ کرکے بارہ بار یہ کہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ بہشت بریں اور نعمت بے قیاس پائے۔

دیگر نماز ۲۷ شب کی

بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ انا انزلنا تین بار اور اخلاص دس بار بعد فراغ کلمہ تمجید سو بار پڑھے۔

Marfat.com

دیگر نماز ۲۷ شب کی

کتاب ریاحین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ستائیسویں رات رمضان کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں انا انزلنا ایک بار اور اخلاص سو بار اور بعد از سلام سو بار درود پڑھے۔ ثواب عظیم ملے۔

نماز آخر ماہ رمضان

آخر رات رمضان کو بعد تراویح کے دس رکعت نفل پڑھے۔ اور بعد فراغ ایک بار یہ پڑھے۔ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا رَحْمَانُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَصِیَامِیْ وَقِیَامِیْ تمام گناہ عفو ہوں۔

سال کا دسواں ماہ

نماز شوال

حدیث شریف میں وارد ہوا کہ پہلی رات شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخش دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے اور اگر رکھو تم روزے شوال میں بھی تو دے گا تم کو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دے گا۔ ایسا مکان کسی کو مگر اسی شخص کو جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب تمام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور جگہ پائی اس نے جنت میں ساتھ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیسری حدیث میں آیا ہے جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے۔ اس نے تمام سال کے روزے رکھے۔ اور ثواب ملتا ہے چالیس شہیدوں کا۔ بدر کے شہیدوں میں سے وغیرہم۔ بہت احادیث بکثرت وارد ہوئیں ہیں۔

Marfat.com

نماز کا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اول رات شوال میں یا دن میں بعد از نماز عید کے چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھے۔ پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے آٹھوں دروازے جنت کے اور بند کردے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

دیگر نماز

کہ پڑھے شوال میں آٹھ رکعت رات میں یا دن کو۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کلمہ تمجید اور استغفار پڑھے۔ ستر بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے دروازے رحمت اور دروازے حکمت کے اس کے دل میں اور بنا دے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہوگا اس سے بڑا مکان کسی کا اور روا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں (ھکذا فی رسالۃ فضائل الشھور نقل از رکن الدین)

دیگر نماز

بعد نماز عید الفطر گھر میں جا کر چار رکعت نفل پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح ایک ایک بار پھر سب رکعتوں میں بعد ان سورۂ کے ۲۱، ۲۱ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ (جواہر خمسہ)

اول رات میں چوبیس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف والشمس الھکم التکاثر کافرون وسورۂ اخلاص ایک ایک بار اور بعد سلام کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قوۃ اِلَّا بِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے تمام گناہ معاف ہوں۔ (جواہر خمسہ)

چھٹی تاریخ شوال کو چھ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ کافرون

Marfat.com

ایک ایک بار بعد از سلام سو بار درود شریف پڑھے۔

فائدہ: عشرہ شوال (دہایہ آخر) میں ہر روز فاتحہ شریف پچاس بار پڑھے۔ ثواب ختم قرآن کا ہو۔ اور تمام سال اعمال نامہ میں کوئی گناہ نہ لکھا جائے۔

سال کا گیارہواں ماہ

نماز ذیقعدہ

حدیث شریف میں وارد ہے جو کوئی روزہ رکھے۔ ایک دن ذیقعدہ کے مہینہ میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے اوپر ہر ساعت کے ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد کرنے غلام کا۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینے کو کہ یہ اول مہینہ ہے مہینوں حرام سے تیسری میں وارد ہے کہ اس مہینے کے اندر ایک ساعت کی عبادت بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے چوتھی میں وارد ہے کہ اس مہینہ میں دوشنبہ (پیر) کے دن کا روزہ افضل ہے ہزار برس کی عبادت سے۔

نماز کا بیان

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اول رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تینتیس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو اس کیلئے مولا تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سرخ کے بنادے گا۔ اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے۔ الخ

دیگر نماز

فرمایا کہ ہر رات ذیقعدہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا۔ ثواب ہر رات کو ایک شہید کا اور ایک حج کا۔

فرمایا جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینے کے چار رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ

Marfat.com

اکیس بار اخلاص پڑھے لکھتا ہے مولا تعالیٰ اس کے واسطے ثواب حج اور عمرہ کا۔

فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینے میں سو رکعت پڑھے۔ بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو اس نے ثواب بے انتہا پایا۔ (رسالہ فضائل الشہور)

فرمایا اول رات ذیقعدہ میں تیس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اذا زلزلت ایک بار بعد از فراغ عمّ ایک بار پڑھے۔

نویں ذیقعدہ میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ مزمل ایک ایک بار بعد سلام سورۂ یسین ایک بار پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پچیسویں رات ذیقعدہ کو بیداری کرے اور ہزار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ دس دس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ خدا تعالیٰ ستر ہزار گناہ بخشے اور شر شیطان سے محفوظ رکھے۔

آخر ماہ ذیقعدہ میں بعد از چاشت دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ قدر تین تین بار اور بعد سلام گیارہ بار درود شریف دس بار فاتحہ شریف پڑھے۔ اور سجدہ میں جا کر جو دعا کرے قبول ہو۔ (یہ چار نمازیں جواہر خمسہ سے نقل کی گئی ہیں)

سال کا بارہواں ماہ

نماز ذی الحجہ

اس ماہ مبارک کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہے بوجہ اقتصار مقام اختصار کیا جاتا ہے تاکہ مشتے نمونہ ازخروارے ہو جائے اور حریص عبادت کیلئے یہ بھی بہت ہیں۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن دس دن ذی الحجہ کے ہیں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان شریف ہے۔ اور سب سے زیادہ از روئے حرمت و عزت کے ذی الحجہ ہے۔ اس ماہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خالص دوستی پائی۔ پھر اپنا مال مہمانوں کیلئے اور اپنی جان آگ کیلئے اور اپنا بیٹا قربانی کیلئے اور اپنا دل رحمٰن کیلئے خرچ کیا۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینے کا برابر ہے ایک سال کے روزوں کے اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینے کی دس راتوں میں برابر ہے ثواب میں شب قدر کے پس بہت کرو اس مہینے میں تمجید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر یہ مہینہ و جوب ادائے حج کا ہے۔ فرمایا جو اول دن ماہ ذی الحجہ کے روزہ رکھے۔ گویا اس نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت (۲) اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے۔ گویا اس نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کی دو ہزار برس (۳) اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے آزاد کئے۔ (۴) اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ (۵) اور پانچویں دن کا روزہ رکھے تو ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے۔ (۶) اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کی برابر ہے۔ (۷) اور ساتویں دن روزے رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں۔ اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والوں پر آٹھوں دروازے جنت کے کھل جائیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مغنی (گویا) تھا کہ دوست رکھتا تھا۔ راگ کو وہ شخص جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے آمادہ کیا تجھے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ عبادت اور حج کے دن ہیں۔ میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرے لئے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے۔ ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدیہ بھیجے اور سو گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کیا جائے ثواب ہے۔ پھر جب یوم الترویہ (آٹھواں دن) ہوگا۔ تیرے لئے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کئے جائیں ثواب ہے۔ پس جب عرفہ کا دن (نواں) ہوگا۔ تیسرے لئے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی

Marfat.com

اول دن ذی الحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اس نے چھتیس ہزار قرآن ختم کیے۔ اس طرح ان دنوں میں نوافل نمازوں کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اول رات ذی الحجہ میں چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص ۵ بار پڑھے تو لکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ثواب بیشمار عطا کرے گا۔

دیگر نماز: فرمایا جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے مقام علیین میں اور لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا۔

دیگر نماز: اور اگر کوئی اس مہینے کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت پڑھے۔ اور بعد فاتحہ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور فلق اور ناس ایک ایک بار بعد فراغ نماز کے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ ذِیْ الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِیْ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالِ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ پھر جو چاہے دعا کرے۔ اس کیلئے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت وعزت والے کا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جو دعا مانگے گا۔ اس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اس ترکیب کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا۔ اور اس سے ہر برائی مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کیے جا۔

جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینے میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْمُبِیْنُ اور پھر دس بار درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ (راحت القلوب وغیرہ)

Marfat.com

نماز ترویہ

ساتویں و آٹھویں ذی الحجہ کو چھ رکعت پڑھے۔ چار رکعت بیک سلام اول میں بعد فاتحہ والعصر دوسری میں لایلاف تیسری میں کافرون چوتھی میں اذا جاء ایک ایک بار اور دو رکعت بیک سلام ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین بار ثواب عظیم پائے۔ (جواہر خمسہ)

نماز شب عرفہ

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف اخلاص ایک بار یا تین بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کرے گا۔ اور جنت میں اس کیلئے یاقوت سرخ کا مکان بنایا جائے گا۔

دیگر نماز شب عرفہ

شب عرفہ کو دو رکعت پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی سو بار دوسری میں سورۂ اخلاص سو بار پڑھے۔ بخشے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ

دیگر نماز شب عرفہ

جو کوئی نویں رات ذی الحجہ میں دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف کے سورۂ انا انزلنا تین تین بار اور سورۂ اخلاص ۲۱ بار بعد فراغ ستر بار درود و استغفار پڑھے بہت ثواب پائے۔ (جواہر خمسہ)

نماز روز عرفہ

عرفہ کے دن درمیان ظہر و عصر کے چار رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ بڑا ثواب پائے۔

Marfat.com

نماز شب عید الضحیٰ

جو کوئی عید الضحیٰ کی رات میں جس کی صبح عید ہوتی ہے۔ بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا ستر برس کی عبادت کا۔

دیگر نماز شب نحر

جو کوئی اس رات میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص ایک بار فلق ایک بار ناس ایک بار بعد سلام کے ستر بار کلمۂ تمجید اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے تمام گناہ اس کے۔

دیگر نماز شب عرفہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس رات میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص پانچ پانچ بار پڑھے۔ اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

نفل نماز بعد از نماز عید الضحیٰ

دسویں تاریخ کو بعد از نماز عید الضحیٰ گھر میں چار رکعت جو کوئی ادا کرے اول رکعت میں بعد فاتحہ شریف سبح اسم ایک بار دوسری میں والشمس ایک بار تیسری میں واللیل ایک بار چوتھی میں والضحیٰ ایک بار پس پایا اس نے ثواب تمام کتابوں آسمانی پڑھنے کا۔

دیگر نماز روز نحر

فرمایا جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل گھر آ کر پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ والشمس پانچ بار پڑھے۔ تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پایا ثواب اس نے بدلے میں ہر بال قربانی کے۔

Marfat.com

دیگر نماز روز نحر

صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کوئی فقیر ہوئے۔ اور توفیق قربانی کی اس کو حاصل نہیں ہے۔ تو کیا کرے فرمایا کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ کوثر تین تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔

فائدہ

دسویں تاریخ عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور عید الضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ مارا اور تمام گناہ اس کے معاف ہو گئے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی بروز عید (نئے) کپڑے بدلے اور پرانے کپڑے کسی فقیر مسکین کو صدقہ دے دے۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلے نوری اس کو پہنائے گا۔ اور وہ لواء حمد (جھنڈے) کے زیر کھڑا ہوگا۔ اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین وغیرہ)

نوافل ہفتہ کا بیان

شب شنبہ کے نوافل: جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشا کی بارہ رکعت پڑھے اور پڑھے ان میں جو چاہے۔ اور بعد از سلام درود شریف ایک سو گیارہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتا ہے۔ اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور عورت پر صدقہ اور یہود کے دین سے بیزار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے۔ (غنیۃ الطالبین و جواہر خمسہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل از احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

نوافل روز شنبہ (ہفتہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ سوائے اوقات مکروہ کے (طلوع استواء غروب) جس وقت چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ کافرون تین بار پڑھے بعد از فراغ آیۃ الکرسی پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے۔ اس کیلئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے۔ اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے (رسالہ فضائل الشہور والایام)

نوافل شب یکشنبہ (اتوار) کی رات کی نماز

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے یکشنبہ (اتوار) کی رات میں تیس رکعت نفل نماز اور پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچاس بار اور فلق ایک بار اور ناس ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو بار اپنے اور اپنے ماں باپ کے واسطے پڑھے۔ اور درود شریف سو بار پڑھ کر لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم پڑھے اور کہے اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمُوسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تو اس کیلئے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے برابر ثواب ہے اور اس کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائے گا اور مولا تعالیٰ پر حق ہے کہ جنت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اس کو داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین اور رکن الدین)

نوافل روز یکشنبہ (اتوار)

اتوار کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تمام رکوع تا ختم سورۂ بقر ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن کو ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے نیکیاں بعدد نصرانی مرد و نصرانیہ

Marfat.com

عورت کے لکھتا ہے۔ اور اس کو بہت ثواب عطا کرے گا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دے گا۔

دیگر نماز بروز اتوار کی

فرمایا جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے۔ کہ اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ آلم سجدہ دوسری میں بعد فاتحہ سورۂ ملک پڑھ کر تشہد کرے اور سلام پھیر دے پھر کھڑا ہووے اور بعد فاتحہ دونوں رکعتوں میں سورۂ جمعہ پڑھے اور بعد سلام کے اپنی حاجت مولا تعالیٰ سے طلب کرے اللہ اس حاجت کو قبول فرما کر ادا کرے گا۔ اور نگاہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو تمام آفتوں اور دشمنوں اور حاسدوں سے (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز بروز اتوار

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ سبح اسم ایک بار پڑھے۔ ثواب ختم قرآن اور جملہ کتب سماوی کا ملے۔ (جواہر خمسہ)

نوافل شب دوشنبہ (پیر کی رات کے نوافل)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے۔ پیر کی رات میں چار رکعت نفل پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص دس بار دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورۂ اخلاص و استغفار و درود شریف پچھتر پچھتر بار پڑھے۔ پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔ حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے۔ اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے۔

دیگر نماز شب دوشنبہ

حضرت ابی امام باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی پیر کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از

Marfat.com

فاتحہ سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ اور بعد از سلام آیۃ الکرسی پندرہ بار اور استغفار پندرہ بار تو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت سے اگرچہ ہو وہ اصحاب دوزخ سے اور تمام گناہ ظاہر کے اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک آیت قرآنی کے بدلے کہ جو نماز میں پڑھی ہے۔ اس کیلئے ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہے۔ اور اگر آئندہ پیر تک مر جائے تو شہید مرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز دوشنبہ (نوافل بروز پیر)

جو کوئی پیر کے دن دو رکعت پڑھے بوقت بلند ہونے آفتاب کے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص ایک بار سورۃ الفلق ایک بار سورۃ والناس ایک بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے استغفر اللّٰہُ ربی من کل ذنب وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ دس مرتبہ پڑھے۔ تمام گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز بروز پیر

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی پڑھے دوشنبہ کو بارہ رکعت بعد طلوع آفتاب کے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور بعد سلام سورۃ اخلاص و استغفار بارہ بارہ پڑھے۔ تو پکارا جاوے بروز قیامت کہ ثواب اپنا خدا تعالیٰ سے لیں ہزار حلے اور تاج نور کے عطا ہوں۔ اور سو فرشتے استقبال کر کے جنت میں لے جائیں۔

نوافل شب سہ شنبہ (منگل کی رات)

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ النصر پانچ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دے گا جس کی کشادگی زمین سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز شب منگل

تحفہ میں ہے بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص

Marfat.com

تین تین بار بڑا ثواب پاوے۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز شب منگل

فرمایا کہ منگل کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ الاخلاص وفلق والناس دس دس بار اور بعد سلام کے سو مرتبہ درود و استغفار پڑھے۔

دیگر نماز شب بدھ

فرمایا سولہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تیس بار شفاعت کرے اپنے اہل سے ستر آدمی کی۔ (جواہر)

نوافل روز چہار شنبہ (بدھ)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جو کوئی بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب یعنی بعد از نماز اشراق کے پڑھے۔اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار سورۃ فلق سورۃ والناس تین بار پڑھے۔تو ندا کرتے ہیں اس کو فرشتے نزدیک عرش کے کہ اے بندہ خدا اچھا پکڑا تو نے اس عمل کو پس تحقیق بخش دیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے۔تجھ سے عذاب قبر کو اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور دور کرے گا قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو اور اس دن اس کا عامل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔

نوافل شب پنجشنبہ

درمیان مغرب و عشاء دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی پانچ بار اور تینوں قل (اخلاص' فلق' والناس) پانچ پانچ بار بعد فراغت پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ هٰذَا لِوَالِدَیَّ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا ثواب اس کا اپنے ماں باپ کو بخشے حق والدین ادا ہو۔ اگرچہ اس کے والدین ہوں دنیا میں اس سے ناراض اور عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا۔ (غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

نوافل روز پنجشنبہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر وعصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری میں سورۂ اخلاص سو مرتبہ اور بعد فراغت درود شریف سو بار تو عطا کرے گا اللہ اس کو ثواب مثل روزہ رکھنے والوں رجب وشعبان اور رمضان کے اور ہوگا واسطے اس کے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے اور لکھا جاتا ہے نزدیک اللہ کے ایمان والا اور دی جاتی ہیں اس کو نیکیاں بعدد مومنین کے (غنیۃ الطالبین)

نوافل شب جمعہ

فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب وعشا کے بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ تو گویا اس نے بارہ سال تک خدا تعالیٰ کی عبادت کی جس کے دنوں میں روزہ اور راتوں کو قیام کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز

بعد فرض وسنت عشاء کے دس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص و سورۃ فلق سورۃ والناس ایک ایک بار پڑھے۔ ثواب بے انتہا ہے۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز شب جمعہ

تحفہ میں ہے کہ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ ستر بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔ اور بعد از سلام ستر بار استغفار پڑھے۔ (جواہر)

دیگر نماز شب جمعہ

فرض وسنت عشاء پڑھ کر دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف

Marfat.com

سورۂ اخلاص دس دس بار (سورۃ الفلق سورۃ والناس) ایک ایک بار بعد سلام کے وتر پڑھے اور سو رہے پہلوئے راست (دنی طرف) اپنے کے قبلہ کی طرف منہ کر کے تو گویا اس نے زندہ کیا شب قدر کو اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز جمعہ

جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے۔ اول تو اس دن اشراق کی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو سو نیکی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہے۔ اور دو سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی چار رکعت نفل بعد اشراق کے پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کو چار سو درجے جنت میں عطا ہوں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا اگر آٹھ رکعت پڑھے۔ تو اس کو درجہ اعلیٰ جنت میں دیا جائے گا۔ اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا اگر بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے تو دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دو ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا جو کوئی درمیان ظہر و عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار پچیس بار سورۂ فلق اور ایک بار سورۃ والناس اور دوسری میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص ایک بار اور سورۂ فلق بیس بار سورۃ والناس ایک بار اور بعد سلام کے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پچاس بار تو یہ شخص نہ مرے گا۔ جب تک اپنے آپ کو جنت میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو جنت میں نہ دیکھے گا۔ (رکن الدین)

Marfat.com

دیگر نماز روز جمعہ

مضمرات میں لکھا ہے کہ جمعہ کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص گیارہ بار بعد سلام کے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے خدا تعالیٰ ایمان اس کا آخر تک قائم رکھے۔

دیگر نماز روز جمعہ

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ حضور میں گاؤں میں رہتا ہوں۔ ہمیشہ حاضر خدمت اقدس نہیں ہو سکتا (جمعہ پڑھنے کیلئے) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اعرابی جس وقت کہ ہوئے دن جمعہ کا پس پڑھ تو وقت بلند ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز نفل اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورۂ فلق ایک بار اور دوسری میں سورۂ والناس ایک بار پھر بعد سلام کے آیۃ الکرسی سات بار پڑھے۔ پھر پڑھ تو آٹھ رکعت چار چار رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ کافرون ایک بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار بعد از فراغت نماز لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ستر بار اے اعرابی قسم ہے مجھ کو اس کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے نہیں کوئی بندہ مومن اور مومنہ سے کہ پڑھتا اس نماز کو روز جمعہ کے جس طرح میں کہتا ہوں۔ مگر میں ضامن ہوں۔ اس کیلئے جنت میں لے جانے کا اور بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو اس کے اٹھنے سے پہلے مگر ہوں وہ مسلمان اور پاک ہوں شرک سے اور ندا کرتے ہیں اس کو فرشتے عرش کے نیچے کہ اے بندے خدا کے بخش دیا تجھ کو خدا تعالیٰ نے (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز روز جمعہ

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے (سوائے اوقات مکروہ کے) پڑھ سکتا ہے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ کوثر پندرہ بار۔ بعد از نماز

Marfat.com

درود شریف سو بار پڑھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْاتِ وَیَاسَامِعَ الْاَصْوَاتِ وَیَامُحْیِ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاجْعَلْ لِّیْ خَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِمَّا اَنَا فِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ یَا اَرْحَمَ الْعَطَا یَا وَیَا غَافِرَ الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ" قُدُّوْسٌ" رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ تو اللہ اس کی ان نمازوں فائتہ کا جن کے عدد معلوم نہیں کفارہ کر دے گا۔

نماز حافظہ کا بیان

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس فرمایا بابی انت وامی (میرے والدین آپ پر نثار ہوں) میرے سینے سے قرآن شریف فوراً نکل جاتا ہے۔ (بھول جاتا ہوں) پس مجھے کوئی قدرت نہیں رہ جاتی اوپر قرآن شریف کے پس فرمایا ان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابا الحسن کیا پس میں سکھاؤں تجھے چند کلمے کہ نفع دے اللہ تجھے ساتھ ان کے اور اس شخص کو جس کو تو تعلیم دے ان کی اور ثابت رہے تیرے سینہ میں جو کچھ تو نے سیکھا ہو۔ پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے ہاں اے رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم پس سکھائیں آپ مجھے وہ کلمات فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبکہ ہووے رات جمعہ کی پس اگر تجھے طاقت ہو تو قیام کر تہائی رات آخر میں کیونکہ یہ ساعت مشہود ہے۔ اور اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ پس اگر تجھے طاقت نہ ہو قیام آخر رات کی پس قیام کر تو درمیان حصہ رات میں اور اگر طاقت نہ ہو قیام درمیان رات کی تو قیام کر رات کے اول حصہ میں پس پڑھ تو چار رکعت نماز نفل پہلی میں بعد فاتحہ شریف سورہ یسین دوسری میں بعد فاتحہ حٰمٓ الدخان تیسری میں بعد فاتحہ الم تنزیل سجدہ اور چوتھی میں بعد فاتحہ سورہ الملک پس بعد فراغ نماز کے تو تعریف کر خدا کی اور اچھی تعریف کر اور درود پڑھ اوپر میرے اور بہت عمدہ پڑھ تو درود شریف کو اور اوپر سب انبیاء علیہم السلام کے درود پڑھ تو اور مومنین اور مومنات کے استغفار پڑھ تو اور وَلِاِخْوَانِ الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پہلے کے سب مسلمان بھائیوں کیلئے) پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھ تو اللھم

Marfat.com

ارحمنی تبرک المعاصی ابداً ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموت والارض ذالجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام (لا تقصد) اسئالک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تعسل بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تغسل بہ بدنی وانہ لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یوتیہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فرمایا اے ابا الحسن کرتو اس طرح تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تجب (تجھے جواب دیا جائے گا) ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے بھیجا مجھے برحق نبی نہیں خطا کرے گا مومن کبھی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پس قسم خدا کی نہ ٹھہرے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر پانچ دن یا سات دن یہاں تک کہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مثل اسی مجلس کے پس کہا اے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک میں قبل ازیں نہ لیتا تھا۔ مگر چار آیتیں اور مثل ان کے اور جب میں ان کو پڑھتا اوپر نفس اپنے کے تو فوراً بھول جاتیں اور اب میں پڑھتا ہوں چالیس آیتیں کچھ زیادہ پس جب یاد پڑھتا ہوں ان کو تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میرے سامنے ہے۔ اور بیشک میں سنتا تھا حدیث اسی طرح اور یاد نہ رہتی تھی لیکن آج کے دن میں بہت احادیث یاد کرتا ہوں۔ جب میں ان کو دہراتا ہوں تو کوئی حرف نہیں چھوڑتا ہوں۔ پس اس وقت حضور نے فرمایا علی سے تو مومن ہے اے علی قسم ہے رب کعبہ کی۔ (رواہ الترمذی جلد۲) ابواب الدعوات ص۹۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

نماز ضغطۂ قبر

یہ نماز دو رکعت ہے یہ نماز جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ بار سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھے۔ مولا تعالیٰ عذاب قبر کی آسانی فرمائے گا۔

(راحت القلوب)

Marfat.com

نماز سراج القبر

نماز سراج القبر بعد نماز مغرب دو رکعت بہ نیت نماز سراج القبر ادا کرے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اس کی بہت فضیلت ہے۔ مولا تعالیٰ اس کی قبر میں روشنی کرے گا۔

سوال منکر نکیر سے بے خوف کرنے والی نماز

جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ مولیٰ تعالیٰ آسانی کرے گا۔

نماز برائے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ چھ رکعت نماز درود و سلام پڑھے۔ رکعت اول میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۃ والشمس سات بار دوسری میں فاتحہ ایک بار اور سورۃ واللیل سات بار تیسری میں فاتحہ ایک بار اور سورۃ والضحیٰ سات بار چوتھی میں فاتحہ ایک بار الم نشرح سات بار پانچویں میں فاتحہ ایک بار سورۃ والتین سات بار چھٹی میں فاتحہ ایک بار اور انا انزلنا سات بار پڑھے۔ اور دعا کرے اور سورہے انشاء اللہ تعالیٰ جس کی زیارت چاہے میسر ہو۔

دیگر نماز برائے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھے دیکھا ایمان کے ساتھ حرام ہوئی اس پر آتش دوزخ اور مجھ کو خواب میں دیکھنا بمنزلہ بیداری میں دیکھنے کے ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ امام عمرو بن حفص کو محمد بن عبداللہ تمیمی نے اپنی وفات کے وقت یہ نماز تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ میں نے خانہ کعبہ کے قریب خضر علیہ السلام سے سیکھی تھی۔ یعنی بعد از نماز مغرب تا عشا نفل پڑھتا رہے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ اور بعد از فراغ نماز عشاء دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از

Marfat.com

فاتحہ شریف سات بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام سات بار درود شریف اور اسی قدر کلمۂ تمجید بعدہٗ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ سہ بار یَا اَللّٰہُ سہ بار پھر پاک جگہ پہلوئے راست پر رو بقبلہ درود شریف پڑھتا ہوا سو رہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ زیارت میسر ہو۔

تنبیہ

بعض لوگ فرائض ادا کرنے سے ہمیشہ کیلئے پہلو تہی کرتے ہیں اور جب اس قسم کے نوافل نمازیں ان کی نظر سے گزرتی ہیں۔ تو فوراً پڑھنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ اول فرائض سے بری الذمہ ہو جاویں بعد کو اس قسم کی نمازیں پڑھنے کیلئے آمادہ ہوں۔ ورنہ حاجت برآری کی زیادہ امید نہ رکھیں۔ اور بصورت دیگر ناکامیابی پر اپنا قصور سمجھیں خصوصاً تارک الصلوٰۃ از روئے صحیح حدیث خنزیر اور کتے سے بھی بد ہے (مفصل حدیث بیان ہو چکی ہے) اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے شرم و حیا کرنا چاہیے۔

دیگر نماز برائے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اگر کوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کرنا چاہے یا جمیع ارواح مومنین سے شرف ملاقات حاصل کرنا چاہے تو چاہیے کہ شہر کے باہر کنارہ دریا پر جا کر غسل کرے پھر سر برہنہ کرکے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے پھر دو رکعت بہ نیت صلوٰۃ الارواح پڑھے اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف اکیس بار سورۂ اخلاص دوسری میں اکیس بار معوذتین (سورۃ فلق سورۃ والناس) اور بعد از سلام سجدے میں تین بار اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ کہے۔ پھر سات ہزار بار پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ افواہ باللہ پھر منہ آسمان کی طرف کرکے چند قدم آگے پیچھے اور دائیں بائیں جاوے لیکن قبلہ سے رخ نہ پھیرے اور آنکھیں بند رکھے۔ پس دیدار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر ای العین مشاہدہ ہو۔ ارواح طیبہ سے ملاقات نصیب ہو پھر جو چاہے حاجت طلب کرے۔ لیکن صدق ارادہ شرط ہے اور شروع کرتے وقت بالیقین جانے کہ ضرور شرف حاصل ہوگا۔

Marfat.com

شاکی شک میں ڈوبے اکل حلال و صدق مقال و ترک غیبت کو اپنا فرض قرار دے اور یہ معمول حضرت محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ پھر یہ مناجات معہ درود شریف بیغایات بے نہایت پڑھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم آنچہ بدکردم ندانستم خطا کردم بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و صلی اللہ علی خیر خلقه محمد و اله اجمعین۔

طریقہ دیگر برائے رویت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو یہ دعا تین بار پڑھ کر سو رہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ كَلَامِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَهٗ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ تَبَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنِّىْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

طریقہ دیگر ایضاً

شب جمعہ کو دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص گیارہ بار اور بعد سلام کے یہ درود شریف بیشمار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّىِّ یہاں تک کہ سو جائے پس زیارت مبارک نصیب ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ایضاً

شب جمعہ کو بعد غسل عطر لگائے۔ اور لوبان جلاوے اور یہ درود شریف ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اور اسی حالت میں سو رہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تُرَانِىْ وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ فِىْ مَنَامِىْ هٰذَا وَرُؤْيَتِىْ حَتّٰى تَقَرَّبَهَا عَيْنِىْ وَتَفَرَّجَ بِهَا كَرْبِىْ وَتَشْرَحَ بِهَا صَدْرِىْ وَتَاءَ لَفَّ بِهَا شَمْلِىْ وَتَجْمَعَ بِهَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

Marfat.com

دیگر

حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعرات کو بعد غسل لباس پاکیزہ پہن کر عطر لگا کر پھول وشیرینی پر فاتحہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوے اور اکتالیس بار یہ اشعار پڑھے۔اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جمال باکمال حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔

قطعہ

نسیما جانب کویش گذر کن ۔۔۔ بگو آن نازنین شمشاد مارا
بہ تشریف قدوم خود زمانے ۔۔۔ مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے تشریف تو اسباب شادی ۔۔۔ نشاید خاطر ناشاد مارا

اوراد (ہفت) روزہ کا بیان

ہر روز سو بار پڑھے ورد شنبہ (ہفتہ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْن ورد یکشنبہ (اتوار) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن ورد دوشنبہ (پیر) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَزِیْزٌ جَلِیْلًا یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ ورد سہ شنبہ (منگل) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ورد چہار شنبہ (بدھ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا ورد پنجشنبہ (جمعرات) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْئٍ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ورد جمعۃ المبارک کلمۂ تمجید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دیگر ایضاً

حضرت مولانا شیخ ظہور الحق مرشد شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہر روز ہزار بار پڑھے شنبہ ہفتہ یَاھُوَ یَااَللّٰهُ یکشنبہ اتوار یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ دوشنبہ پیر یَاوَاحِد یَا اَحَدُ سہ شنبہ منگل یَافَرْدُ یَاصَمَدُ چہار شنبہ بدھ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ پنجشنبہ جمعرات

Marfat.com

یَاحَنَّانُ یَا مَنَّانُ جمعہ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔

دیگر ایضاً

ورد شنبہ کلمہ طیب یکشنبہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم دوشنبہ درود شریف سہ شنبہ لَاحَوْلَ چہار شنبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پنجشنبہ یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ آگے کلمہ تمجید تا عظیم جمعہ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔

اوراد ہر روزہ پنج وقتی

ورد شنبہ صبح کو یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ ہزار بار ظہر کو کلمہ طیب ہزار بار عصر کو سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا الْمَلِکُ السَّلَامُ الْمُصَوِّرُ سو بار عشا کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ایک ہزار بار یکشنبہ صبح کو یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایک ہزار بار ظہر کے وقت یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْجَلِیْلُ یَا عَزِیْزُ یَاجَلِیْلُ وقت مغرب اسمائے غیر منقوط بہت مجرب و مؤثر ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ایک سو دس بار اور عشا کو اَلَا اِلَی اللّٰهِ نَصِیْرًا لِّاُمُوْرِ ایک ہزار ایک بار دوشنبہ وقت صبح کے یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ وقت ظہر کے درود ایک ہزار بار اور وقت عصر کے درود سو بار وقت مغرب کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الْوُدُوْدُ ایک سو دس بار عشاء کے وقت اللّٰه غالب'' علیٰ اَمرِہٖ شنبہ صبح کو ایک ہزار بار یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ ظہر کو ایک ہزار بار لَاحَوْلَ عصر کو سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ایک سو تیں بار عشاء کو ایک ہزار ایک بار وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ چہار شنبہ صبح کو یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ ایک ہزار بار ظہر کو استغفار ہزار بار عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ'' کُلِّ شَیْئٍ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ وَّکِیْلٌ'' سو بار مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الصَّمَدُ الْاَوَّلُ ایک سو چالیس بار عشا کو لَایُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ایک ہزار ایک بار پنجشنبہ صبح کو یَاکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ہزار بار ظہر کو کلمۂ توحید ہزار بار عصر کو کلمۂ تمجید سو بار مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْمَالِکُ ڈیڑھ سو بار عشا کو اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ ہزار بار جمعہ صبح کو یَاکَافِیُ یَاغَنِیُّ ہزار بار ظہر کو کلمۂ تمجید ہزار بار عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا

Marfat.com

اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار مغرب کو کلمۂ طیبہ ایک سو ساٹھ بار عشا کو اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْر" بِالْعِبَادِ ایک ہزار ایک بار۔

ایضاً دیگر

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعد از نماز صبح کو سو بار پڑھے اور اگر سرعت اجابت چاہے ہزار بار روز پڑھے جمعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ شنبہ یَا رَحْمَانُ یَا رَحِیْمُ یکشنبہ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ دوشنبہ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ سہ شنبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ چہار شنبہ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ پنجشنبہ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

نماز تراویح کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان شریف میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کیلئے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صغائر)

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس خوف سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے۔ اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کردوں تو بہت بہتر ہے۔ سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے روز تشریف لے گئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا نعمت اَلْبِدْعَةُ ھٰذِہٖ یہ اچھی بدعت ہے مسئلہ۔ تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالا جماع سنت موکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (درمختار) فائدہ۔ نفس تراویح بالا جماع سنت موکدہ ہے۔ اس میں حنفی شافعی وہابیہ کسی کو اختلاف نہیں ہے ہاں اگر اختلاف ہے تو صرف تعداد رکعات میں ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک تراویح بیس رکعتیں ہیں۔ حضرات وہابیہ صرف آٹھ رکعت کے قائل ہیں۔ بیس رکعات کو بدعت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ ھٰذِہٖ لیکن

Marfat.com

حضرت فاروق کا اس کو بدعت کہنا دوسرے معنیٰ کے لحاظ سے ہے۔ اور حضرات وہابیہ اس کو بدعت دوسرے معنیٰ سے کہتے ہیں۔ حضرت فاروق کا مطلب تو یہ تھا کہ انہوں نے بکھرے ہوئے موتیوں کو دوبارہ ایک لڑی میں پرو کر پسند فرماتے ہوئے نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی یہ کیا ہی عجیب بات ہے ارشاد فرمایا اور حضرات وہابیہ اس لفظ بدعت کو جو اس موقعہ پر استعمال کیا گیا ہے بمعنی جدید اور وہ کام جس کی اصل شریعت غرا میں موجود نہ ہو۔ جس کا انجام کل بدعة فی النار (ہر بدعتی جہنم میں ہے) ہو۔ جیسا کہ دوسرے مقام میں حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور یوتر بواحدة (کہ آپ باقی نماز کو ایک رکعت اور ملا کر طاق فرمالیا کرتے تھے) اسکا مطلب و معنی وہابیہ نے یہ سمجھا ہے کہ آپ وتر صرف ایک ہی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ حالانکہ صاف اور صریح الفاظ کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھا کرتے اول رکعت میں سورۂ سبح اسم دوسری میں سورۂ کافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھتے۔ اگر حضور دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیتے۔ تو وہ نماز نفل (تہجد میں) شمار ہوتی۔ جب آپ تیسری رکعت زاید فرمالیتے تو وہی نماز وتر سے بدل جاتی۔ (یعنی دو رکعت کے ساتھ جب ایک اور رکعت ملائی تو یوتر بواحدہ والے معنی درست ہو گئے۔ علاوہ اس کے آپ نے وتر پڑھنے پر ترغیب فرمائی اور ترک وتر پر سرزنش فرمائی کہ فرمایا: الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا (وتر حق ہے اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں) تین بار آپ نے فرمایا جو وتر نہ پڑھے ہم سے نہیں اور وہابیہ کو نہ ہی ترغیب پر توجہ اور نہ ہی ترہیب کا فکر اگر اس بناء پر بہ لحاظ حدیث مذکورہ وہابیہ حضور کی امت سے باہر ہو جائیں گے۔ تو ان کو اس بات کا کیا ڈر ہے۔ سو یہ ہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت ان کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ بوجہ کم علمی کے حدیث پاک نہیں سمجھتے اور اپنی رائے کو دخل دے کر کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہم) وہابیہ جو آٹھ رکعات کے قائل ہیں وہ اس حدیث کو سند پیش کرتے ہیں۔ جو صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زاید نماز نفل نہیں پڑھی ان کو اتنی سمجھ نہیں آتی کہ حضرت صدیقہ گھر کی نماز جو بصورت تہجد پڑھی جاتی تھی بیان فرماتی ہیں نہ کہ نماز تراویح جو کہ تین یا چار روز آپ نے مسجد شریف میں پڑھی پھر باندیشہ فرض ہو جانے کے ترک فرمائی۔ آٹھ رکعت تراویح کی ان کی طرف نسبت کرنا یہ حضور اقدس پر افتراء ہے۔ نماز تہجد کو تراویح قرار دینا گناہ ہے

Marfat.com

اس کیلئے من کذب علی متعمدًا فلیبُوا محمدہ' من النار ماؤہ ہے پھر لطف یہ کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے عالیشان جلیل القدر صحابی کی طرف بدعت کی نسبت کرنا اور اپنے فعل آٹھ تراویح کو ان کے فعل بیس تراویح پڑھنے پر ترجیح دینا کیسی حماقت ہے۔ تمام وہابیہ ابتداء آفرینش سے انتہا آفرینش تک سب مل کر رات دن نیک عمل کریں تو فاروق اعظم کے عمل کے مقابلہ میں خدا کے نزدیک ان کے اعمال کی قدر چیونٹی کے پاؤں کے ناخن کے برابر بھی نہیں ہوسکتی۔ وہ عمر فاروق ہیں وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں وغیرہ وغیرہ پھر لطف یہ کہ وہابیہ اس حدیث علیکم بالسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدین کو صحیح کہتے ہیں۔ معلوم نہیں وہابیہ اس کا مطلب کیا سمجھتے ہیں۔ خلفاء راشدین کی سنت کو کس طرح گمان کرتے ہیں۔ اور ان کا اس حدیث کو بصورت خلاف صحابہ صحیح کہنا کس معنی پر ہے۔ بس کچھ نہیں سوائے اس کے کہ افتومون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض نفسانی خواہشات کے گھوڑوں پر سوار ہیں۔ جدھر مرضی جائے کیونکہ تقلید کرتے ہوئے پھر تقلید کو تو وہ کفر سمجھتے ہیں۔ اگر صحابی کی بیان کردہ حدیث کو تسلیم کریں۔ تو خواہ مخواہ کافر ہو جائیں۔ کیونکہ تقلید کریں ہمارا ایمان ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعت پر جب ہی لوگوں کو جمع کیا ہے کہ آپ نے بیس رکعت تراویح پڑھی تھی ورنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں لوگوں کو بیس رکعت پر جمع کریں گے۔ اس وقت لاکھوں کی تعداد بڑے بڑے جلیل القدر جیسے حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔ اگر یہ فعل واقعی بدعت بایں معنی تھا کہ جس طرح وہابیہ نے سمجھ رکھا ہے تو اس قدر کثیر التعداد صحابہ کا انکار نہ کرنا گویا ایک ناجائز فعل پر مدد کرنا ہے۔ بلکہ خود شریک ہوکر اس کو کرنا ہے جو کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ا... خلاف ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ ... کا دماغ اور تقویٰ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دماغ اور تقویٰ سے زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے اس کے تسلیم کرنے کیلئے کوئی عقل مند ایک منٹ کیلئے بھی تیار نہیں ہوگا۔ (خیر جو کچھ ہے سو ہے) اس تراویح پر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت اور میرے خلفاء الراشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت

Marfat.com

پسند فرمایا جیسا کہ گذرا۔ مسئلہ۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے کہ لوگ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں یوہیں تھا۔ (بیہقی عن سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موطا میں ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ رمضان شریف میں تیئیس رکعتیں پڑھتے بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔ اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ نیز اس کے بیس رکعتیں ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجبات کے ہر روز بیس رکعتیں ہیں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل اور تکمل برابر ہوں۔ مسئلہ۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کیساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرلے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کرکے وتر نماز تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشاء بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشا و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا (درمختار) مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں (درمختار) مسئلہ۔ اگر فوت ہو جائیں تو انکی قضا نہیں۔ اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں جیسے مغرب و عشا کی سنتیں (درمختار) مسئلہ تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے (ہر دو رکعت پر سلام پھیرے) اور اگر کسی نے بیسوں رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائیگی مگر مکروہ ہوگی۔ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا بلکہ سب تراویح پوری کرکے صرف آخر میں قعدہ کرکے سلام پھیرا تو یہ سب دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔ (بوجہ ترک کرنے قعدہ آخیرہ کے) (درمختار) مسئلہ۔ اگر چار چار رکعت ایک ایک سلام سے پڑھے تو جب بھی جائز کیونکہ تراویح نوافل اللیل ہیں اور نوافل الیل آٹھ رکعت ایک سلام سے بلا کراہت جائز ہیں چار تو بطریق اولیٰ جائز ہونی چاہئیں۔ لیکن افضل دو دو رکعت ہیں۔ اگر چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا چاہے تو قعدۂ اولیٰ میں درود شریف و دعا پڑھے۔ اور جب تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو ثنا بھی پڑھے۔ سوائے چار سنت ظہر کے تمام نوافل کا یہی حکم ہے۔ مسئلہ۔ احتیاط یہ ہے کہ

Marfat.com

جب دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر جدا جدا نیت کرے اور ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کرلی تو بھی جائز ہے۔ (درمختار) بشرطیکہ درمیان میں کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو ورنہ نیت باطل ہو جائیگی۔ مسئلہ۔ تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم ترک نہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں۔ اور بعد تشہد دعا بھی ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صل علٰی محمّد وّاٰلہ پر اکتفا کرے (درمختار وغیرہ) بعض کوئی ایسا موقعہ ہو تو تخفیف کر دے۔ ورنہ ہمیشہ ایسا نہ کرنا چاہیے کہ اس سے لوگ یوہیں سمجھ لیں گے کہ اتنا ہی کافی ہے اس بات کے عادی ہو جائیں گے اور آئندہ کیلئے تخفیف کے طالب رہیں گے۔ اور یہ ترک سنت ہے اور ہمیشہ کیلئے ترک سنت کی عادت ڈال لینا اچھی بات نہیں بلکہ گناہ ہے گو ایک بات عبادت ہو اور اس کا فاعل مستحق اجر جزیل ہو اگر ترک کر دی جائے تو اس کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی۔ اور اگر ایک مباح امر رائج ہو جائے اور اس کی لوگون کو عادت ہو جائے تو ایک حد تک ترک نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا حسب موقعہ عمل کیا جائے آج کل تو ایک مقتدی فی ہزار شائق نماز ہوتا ہے باقی سب تعداد رکعات کسی طرح پوری کر کے چلتے بنتے ہیں۔ خصوصاً رمضان شریف میں رمضانی نمازی تو ایسی باتوں کی تلاش میں رہتے ہیں یہ چونکہ صرف رمضان میں ہی مسجد کا منہ دیکھتے ہیں ان کو تمام رات رکھا جائے اور غیر مروج دعائیں بھی پڑھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں جو دائمی نمازی ہوں اور نماز کو مولا تعالیٰ کا فرض جان کر پڑھتے ہوں۔ تو حسب موقعہ ان کیلئے تخفیف کرنے میں کوئی حرج نہیں فقط (۱۲منہ) مسئلہ۔ اگر ایک بار قرآن مجید ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں اس سے قبل ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ تمام شفعوں (ہر دو رکعت) میں قرأت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں یوہیں ہر مشفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قرأت برابر ہو۔ دوسری کی قرأت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے (عالمگیری) مسئلہ۔ قرأت اور ارکان (مثلاً رکوع و سجود وغیرہ) کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے۔ اور جتنی ترتیل زیادہ ہو افضل ہے یوہیں تعوذ و تسمیہ و طمانیت (رکوع و سجود و جلسہ و قومہ میں ٹھہرنے کو طمانیت کہتے ہیں) و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

جس طرح آج کل کے جہلاء اماموں کا طریقہ ہے اگر قبل نماز عشاء نفل ادا کرتے ہوں تو ان کو قدرے آرام سے پڑھیں گے۔ لیکن جب تراویح پڑھنے کیلئے کھڑے ہوں گے تو سب کا ستیاناس کرتے چلے جائیں گے اور تراویح کو جلدی پڑھا دینے کو باعث فخر سمجھیں گے۔ اعاذنا اللّٰہ منہم تنبیہ گو تراویح میں تسبیح ادنیٰ درجہ ہی کی (تین دفعہ) پڑھے لیکن اس انداز سے پڑھے کہ کم از کم خود سمجھے کہ میں تسبیح پڑھتا ہوں۔ اور تصحیح حروف کرے ورنہ نماز ہرگز نہ ہوگی۔ اگر ہوگی بھی تو خالی از کراہت نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا چاہیے جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی ہیں مستحب ہے۔ پانچویں تراویح اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گران ہو تو نہ بیٹھے (عالمگیری) مسئلہ اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت قرآن کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعت تنہا نفل پڑھے۔ جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْت سُبْحَانَ الْمَلِک الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وربُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّار (غنیۃ وغیرہ) مسئلہ۔ ہر دو رکعت کے بعد دو رکعت پڑھنا مکروہ یو ہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہو بہت لوگ آتے ہوں اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری) مسئلہ اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے۔ اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں یو ہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قرأت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں قرآن ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خوش الحان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو بنائیں (عالمگیری) موجودہ زمانہ میں اکثر حافظ قرآن غلط پڑھتے ہیں اور جو کچھ قرآن قدرے صحیح بھی پڑھتے ہیں

Marfat.com

تو مسائل نماز سے بالکل جاہل ناواقف ہوتے ہیں علاوہ ازیں قرآن محض اس خیال سے سناتے ہیں کہ کچھ ٹکے مل جائیں ورنہ نماز پڑھانے کیلئے تیار نہیں ہوتے اور لطف یہ کہ اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ نماز عشا و تراویح کے سوا دیگر نمازیں بھی نہیں پڑھتے اور اکثر ظاہرا بھی غیر متشرع ہوتے ہیں پھر لوگ ان کے پیچھے نماز تراویح وغیرہ ادا کرتے ہیں کوئی شخص کسی مسئلہ شرعی کا لحاظ نہیں کرتا اور ایسوں کے خلف نماز پڑھتے ہیں اور پھر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے حافظ صاحب رکھے ہوئے ہیں۔ مولا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمہ یکسانند وزیر چنان شہر یارے چنان جہاں چوں نہ گیرد قرارے چناں کے مصداق ہیں ایک فیصدی تو کوئی متقی کامل پرہیزگار نہیں ملتا۔ جو شریعت کا پاس کرے مندرجہ بالا اقسام کے حفاظ کے خلف ہرگز نماز پڑھنی جائز نہیں اور ایسی نمازیں پڑھی گئی ہوں تو وہ واجب الاعادہ ہیں۔ مسئلہ۔ آج کل اکثر رواج ہوگیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے یا دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ المعروف کالمشروط ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ الصریح یفوق الدلالۃ. مسئلہ۔ ایک امام دو مسجدوں میں نماز پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جبکہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ بہتر یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے (عالمگیری) مسئلہ۔ نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے (عالمگیری) مسئلہ رمضان شریف میں وتر جماعت کیساتھ پڑھنا افضل ہے۔ خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے (درمختار وغیرہ) مسئلہ یہ جائز ہے کہ ایک شخص وتر پڑھائے۔ دوسرا تراویح جیسا کہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشا وتر کی امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی

Marfat.com

اللہ عنہ تراویح (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر سب لوگوں نے عشاء کی جماعت ترک کردی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں۔ ہاں عشا جماعت سے ہوئی اور بعض کو جماعت نہ ملی تو یہ جماعت میں شریک ہوں۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر عشا جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔ اور اگر عشا تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ عشاء کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا۔ اس میں تراویح ملاکر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلاعذر مکروہ ہے۔ بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں (درمختار) مسئلہ مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔ چنانچہ مولا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے (غنیۃ وغیرہ) مسئلہ۔ امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے پڑھے۔ (عالمگیری) دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہوگیا۔ تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کرلیا ہو تو چار پوری کرلے مگر یہ دو شمار کی جائیں گے اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں (عالمگیری) مسئلہ تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔ اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھ لے (عالمگیری) مسئلہ۔ قعدہ میں مقتدی سوگیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہوگیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کرکے امام کے ساتھ ہو جائے (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین ہوئیں تو امام کے علم میں جو ہوا اس کا اعتبار ہے اور اگر امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کا قول اعتبار کرے اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے۔ اعادہ کریں تاکہ ختم قرآن مجید میں نقصان نہ رہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کسی وجہ سے قرآن مجید ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کیلئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم تر کیف

Marfat.com

سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور سورت کی ابتداء میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا مذہب حنفی میں اس کیلئے کوئی دلیل نہیں بے اصل ہے۔ مسئلہ۔ متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے (بہار شریعت) مسئلہ۔ شبینہ کی ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے۔ جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کوئی حقہ نوشی میں اور کوئی چائے نوشی میں مشغول ہے ناجائز ہے (بہار شریعت) ہاں اگر سامعین باقاعدہ سننے کیلئے مستعد ہوں اور قاری بھی قرآن ترتیل سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے (منہ ۱۲) فائدہ۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں اکسٹھ ختم قرآن فرمایا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور ایک تراویح میں اور تیس رات میں اور پچاس برس عشاء کے وضو سے نماز فجر پڑھی۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے۔ اذان ہوئی اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی۔ ارشاد فرمایا جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ (نسائی وغیرہ) امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے پھر جب امام کیساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔ مسئلہ۔ تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی (ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو۔ البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد

Marfat.com

بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہوسکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں شامل ہوگیا تو برا کیا امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملاکر چار کرلے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ چار رکعت قضا کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہوگیا امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہوگیا اس مقتدی نے اس کا اتباع کیا (پیروی کی) اسکی نماز فاسد ہوگئی تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز شروع کرکے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے۔ توڑے گا تو گنہگار ہوگا۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کرکے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا۔ مگر عصر میں شامل نہیں ہوسکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے۔ مؤذن کی تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز (ابھی) سجدہ نہ کیا ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو (ردالمحتار) مسئلہ نفل شروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کرلے (درمختار وغیرہ) مسئلہ جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں جماعت قائم ہوئی تو پوری کرکے شامل ہو جو قضا شروع کی۔ اگر بعینہ اسی قضا کیلئے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے (ردالمحتار) مسئلہ۔ نماز کا توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کیلئے ہو تو مستحب ہے اور جان بچانے کیلئے ہو تو واجب (ردالمحتار) مسئلہ۔ نماز توڑنے کیلئے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کے مسائل

مسئلہ۔ جس شخص نے نماز نہ پڑھی اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے ابن ماجہ عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کیلئے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابوالشعشا کہتے ہیں ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اس وقت ایک شخص چلا گیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے۔ خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں (درمختار) مسئلہ۔ جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو مثلاً امام ہو یا مؤذن ہو کہ اسکے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے۔ اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہوگئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جا سکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے۔ جبکہ گمان غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آ جائیگا۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اس وقت ہے کہ اقامت شروع ہوگئی ہو اقامت سے پہلے جا سکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جبکہ پڑھ لی ہو۔ (درمختار)

امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل

مسئلہ مقتدی نے دو سجدے کیئے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز جسے ایک رکعت امام کیساتھ ملی ہو اس نے جماعت نہ

Marfat.com

پائی۔ ہاں جماعت کا ثواب ملے گا۔ اگرچہ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا ہو۔ بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی۔ جماعت کا ثواب ملے گا مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اول سے جماعت میں شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی۔ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی۔ کفارہ دینا لازم ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام رکوع میں تھا کسی نے اس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھالیا تو وہ رکعت نہیں لی۔ لہٰذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت فوت شدہ کو پڑھ لے۔ اور اگر امام کو قیام میں پایا۔ اور اسکے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کرلے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہولیا۔ پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا (درمختار) مسئلہ۔ اس کے رکوع کرنے سے پہلے امام نے سر اٹھالیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں۔ جیسے بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے۔ اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں گے۔ یوہیں اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کیے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی۔ نماز ہوگئی۔ مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا (درمختار) مسئلہ۔ امام سے پہلے رکوع کیا۔ مگر اسکے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہوگیا بشرطیکہ اس نے اس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قرأت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا۔ اور اس صورت میں امام کیساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کرے گا ہو جائیگی ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہرحال ہوگا۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا تو اگر حد رکوع میں مشارکت ہوگئی۔ اگرچہ قلیل ہو تو رکعت ملے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع وسجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قرأت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ اور اگر امام کے بعد رکوع وسجود کیا نماز ہوگئی اور اگر پہلے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قرأت پڑھے۔ اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو

Marfat.com

رکعت بعد میں پڑھے۔ (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز کے وقت سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ (مسلم وغیرہ) فرمایا کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) قصور نہیں قصور تو بیداری میں ہے (مسلم) غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے قضا ہوگئی تھیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا۔ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان و تکبیر کہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر تکبیر پڑھی تو عشا کی پڑھی۔ مسئلہ۔ بلا عذر شرعی نماز ترک کر دینا بہت سخت تر گناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے (توبہ یا حج مبرور و مقبول) سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے اس کو تو ادا نہ کرے توبہ کئے جائے یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا تو اب بھی اس کے ذمہ باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا توبہ کہاں ہوئی۔ (ردالمحتار) حدیث شریف میں فرمایا گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

نماز قضا کرنے کے عذر

دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کیلئے عذر ہے۔ مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ تو عذر نہ ہوا یو ہیں اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے۔ تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائیگی۔ ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جنائی (دایہ) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے۔ نماز قضا کرنے کے یہ عذر ہے بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پہلے وقت ختم ہو جائے گا۔ تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی۔ کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز

Marfat.com

پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے۔ بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (ردالمحتار)

قضا و ادا و اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے اور ان کے پڑھنے کی صورتیں

مسئلہ۔ جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔ اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے۔ اور اگر اس حکم لے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کیلئے کرنا اعادہ ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا۔ تو نماز قضا نہ ہوئی۔ بلکہ ادا ہے۔ (درمختار) مگر نماز فجر و جمعہ وعیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔ مسئلہ۔ سوتے میں یا بھولے سے قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔ تاخیر مکروہ ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سوگیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا۔ جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد (بھروسہ) یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گذرا اور ظن (گمان) ہے کہ اب سوگیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ مسئلہ۔ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگائے اور بھولے ہوئے کو یاد دلائے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ فرض نماز کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا سنت ہے۔ مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہوگیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔ عمر میں جب پڑھے گا۔ بری الذمہ ہو جائے گا۔ مگر طلوع و غروب و زوال کے وقت کہ ان اوقات میں نماز جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ مجنوں کی حالت جنوں میں جو نمازیں

Marfat.com

فوت ہوئیں۔ اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا۔ پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں۔ اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ نماز و روزہ زکوۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی کہ یہ احکام میرے ذمہ لازم ہیں تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آ گیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں۔ اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی۔ اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضا واجب ہے۔ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوگئی اس کی قضا واجب ہے۔ اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا (درمختار) مسئلہ۔ ایسا بیمار کہ اشارہ سے بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی۔ تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی کہ السفر وصدہ سواءاگرچہ بحالت اقامت پڑھے۔ اور جو نماز حالت اقامت میں فوت ہوئی۔ تو چار رکعت والی نماز کی قضا چار رکعت ہے۔ اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی۔ اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا۔ اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا تھا تو اشارے سے پڑھے۔ صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ لڑکی تمام عشاء پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی۔ آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے۔ پو پھٹنے سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے۔ اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اسکی عمر پوری پندرہ سال کی ہوگئی۔ تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی۔ اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے۔ اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

Marfat.com

قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے

مسئلہ۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے۔ خواہ یہ سب قضا ہوں۔ یا بعض ادا بعض قضا مثلاً ظہر کی نماز قضا ہوگئی۔ تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر کی نماز پڑھے۔ یا وتر قضا ہو گئے۔ تو اسے پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی نماز پڑھ لی تو جائز نہ ہوئی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا میں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے۔ باقی میں ترتیب ساقط ہے مثلاً نماز عشا اور وتر قضا ہوگئی اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت پڑھ لینے کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے۔ تو عشا فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ۔ ترتیب کیلئے مطلق وقت کا اعتبار ہے۔ مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں۔ تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی۔ اور آفتاب زرد ہونے سے قبل ظہر سے فارغ نہیں ہوسکتا۔ مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے پہلے دونوں نمازوں کو پڑھ سکتا ہے۔ تو پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے۔ اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کرسکتا ہے کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ کے وقت تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت تنگ ہو۔ اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی۔ اور یہ یاد تھا کہ اس وقت سے پہلے کی نماز قضا ہوگئی ہے۔ اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہوگیا۔ تو یہ نماز نہ ہوگی۔ ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی۔ اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی۔ اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہوگیا۔ اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں۔ بلکہ یہ دیکھا جائیگا حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہوئی۔ اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی نماز پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا کی نماز پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھے ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں

Marfat.com

پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے۔ اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا عشا پڑھنے لگا۔ اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا۔ تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یونہی اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے۔ اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی۔ فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے۔ تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔ (عالمگیری) تنبیہ۔ عام لوگ ان مسائل کا خیال نہیں کرتے اور نمازیں سب اکارت جاتی ہیں۔ ان کو ان مسائل سے سبق لینا چاہیے۔ مسئلہ۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہوسکتا ہے۔ تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہے اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا۔ جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے۔ اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا۔ اور جمعہ کیساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا۔ تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے۔ اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔(عالمگیری) مسئلہ۔ اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہوگیا۔ تو ترتیب عود نہ کرے گی۔ (ترتیب لوٹ کر نہ آئیگی) یعنی وقتی نماز ہوگئی۔ (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔ مسئلہ۔ قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی۔ اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی (عامہ کتب) مسئلہ۔ اپنے کو باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی نماز ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھ لی تو ظہر کی نماز نہ ہوئی۔ عصر پڑھتے وقت ظہر کی نماز یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا۔ تو عصر کی نماز ہوگئی۔ غرض یہ ہے کہ فرضیت ترتیب سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی (درمختار) مسئلہ۔ چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا۔ اس پر ترتیب فرض نہیں۔ اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائیگی۔ خواہ وہ سب نمازیں ایک ساتھ قضا ہوگئیں۔ مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوگئیں۔ مثلاً چھ روز فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا۔ مگر انکے پڑھتے وقت وہ قضا میں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی۔ مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی۔

Marfat.com

پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ قضا ہونا یاد ہو (درمختار وغیرہ)

مسئلہ جب چھ نمازیں قضا ہونے سے ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر قضائیں پڑھ لیں۔ تو اب پھر صاحب ترتیب ہوگیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگئی۔ تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو وہ عود نہ کرے گی۔ مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی نماز پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا۔ تو سب صحیح ہوگئیں۔ اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی۔ تو سب گئیں یعنی نفل ہوگئیں سب نمازوں کو جو قضا نماز یاد ہوتے ہوئے پڑھی تھیں سرے سے پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بعض پڑھتے وقت قضا نماز یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے۔ ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے۔ یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہوگئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ عورت کی ایک نماز قضا ہوگئی۔ اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہوکر پہلے قضا پڑھ لے۔ پھر وقتی نماز پڑھے اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جبکہ وقت میں گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

قضائے عمری کے مسائل

یہ مسائل۔ سابقاً گذر چکے ہیں۔ اب حسب موقعہ دوبارہ بیان کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں۔ اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد ضروری ہے۔ مگر بال بچوں کی خورد و نوش (کھانے پینے) اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے۔ اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری

Marfat.com

ہو جائیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ قضا نمازیں نوافل سے اہم (زیادہ ضروری) ہیں۔ (جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے۔ البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے (جو کہ رات میں ہیں) دو فجر چھ ظہر دو مغرب دو عشاء پڑھی جاتی ہیں یہ سنت مؤکدہ ہیں۔ (ردالمحتار)

قضا کے متفرق مسائل

مسئلہ۔ منت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی۔ تو اس وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائیگی اور اگر وقت یا دن معین نہیں کیا تو گنجائش ہے (درمختار) مسئلہ۔ کسی شخص کی ایک نماز قضا ہوگئی یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی پوری نمازیں پڑھے یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دنوں کی پانچ نمازیں (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کونسی نماز ہے تو جدھر طبیعت جمے اسے پہلی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلی پڑھی ہے پھر سے اور دوبارہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا جو پہلے پڑھی ہے اعادہ کرے اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جمے ادھر اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جمے تو پوری کر کے آخر میں ایک سجدہ کرے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ بھی کیا تو حرج نہیں (عالمگیری)

فدیہ نماز کے مسائل

مسئلہ۔ جس کی نمازیں قضا ہوگئیں اور انتقال ہوگیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع (پیمانہ گیہوں) یا ایک صاع جو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثا فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لیکر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا

Marfat.com

فدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا مال لے کر لوٹ پھیر کر فدیہ پورا کرلیں۔ یعنی وہی سابق کی طرح حیلہ کریں) اور باقی کو ورثا یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا کہ ہوتے ہوئے حیلہ سکھا گیا ہے جس کا مطلب فدیہ نہ ادا کرنا تھا (درمختار وغیرہ) مسئلہ صاع کی تحقیق اعلیٰ درجہ تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع (پیمانہ) کا وزن ۳۵۱ روپیہ بھر ہے۔ اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپیہ اٹھنی بھر اوپر (فتاوٰی رضویہ) روپیہ سے مراد موجودہ روپیہ (انگریزی سکہ) ہے۔ مسئلہ میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی۔ تو یہ ناکافی ہے یوہیں اگر حالت مرض میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا (درمختار) مسئلہ۔ بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں۔ اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اسکے بعد حنفی ہوگیا۔ تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جس کی نمازوں میں نقصان یا کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور اگر کرے تو فجر وعصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں دعائے قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور رکعت ملائے کہ چار ہو جائیں (عالمگیری) مسئلہ۔ قضائے عمری شب قدر یا آخر جمعہ رمضان شریف میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں یہ باطل محض ہے اس کا کوئی ثبوت قرآن وحدیث اور اقوال فقہاء کرام میں نہیں پایا جاتا۔

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوگئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا (رواہ الترمذی عن مغیرۃ ابی شعبہ رضی اللہ عنہ وقال الترمذی ہذا حسن صحیح) مسئلہ۔ واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کیلئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو

Marfat.com

سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے (عامہ کتب) مسئلہ اگر بغیر سلام پھیرے کر لئے کافی ہیں۔مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے (عالمگیری) مسئلہ۔قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ ضروری ہے۔یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔(درمختار وغیرہ) مسئلہ۔کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ واجب نہیں۔مثلاً خلاف ترتیب قرآن پڑھنا ترک واجب ہے۔مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے۔واجبات نماز سے نہیں۔لہٰذا سجدۂ سہو نہیں۔(ردالمحتار) مسئلہ۔فرض ترک ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔لہٰذا پھر پڑھے۔اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ و ثنا و تسمیہ آمین تکبیرات انتقالات تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔(ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔مگر اعادۂ نماز امر مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً مسئلہ۔سجدۂ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو۔مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدۂ سہو بھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا۔تو سجدۂ سہو ساقط ہو گیا۔یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا۔اور سجدۂ سے پہلے قرص آفتاب (سورج کی ٹکیہ) زرد ہو گئی۔سجدۂ سہو ساقط ہو گیا۔جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا۔جب بھی یہی حکم ہے۔(عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔جو مانع بنا ہے۔مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔(عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اسکے فعل سے ہے۔تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے۔یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو کرے۔اور فرض میں سہو ہوا تھا۔اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدۂ سہو کرے (ردالمحتار) مسئلہ سجدۂ سہو کے بعد التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرنے اور افضل یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات اور درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات پڑھے۔(بہار شریعت) مسئلہ سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدۂ باقی رہ گیا تھا۔

Marfat.com

قعدہ کے بعد اس کو ادا کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی۔ مگر واجب الاعادہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے۔ تو وہی دو سجدے سب کیلئے کافی ہیں (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ واجبات نماز کا بیان بالتفصیل ہو چکا ہے۔ مگر تفصیل احکام کیلئے اعادہ افضل ہوتا ہے۔ واجب کی تاخیر تقدیم یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب ترک واجب ہیں مسئلہ۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی ترک ہوگئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی۔ یا سورت ملانا بھول گیا۔ یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا۔ تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فاتحہ پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے۔ اور سجدۂ سہو واجب ہے یونہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا۔ تو پھر سورت فاتحہ پڑھ کر سورت پڑھے۔ اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی۔ تو سجدۂ سہو نہیں۔ اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے۔ یونہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدۂ سہو نہیں۔ اور رکوع و سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا۔ تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدۂ کرنا بھول گیا۔ تو سجدۂ تلاوت ادا کرے۔ اور سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ جو فعل نماز میں مکرر ہیں۔ ان میں ترتیب واجب ہے۔ لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدۂ سہو کرے۔ مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی۔ کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا۔ اور اگر بقدر فرض قرأت کر کے رکوع کیا مگر واجب قرأت ادا نہ ہوا مثلاً فاتحہ نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی۔ تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کر لے۔ اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا۔ تو نماز جاتی رہی

Marfat.com

کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا۔ آخر میں یاد آیا تو سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کئے۔ باطل نہ ہونگے۔ ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔ (درمختار) مسئلہ تعدیل ارکان (رکوع و سجود و قومہ وغیرہم میں ٹھہرنا) بھول گیا۔ سجدہ سہو واجب (عالمگیری) مسئلہ۔ فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا۔ تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا۔ تو نہ لوٹے۔ اور آخر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے۔ اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائیگی۔ مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہوگیا تو ضروری ہے کہ لوٹے تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا۔ مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہوگیا تو لوٹ آئے۔ اور وہ جو کچھ پہلے دیر تک بیٹھا تھا۔ محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں ملکر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہوگیا۔ مگر سجدہ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا۔ تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہوگیا لہٰذا اگر چاہے تو سوائے مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو نماز مغرب میں اور رکعت نہ ملائے کہ چار پوری ہوگئیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ نفل کا ہر قعدہ اخیرہ ہے (یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے۔ جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر بقدر تشہد قعدہ کر چکا ہے اور کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے۔ اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر ترک سنت ہوئی اور اگر اس صورت میں امام کھڑا ہوگیا۔ تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں یعنی مقتدی کھڑے نہ ہوں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں۔ اگر لوٹ آیا ساتھ ہولیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کرلیا تو مقتدی سلام پھیر دیں۔ اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ

Marfat.com

رکعتیں سنت ظہر یا عشاء کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا۔ تو یہ مقتدی بھی چھ رکعت پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی۔ تو دو رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا۔ تو یہ مقتدی بھی چھ رکعت قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا۔ تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہوگیا۔ اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگر چہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا۔ تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کرسکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا۔ اور دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کرلیا۔ تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے۔ اور آخر میں سجدۂ سہو کا اعادہ کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھنا اللھم صلی علی محمد تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی۔ تو اگر اتنی دیر تک سکوت (چپ) کیا ہے۔ جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن مجید پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا درود شریف پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ سہو واجب بتایا عرض کی اسلئے کہ اس نے بھول کر پڑھا۔ حضور نے تحسین فرمائی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ پہلی دو رکعتوں کے قیام میں فاتحہ شریف کے بعد تشہد پڑھا۔ سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدۂ سہو واجب نہ ہوا اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہوگیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا لوٹ آئے۔ تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ یونہی اگر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھی سجدہ سہو واجب ہوگیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا۔ یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا۔ تو

Marfat.com

ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کیلئے جو تکبیر کہی جاتی ہے۔ بھول گیا سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا۔ یا زاید کہیں یا غیر محل میں کہیں۔ ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہو تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور پہلی رکعت کی تکبیر بھولا تو نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی۔ یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا۔ تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ ثنا و دعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدہ سہو نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام سے سہو ہوا اور سجدہ سہو کیا۔ تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد شامل جماعت ہوا ہو اور اگر امام سے سجدہ سہو ساقط ہوگیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں (عامہ کتب) اور مقتدی پر اعادہ نماز بھی واجب نہیں (منیہ و نامہ) مسئلہ۔ مسبوق امام کیساتھ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو واقع ہوا ہو۔ اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی نماز کو پڑھنے کھڑا ہوگیا تو آخر نماز میں سجدہ سہو کرے۔ اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا۔ تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کیلئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق نے اپنی نماز بچانے کیلئے امام کیساتھ سجدہ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔ مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائیگا۔ یا جمعہ میں وقت عصر آجائیگا۔ یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائیگا یا موزہ پر مسح کی مدت گذر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کیساتھ سجدہ نہ

Marfat.com

کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (غنیۃ) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کے سہو میں امام کیساتھ سجدہ سہو کیا۔ پھر جب اپنی نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا۔ تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق کو امام کیساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں۔ اگر قصداً پھیرے گا نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے۔ اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے سلام پھیر دیا۔ اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہوا۔ اب امام نے سجدہ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کیساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی نماز پڑھے اور پہلے جو قیام و رکوع و قرأت کر چکا ہے۔ اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے گا۔ تو نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا۔ اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا۔ تو آخر میں اعادہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک رکعت بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک رکعت میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔ پھر اپنی دو پڑھے۔ اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ سہو کرے (ردالمحتار) مسئلہ امام سے صلاۃ الخوف میں (جس کا بیان و طریقہ عنقریب بیان ہوگا) سہو ہوا۔ تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدہ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام کو حدث ہوا اور پیشتر سہو واقع ہو چکا ہے۔ اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدہ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالت خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں۔ اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو واقع ہوا۔ تو امام پر سجدہ سہو واجب

Marfat.com

ہے۔ اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع نماز سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا۔ بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے نکلنا یا کوئی اور فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا۔ لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ اور سجدہ سہو نہ کیا تو اقتدا درست نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا اور اب سجدہ سہو نہیں کر سکتا اعادہ نماز کرے۔ اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت باقی تھا یا قعدہ آخیر میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے۔ مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی یونہیں اگر اسکے ذمہ سجدہ سہو و سجدہ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا۔ تو دونوں ساقط ہو گئے۔ اگر سجدہ نماز و سجدہ سہو دونوں باقی تھے۔ یا صرف سجدہ نماز باقی رہ گیا تھا۔ اور سجدہ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدہ نماز و سجدہ تلاوت دونوں باقی تھے۔ اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گی (ردالمحتار) مسئلہ۔ سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت باقی تھا۔ یا سجدہ سہو کرنا تھا۔ اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا۔ یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گذرا کر لے۔ (درمختار وغیرہ) رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے۔ اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کر لیا۔ تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجود کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع اور سجود کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہو گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ ظہر کی نماز پڑھتا تھا۔ اور یہ خیال کر کے کہ پوری چار ہو گئیں۔ دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ تو چار پوری کر لے۔ اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں۔ مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا

Marfat.com

کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشاء کو تراویح تصور کیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یونہیں اگر کوئی رکن فوت ہوگیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی منافی (توڑنے والا) نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے۔ محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے۔ تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے۔ ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین یا چار میں شک ہو تو تین قرار دے دو اور تین میں شک ہو تو دو علیٰ ہذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہوگیا۔ (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ۔ نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا۔ مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔ (فتح وغیرہ) مسئلہ۔ ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں۔ تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں۔ اور اگر نمازی کو شک ہو اور دو عادلوں نے خبر دی تو انکی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر تعداد (گنتی) رکعات میں شک نہ ہوا مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے۔ مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا۔ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا۔ اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی مقدار خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہوگئیں تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا۔ کہ شک واقع ہوا۔ اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رک رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن میں نہیں مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہوگیا تو واجب ہوگیا۔ (درمختار) مسئلہ۔ بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور

Marfat.com

اسی حالت میں ایک رکن ادا کرلیا۔ تو سرے سے نماز پڑھے۔ اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر نماز میں شک ہوا کہ دوسری رکعت یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے۔ اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ امام نماز پڑھا رہا ہے۔ دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی۔ اور تیسری میں شک واقعہ ہوا۔ اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری)

نماز مریض کا بیان

مسئلہ۔ جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا۔ یا مرض زیادہ ہو جائیگی۔ یا دیر میں تندرست ہوگا۔ یا سر کو چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئیگا۔ یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائیگا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھے۔ (درمختار) چنانچہ حدیث میں ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیمار تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں دریافت کیا فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا مولیٰ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی طاقت ہو۔ مسئلہ۔ اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دیگا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے۔ اور اگر بیٹھا نہیں سکتا۔ تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے۔ یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو۔ تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں۔ بلکہ مریض پر جس طرح آسان ہو۔ اس طرح بیٹھے۔ ہاں دو زانو بیٹھنا آسان ہو۔ یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دو زانو بہتر ہے۔ ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز میں تھک گیا۔ تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں۔ ورنہ مکروہ ہے۔ اور بیٹھ کر

Marfat.com

پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت بیٹھ کر پڑھی قعدہ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قرأت شروع کر دی۔ اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا۔ لہٰذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ اور پانچویں کا سجدہ کرلیا تو نماز رخصت ہوگئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی۔ مگر قرأت سے پہلے یاد آ گیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہوگئی اور سجدہ سہو بھی نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ یہ تیسری رکعت ہے۔ قرأت شروع کی اور اشارہ سے رکوع و سجود کیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کیا کہ دوسری ہے قرأت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے (نہ لوٹے) بلکہ پوری کرے۔ اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کھڑا ہو سکتا ہے۔ مگر رکوع وسجود نہیں کرسکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ یہی بہتر و افضل ہے اور اس صورت میں یہ بھی کرسکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کیلئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے۔ پھر بیٹھ کر سجدہ کیلئے اشارہ کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست (نیچے) ہونا ضروری ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کیلئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو۔ یا دوسرے نے (درمختار وغیرہ) چنانچہ بزاز مسند میں اور بیہقی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے۔ (سجدہ کرتا ہے) آپ نے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے۔ (سجدہ کرے) اسے بھی لے کر پھینک دیا۔ اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر طاقت ہو ورنہ اشارہ کرے۔ اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا۔ اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا۔ جب بھی سجدہ ہوگیا۔ مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کیلئے زیادہ سر نہ جھکایا۔ تو ہوا ہی نہیں۔ (درمختار وغیرہ) اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے۔ اس پر سجدہ کیا۔ اور رکوع کیلئے صرف اشارہ نہ ہوا۔ بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر

Marfat.com

سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتاً رکوع وسجود پائے گئے۔ اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑے ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔ اور یہ شخص جب اس طرح رکوع وسجود کرسکتا ہے اور قیام پر قادر ہے۔ تو اس پر قیام فرض ہے یا درمیان نماز کے قیام پر قادر ہوگیا۔ تو جو باقی ہے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا۔ مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتاً سجود نہ پایا گیا۔ بلکہ سجدہ کیلئے اشارہ ہوا۔ لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کرسکتا۔ اور اگر یہ شخص نماز کے درمیان میں قیام پر قادر ہوا تو نماز کو سرے سے پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ پیشانی میں زخم ہے۔ کہ سجدہ کیلئے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا۔ بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے۔ خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے۔ مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلا کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرلے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے۔ اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کرسکے تو نماز ساقط ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوؤں کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے۔ تو انکی قضا بھی ساقط فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کرسکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے۔ اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اسکے کہنے سے قبلہ رو کر دے گا۔ مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی۔ اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں۔ صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع وسجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا۔ تو اس پر ادا ضروری نہیں۔ (درمختار) مسئلہ تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہوگیا کہ

Marfat.com

ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرلے۔ سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھ رہا تھا درمیان نماز میں قیام پر قادر ہوگیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اشارہ سے پڑھتا تھا۔ اور نماز ہی میں رکوع وسجود پر قادر ہوگیا۔ تو سرے سے پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع وسجود پر قادر نہ تھا۔ کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی۔ رکوع وسجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہوگیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی۔ اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع وسجود پر قادر ہوگیا۔ تو سرے سے نماز پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلاعذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں۔ بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔ اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں نماز پڑھے۔ ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہوکر اور درمیان دریا کے لنگر ڈالے ہوئے ہیں تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے۔ اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو منہ کرلے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے۔ ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جنون یا بیہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں۔ اگرچہ بیہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر کسی کسی وقت ہوش آجاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش آجاتا ہو پھر وہی حالت ہو جاتی ہو تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں۔ یعنی سب بیہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ شراب' بھنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے۔ اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کرکے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (عالمگیری) سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی۔ تو قضا فرض ہے۔ اگرچہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہو تو کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور نہ رکھے تو

Marfat.com

کھڑے ہوکر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا۔ تو نماز نہ ہوئی۔ اور بغیر قرأت بھی نہ ہوگی۔ مگر جبکہ قرأت سے عاجز ہوتو ہو جائیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت بیمار ہو۔ تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے۔ اور غلام بیمار ہوتو وضو کرا دینا مولیٰ کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہوسکتا۔ اور باہر نکلتا ہے تو مینہ اور کیچڑ ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں اگر کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بیماری کی نمازیں قضا ہوگئیں۔ اب اچھا ہوکر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں۔ اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا۔ مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں۔ بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی۔ صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (عالمگیری) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور آئندہ حیات موہوم ہے۔

مسئلہ۔ پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً تیراک ہے۔ یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے۔ ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا۔ تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اس کو شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس پر ہی پڑھ لے (عالمگیری وغیرہ)

تنبیہ:۔ مسلمانوں کو ان مسائل سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ کس قدر نماز کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ نماز کسی صورت میں معاف نہیں بلکہ یہ حکم دیا گیا کہ تاوقتیکہ دم باقی ہے۔ اور ہوش درست ہے۔ جس طرح ممکن ہو نماز پڑھے۔ آج کل اول تو پانچ فیصدی نمازی پائے جاتے ہیں وہ بھی ایسے کہ درد سر وزکام جیسی بیماریوں کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو وہ بے نمازیوں میں شمار ہوگا اور ان وعیدوں کا مستحق ہے جو تارک الصلوٰۃ کیلئے احادیث میں بیان ہوئیں۔ اعاذنا اللّٰہ تعالیٰ اللھم

Marfat.com

اجعلنا من مقیم الصلوٰۃ وارزقنا اتباع شریعۃ حبیبک الکریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے۔ شیطان لعین ہٹ جاتا ہے۔ اور رو کر کہتا ہے۔ ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا۔ اس کیلئے جنت ہے۔ اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسئلہ۔ سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) اعراف کی آخری آیت ان الذین عند ربک سے ولہ یسجدون تک (۲) رعد میں یہ آیت وللّٰہ یسجد من فی السموت سے والاصال تک (۳) نحل میں یہ آیت وللّٰہ یسجد ما فی السموت سے وھم لا یستکبرون تک (۴) بنی اسرائیل میں یہ آیت ان الذین اوتوا العلم سے ویزیدھم خشوعاً (۵) مریم میں یہ آیت اذا تتلی علیھم سے سجد وبکیا (۶) حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے۔ یعنی آیت الم تر ان اللّٰہ یسجد لہ سے ان اللّٰہ یفعل ما یشاء تک۔ (۷) فرقان میں یہ آیت واذا قیل لھم السجد واللرحمن سے زادھم نفوراً (۸) نحل میں یہ آیت الا یسجد واللّٰہ الذی سے رب العرش العظیم تک (۹) الم تنزیل میں یہ آیت انما یومن بایتنا الذین علی وھم لا یستکبرون تک (۱۰) ص میں یہ آیت فاستغفر ربہ سے وَحُسْنَ مَاٰب تک (۱۱) حم السجدہ میں یہ آیت ومن ایتہ اللیل سے وھم لا یسمون تک (۱۲) سورہ نجم میں یہ آیت فاسجد واللّٰہ واعبدوا (۱۳) سورہ انشقاق میں آیت فما لھم لا یومنون سے لا یسجدون تک (۱۴) اقراء میں آیت واسجد واقترب مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے سننے والے کیلئے ضرور نہیں کہ ارادہ سے سنی ہو بلا ارادہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ واجب ہونے کیلئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہو اور اسکے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ

Marfat.com

سن سکتا تھا۔ مگر شور وغل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی۔ تو سجدہ تلاوت واجب ہوگیا۔ اور اگر محض ہونٹ ہلے۔ آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ۔ قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہوگیا اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا۔ اور اگر امام سے آیت سنی۔ مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا۔ امام کا سجدہ اس کیلئے بھی کافی ہے۔ اور دوسری رکعت میں شامل ہو تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یونہیں اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سورہ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے۔ اسکے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں سجدہ کا ذکر ہے۔ اسکے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے۔ البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتداء کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگرچہ آیت سُنی ہو (غنیۃ) مسئلہ۔ مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے۔ نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں۔ البتہ اگر دوسرے نمازی جنے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا۔ آیت سنی ہو خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یونہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سنی۔ تو بعد نماز سجدہ کرے۔ نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کرلیا تو کافی نہ ہوگا۔ بعد نماز پھر کرنا ہوگا۔ مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کیساتھ سجدہ کیا اور اتباع (پیروی) کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص نماز میں نہ تھا۔ آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔ (درمختار) مسئلہ۔ رکوع یا سجود آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہوگیا۔ علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا لہٰذا سجدہ کرے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت سجدہ

Marfat.com

پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں۔ مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہوگیا۔ اور جنوں اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنوں پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے بے وضو یا جنب نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے یوہیں سوتے میں آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا۔ تو سجدہ ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھی۔ اور سجدہ بھی کرلیا پھر نماز فاسد ہوگئی تو اسکی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیرون نماز کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ فارسی یا کسی اور زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہوگیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا۔ پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کیلئے تحریمہ کے سوا تمام شرائط ہیں جو نماز کیلئے مثلاً طہارت استقبال نیت وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے ستر عورت لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے۔ تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اسکی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے۔ بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جائیگا۔ مثلاً حدث عمداً (جان بوجھ کر وضو توڑ دینا) وکلام وقہقہہ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلی پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے پچھلے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہوکر سجدہ میں جانا اور سنت کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب (عالمگیری وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اسکے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین (سننے والے) اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھالیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کرلیا تو بھی حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو انکے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقتاً اقتدا نہیں لہٰذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہوسکتی ہے۔ عورت مرد کے محاذی (برابر) ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا۔ یا اللہ اکبر نہ کہا یا سبحان ربی الاعلی نہ پڑھا تو ہو جائیگا۔ مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیے کہ سلف الصالحین کیخلاف ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اسکے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ سجدہ تلاوت میں تسبیح پڑھے۔ یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے یا اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ یا یہ کہے سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وغیرہ اور اگر بیرون نماز ہو تو چاہے یہ پڑھے یا صحابہ وتابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے مثلاً ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْمًا يَّنْفَعُنِيْ وَعَمَلًا يَّرْفَعُنِيْ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کیلئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام (تنویر الابصار)

مسئلہ۔ آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کرلینا واجب نہیں ہاں افضل ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے (درمختار) مسئلہ۔ اس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (ترجمہ) ہم نے سنا اور حکم مانا تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے مسائل

مسئلہ۔ سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا۔ گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت نماز میں ہے کرلے اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) معنی حرمت نماز یہ ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے۔
مسئلہ۔ تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے۔ مثلاً انشقت تو سورۃ پوری کرکے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز میں واجب ہے۔ بیرون نماز نہیں ہوسکتا۔ اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے۔ بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع وسجود نہ کیا ہو۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرون نماز سجدہ کرلے اور سجدہ کرلیا تھا تو حاجت نہیں۔ (درمختار)
مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کرلیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا۔ اور رکوع کرکے سجدہ کیا۔ تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہوجائے گا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کا سجدہ تلاوت کے سجدہ سے بھی ادا ہوجاتا ہے اور رکوع سے بھی مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔ اور جس رکوع سے سجدہ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اسکے علاوہ اگر رکوع نماز ہے۔ تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کرے اور اگر خاص سجدہ ہی کیلئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے۔ فوراً نہ کرے اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کیلئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ آیت سجدہ درمیان سورت کے ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کیا اور رکوع کرلیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کرلی تو کافی ہے اور اگر سجدہ نہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کرکے رکوع کیا تو اگرچہ سجدہ کرے ناکافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ سجدہ پر سورت ختم ہے۔ اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے

Marfat.com

بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کردیا تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کردے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کرلے پھر باقی آیتیں پڑھ رکوع میں جائے۔ یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے۔ سب طرح اختیار ہے مگر اس صورت آخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری صورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی۔ بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کرلی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو انکا سجدہ ادا نہ ہوا۔ لہٰذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کرکے قعدہ کریں۔ اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ قعدہ اخیرہ فوت ہوگیا ہے۔ یہ حکم جہری نماز کا ہے۔ سری (ظہر وعصر) میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے۔ اور اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی۔ تو اسی سجدہ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہوگیا۔ اگرچہ نیت نہ ہو۔ لہٰذا امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا۔ اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کریگا۔ تو اس سے سجدہ تلاوت بہر حال ادا ہو جائیگا۔ نیت کرے یا نہ کرے۔ پھر نیت کی کیا حاجت (عالمگیری) مسئلہ۔ جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے۔ اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے سجدہ تلاوت کیا اور مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے۔ تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہوگیا۔ اور اگر رکوع کر کے دو سجدے کرلئے تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ نمازی سجدہ تلاوت بھول گیا۔ رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا۔ تو اسی وقت سجدہ کرلے پھر جس رکن میں تھا۔ اسکی طرف عود کرے۔ یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو۔ وعلی ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہوگئی۔ (عالمگیری) مگر قعدہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے کے مسائل

مسئلہ۔ ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے۔ یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی۔ تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا (عالمگیری) مسئلہ۔ مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے۔ بلکہ ایک ہی بار کرے بخلاف درود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور ہر بار مستحب (ردالمحتار)

مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں!

مسئلہ۔ دو ایک لقمہ کھانے سے دو ایک گھونٹ پینے سے کھڑے ہو جانے سے دو ایک قدم چلنے سلام کا جواب دینے سے بات کرنے سے مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے۔ جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔ جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے۔ تو مجلس بدل رہی ہے۔ ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی تین لقمے کھانے تین گھونٹ پینے۔ تین کلمے بولنے تین قدم میدان میں چلنے۔ نکاح یا خرید وفروخت کرنے لیٹ کر سو جانے سے بدل جائے گی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر نماز پڑھتا ہے۔ اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے۔ یا وہ بھی سوار ہے۔ مگر نماز میں نہیں ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے۔ اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سنا

Marfat.com

(درمختار) مسئلہ۔ تانا تننا نہر یا حوض میں تیرنا درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا ہل جوتنا چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا۔ عورت کا بچہ کو دودھ پلانا ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے۔ جتنی بار پڑھے گا۔ یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ) یہی حکم کولہو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔ مسئلہ۔ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تن رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے۔ اگرچہ فتح القدیر نے اسکے خلاف لکھا ہے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قرأت تسبیح تہلیل درس وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا۔ اور اگر دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا۔ مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ آیت سجدہ بیرون نماز تلاوت کی۔ اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کیلئے دوبارہ سجدہ کرے۔ اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہوگیا۔ بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہو اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا۔ نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہوگئے اور گنہگار ہوا توبہ کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے۔ خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا۔ یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ سہ بار آیت پڑھی یونہی اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی۔ تو سب کیلئے ایک سجدہ کافی ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرلیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا۔ تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام ہے۔ اور کلام کرلیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے۔ اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے نماز والا ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا۔ اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سنی۔ تو دوسرا سجدہ واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ایک دو آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ۔ سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں مگر بہت سے علماء کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی سجدہ واجب ہوگیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کرسکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہوسکتا ہے۔ اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کرسکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مرض کی حالت میں اشارہ سے سجدہ ہو جائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائے گا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جمعہ و عیدین اور سری (ظہر و عصر) نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع و سجود کر دے اور رکوع مین نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اس پر اور سننے والوں پر سجدہ واجب ہے اور جنھوں نے نہ سنی ان پر نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی وغیرہ وغیرہ۔ غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ بے سبب جیسا اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے نہ مکروہ (عالمگیری)

فائدہ اہم:۔ جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدہ کی تمام آیتیں پڑھ کر سجدے کرے۔ اللہ اس کا مقصد پورا فرمادیگا خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں ۱۴ سجدہ سجدے کرلے۔ (درمختار وغیرہ)

نماز مسافر کا بیان

قال اللہ تعالیٰ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمھیں فتنہ میں ڈالیں گے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے) میں عصر کی دو رکعتیں

Marfat.com

پڑھیں۔ بخاری وغیرہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں (ابن ماجہ عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی تعداد کبھی تھی۔ اس قدر امن (رواہ مسلم وغیرہ عن حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نماز دو رکعت فرض کی گئی۔ پھر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئی۔ اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی (بخاری وغیرہ) مسئلہ۔ شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہو (متون) مسئلہ۔ دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کیلئے ٹھہرنا تو ضروری ہے۔ بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے۔ مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا۔ پھر دوسرے روز تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیے۔ اسی قدر اس درمیان میں ٹھیرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے۔ کہ نہ تیز ہو نہ ست خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کیلئے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رکی ہو۔ نہ تیز (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں۔ لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے۔ لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے۔ بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے۔ اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷.۳/۸ میل ہے (فتاویٰ رضویہ)

نوٹ: بعض نے چالیس میل لکھا ہے۔ مسئلہ۔ کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا۔ اس کا اعتبار ہے نزدیک والے راستہ سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے۔ اگرچہ اس راستہ کے اختیار

Marfat.com

کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو (درمختار) مسئلہ۔ کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا۔ تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کیلئے ثابت ہوں۔ مگر ابن ہمام رضی اللہ عنہ نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔ یعنی وہ مسافر نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ محض نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے (اذا فارق بیوت مصرہ) شہر میں ہے تو شہر سے گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے (درمختار) مسئلہ۔ فضائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کیلئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یونہی شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ انکے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ فنائے شہر (شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً قبرستان گھوڑ دوڑ کا میدان کوڑا پھینکنے کی جگہ) اگر یہ شہر سے متصل ہوں تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ شہر سے متصل نہ ہوں تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے۔ اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات (برابری) میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو (غنیہ) مسئلہ۔ کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا۔ مگر اب جدا ہو گیا۔ تو اس سے بھی باہر ہونا ضروری ہے۔ اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں (غنیہ)

مسئلہ۔ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا۔ جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو (بہار شریعت) مسئلہ۔ سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو۔ اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے۔ یونہی ساری دنیا

Marfat.com

سیر کر کے گھوم آئے مسافر نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو۔ اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا (فتاویٰ رضویہ)

مسافر کے احکام

مسئلہ۔ مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے۔ اس کے حق دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اور قصداً چار پڑھیں اور دو رکعت پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا۔ لہٰذا توبہ کرے استغفار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا۔ تو فرض ادا نہ ہوئے۔ اور وہ نماز نفل ہوگئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اقامت کی نیت کرلی۔ تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا۔ اور تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے۔ یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قرأت نہ کی نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ۔ یہ رخصت کہ مسافر کیلئے ہے مطلق ہے (مسافر کا مطیع ہونا شرط نہیں) اس کا سفر جائز کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہرحال مسافر کے احکام اس کیلئے ثابت ہوں گے (عامۂ کتب) مسئلہ۔ کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہوگیا تو اس کیلئے احکام قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہوگیا اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کیلئے ملک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے۔ جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کیلئے ہو اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے (درمختار) مسئلہ۔ سنتوں میں قصر نہیں۔ بلکہ پوری پڑھی جائیں گی۔ البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں۔ اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (درمختار)

Marfat.com

نیت اقامت کے شرائط

اقامت صحیح ہونے کیلئے چھ شرطیں (۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں (۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا۔ (۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو۔ اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔ (۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو۔ اگر دو جگہوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا (۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔ (۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کرلی۔ تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہوگیا۔ اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرا خیمہ نصب کرکے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو مقیم نہ ہوا۔ اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کیلئے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لئے شہر اور گاؤں (درمختار) مسئلہ دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہوگیا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا۔ اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا۔ اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہوگیا۔ پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا۔ جب بھی مقیم ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسافر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا مثلاً عورت مہر معجل (جو جلد ادا کیا جاتا ہے) شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری (سپاہی) جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے۔ اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے اور جس مال دار پر تاوان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاد کے ہاں

Marfat.com

سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے۔ ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے۔ بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے۔ ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں۔ تو یہ بھی مسافر ہیں۔ (درمختار عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت کا مہر معجّل باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہٰذا اس وقت تابع اور اجیر (مزدور) جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں۔ بلکہ روزانہ اسکا مقرر ہے۔ وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ (توڑ) کرسکتا ہے۔ لہٰذا تابع نہیں اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ لے جائے گا۔ تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے جو بتائے اسکے موافق عمل کرے۔ اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہوسکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کرے پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا۔ اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مال دار ہے اور پندرہ یوم کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرنے اور یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ تابع کو چاہیے کہ متبوع سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے مناسب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی معلوم نہ ہو تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا (ردالمحتار) مسئلہ۔ اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے۔ اگر یہ اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے۔ اور اگر محض احسان کے طور پر اسکے ساتھ ہے۔ تو اسکی نیت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو سپاہی سردار کا تابع تھا۔ اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب علیحدہ علیحدہ ہوگئے متفرق ہوگئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے فروخت کر دیا۔ اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا۔ اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ غلام دو شخصوں میں مشترک ہے۔ اور وہ دونوں سفر میں ہیں۔ ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے۔ اور مسافر کی باری کے دن دو اور باری نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے۔ اور دو رکعت پر قعدہ

Marfat.com

فرض ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ روز نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں۔ مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذوالحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے۔ کہ جب حج کا ارادہ ہے۔ تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا۔ پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں۔ مگر قافلہ کے ہمراہ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ روز کے بعد جائے گا۔ تو وہ مقیم ہے۔ نماز پوری پڑھے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسافر کسی کام کیلئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ روز کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائیگا۔ تو چلا جائیگا اور دونوں صورتوں میں آج کل آج کل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے نماز قصر پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ روز کی نیت کر لی ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یونہی اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں۔ اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا۔ اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا۔ تو نماز قصر کرے۔ اور اگر کہیں ایک دو ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا۔ جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا۔ وہاں سے بھاگ کر کسی کس فار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے ان سے لڑنا چاہا۔ تو وہ سب مقیم ہی ہیں یونہی اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے۔ جب بھی مقیم ہیں۔ اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے۔ اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے۔ اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہو گیا۔ اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا۔ تو اگر یہ لوگ رہنا چاہیں۔ تو دارالاسلام ہو گیا۔ نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں۔ بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا۔ اور غالب آیا

Marfat.com

اور اسی شہر کو دارالاسلام بنایا تو پوری پڑھیں اور اگر محض دو ایک ماہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ تو قصر کریں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے۔ اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہوگیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی۔ تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے۔ اسکے بعد کی نماز چار رکعت پڑھے۔ یونہی اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا۔ امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسافر نے مقیم کی اقتداء کی یا مقیم نے مسافر کی ان کے متعلقہ مسائل

مسئلہ۔ ادا و قضاء دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کرسکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی دو رکعتیں پڑھ لے۔ اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے۔ بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہوگیا۔ اور سلام سے پہلے امام نے نیت اقامت کرلی۔ تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہولے ورنہ نماز گئی۔ اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت نہ کی تو متابعت نہ کرے۔ متابعت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتداء کیلئے شرط ہے۔ کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کردے اور شروع نماز میں نہ کہا۔ تو بعد نماز کہہ دے۔ کہ اپنی نمازیں پوری کرلو۔ میں مسافر ہوں۔ (درمختار وغیرہ) اور شروع میں کہہ دیا جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے۔ انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ مسئلہ۔ وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتداء نہیں کرسکتا۔ وقت میں کرسکتا ہے اور اس اقتدا کی صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہوگئے۔ یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے۔ اور جن نمازوں میں قصر نہیں۔ ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کرسکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہوگیا۔ جب بھی اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ۔ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے۔ اور مقتدی کے مذہب پر ادا۔ مثلاً امام شافعی المذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے توڑ دی تو اب دو ہی رکعت پڑھے گا۔ یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کی۔ اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہوگیا فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ اولیٰ نہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہوگیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو۔ فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے۔ اب مسافر ہوگیا تو قصر کرے۔ اور مسافر تھا۔ اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا۔ اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے۔ اور عصر کی چار اور اگر ظہر وعصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا۔ اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں۔ تو ظہر کی چار پڑھے اور عصر کی دو (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدہ سہو ساقط ہوگیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت اقامت کی تو صحیح ہے۔ اور چار رکعت پڑھنا فرض اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے مسافروں کی امامت کی۔ اثنائے نماز میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا خلیفہ نے اقامت کی نیت کی۔ تو اسکے پیچھے جو مسافر ہیں۔ ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یوہیں اگر مقیم کو خلیفہ کیا۔ جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں۔ اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے کے پہلے اقامت کی نیت کی۔ تو مقتدی چار پڑھیں۔ (عالمگیری)

وطن اصلی اور وطن اقامت کے مسائل

مسئلہ۔ وطن دو قسم ہے۔ وطن اصلی۔ وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہے۔ جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں۔ یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ

Marfat.com

ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے کہیں شادی کرلی۔ اگرچہ وہاں پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو۔ مقیم ہوگیا۔ اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے۔ اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا۔ خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے۔ یعنی ایک جگہ پندرہ روز کے ارادہ سے ٹھہرا۔ پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا۔ تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یوہیں وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ وطن اقامت کیلئے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو۔ بلکہ مدت سفر طے کرنے سے پہلے اقامت کرلی وطن اقامت ہوگیا۔ (عالمگیری) مسئلہ بالغ کے والدین کسی جگہ (شہر) میں رہتے ہوں اور وہ شہر اسکی جائے ولادت نہیں نہ اسکے اہل و عیال وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کیلئے وطن نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا سفر ختم ہوگیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی۔ تو میکا اس کیلئے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے۔ وہاں سے میکے آئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے۔ اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہوگیا۔ نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے۔ بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی بلکہ نصف دن بلکہ ویسی جیسی عورت کو ذرا بھر بھی موقعہ سفر نہ دیا جائے۔ نابالغ بچہ یا معتوہ (قدرے بے وقوف) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ) محرم کیلئے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

Marfat.com

جمعہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: یاایھا الذین امنوا اذا نودی الصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذرو البیع ذلکم خیرا لکم ان کنتم تعلمون

ترجمہ: اے ایمان والو۔ جب نماز کیلئے جمعہ کے روز اذان دی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت وغیرہ چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

فضائل روز جمعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے روز پہلے سوا اسکے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا۔ یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہوگئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا (ہفتہ کو) اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو (اتوار کو) (صحیحین عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) (۲) فرماتے ہیں۔ ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں (بلحاظ ظاہری پیدائش) اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے گا (مسلم عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۳) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتر دن کہ سورج نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے۔ اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

تنبیہ: بظاہر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنت سے باہر تشریف لانا اچھا نہیں معلوم ہوتا لیکن درحقیقت اس میں کئی حکمتیں مضمر تھیں۔ کیونکہ صیغہ امر نہی (فکلا منھا رغداً اور فلا تقربا ھذہ الشجرۃ) جنت میں بھی موجود تھے اور انکی تکمیل مولا تعالیٰ کو منظور تھی۔ جس کیلئے ہزار ہا نبیوں کی ضرورت تھی الخ اگر آپ جنت سے نزول نہ فرماتے تو نہ کوئی نبی و رسول ہوتا نہ کوئی ولی غوث قطب ہوتا۔ اور نہ ہی قدر رنج و راحت ہوتی۔ اور پھر نہ ہی جنتیوں کو قدر نعیم جنت ہوتی۔ کیونکہ قدر راحت آنکس داند کہ بہ مصیبت گرفتار آید۔ وغیرہ۔ فوائد نزول جنت کا ہی

Marfat.com

نتیجہ ہیں اور یوہیں بظاہر قیام قیامت عبید الشیطان کیلئے ایک زبردست مہم اور بلا ہے۔ لیکن عبدالرحمٰن کیلئے ھبر بلقاء ربھم یوقنون کی تکمیل ہے اور اجیر خاص کیلئے ادخلوا الجنة بما کنتم تعلمون ایفاء اجر کی تاریخ ہے۔ اور خاص الخاص کیلئے (رضوان اللہ اکبر کی زندگی جمیل ہے (۴) فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے (ان الجمعة سید الایام) اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی میں انتقال کیا۔ اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور کا پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (اول بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت درود حضور پر ہمارا کیونکر پیش کیا جائے گا۔ جب حضور انتقال فرما چکے ہونگے۔ فرمایا کہ اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد) دوسری روایت میں ہے کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائیگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔ (فنبی اللّٰہ حیی یرزق) (ابن ماجہ)

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ (ان الجمعة سید الایام) اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الضحیٰ وعید الفطر سے افضل ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی (۴) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دیگا۔ جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب وآسمان وزمین وہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ (ابن ماجہ) ف۔ جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ رہا یہ کہ وہ کونسا وقت ہے۔ اس میں روایتیں بہت مختلف ہیں۔ ان میں دو قوی ہیں۔ ایک یہ کہ امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (رواہ مسلم) دوسری یہ ہے کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔ ترمذی وغیرہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ میں کوہ طور کی طرف گیا۔ اور کعب احبار سے ملا۔ انکے پاس بیٹھا۔ انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی حدیثیں بیان کیں۔ ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا۔ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی وغیرہ واقعات بیان فرمائے۔ اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلتے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو۔ سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے۔ کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے۔ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے۔ کعب نے توریت پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی۔ اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا۔ یہ ہر سال میں ایک دن ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا۔ کعب نے غلط کہا میں نے کہا۔ پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے۔ کہا کعب نے سچ کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کونسی ساعت ہے۔ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو اور کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے۔ میں نے کہا پچھلی ساعت کیسی ہوسکتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے۔ اور وہ نماز کا وقت نہیں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تو ہے کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (ترمذی) فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے۔ اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی عن انس) فرمایا اللہ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کئے نہ چھوڑیگا۔ (طبرانی)

جمعہ کے دن رات میں مرنے کے فضائل

(۱) فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو۔ جن پر جہنم واجب ہوگیا تھا۔ (طبرانی عن ابی یعلی رضی اللہ عنہ) (۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا۔ اللہ اسے فتنہ قبر سے بچا

Marfat.com

لے گا۔ (ترمذی وغیرہ) (۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا۔ اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ (ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنہ) (۴) فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا۔ اس کیلئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنہ قبر سے بچا لیا جائے گا۔ (ترغیب عن ایاس ابی بکیر رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے عذاب اور فتنہ قبر سے بچا لیا جائے گا۔ اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا۔ اور اس کے ساتھ گواہ ہونگے۔ اس کیلئے گواہی دیں گے یا مہر لگی ہوگی۔ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات روشن رات ہے۔ اور جمعہ کا دن چمکدار دن (بیہقی) ترمذی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً ''آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا'' ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا۔ یہ آیت ہم پر نازل ہوتی۔ تو ہم اس دن کو عید بناتے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری۔ جمعہ وعرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ وعرفہ یہ دونوں مسلمانوں کے عید کے دن ہیں۔ اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا۔ اور نویں ذی الحجہ (ترمذی)

فضائل نماز جمعہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کو آیا۔ اور (خطبہ) سنا۔ اور چپ رہا اس کیلئے بخشش اور مغفرت ہو جائے گی۔ ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا۔ یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری ہو تو اسے ہٹا دے۔ (مسلم وغیرہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جمعہ کفارہ ان گناہوں کیلئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں۔ اور تین دن اور یہ اس وجہ سے کہ مولا تعالیٰ

Marfat.com

فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اس کیلئے دس مثل ہے (طبرانی) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ چیزیں جو ایک دن میں کریگا۔ اللہ اس کو جنتی لکھ دے گا۔ (۱) جو مریض کو پوچھنے جائے (۲) اور جنازے میں حاضر ہو (۳) اور روزہ رکھے (۴) اور جمعہ کو جائے (۵) اور غلام آزاد کرے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے۔ یا اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا۔ پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ وغیرہ) (۲) فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ دوسری روایت میں ہے جو تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے۔ وہ منافق ہے۔ اور رزین کی روایت میں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بے علاقہ اور طبرانی کی روایت میں ہے۔ وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے۔ اور ایک روایت میں ہے جو تین جمعہ پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے۔ اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کیلئے معین ہو۔ ورنہ حقیقتاً تو توبہ کرنا فرض ہے (ابو داؤد وغیرہ) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھنے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (مسلم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اے لوگو مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ ایسا کرو گے۔ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائیگی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کیلئے اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کیلئے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو۔ عادل یا ظالم تو اللہ نہ اس

Marfat.com

کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا۔ نہ اسکے کام میں برکت دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ اس کیلئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے۔ اور جو توبہ کرے اللہ اسکی توبہ قبول فرمائے گا (ابن ماجہ) فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے۔ مگر مریض یا مسافر یا عورت یا غلام یا بچہ پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ تعالیٰ غنی حمید ہے۔ (دارقطنی)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن نہائے۔ اور جس طہارت کی استطاعت (توفیق) ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے۔ استعمال کرے۔ پھر نماز کو نکلے۔ اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اس کیلئے لکھی گئی ہے۔ پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے۔ اس کیلئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔ (بخاری) فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو۔ اور چل کر آئے۔ سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے۔ اس کیلئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے۔ ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا ان کیلئے اجر ہے اور اسی کے مثل دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایتیں ہیں۔ (ترمذی) فرماتے ہیں ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اسی دن میں سر دھوئے اور بدن (بخاری) فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ (ترمذی) ابوداؤد عکرمہ سے راوی ہے کہ عراق سے کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہ ہاں یہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کیلئے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے۔ تو اس پر واجب نہیں (ابوداؤد) فرماتے ہیں اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔ (ابن ماجہ) فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے۔ تو پانی (یعنی نہانا بجائے خوشبو) (ترمذی) فرمایا

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا۔ تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے۔ اور نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (طبرانی) فرمایا جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی)

جمعہ کیلئے اول وقت جانے کا ثواب

اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ جیسے جنابت کا غسل ہے۔ پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی۔ اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی۔ اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی۔ اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے ذکر سننے کیلئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ (بخاری وغیرہ) دوسری حدیث میں بھی اسی طرح درجات بیان فرمانے کے بعد فرمایا۔ جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں (مسلم) فرمایا جب امام خطبہ کو نکلتا ہے۔ تو فرشتے دفتر تہ کر لیتے ہیں۔ کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا کہا ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔ (طبرانی) فرمایا جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا (ترمذی) فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: بیٹھ جا تو نے ایذا (ضرر) پہنچائی (ابوداؤد) فرماتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے۔ مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی لغو ہے (۲) اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دعا کی۔ تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے (۳) اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی۔ تو جمعہ اس

Marfat.com

کیلئے کفارہ ہے۔ آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔ (ابوداؤد)

مسائل فقہیہ

مسئلہ۔ جمعہ فرض عین ہے۔ اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ اور اس کا منکر کافر ہے (درمختار) مسئلہ۔ جمعہ پڑھنے کیلئے چھ شرطیں ہیں کہ ایک شرط بھی مفقود (نہ پائی جاتی) ہو تو ہوگا ہی نہیں۔ (۱) مصر یا فنائے مصر (۲) بادشاہ (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت (۶) اذن عام۔

(۱) مصر کی تعریف و اس کے احکام

مصر وہ جگہ ہے۔ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے۔ اگرچہ ناانصافی کرتا۔ اور بدلا نہ لیتا ہو۔ اور مصر کی آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کیلئے ہو۔ اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے قبرستان گھوڑ دوڑ کا میدان فوج کے رہنے کی جگہ کچہریاں اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے۔ اور وہاں جمعہ جائز ہے (غنیۃ وغیرہ) لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا انکی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں (غنیہ) مسئلہ۔ جس شہر پر کفار کا تسلط ہوگیا۔ وہاں بھی جمعہ جائز ہے جب تک دارالاسلام ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مصر کیلئے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے۔ اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی۔ نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائیگا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کیلئے نہ ہو۔ اور اسکے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو۔ تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مگر اکثر ائمہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو۔ تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جاسکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ (درمختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیے کہ شہر میں آ کر جمعہ پڑھ جائیں۔ مسئلہ۔ گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا۔ اور جمعہ کے روز یہیں رہنے کا ارادہ ہے۔ تو جمعہ فرض

Marfat.com

ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو۔ اذان سے قبل یا بعد تو فرض نہیں مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یونہیں مسافر شہر میں آیا۔ اور اقامت کی نیت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں۔ گاؤں والا جمعہ کیلئے شہر کو آیا۔ اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے۔ تو اس سعی (یعنی جمعہ کیلئے آنے) کا ثواب بھی پائے گا۔ اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا۔ جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو۔ اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کیلئے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کر سکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہو سکتا نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں (عالمگیری) مسئلہ۔ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔ (درمختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے۔ کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے۔ اور جامع جماعات ہے۔ اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی۔ جو اجتماع میں ہوتی۔ نیز دفع حرج کیلئے تعدد جائز رکھا گیا ہے۔ تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلہ محلہ میں جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا۔ اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے۔ اس کا بیان آگے آتا ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو۔ وہاں جو سب سے بڑا فقیہ صحیح العقیدہ ہو احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے۔ بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کیلئے ہے۔ جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک ہو۔ اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں۔ پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ موجودہ وقت میں مقلد خاص کیلئے ظہر احتیاطی

Marfat.com

پڑھنی ضروری ہے۔ عوام کو اپنے حال پر چھوڑ دینا مناسب ہے۔ ظہر احتیاطی کا پڑھنا مندرجہ ذیل کتب سے بالتصریح ثابت ہے۔ لا جل الا ختلاف الواقع فی تفسیر المصر حکموا بفرضیة اداء صلوة الظهر لعلتة الاحتیاط لاشتباه الحق فان معنے المصر صار مشکو کا فلا یثبت الحق ثمه بل الحق دائر فیما بینهم ومن ثم قال فی المحیط (۱) وتاتارخانی (۳) وابراهیم شاهی (۴) وجامع الفتاویٰ (۵) وکافی (۶) وعتابی (۷) وخزانة العلوم (۸) وفتاوی محمدیه (۹) وخزانة المفتین (۱۰) والظهیری (۱۱) والصیر فی (۱۲) وجواهر الفتاوی (۱۳) وبدر السعادت (۱۴) والغرابیب انه ان وقع الشک فی المر فلیصلو اربعاً فرض الوقت بعد الفواغ من صلوة الجمعة واختلفوا فی النیة والصحیح ان یقول اصلے لله تعالیٰ اربع رکعات صلوة الظهر الذی ادرکت وقته ولم اصله بعد یعنی میخوانم از برائے خدائے تعالیٰ چار رکعت فرض ظہر یکہ یافتہ بودم وتاحال او را نخوانده ام وبرذمہ من فرض شده است اداء آن اکنون او را میخوانم خواه قضا شده است خواه قضا نشده است وبر ذمہ من ہست پس اگر نماز جمعہ ادا شده است وظہر قضا در عرش برذمہ او مانده و اویا وندارد آن ظہر از ذمہ او ساقط میشود واگر ہیچ ظہر قضا نیست برذمہ اولیکن نماز جمعہ ادا نہ شده است آن ظہر امروز باشد واگر نماز جمعہ ادا شده است۔ پس ایں چہار نفل خواہد شد۔ ومن ثم قالوا یقرئی الا ربعة جمیعاً فان الفرض مشکوک کا النفل اداء انتهی (نقل از تحفہ رحمانی شرح خلاصہ کیدانی من عینہ) چونکہ تفسیر مصر میں اختلاف واقع ہو چکا ہے حتی کہ بعض کتب فقہ میں مصر کے بیس بیس معنے تک لکھے گئے ہیں۔ شرح الوقایہ جلد اول باب صلوۃ الجمعۃ میں فرماتے ہیں۔ اختلفوا فی تفسیر المصر فعند البعض هو موضع له امیر وقاض ینفذ الاحکام ویقیم الحدود اختلاف کیا فقہاء کرام نے تفسر مصر میں پس بعض کے نزدیک مصر وہ موضع ہے۔ جہاں کوئی امیر و حاکم ہو کہ احکام شرع کو جاری کرے۔ اور حدود قائم کرے۔ اس عبارت کے متصل شرح وقایہ میں تحریر کرتے ہیں۔ وعند البعض هو موضع اذا جتمع اهله فی اکبر مساجده لم یسعهم بعض کے نزدیک مصر وہ موضع ہے کہ تمام لوگ اس کے اپنے موضع کی سب سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو مسجد میں ان کی گنجائش نہ رہے۔ (وغیرہما) حکم فرمایا ساتھ فرضیت ادا نماز ظہر بوجہ احتیاط کے واسطے مشتبہ

Marfat.com

ہونے حق کے کیونکہ معنی مصر مشکوک ہیں اور حق ظاہر نہیں ہوتا اس واسطے محیط وغیرہ کتب فقہ میں فرمایا کہ اگر واقع ہو شک بیچ مصر کے پس چاہیے پڑھیں چار رکعت فرض وقت بعد فراغ نماز جمعہ کے اور صحیح نیت ان چار رکعت کی یوں کرے پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نماز فرض اس ظہر کے کہ وقت پایا تھا۔ اور ابھی تک پڑھی نہیں۔ میرے ذمہ فرض ہو چکی ہے ادا اس کی ابھی اس کو پڑھتا ہوں۔ پس اگر نماز جمعہ ادا ہو چکی ہے اور ظہر قضا اس کی عمر میں اس کے ذمہ میں باقی رہی ہوئی ہے۔ اور اس کو یاد نہیں وہ ظہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر اس کے ذمہ میں کوئی ظہر قضا نہیں لیکن نماز جمعہ ادا نہیں ہوئی۔ وہ ظہر آج کی ظہر ہو جائیگی۔ اور اگر نماز جمعہ ادا ہوگئی تو وہ نماز نفل ہو جائے گی۔ اسی واسطے فرمایا ہر چار رکعت کو بھری پڑھے۔ کیونکہ فرض مشکوک ہے مثل نفل کے از روئے ادا کے انتہی (تحفہ رحمانی) گو از روئے روایات تو یہ کے ان گاؤں میں جہاں کے رہنے والے مکلف (عاقل بالغ مسلمانوں سے ۲۵ گز جگہ بھر جائے۔ درست ہے۔ جیسے کہ شہر میں مختلف مساجد میں درست ہے۔ لیکن چونکہ اس میں دوسرے اقوال بھی موجود ہیں۔ اگر چہ ضعیف ہی ہیں۔ اسلئے اختلاف سے نکلنے کیلئے بعد نماز جمعہ کے عقلمند دانا مقلد منقاد کیلئے فقہائے کرام نے حکم فرمایا کہ وہ احتیاط الظہر پڑھے والا جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے۔ (عالمگیری وغیرہ) جیسا کہ بیان ہوا کہ یہ احتیاط خواص کیلئے ہے۔ اور الا چار رکعت پڑھنے والا خالی از فائدہ نہیں۔ جیسے بیان ہوا بخلاف تارک کے فائدہ۔ گز سے مراد مروجہ سولہ گرہ والا گز ہے۔ اور شرعی گز دس گرہ کا ہوتا ہے چالیس کے ۲۵ گز ہوتے ہیں۔ شرعاً شہر اس بستی کا نام ہے۔ جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف (عاقل بالغ) رہتے ہوں (خواہ وہ نمازی ہوں یا بے نمازی کہ اگر وہ نماز جمعہ کیلئے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں نہ سماسکیں اس قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ (شرح وقایہ درمختار) فائدہ۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام کی حالت بہت ناگفتہ ہوگئی ہے۔ جو جگہ ایسی ہو جس میں کہ سب مکلف مسلمان اکٹھا ہوں اور پچیس گز جگہ بھر جائے۔ تو بلا تامل وہاں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ سوال اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو۔ اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اس قدر ہو۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ تو کیا کیا جائے؟ جواب بلا تامل نماز جمعہ ادا کی جائے۔ کچھ مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔ سوال۔ ہم نے تو سنا ہے کہ شہر

Marfat.com

وہ ہے۔ جہاں امیر اور قاضی ایسا موجود ہو۔ کہ جو سزائیں شریعت کے موافق قائم کرنے پر قادر ہو۔ فرمایئے کہ یہ کیونکر ہے؟ جواب بھائی یہ تعریف شہر کی جو آپ نے سنی ہے۔ وہ غیر مفتی بہ ہے۔ (اس پر فتویٰ نہیں) اگر یہی تعریف معتبر ہوتی تو اس زمانہ میں کیا بلکہ پہلے زمانہ سے ہی جمعہ مطلقاً ترک ہو جاتا۔ اسلئے کہ اس تعریف کے بموجب کوئی شہر ہندوستان پنجاب کا شہر ہی نہیں ہوسکتا۔ فرمایئے لاہور۔ لائیلپور میں کوئی امیر قاضی حدود شرعی جاری کرنے والا موجود ہے۔ یا دہلی اور کلکتہ بمبئی وغیرہ میں حالانکہ بفضلہٖ تعالیٰ سب جگہ بلا تکلف ہمیشہ سے جمعہ جاری ہے اور وہ اسی تعریف کے بموجب ہے کہ جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اس تعریف کی رو سے بڑے بڑے گاؤں بھی جواز جمعہ کیلئے بمنزلہ شہر ہو گئے گو جاہل ضدی ان کو گاؤں ہی کہیں۔ اسی وجہ سے صاحب شامی بھی فرماتے ہیں۔ **ھذا یصدق علی کثیر من القریٰ** یعنی یہ تعریف جو بموجب اکثر فقہا "مفتی بہ" ہے۔ بہت سے گاؤں پر صادق آتی ہے۔ پس جس گاؤں پر یہ تعریف صادق آئے یعنی آبادی میں اس مقدار پر ہو کہ وہاں کے رہنے والے پچیس گز کی مسجد یا اور جگہ میں نہ سما سکیں۔ وہ شرعاً شہر ہے۔ وہاں بلا تامل جمعہ جائز ہے۔ اور اگر اس مقدار کی آبادی نہیں تو وہ گاؤں ہے۔ وہاں جمعہ جائز نہیں ہے۔ اور اگر آپ زیادہ تحقیق چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کے اخیر میں فتویٰ درج ہے۔ مطالعہ کریں۔ فائدہ۔ مخفی نہ رہے کہ جو شرائط جمعہ کیلئے ہیں۔ وہی نماز عیدین کیلئے بھی ہیں اور جمعہ وعیدین جنرل شعائر اسلام ہیں۔ جن کی وجہ سے امتیاز بین المسلم وغیر مسلم معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ موجودہ زمانہ میں ظاہری صورت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہیں۔ ہاں البتہ دروغ گوئی اور خلاف اصولوں سے موجودہ مسلم دنیا کی جلد پہچان ہوسکتی ہے۔ ورنہ رسم بے نمازی وغیرہ رسومات میں ہندو مسلم میں مساوات ہے۔ موجودہ وقت بعض احسد الحاسدین ظاہری علماء جو درحقیقت عبدالدرہم والدنانیر بلکہ عبدالطعام والادام ہیں جو کہ روٹی مل جانے پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے پھرتے ہیں۔ مولا تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شرور نفس سے محفوظ رکھے۔ یہ علماء سو یہود کے مرید ہیں۔ **اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون** ان کی شان ہے یہ جو اس قسم کے عالم ہیں۔ جبکہ اپنے پیرو

نوٹ: موجودہ زمانہ میں بخیال تبلیغ ہر اس گاؤں میں جس کے گھر تیس سے زاید ہوں جمعہ قائم کرنا جائز ہونا چاہیے جیسا کہ بعض کتابوں نے اس کا ذکر کیا ہے ۱۲

Marfat.com

مرشد سے تمغۂ تبلیغ حاصل کرتے ہیں۔ تو ان سے اقرار لیا جاتا ہے کہ تم چالیس سال تک لباس تقیہ سے ملبوس رہنا ورنہ تمہاری تبلیغ غیر لوگوں پر ہرگز اثر نہ کریگی۔ اسی واسطے یہ لوگ اپنے کو حنفی صحیح العقیدہ بتاتے ہیں اور جمعہ کو منع کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ کچھ اور مذہب رکھنے والے ہیں۔ جس کا اظہار بعد کافی تسلط کے کیا جاتا ہے۔ مولا تعالیٰ جلد از جلد ان سے بدلہ لے اور ان کو تباہ کرے۔

شرط دوم (بادشاہ)

سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ مسئلہ۔ سلطان عادل ہو یا ظالم۔ جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا۔ یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو۔ مثلاً قریش نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اسکے حکم سے جمعہ قائم ہوگا۔ یہ خود قائم نہیں کرسکتی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کردیا۔ وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے۔ اگرچہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوادے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہوگیا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ حاکم شہر کا انتقال ہوگیا یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا۔ اس کے خلیفہ (ولیعہد) یا قاضی ماذون (جس کو اجازت ملی ہو) نے جمعہ قائم کیا جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنا دیں۔ یوہیں اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کرسکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ حاکم شہر نابالغ یا کافر ہے۔ اور اب وہ نابالغ بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنیکا ان کو حق نہیں۔ البتہ اگر جدید حکم ان کیلئے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا تھا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کرسکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے۔ اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کردے تو لوگ خود قائم کرلیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کردی۔ تو لوگوں کو

Marfat.com

اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں (ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہ اسلام نے شہریت باطل کی ہو۔ اور اگر کافر نے باطل کی ہو تو پڑھیں۔ مسئلہ۔ امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا۔ تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے۔ یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

شرط سوم۔ وقت ظہر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگر چہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ مقتدی نماز میں سو گیا تھا۔ آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے۔ تو اگر وقت باقی ہے۔ جمعہ پورا کر لے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے (نئے تحریمہ سے) (عالمگیری وغیرہ) یوہیں اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع و سجود نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔ (درمختار)

شرط چہارم خطبہ

مسئلہ خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ (۱) وقت میں ہو۔ (۲) اور نماز سے قبل ہو (۳) اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کیلئے شرط ہے۔ یعنی کم از کم خطیب کے علاوہ تین مرد۔ (۴) اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا۔ یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائیگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے۔ اگر چہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا۔ مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ چھینک آئی اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خطبہ و نماز میں زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں (درمختار) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھیں جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں مگر دونوں مل کر طوال مفصل (سورۃ بقرۃ) سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔ خصوصاً

Marfat.com

جاڑوں میں (درمختار) گرمیوں میں تو زیادہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ یہاں بھی تخفیف چاہیے۔ مسئلہ۔ خطبہ میں یہ امور سنت ہیں (۱) خطیب کا پاک ہونا (۲) کھڑا ہونا (۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا (۴) خطیب کا منبر پر ہونا (۵) اور سامعین کی طرف منہ ہونا (۶) اور قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو (۷) حاضرین کو متوجہ با امام ہونا (۸) خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا (۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں (۱۰) الحمد للہ سے شروع کرنا (۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا (۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا (۱۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۱۴) کم از کم ایک آیت کی تلاوت کرنا (۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا (۱۶) دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت' درود کا اعادہ کرنا (۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کیلئے دعا کرنا (۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا (۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو۔ اور خلفائے راشدین و عمین شریفین مکرمین حضرت حمزہ و عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔ **الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ** الخ مراد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے۔ مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کیلئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے۔ اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے۔ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے (درمختار) مسئلہ۔ خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کیساتھ دوسری زبان؛ خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے یونہی خطبہ میں اشعار پڑھنے بھی نہ چاہیں۔ اگرچہ عربی ہی کے ہوں۔ ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

Marfat.com

شرط پنجم جماعت

جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد۔ مسئلہ۔ اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا۔ اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے۔ اور دوسرے تین شخص آ گئے۔ تو انکے ساتھ امام جمعہ پڑھے۔ یعنی جمعہ کی جماعت کیلئے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے۔ بلکہ انکے غیر سے بھی ہو جائے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے۔ تو جمعہ باطل ہوگیا۔ سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے۔ مگر تین مرد باقی ہیں۔ یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں آ کر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے۔ اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ تو ان سورتوں میں جمعہ جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی باوضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے۔ اور دوسرے لوگ آ گئے۔ یہ چلے گئے تو ہوگیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے۔ پھر اور لوگ آ گئے تو امام سرے سے تحریمہ باندھے۔ (خانیہ)

شرط ششم اذن عام

اذن عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنیکی اجازت عام ہے تو ہوگیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھا یا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ۔ عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کیخلاف نہ ہوگا کہ انکے آنے میں خوف فتنہ ہے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

جمعہ ہونے کی شرطیں

جمعہ واجب ہونے کیلئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں۔ پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا۔ بلکہ مرد عاقل بالغ کیلئے جمعہ پڑھنا افضل اور بہتر ہے اور عورت کیلئے ظہر افضل ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتداء کر سکے تو اس کیلئے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں (درمختار وغیرہ) (۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا۔ مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا (غنیتہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (درمختار) جو شخص مریض کا تیمار دار ہو۔ جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا۔ اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ تو اس تیمار دار پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ) (۳) آزاد ہونا غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کرسکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یونہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو۔ باقی کیلئے مشقت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کیلئے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس غلام کو اسکے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو۔ اس پر جمعہ واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر مسجد جامع کو گیا۔ اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا۔ اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہو تو جتنا حرج ہوا ہے۔ اس کی مزدوری میں کم کرسکتا ہے۔ اور مزدور اسکا مطالبہ بھی کرسکتا۔ (عالمگیری) (۴) مرد ہونا (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کیلئے نہیں بلکہ ہر عبارت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے۔ (۷) انکھیارا ہونا۔ مسئلہ۔ یک چشم (کانا) اور جس کی نگاہ کمزور ہو۔ اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلاتکلف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے

Marfat.com

جانے والا ہو۔ اجرت مثل پر لے جائے۔ یا بلا اجرت اس پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بعض نابینا بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پوچھے جاسکتے ہیں۔ ان پر جمعہ فرض ہے (ردالمحتار) (۸) چلنے پر قادر ہونا۔ مسئلہ۔ اپاہج پر جمعہ فرض نہیں اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں بٹھا آئیگا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہوگیا ہو۔ اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار) (۹) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین (قرض) کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے (ردالمحتار) (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا مفلس قرض دار کو اگر قید کا اندیشہ ہو۔ تو اس پر فرض نہیں (ردالمحتار) (۱۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ مسئلہ۔ جمعہ کی امامت ہر مرد کرسکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہوسکتا ہو۔ اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض مسافر غلام (درمختار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جسکو اس نے اجازت دی۔ بیمار ہو یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو۔ جو امامت کرسکتا ہو۔ یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل

مسئلہ۔ جس پر جمعہ فرض ہے۔ اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کیلئے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے۔ مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اسکے سر رہا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا۔ نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی۔ جمعہ مل جائے تو پڑھ لے۔ ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو (درمختار) مسئلہ۔ مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے۔ اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا

Marfat.com

تو باطل ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہیں گیا۔ یا لوگوں نے پڑھنا تو شروع کیا تھا۔ مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا۔ اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ نماز اب نفل ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اسکی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کیلئے نکلا تو اسکی نماز بھی جاتی رہی۔ ان شرائط کے ساتھ جو اوپر بیان ہوئیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں۔ ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں جماعت ان کیلئے بھی ممنوع ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ علماء فرماتے ہیں۔ جن مساجد میں جمعہ نہیں ہوتا۔ انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کیساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے۔ اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔ (درمختار) جس نے جمعہ کا قعدہ آخیرہ پالیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہٰذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جمعہ کیلئے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا۔ اچھے اور سفید کپڑے پہننا تیل لگانا خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔ البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے۔ جلد جلد پورے کرلے۔ (درمختار)

خطبہ کے بعض دیگر مسائل

مسئلہ۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا' پینا' سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب

Marfat.com

خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ امر بالمعروف (اچھے کام کا حکم کرنا) ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی۔ انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کرسکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے۔ یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے۔ تو زبان سے کہہ سکتے ہیں۔ اگر اشارہ یا دبانے سے بتائیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطیب نے مسلمانوں کیلئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ کریں گے گنہگار ہونگے۔ خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا۔ تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں۔ زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں یونہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہما (درمختار) مسئلہ۔ پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے۔ اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز۔ اور مسجد میں تو خرید وفروخت سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائیگا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے جمعہ کیلئے اطمینان و وقار (آرام وتسلی و آہستگی) کیساتھ جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطیب جب منبر پر بیٹھے۔ تو اسکے سامنے دوبارہ اذان دی جائے (متون) مسئلہ۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو (جیسے آج کل رواج ہے) کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ اذان ثانی بھی بلند آواز سے کہیں جیسے پہلی پست آواز سے نہ چاہیے کہ خلاف مقصود ہے (بحر وغیرہ) خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے دوسرا نہ پڑھائے۔ اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی۔ جبکہ وہ

Marfat.com

ماذون ہو۔ یونہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتک پڑھے۔ مگر ہمیشہ انہیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہوگیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے دن بہتر ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سوال کرنیوالا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلاضرورت سوال کرتا ہو مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے۔ اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز ہے(ردالمحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لئے مطلقاً اجازت نہیں۔

جمعہ کے روز وشب کے بعض اعمال

مسئلہ۔ جمعہ کے دن یا رات میں سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے۔ اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے۔ اس کیلئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔ (نسائی وغیرہ عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ) اور دارمی کی روایت میں ہے جو شب جمعہ میں سورہ کہف پڑھے۔ اس کیلئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا اور ابوبکر بن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں۔ جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے۔ اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا۔ جو قیامت کو اس کیلئے روشن ہوگا۔ اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں۔ بخش دیئے جائیں گے۔ اس حدیث کی اسناد صحت میں کوئی شک نہیں۔ سورۂ حم الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ طبرانی نے ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں حم الدخان پڑھے۔ اس کیلئے اللہ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اور ایک روایت میں ہے جو کسی رات میں حم الدخان پڑھے۔ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے جمعہ کے دن یا رات میں جو سورہ یسین پڑھے۔ اس کی مغفرت ہو جائے۔

Marfat.com

فائدہ: جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہیے (اور کچھ پڑھ کر ایصال ثواب بھی ضرور کرنا چاہیے) اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (درمختار)

عیدین کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ وَلِتُکْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوْ اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ اور دن کی گنتی پوری کرو۔ اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور فرماتا ہے۔ فصل لربک وانحر اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ (۲) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے۔ راتوں میں قیام کرے۔ اسکا دل نہ مرے گا۔ جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (ابن ماجہ) (۳) فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کیلئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات (اصبہانی) (۳) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے۔ (مہرگان و نیروز) فرمایا مولا تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید اضحیٰ (بقرعید) و عید الفطر کے دن (ابوداؤد) (۵۔۴) بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے اور عید اضحیٰ کو نہ کھاتے۔ جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی وغیرہ) بخاری شریف کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے روز تشریف نہ لے جاتے۔ جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے۔ اور طاق ہوتیں۔ (۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے (ترمذی وغیرہ) (۷) فرمایا ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی۔ تو مسجد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی (ابن ماجہ وغیرہ) (۸) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی۔ نہ اسکے قبل نماز پڑھی نہ بعد (مسلم) (۹) جابر ابن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) نہ اذان ہوئی نہ اقامت (مسلم شریف) مسئلہ۔ عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔ اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں

Marfat.com

سنت اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا۔ دوسرا فرق یہ کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی۔ اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبارہ اتنا کہنے کی اجازت ہے الصلوٰۃ جامعۃ (درمختار وغیرہ) بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے (جوہرہ) مسئلہ۔ گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

روز عید کے مستحبات

مسئلہ۔ عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔ حجامت بنوانا ناخن ترشوانا غسل کرنا مسواک کرنا اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا انگوٹھی پہننا خوشبو لگانا صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا عیدگاہ جلد جانا نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا عیدگاہ کو پیدل جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا تین پانچ سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائیگا (کتب کثیرہ) مسئلہ۔ سواری پر جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور واپسی سواری پر آنے میں حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدگاہ کو نماز کیلئے جانا سنت ہے۔ اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں (ردالمحتار) خوشی ظاہر کرنا کثرت سے صدقہ دینا عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا آپس میں مبارک دینا اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز عید سے پہلے نفل نماز مطلقاً مکروہ عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے۔ تو نماز عید ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے یہ احکام خواص کے ہیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عیدگاہ میں انہیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے۔ مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہوگیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے۔

Marfat.com

نماز عید کی ترکیب

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے۔ اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے۔ اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے۔ وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورۃ پڑھے۔ پھر رکوع کرے دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے۔ پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اس سے معلوم ہوگیا کہ عیدین میں زاید تکبیریں چھ ہوئیں۔ تین پہلی میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوؤں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰک (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے چھ تکبیروں سے زاید کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے۔ مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں مسئلہ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا۔ تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا۔ تو کھڑے کھڑے نہ کہے۔ بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا۔ اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے۔ ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے۔ پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو باقی ساقط ہوگئیں۔ اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ

Marfat.com

جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا۔ اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو۔ اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کیساتھ پا جائے فبہا۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ جو شخص امام کیساتھ شامل ہوا پھر سو گیا۔ یا اس کا وضو جاتا رہا اب جو پڑھے تو تکبریں اتنی کہے۔ جتنی امام نے کہیں اگرچہ اسکے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے (ردالمحتار) مسئلہ پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو قرأت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قرأت کا اعادہ نہ کرے۔ (غنیہ عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے زوائد تکبیرات میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اسکی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا۔ اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عیدالفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام کی تعلیم کرے وہ پانچ یا تین ہیں۔ (۱) کس پر واجب ہے (۲) اور کس کیلئے (۳) کب (۴) کتنا (۵) کس چیز سے بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے۔ اس میں بھی یہ احکام بتا دیئے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں۔ اور عیدالضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کی تعلیم کی جائے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے نماز عید پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا۔ یا شامل تو ہوا۔ مگر اسکی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے۔ ورنہ نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت نماز چاشت پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی۔ یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے روز پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے۔ جو

Marfat.com

پہلے دن تھا یعنی آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک۔ اور بلا عذر عیدالفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی۔ تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عیدالضحیٰ تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے۔ اور عیدالضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت موخر (تاخیر) کرسکتے ہیں بارہویں کے بعد پھر نہیں ہوسکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کو کسی جگہ جمع ہوکر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا (کھڑا ہونا) اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے۔ مثلاً نماز استسقاء پڑھنی ہے۔ جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہار مسرت (خوشی) ہے۔ (وشاح الجید: اعلیٰ حضرت)

تکبیر تشریق کے مسائل

مسئلہ۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی۔ ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار بہتر ہے اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (تنویر الابصار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے (یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کرسکے۔ اور مسجد سے باہر ہوگیا یا قصداً جان بوجھ کر وضو توڑ دیا یا کلام کیا۔ اگرچہ سہواً بھول کر کیا ہو تو تکبیر ساقط ہوگئی۔ اور بلا ارادہ و قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی۔ اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں۔ تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ

Marfat.com

امام کیساتھ اس نے فرض نہ پڑھے۔ اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے۔ اگرچہ امام پر واجب نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ غلام پر تکبیر واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں۔ اگرچہ جماعت پڑھی۔ ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے۔ مگر آہستہ کہے یونہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعت مستحبہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل و سنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے۔ اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے۔ مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اور دنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی۔ ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ منفرد پر تکبیر واجب نہیں۔ (جوہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔ مسئلہ۔ امام نے تکبیر نہ کہی۔ جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے۔ اگرچہ مقتدی مسافر یا عورت یا دیہاتی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان (بلند آواز سے) تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار)

گہن کی نماز کا بیان

(۱) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد (زمانہ) کریم میں ایک بار آفتاب میں گہن لگا مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔ کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو (بخاری وغیرہ) (۲) لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا میں

Marfat.com

نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ (گچھا) لینا چاہا۔ اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا۔ اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا۔ اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں۔ عرض کی کیوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران (انکار) کرتی ہیں۔ اگر تو اسکے ساتھ عمر بھر احسان کرے۔ پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے گی تو کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں (بخاری وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

دَعْ ذِکْرَهُنَّ فَمَا لَهُنَّ وَفَاءُ
رِیْحُ الصَّبَا وَعُهُوْدُهُنَّ سَوَاءُ
یُکْسِرْنَ قَلْبَکَ ثُمَّ لَا یُجْبِرْنَهُ
وَقُلُوْبُهُنَّ مِنَ الْوَفَاءِ خَلَاءُ

(دیوان)

ترجمہ: چھوڑ دو ان کا ذکر کہ ان میں بوئے وفا نہیں (۲) باد صبا اور ان کے عہد (پختہ وعدے) دونوں برابر ہیں۔ (۳) توڑتی ہیں تیرے دل کو پھر نہیں جوڑتیں اس کو (۴) اور دل ان کے وفا سے بالکل خالی ہیں۔

دیگر آن مہر کہ بینی از زناں بے بقا چون. صحبت ناجنس دان
گرچہ باشد زن. زمانے مہربان چوں کم آید بہرہ بکشاید زبان
اول اززن داشتن چشم وفا سادہ دل رابس خطا باشد خطا

عورتوں اور بچوں کی صحبت سے ممانعت

شدد وخصلت مردناداں رانشان صحبت صبیان و رغبت بازنان
بازن و کودک مکن بازی: ھلا تانگردی خواز و زار و مبتلا

(ھندنامہ)

اگر نیک بودے سر انجام زن زنان رامزن نام بودے نہ زن.

(بہار دانش)

Marfat.com

مکن اعتماد برزن کہ زن پارساست　　کہ خربستہ بہ گرچہ درز آشناست
(سکندر نامہ)

ازروئے مکروفریب عورت شیطان سے کئی درجہ بڑھ کر ہے اور ابلیس علیہ اللعنت مقابلۃً کمزور ہے۔ چنانچہ نص قطعی بلفظ صریح اس دعویٰ کی شاہد قوی شہادت دے رہی ہے۔ شیطان کو اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا فرمایا اور بے وفا گروہ کو اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْم سے تعبیر فرمایا: مثل مشہور ہے کہ سَلِ المجرب ولا تسئل الحکیم مبتلا کو بہ نسبت غیر کے زیادہ حال معلوم ہوتا ہے (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا (بخاری عن اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا) (۴) سنن اربعہ میں سمرۃ ابن جندب سے مروی کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنتے تھے (قرأت آہستہ کی) مسئلہ۔ سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور چاند گہن کی مستحب سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے۔ اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے۔ اور جماعت سے پڑھی جائے۔ تو خطبہ کے سوا عام شرائط جمعہ اس کیلئے شرط ہیں۔ وہی شخص اسکی جماعت قائم کرسکتا ہے۔ جو جمعہ کی کرسکتا ہے۔ وہ نہ ہوتو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہن والا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں۔ اور گہن چھوٹنا شروع ہوگیا۔ مگر ابھی باقی ہے۔ اس وقت بھی شروع کرسکتے ہیں۔ اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوہر نیرہ) مسئلہ۔ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ تو نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کردیں اور مغرب کی نماز پڑھیں (جوہر) مسئلہ۔ یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں۔ یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں۔ نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ سورج کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار چار پر (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ" (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اسکی جماعت قائم کی جائے۔ اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر یاد ہو تو سورۂ بقرہ اور آل

Marfat.com

عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول خواہ امام قبلہ رو دعا کرے۔ یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں۔ اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔ دعا کیلئے منبر پر نہ جائے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع (اکٹھا) ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوہرہ) مسئلہ۔ چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو بہرحال تنہا تنہا پڑھیں مسئلہ۔ امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔ (درمختار) مسئلہ: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے۔ یا رات میں خوفناک روشنی ہو۔ یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں۔ یا آسمان سرخ ہو جائے۔ یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں۔ یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں۔ یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی وحشت ناک امر پایا جائے ان سب کیلئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

احادیث: صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب تیز ہوا چلتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ (بخاری وغیرہ) (اے اللہ میں تجھے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس کے خیر کا جو اس میں ہے۔ اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کی شر سے جو اس میں ہے۔ اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ (۲) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت و عذاب لاتی ہے۔ اسے برا نہ کہو اور اللہ سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۳) ایک شخص نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ فرمایا ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے (اپنے مولا تعالیٰ کا امر حکم بجالاتی ہے۔ اس کو حکم کیا گیا ہے) اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے۔ اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اس بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی) (۴) ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آسمان پر ابر آتا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام ترک فرما دیتے

Marfat.com

ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْھَا (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے) اگر ابر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَّافِعًا (ابن ماجہ وغیرہ) (اے اللہ ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے) (۵ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے۔ تو یہ کہتے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ (ابن ماجہ وغیرہ) (اے اللہ اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر۔ اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھو) (۲) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر" (پاک ہے وہ کہ حمد کیساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے۔ اور فرشتے اس کے خوف سے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) (۷) فرماتے ہیں جب بادل کی گرج سنو تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور تکبیر کہو۔

نماز استسقا کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے۔ شعر۔

از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود راداشت بد — بلکہ آتش درہمہ آفاق زد

ترجمہ: شعر ثانی بے ادب نے نہ صرف اپنے آپ کو خراب کیا۔ بلکہ اطراف عالم میں (فتنہ و فساد کی) آگ لگا دی۔ ایک شخص کی بے ادبی کا عام پر وبال ہے گناہ کرنا بے ادبی ہے۔ اور باوجود قدرت منع کے سکوت کرنا بھی گناہ ہے حدیث میں وارد ہے۔ مَن رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطیع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو چاہیے کہ اس کو ہاتھ سے بند کرا اگر اس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روکے۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ سب کمزور

Marfat.com

ایمان ہے) کیونکہ بے ادب کی بے ادبی کا وبال پڑیگا۔ تو دوسرے لوگ بلکہ تمام وحوش وطیور تک بھی اس میں مبتلا ہونگے۔ کما قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا خَاصَّةً بل یعم بے ادب کی معصیت کا وبال فقط بے ادب پر ہی نہ آئے گا۔ بلکہ عام لوگوں کو پہنچے گا۔ کما قیل سعدی

شنیدم که برمرغ ومورو دوان
شود تنگ روزی بفعل بدان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا (مشکوٰۃ) یعنی جب کسی قوم میں کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور وہ لوگ اس کو منع کرسکتے ہوں۔ مگر منع نہ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ضرور ان لوگوں کو زندگی کے اندر اندر عذاب میں مبتلا کرتا ہے شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شعر

نے بنی کہ گاؤ دے درعلف زار • بیالا ید ہمہ گاوان دہ را

بجوائے اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ" بے ادب سے مراد ہر عاصی و گنہگار ہے۔ جس میں نہ صرف تعظیم اکابر سے پہلو تہی کرنے والے مرتکب فواحش اور تارک صوم وصلوٰۃ و واجبات بھی داخل ہیں۔ منع زکوٰۃ قحط کا باعث ہے۔ کما قیل۔

ابر ناید از پے منع زکوٰۃ وز زنا افتد وبا اندر جہات

ترجمہ: زکوٰۃ روک رکھنے سے بادل نہیں آتے (قحط پڑ جاتا ہے) اور زنا (کی شامت) سے ہر طرف وبا پھیل جاتی ہے۔ زنا کاری قحط کا باعث ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

كَمَا قَالَ عن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ

ترجمہ: عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی قوم میں زنا ہونے لگتا ہے تو وہ لوگ قحط میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ اور جب کسی قوم میں رشوتیں عام ہو جاتی ہیں۔ تو وہ لوگ خوف میں گرفتار کئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

(۱) جو شخص بجلی اور آواز رعد کے وقت اس آیت کو پڑھے تو مولا تعالیٰ اس کو مصیبت بجلی سے محفوظ رکھے گا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

نزول مصائب کا سبب جرم و معاصی ہیں

ہرچہ آید برتو از ظلماتِ غم
آن زبیباکی وگستاخی ست ہم

ترجمہ: تجھ پر جو غم کی تاریکی چھاتی ہے۔ وہ (تیری ہی کسی نہ کسی) بیباکی و گستاخی کے سبب سے ہے۔ کمال قال اللّٰہ تعالٰی فی القرآن الحمید وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْعَنْ کَثِیْرٍ (سورۃ شوریٰ رکوع ۴) یعنی جو مصیبت تم پر آتی ہے۔ وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی کے سبب سے ہے اور اکثر معاف فرما دیتا ہے انبیاء علیہم السلام پر بھی مصائب آتے ہیں لیکن وہ فقط صورۃً مصائب نظر آتے ہیں۔ درحقیقت وہ راحت و رحمت ہوتے ہیں۔ کمال قیل ضرب الحبیب زبیب" شعر امیر خسرو

درد گنج راحت است ار مردہ بینی طبع را داغ عین مرہمت را پختہ بینی ریش را
درد دبلا زان تست گردم مردی زنی کن بزنی اعتراف تادگرے را دھند
نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی

وہ لوگ تسلیم و رضا کی اقلیم کے تاجدار ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے محبوب حقیقی کے ہر قسم کے سلوک کو عین راحت سمجھتے ہیں (اشد البلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل) چونکہ سب سے زیادہ میدان قرب کے شہسوار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے ہیں اس واسطے یہ ہی زیادہ تر تختہ مشق مصائب بھی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جو لوگ اس میدان میں قدم رکھنے والے ہیں علی حسب مراتب مبتلائے دردِ یار ہوتے رہتے ہیں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر آنچہ برسر آزدگان رود زیباست علی الخصوص کہ ازدست یار زیبا خوست
اگرم زار بکشتن دہد آن یار عزیز تانگوئی کہ دران دم غم جانم باشد

جامی رحمۃ اللہ علیہ

پیکان آبدار کہ آید زدست دوست برعاشقان سوختہ باران رحمت است

حافظ رحمۃ اللہ علیہ

یا رب این کعبہ مقصود تماشا گہ کیست کہ مغیلان طریقش گل ونسرین من است

Marfat.com

کسے دیگر شعر دلم زجور تو آسودہ است و مے نالم
کہ غیر پے نبرد لذتِ خدنگ ترا

ہر کہ بیباکی کند درراہ دوست رہزن مردان شد و نامرد اوست

ترجمہ: جو کوئی دوست کی راہ میں بیباکی کرتا ہے۔ وہ مردوں کا رہزن ہے۔ اور خود نامرد ہے۔ راہ دوست سے مراد احکام خداوندی ہیں اور اس میں بیباکی کرنا ان کی مخالفت ہے۔ اور ایسا بیباک آدمی دوسرے لوگوں کیلئے بھی باعث ضرر ہوتا ہے۔

عمر خیام غفرلہ۔

خواہی کہ بدانی بیقین دوزخ را
دوزخ بجہان صحبت نا اہل بود

اکبر الہ آبادی۔

کیا افسردہ نافہموں نے مجھ کو ہم نشیں ہو کر ، طبیعت رک گئی افسوس معنی آفریں ہو کر

ازادب پر نورگشت است ایں فلک
وزادب معصوم و پاک آمد ملک

ترجمہ: یہ آسمان ادب ہی کے طفیل (شمس و قمر اور کواکب سے) نور علی نور ہوگیا ہے اور فرشتے ادب ہی کی بدولت معصوم اور پاک ہیں۔ آسمان کے ادب پر قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ ناطق ہے فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ اللہ تعالیٰ نے زمینوں و آسمانوں کو حکم دیا کہ خوشی سے مطیع قدرت بنو یا جبر سے۔ تو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے حاضر ہیں۔ چنانچہ وہ طریقہ ادب پر اس قدر پابند ہیں۔ کہ ان کی گردش اور ستاروں کی سیر میں سر مو فرق نہیں آتا۔ اور فرشتوں کا ادب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں فرشتوں کا اسماء اشیاء میں امتحان لیا تو انہوں نے اپنے عجز کا اقرار کرتے ہوئے کہا: سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنی تو پاک ہے ہم کو تو صرف اس قدر علم ہے جو تو نے ہم کو سکھا دیا۔ بیشک تو بہت علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ جب اس ناکامی کے بعد مولا تعالیٰ نے ان کو آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تو فرشتوں نے بلا پس و پیش فوراً سجدہ ادا کیا شیطان لعین نے انکار کر کے اپنی برتری کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

Marfat.com

لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ اور یاد کیجئے جبکہ فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم علیہ السلام کی طرف پس سب نے ایک دم اکٹھا سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے انکار کیا اور خدا کے علم میں کافروں سے تھا۔ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (اور کہا میں اچھا اور بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے کیونکہ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے یہ ہی وجہ ہے کہ فرشتگان معصوم و پاک رہے۔ اور ابلیس کو اس بے ادبی نے مردود ابدی بنا دیا۔ حافظ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

در محفلے کہ خورشید اندر شمار ذرہ ست خود رابزرگ دیدن شرط ادب نباشد

بدز گستاخی کسوف آفتاب شد عزازیلے زجرأت ردباب

(سورج گرہن جب ہوا تو لوگوں کی) گستاخی کے سبب سے ہوا۔ شیطان گستاخی کے سبب ہی سے راندہ درگاہ ہوا۔ جب لوگوں میں فسق و فجور گناہ و بدکاری اور احکام شریعت کی طرف سے لاپرواہی بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج کو گہن لگتا ہے۔ تاکہ لوگ قدرت خدا پاک کا ایک خوفناک کرشمہ دیکھ کر ڈر جائیں اور اپنی سرکشی سے باز آ جائیں۔ چنانچہ اس کے متعلق حدیث باب الکسوف میں بیان ہوئی ہے۔ دوسرے مصرع کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کو آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اس نے گستاخی سے کہا۔ انا خیر منہ الخ جیسے عنقریب گذرا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی سرکشی و گستاخی نے اس کو ذلیل کر دیا۔

کیا جو کبر تو شیطان کے ہاتھ کیا آیا
وہی عزیز ہے عزت جسے خدا نے دی

ہر کہ گستاخی کند اندر طریق گردد اندر وادیٔ حیرت غریق

ترجمہ: طریق (سلوک) میں جو شخص گستاخی کرتا ہے وہ حیرت کی ندی میں ڈوب جاتا ہے۔ (طریقت پر گستاخی تباہ کن ہے) مطلب یہ گذشتہ شعر ہر کہ بیباکی کند الخ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ (مثنوی سے نقل ہے)

Marfat.com

آمدم برسر مطلب

لہٰذا ایسی حالت میں کثرت استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرما دیتا ہے۔ ورنہ اگر سب باتوں پر مؤاخذہ کرے۔ تو کہاں ٹھکانا فرماتا ہے۔ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اگر لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا اور فرماتا ہے۔ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا اپنے رب سے استغفار کرو۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے موسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہیں باغ دے گا اور تمہیں نہریں دے گا (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔ (ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) (۲) فرماتے ہیں قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔ (مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) (۳) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقاء میں اٹھاتے یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔ (مسلم وغیرہ) (۴) انہیں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کیلئے دعا فرمائی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو۔ اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو (مسلم) (۵) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر استسقا کیلئے تشریف لے گئے۔ تواضع وخشوع وتضرع (عاجزی اور توجہ دل) کیساتھ (سنن اربعہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۶) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔ لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قحط باراں کی شکایت پیش کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر کیلئے ارشاد فرمایا عیدگاہ میں رکھا گیا۔ اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے۔ تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے۔ پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینہ اپنے وقت پر مؤخر ہو گیا

Marfat.com

کہ تمہاری دعا
اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کرلیا ہے
قبول فرمائے گا اس کے بعد فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ
الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔ ترجمہ: حمد ہے اللہ
کیلئے جو رب ہے سارے جہان کا رحمان و رحیم ہے دن قیامت کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یا اللہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی
ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر مینہ اتار۔ اور جو کچھ تو اتارے اسے ہمارے لئے قوت اور ایک
وقت تک پہنچنے کا سبب کردے ۱۲ پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی۔
پھر لوگوں کی طرف اور ردائے (چادر) مبارک لوٹ دی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔
اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس وقت ابر پیدا کیا۔ وہ گرجا اور چمکا اور
برسا اور ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہ گئے۔ (ابوداؤد) (۷) حضور استقا
کی دعا میں یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ
الْمَيِّتَ (ابوداؤد) ترجمہ: اے اللہ تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو
پھیلا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ
دعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا (ابوداؤد) ترجمہ: اے اللہ ہم کو سیراب کر پوری بارش سے جو
خوشگوار تازگی لانے والی ہو نافع ہو ضرر نہ کرے جلد ہو دیر میں نہ ہو) (۹) انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں۔ لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے طلب باران کرتے۔ عرض کرتے اے اللہ تیری طرف ہم
اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے۔ اور تو برساتا تھا اب ہم تیری طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں۔ تو بارش ہوتی یعنی حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہوتے۔ اور ہم حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے عم مکرم (عزت والے چچا) کو آگے کرکے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے صورۃً میسر نہیں تو معناً ہے۔ (بخاری) پوری دعا طلب باراں کیلئے

Marfat.com

یئ ہے اس کو پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَّائِثٍ مُمْرِعِ النَّبَاتِ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَآئِمَکَ وَانْزِلْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ اور اس دعا کو بعد خطبہ مذکورہ بالا کے پڑھے۔ (مالا بدمنہ) ترجمہ: اے اللہ دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا سیراب کرنے والا خوشگوار حاصل زمین کو پیدا کرنے والا فائدہ دینے والا نقصان نہ دینے والا جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا فراخ کرنے والے روئیدگی کا اے اللہ پانی دے اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو اور اپنی رحمت نازل کر اور زندہ کر اپنے مردہ شہروں کو۔ مسئلہ۔ اور یہ نماز اس وقت پڑھے جب کنوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے۔ یا رہے تو چارپایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کیلئے کافی نہ ہو اور آسمان پر ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکروں پر پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بارش ہوگی اس لئے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قطعی قرآنی سے ثابت ہے۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ الخ اور قبولیت دعا کا وعدہ بھی نص قرآنی سے ہی ثابت ہے۔ اِنِّیْ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ مسئلہ۔ چادر لوٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر چادر مدور (گول) ہو تو داہنے طرف کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف لوٹ دے اور اگر چادر مربع (چارکونہ) ہو تو اوپر کو نیچے اور نیچے کو اوپر کرے (کافی ومحیط و سراج الوہاج) دوسرا طریقہ شرح حصن حصین و صراط مستقیم میں یہ بیان کیا ہے کہ چادر کی نیچے والی طرف کو بائیں طرف سے داہنے ہاتھ میں اور داہنے طرف سے بائیں ہاتھ میں پکڑے۔ ہر دونوں ہاتھوں کو پیچھے پشت اپنی کے پھیرے تاکہ وہ کنارہ جو کہ دائیں ہاتھ میں ہے۔ اوپر دائیں کندھا کے اور جو کنارہ بائیں ہاتھ میں ہے۔ اوپر کندھے بائیں کے واقع ہووے پس دائیاں اور بائیں اور نیچے اور اوپر سب لوٹ جائیگا اصل فارسی عبارت یہ ہے۔ طرف زیرینش را از جانب چپ در دست راست واز جانب راست در دست چپ گرفتہ ہر دو دست را پس پشت خود گرداند تا کنارہ کہ در دست راست است بر دوش یمین و کنارہ کہ در دست چپ است بر دوش یسار واقع شود پس چپ و راست و زیر و بالا منقلب گردد۔ (کذا در شرح حصین حصین و صراط المستقیم)

مسئلہ۔ استسقا دعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے۔ مگر

Marfat.com

جماعت اسکی سنت مؤکدہ نہیں چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔
(درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ استسقا کیلئے پرانے کپڑے یا پیوند لگے پہن کر تذلل وخشوع وخضوع و
تواضع وعاجزی انکساری کے ساتھ جائیں۔ سر برہنہ پیدل پا جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر و
افضل ہے اور جانے سے پہلے خیرات کریں کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں
رحمت کیلئے اور کافر پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ تین روز پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ
و استغفار کریں۔ پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل
سے کریں اور جنکے حقوق اسکے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے۔ کمزوروں بوڑھوں
بچوں کے توسل سے دعا کرے۔ اور سب آمین کہیں کہ بخاری شریف میں ہے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعے سے ملتی ہے۔ اور
ایک روایت میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے
رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش
ہوتی۔ اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ
کہ توبہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں اور تین روز متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں اور
یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام جہر کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت
میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں ھل اتک پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر
کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ
ایک ہی خطبہ پڑھے۔ اور خطبہ میں دعا واستغفار وتسبیح کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ
دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا کنارہ اوپر کردے کہ حال بدلنے کی فال ہو) خطبہ سے
فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پشت کو پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے۔ بہتر وہ دعائیں ہیں
جو احادیث میں وارد ہوئیں۔ اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب
آسمان رکھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر جانے سے پیشتر بارش ہوگئی جب بھی جائیں اور
شکر الہی بجالائیں اور مینہ کے وقت حدیث میں جو دعا ارشاد ہوئی پڑھے۔ اور بادل گرجے تو
اسکی دعا پڑھے۔ اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔
کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اسکے روکنے کی دعا کرسکتے ہیں اور اسکی
دعا حدیث میں یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ

Marfat.com

وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ) ترجمہ: اے اللہ ہمارے آس پاس برسا ہمارے اوپر نہ برسا اے اللہ بارش کو ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جہاں درخت اگتے ہیں)

نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اگر تم کو خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔ پھر جب خوف جاتا رہے۔ تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسا اس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے اور فرماتا ہے۔ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا. ترجمہ: اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو۔ اور انہیں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لئے ہو) پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کرلیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو۔ اور اب دوسرا گروہ آئے جس نے تمہارے ساتھ نہ پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ پڑھے۔ اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تمہیں مینہ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو مگر پناہ کی چیز لئے رہو۔ بیشک اللہ نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔ پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ۔ تو نماز حسب دستور قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عسفان و مجنان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا۔

Marfat.com

ان کیلئے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے زیادہ پیاری ہے۔ اور وہ نماز عصر ہے (فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز وسطیٰ جس کی تاکید قرآن میں آئی وہ نماز عصر ہی ہے) لہذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں۔ ایک دم حملہ کر دو۔ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے دو حصے کریں۔ ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لئے کھڑا رہے۔ تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی۔ (یعنی حضور کے ساتھ) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں (ترمذی وغیرہ) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے۔ ایک سایہ دار درخت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چھوڑ دیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا۔ آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا نہ اس نے کہا آپ کو کون مجھ سے بچائے گا۔ فرمایا اللہ صحابہ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا۔ اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی۔ اس کے بعد اذان ہوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (بخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ) مسئلہ۔ نماز خوف جائز ہے۔ جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو۔ اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی۔ تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں یونہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔ نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے۔ ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے۔ اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری جماعت پڑھ لے پھر جس گروہ نے نہیں پڑھی۔ اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں۔ اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو

Marfat.com

لوگ وہاں سے چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے۔ اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں۔ یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قرأت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرلے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے۔ فبہا ورنہ اب پوری کرے خواہ وہیں یا یہاں آکر اور یہ لوگ قرأت کے ساتھ اپنی رکعت پڑھیں۔ اور تشہد کے بعد سلام پھیریں یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو جیسے فجر و عید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں۔ اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعت پڑھے۔ اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو دو رکعت اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے۔ اگر پہلے کیساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرأت کے پڑھے۔ پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورت و فاتحہ پڑھے اور اگر امام مسافر ہے۔ اور مقتدی مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں۔ اور مسافر مسافر کے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے۔ سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے جس طرف بھی منہ کرسکیں۔ اسی طرف نماز پڑھیں سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے۔ ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کرسکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب (پیچھا) کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی (درمختار) مسئلہ۔ نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا۔ یا وضو جاتا رہا تو وضو کیلئے چلنا معاف ہے۔ ان کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔ اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی۔ البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر

Marfat.com

نہیں تھا۔ اثنائے نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے (درمختار وغیرہ) یونہیں آج کل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضاء کو حرکت دیئے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ جنگ میں مشغول ہے۔ مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے۔ تو نماز کو مؤخر کرے لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔ (ردالمحتار) باغیوں اور اس شخص کیلئے جس کا سفر کسی معصیت (گناہ) کیلئے ہو مثلاً چوری ڈاکہ وغیرہ حلاق الخوف جائز نہیں۔ مسئلہ۔ نماز خوف ہو رہی تھی اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے۔ وہ امن کی سی پڑھیں۔ اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز خوف میں ہتھیار لئے رہنا مستحب ہے۔ اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کیلئے چلنا جائز ہے۔ باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یونہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو۔ جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

فائدہ: مندرجہ بالا مسائل سے ایک تو نہایت زبردست تاکید نماز ثابت ہوتی ہے کہ نماز ایک ایسا زبردست فریضہ لازم ہے کہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہو سکتا۔ دوئم فضیلت جماعت بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب ایسے زبردست خوف کی حالت میں کہ ادھر تو دشمن سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور ادھر باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا جا رہا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا مولا تعالیٰ کو بہت پسند اور پیاری ہے۔ اور ہر ایک کام میں خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینوی ہو مولا تعالیٰ کو اس میں مسلمانوں کو یک جہتی بموجب ید اللہ فوق الجماعت نہایت ہی پسند ہے۔ آج کل تو لوگوں کو ایسی حالت ہے کہ اگر باموقعہ جماعت مل گئی تو فبہا ورنہ اہتمام کر کے جماعت کیلئے ہرگز سعی نہیں کی جاتی مولا تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔ اور ٹھیک طریقہ محمدیہ پر چلنے کی توفیق دے۔ لوگوں میں غالباً بغض و حسد کینہ و عداوت وغیرہ امراض نفسانی پیدا ہونے کا بڑا سبب ترک جماعت ہی معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

کتاب الجنائز

بیماری کا بیان

فَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں۔ اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ مگر حقیقتاً راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے۔ حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بہت بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں۔ شعر

از حسد اول تو دل را پاک دار خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
عیب خود را بدنہ بیند درجہاں باشد اندر جستن عیب کسان
تخم بخل اندر دل خود کاشتن آنکہ امید سخاوت داشتن
ہرکہ خلق از خلق او خوشنود نیست ہیچ قدرش بردر معبود نیست
گر بہ حرص و آز گردی مبتلا باتو آرد زہر سو صد بلا
چار چیز دیگر اے نیکو سرشت ہست از جملہ خلائق نیک زشت
زاں چہار اول حسد کینی بود زان گذشتی عجب و خود بینی بود
خشم خود را دیگر فرو ناخوردہ است خصلت چارم بخیلی کردن است
اولاً کم گو با مردم دروغ زانکہ گردی از در وغت بیفروغ
اے پسر کم گو با مردم درشت در بگوئی از تو گردانند پشت
اول آن باشد کہ مانند مگس مرد ناخواندہ شود مہمان کس

غرضیکہ امراض روحانیہ جیسے بخل کینہ عجب و کبر وغیرہ کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیزیں ہیں۔ اور انہی کو امراض مہلک سمجھنا چاہیے۔ بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو۔ مگر جب مرض میں گرفتار ہوتا ہے تو کسی قدر خدا کو یاد کرتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والون کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت ع آنچہ از دوست میرسد نیکوست

درد و رنج راحت است را مردہ بینی طبع را داغ عین مرہمست ار پختہ بینی ریش را

Marfat.com

دو بلا زان تست گردم مردی زنی کن بزنی اعتراف تاد گرے رادہند
نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

وہ لوگ تسلیم و رضا کی اقلیم کے تاجدار ہوتے ہیں۔ اس لئے محبوب حقیقی کے ہر قسم کے سلوک کو عین راحت سمجھتے ہیں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ہر آنچہ بر سبر آزادگان رد و زیباست علی الخصوص کہ ازدست یار زیبا خوست
اگرم زار بکشتن و بدآن یار عزیز تا نہ گوئی کہ دراں دم غم جانم باشد
پیکان آبدار کہ آید زدست دوست۔ برعاشقان سوختہ باران رحمت است
دلم زجور تو آسودہ است دے نالم کہ غیر پے نبرو لذت خدنگ تیرا
یا رب ایں کعبہ مقصود تماشا گاہ کیست کہ مغیلان طریقش گل و نسرین من ست
گویم از بندہ مسکین چہ گناہ صاد رشد کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد

(گلستان)

کلمات اصحاب الصدق والیقین

قول حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعویٰ من لم یصبر علی ضرب مولاہ جواب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعویٰ من لم یتلزذ علی ضرب مولاہ جواب حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعویٰ من لم یشکر علی ضرب مولاہ جواب حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا لیس الصادق فی الدعویٰ من لم یمحوفی مشاہدۃ ربہ رعلی ضرب المولی مندرجہ بالا اصحاب ایک روز اس بات میں گفتگو کر رہے تھے کہ جب مولا تعالیٰ کی طرف سے مصیبت آئے تو اس کا کیسے سامنا کرنا چاہیے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو مولا تعالیٰ کی زود وکوب پر صبر نہ کرے وہ اپنے دعوے میں صادق نہیں۔ ان کے جواب میں حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نہیں آپ کچھ قدم پیچھے ہیں بلکہ ضرب مولا تعالیٰ پر لذت حاصل کرنی چاہیے ورنہ مدعی اپنے دعوے محبت میں کاذب ہے۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سن کران کے جواب میں فرمایا یہ بھی نہیں آپ بھی ایک منزل پیچھے ہیں بلکہ ضرب مولا تعالیٰ پر شکر بجا لانا چاہیے۔ حضرت رابعہ بصریہ

Marfat.com

نے سن کر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ جو ضرب مولا تعالیٰ میں اپنے محبوب کا مشاہدہ نہ کرے۔ وہ شخص اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسن بصری اور مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہما اور شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ایک جگہ جمع تھے اور صدق کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوتِہٖ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ جو شخص کہ اپنے مولا کے زخم پر صبر نہ کر سکے وہ شخص اپنے دعویٰ میں صادق نہیں حضرت رابعہ بصری نے کہا اس قول میں کچھ خودی کی بو آتی ہے۔ اس سے زیادہ عمدہ لفظوں میں بیان کرنا چاہیے۔ حضرت شفیق نے کہا: لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوتِہٖ مَنْ لَّمْ یَتَلَذَّذْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ جو شخص کہ اپنے مولا کے زخم سے محظوظ نہ ہو۔ وہ اپنے دعویٰ محبت میں صادق نہیں۔ حضرت رابعہ بصریہ علیہا الرحمہ نے کہا اس سے عالی مضمون میں کہنا چاہیے کیونکہ اس میں بھی خودی کو بو آتی ہے۔
حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوتِہٖ مَنْ لَّمْ یَشْکُرْ فِیْ ضَرْبَۃِ مَوْلَاہُ یعنی جو شخص اپنے مولا کے زخم پانے پر شکر گزاری نہ کرے۔ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں۔ حضرت رابعہ بصری بولیں۔ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوتِہٖ مَنْ لَّمْ یعنی جو شخص مولا کے مشاہدہ میں اپنی خودی کو نہ بھول جائے اور توحید میں غرق نہ ہو جائے۔ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں۔ فقیر باہو کہتا ہے کہ جو شخص مولا کے مشاہدہ میں اپنی خودی کو نہ بھول جائے اور توحید میں غرق نہ ہو جائے۔ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں۔ مگر ہم جیسے کم از کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی۔ پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اٹھتے ہیں۔ بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں۔ معاذ اللہ اللہ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں۔ یہ تو بالکل ہی خسر الدنیا والاخرہ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ اب بعض فوائد امراض کے جو کہ احادیث میں وارد ہیں بیان کیے جاتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بگوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں۔ مولا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف وہم وحزن و اذیت وغم و

Marfat.com

دکھ درد پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری وغیرہ) عن ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ (۲) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے۔ جو کانپ رہی ہے۔ عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو (مسلم) فائدہ: شکوہ ہائے دہر کی نہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ یُؤْذِیْنِی ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ وَبِيَدِى الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مسلم) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم مجھ کو ستاتا ہے کہ دہر (زمانہ) کو کوستا ہے۔ حالانکہ میں ہی دہر ہوں تمام امر میرے ہاتھ میں ہے۔ میں ہی شب و روز کو پلٹتا ہوں۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

از دست دور مہ و مہر نے زگردش چرخ — کہ دایرہ زنگارندہ نے زپر کا رست

لہٰذا زمانہ کا شکوہ خدا کا شکوہ ہے۔

عنان موج بدست ارادت دریاست — مکن زکجروی آسمان فغان زنہار
نشان تیر ہوائی ہمان کماندار ست — بعقد چرخ منہ تیر در کمان گستاخ

فلک کو کب یہ سلیقہ ہے ستم گاری میں
کوئی معشوق چھپا ہے اس پردۂ زنگاری میں

لَا يَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِحُكْمِهٖ جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ جو کچھ دیکھے اسی کی طرف سے دیکھے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

گر گزندت رسد زخلق مرنج — کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست — کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہے گذرد — از کماندار بیند اہل خرد

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا (بخاری عن انس رضی اللہ عنہ) (۴) امیہ نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ جو تمہارے نفس میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا اور مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کسی قسم کی برائی کرے

Marfat.com

گا۔ اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا۔ صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد عتاب (جھڑک) ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے۔ ان امور کی وجہ سے گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔ (یعنی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ جیسے بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔ (ترمذی) (۸) فرماتے ہیں بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔ (ترمذی عن ابوموسی رضی اللہ عنہ) (۹) فرماتے ہیں بندہ جب عبادت کے اچھے طریقے پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے۔ اسے فرمایا جاتا ہے اس کیلئے ایسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کر دوں۔ یا اپنی طرف بلا لوں (موت دوں) (۱۰) اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے بدن میں گرفتار ہوتا ہے۔ فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح سنت عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) (۱۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء علیہم السلام پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ (اشد البلا الانبیاء ثم الامثل فالامثل) آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے۔ اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں قوی ہے۔ بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔ (ترمذی وغیرہ عن سعد رضی اللہ عنہ) (۱۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی

Marfat.com

ہوا اس کیلئے رضا ہے اس کیلئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ابتدائی زمانہ کی حالت بہت عمدہ مثال ہوسکتی ہے جیسا کہ ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع الخ کے بھی لوگ عمدہ نمونہ اور مصداق ہیں) اور جو ناراض ہوا اس کیلئے ناخوشی دوسری روایت میں یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلا دے گا۔ (ترمذی وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ) (۱۳) فرماتے ہیں مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔ (ترمذی عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (۱۴) فرماتے ہیں بندہ کیلئے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے۔ اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے۔ جو اس کیلئے علم الٰہی میں ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۱۵) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائیگا۔ تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔ (ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ) (۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ کیلئے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد) (۱۷) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرے (کہ بہ مصیبت گرفتارم نہ بہ معصیت) تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا۔ جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا۔ اس کیلئے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔ (امام احمد رضی اللہ عنہ عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

بیمار پرسی کے فضائل

بیمار پرسی کرنا سنت ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کے پوچھنے کو جانا (۳) جنازہ کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب دینا (جب الحمد للہ کہے) (بخاری وغیرہ عن ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ (۲) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (یہ پانچ ذکر کر کے فرمایا) (۶) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا (۷) مظلوم کی مدد کرنا (بخاری وغیرہ) (۳) فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (بخاری وغیرہ) عن ثوبان رضی اللہ عنہ) (۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔ (یعنی خدا کیسے بیمار ہوسکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا۔ اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی طلب کیا۔ جبکہ وہ پیاسا تھا اور تو نے نہ دیا (۵) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے لَا بَاسَ طُهُوْرٌ" اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى یعنی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنیوالا ہے۔ اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا لَا بَاسَ طُهُوْرٌ" اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (بخاری وغیرہ) (۶) ابو داؤد و ترمذی حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جائے تو شام تک اس کیلئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (۷) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کرکے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت (بیماری پرسی) کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا (ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ) (۸) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی (آواز کرنے والا) ندا کرتا ہے تو اچھا ہے اور تیر چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا (ترمذی وغیرہ) (۹) ابن ماجہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اسکی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔ (۱۰) فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے۔ (بیہقی) (۱۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کرنے والی بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کر دیگا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (ابن ماجہ) (۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ کو جائے (۵) غلام آزاد کرے (ابن حبان فی صحیحہ) (۱۳، ۱۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ تعالیٰ کے ضمان میں آجائے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) یا جنازہ کے ساتھ جائے (۳) یا غزوہ کو جائے (۴) یا امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے۔ (امام سے مراد حاکم عادل مسلمان بادشاہ ہے) (ی) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے (ابوداؤد وغیرہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تم میں کوئی روزہ دار ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں فرمایا آج تم میں کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کی میں نے فرمایا کوئی آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں فرمایا کسی نے آج مریض کی عیادت کی عرض کی میں نے فرمایا یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی۔ مگر جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن ماجہ خزیمہ فی صحیحہ) فرماتے ہیں جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفاء ہو جائیگی۔ (ابوداؤد وغیرہ)

Marfat.com

ایمان کا گلزار ہے گلزار شریعت

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی ایم-اے

ایمان کا گلزار ہے گلزارِ شریعت
اس وقت میرے آگے ہے شہکارِ شریعت

ہر لفظ سے ظاہر ہے طحاوی کا تفقہ
ہر سطر سے روشن ہے چمن زارِ شریعت

"رحمٰن کے بندے" نے اسے خوب لکھا ہے
"شیطان کے بندوں" پہ ہے تلوارِ شریعت

انساں کو طریقت کا نہیں ملتا نشاں تک
جب تک نہ ملے سایۂ دیوارِ شریعت

اللہ! یہ کیا پھول محبت کے کھلے ہیں
اللہ! یہ کیا چمکے ہیں انوارِ شریعت

عرفان کی دولت سے ہے محروم زمانہ
افسوس کہ اب نالاں ہیں افکارِ شریعت

اللہ شہ دین کا دامان وفا دے
اس کشتی امت کو کنارے پہ لگا دے

❁❁❁

Marfat.com

Marfat.com

ممتاز اکیڈمی
فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور
E-mail: mumtaz academy@yahoo.com

Marfat.com